بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی جلد سویم

ترجمہ

کتاب مستطاب

فروع کافی

جلد اول

حصہ اول

از کتاب الطہارت تا کتاب الصلوٰۃ

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی میں چھپی

بار اول - ایک ہزار

قیمت قسم اول ~~آٹھ~~ روپیہ سات روپیہ

قیمت قسم دوم سات روپیہ ۶/-

عرضِ مترجم

سید ظفر حسن امروہوی

اصول کافی جلد اوّل و دوم کے ترجمہ کے بعد میرا قلم تھک گیا تھا۔ تین سال کی شب و روز محنت اور پیرانہ سالی کا تقاضا یہ تھا کہ کچھ روز آرام کر دوں لیکن میری قسمت میں آرام کہاں۔ اگرچہ یہ انسانی فطرت ہے کہ متواتر ایک ہی کام کرتے کرتے طبیعت اکتا جاتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ العادۃ کالطبیعۃ الثانیہ بھی کوئی چیز ہے۔ جو قلم ساٹھ برس سے صفحۂ قرطاس پر سیاہی بکھیرتا چلا آرہا تھا اور جس کی پیہم دوا دوش سے دو سو سات کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی تھیں، جس نے ۲۸ سال رسالہ نور کے صفحات کو پرنور بنایا تھا یک دم اگست ۱۹۶۸ء میں نور کے بند ہو جانے کے بعد اس کا رک جانا بھی کچھ کم ہنگامہ خیز نہ تھا۔ جو دماغ اور دل سخت محنت و کاوش کا عادی ہو چکا ہو اس کا یک قلم رک جانا میری زندگی کی بہترین دلچسپیوں کی ناوقت موت تھی۔

ابھی اسی سوچ بچار میں تھا کہ اب کیا کروں کہ لوگوں کے بکثرت خطوط اس مضمون کے آنے شروع ہو گئے کہ اصول کافی کے ترجمہ کے بعد آپ کو فروع کافی کا بھی ترجمہ کرنا چاہیے ورنہ کام ادھورا رہ جائے گا۔ قوم پر آپ کا یہ مزید احسان ہوگا اصول کے ساتھ فروع کا ہونا ضروری ہے تاکہ کافی کی چاروں جلدوں کا ترجمہ مومنین کے سامنے آجائے اور مدت کے پیاسے مومنین کو احادیث معصومین کے ان لبدائی اور روحانی سرچشموں سے پوری طرح سیرابی کا شرف حاصل ہو جائے اس خواہش میں چونکہ وزن تھا اور حصول سعادت کے لیے ایک ناقابل انکار تجویز بھی تھی لہٰذا اس مسئلہ پر مجھے غور کرنے کی ضرورت تھی

اصول کافی کے ترجمہ سے یہ کام مجھے زیادہ مشکل نظر آیا۔ کیونکہ ان دونوں جلدوں میں فقہی مسائل کے متعلق احادیث ہیں اور مسائل فقہیہ میں بین العلما بہت کچھ اختلاف ہے اور اکثر احادیث میں تضاد اور معارضہ بھی ہے۔ نوعیت کے لحاظ سے ان کے درجات بھی مختلف ہیں۔ لہٰذا ان کے درمیان توافق پیدا کرنا اور احادیث ائمہ سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا فقہائے کرام اور مجتہدین عظام کا کام ہے کیونکہ اصل اجتہاد یہی ہے۔ میں نہ فقیہ ہوں نہ مجتہد بلکہ دینی مدرسہ کا ایک معمولی طالب علم ہوں جسے جو کچھ دلچسپی رہی ہے علم کلام سے رہی ہے ایسی صورت میں یہ کوشش کیونکر کامیاب ہوگی۔ میں صرف ٹوٹا پھوٹا ترجمہ کر سکتا ہوں اختلافات اور نوعیت احادیث کے متعلق کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا

اسی تردد میں وقت گزرتا چلا جا رہا تھا اور قلم اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ غیب سے ایک تحریک ہوئی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک عالم دین نے مجھے ایک کتاب دے کر کہا لو یہ تمہاری کتاب ہے میں نے کھول کر دیکھا تو سرورق پر لکھا تھا "ترجمہ فروع کافی" آنکھ کھلی تو سمجھا کہ قدرت مجھ سے یہ کام لینا چاہتی ہے یہ خواب خیال نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے میرے لئے ایک بشارت ہے بجھی ہوئی طبیعت چمک اٹھی۔ دبے ہوئے حوصلہ نے ابھارا کھایا ایمانی جذبہ نے للکارا اب دیر کیا ہے کام شروع کر دو۔ بس اسی روز سے فروع کافی کا مطالعہ شروع کر دیا اور یہ جستجو ہوئی کہ اس کتاب کی شرحیں اور ترجمے مل جائیں تو اس کام کا آغاز کر دوں مگر بدقسمتی سے مجھے سوائے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مرآۃ العقول کے اور کوئی معاون کتاب دستیاب نہ ہوئی۔ مرآۃ العقول چار جلدوں میں ہے دو جلدیں اصول کافی کی شرح میں ہیں اور دو فروع کافی کی شرح میں۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کافی کی کوئی شرح اس سے زیادہ مبسوط و مفصل نہیں

یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور نہایت باریک قلم سے لکھی ہوئی ہے اس کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کرنا پڑا ۔ میں نے سوچا کہ اگر ترجمہ
کے ساتھ ہر حدیث سے متعلق وہ تمام توضیحات و تشریحات درج کی جائیں جو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھی ہیں تو فروع کافی کی ایک جلد کی کئی جلدیں
بن جائیں گی اس کام کے لئے نہ تو میری عمر وفا کر سکتی ہے اور نہ ان مجلدات کے طبع کرانے کا سامان مہیا ہو سکتا ہے نتیجہ میں کل کی طلب میں
جزو بھی فوت ہو جائے گا ۔ لہٰذا جب اس کام کو شروع کیا تو یہی مناسب سمجھا گیا کہ صرف ترجمہ پر اکتفا کی جائے اس سلسلہ میں یہ بات بھی
پیش نظر تھی کہ فقہی اصطلاحات و تشریحات اور رواۃ کی جرح و تعدیل اور علما کے مختلف مسالک و بیانات سے عوام کو کوئی دلچسپی بھی نہ ہوگی
یہ زمانہ تو مختصر پسندی کا ہے۔ ضخیم جلدوں کے مطالعہ میں کون اپنا وقت صرف کرے گا
البتہ یہ اہتمام ضرور کیا جائے کہ ہر حدیث کے بعد اس کی نوعیت لکھ دی جائے تاکہ پڑھنے والے کو یہ پتہ چل جائے کہ کس قسم کی حدیث
ہے ۔ نیز یہ کہ جہاں توضیح کی ضرورت سمجھی جائے ذیل وضاحت کر دی جائے
میں انسان ہوں اور پھر اسی سال کا بوڑھا نہ بدن میں سکت نہ قویٰ میں زور یہ اللہ کا فضل ہی فضل ہے کہ ایسی عمر میں جبکہ انسان
اپنی تمام دماغی صلاحیتیں کھو بیٹھتا ہے میں نے بھاری بوجھ اپنے سر دھر لیا ہے ۔ مجھ سے ہر قسم کی غلطی کا امکان ہے ۔ اللہ پر
بھروسہ کر کے قلم اٹھایا ہے وہی غلطیوں زلات کا معاف کرنے والا ہے اور " چہ کند بینوا ہمی دارد " پر نظر رکھتے ہوئے ارباب علم و فضل
بھی میری خطاؤں سے چشم پوشی فرمائیں گے ۔ مجھے اس پر فخر ہے کہ ایک دینی خدمت مجھ ناچیز سے انجام پذیر ہو گئی ۔ ممکن ہے یہی
میرے لئے ذریعۂ نجات آخرت بن جائے " رحمت حق بہانہ می جوید "
ترجمہ کے بعد مجھے اس کی امید نہ تھی کہ یہ کتاب جلد چھپ بھی جائے گی کیونکہ اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا آسان کام نہیں
کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ گئی ہے کتابت و طباعت کی اجرتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے اصول کافی کی دونوں جلدوں کے طبع کرانے
میں تقریباً بارہ ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں ۔ ایسی صورت میں اس کتاب کے طبع کرانے کے لئے کثیر رقم کہاں سے آئے گی ۔ اس پریشانی
کتابت بھی اچھی نہ کرائی جا سکی کیونکہ اگر کچھ کمی ہو سکتی تھی تو اسی مد میں ہو سکتی تھی ۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ جیسے تیسے طبع ہو گئی ۔
میں نے فروع کافی کی جلد اول کو دو حصوں میں تقسیم کرنا مناسب سمجھا ورنہ دونوں حصے مل کر ایک ہزار صفحے سے زیادہ ضخیم ہو جاتی
ایسی کتاب کا اول تو چھپنا مشکل ہو جاتا اور اگر چھپ جاتی تو زیادہ قیمت کی کتاب خریدنے سے مومنین گھبراتے ۔
اگر میری یہ محنت قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی تو انشاء اللہ جلد اول کا بقیہ حصہ بھی بہت جلد مومنین کے سامنے آجائے گا جو مشتمل
ہے کتاب زکوٰۃ و صوم و حج و جہاد وغیرہ پر
اپنے خالق بے نیاز سے بخشش کا اور معصومین علیہم السلام سے شرف قبولیت کا خواستگار ہوں ۔ اگر توفیق ایزدی شامل
حال رہی اور اس عمر کو جس کا آفتاب لب بام آچکا ہے مشیت الٰہی چند سال اور ٹھہرنے کی اجازت مل گئی اور صحت بھی برقرار
رہی تو انشاء اللہ جلد دوم کے ترجمہ کی بھی ہمت کروں گا ۔ السعی منی والاتمام من اللہ ۔

کتاب کافی پر ایک نظر

فرقہ شیعہ کی کتب احادیث میں چار کتابیں نہایت مشہور و مہتم بالشان ہیں کافی - استبصار - تہذیب الاحکام - من لایحضرہ الفقیہ - ان چاروں میں کافی کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے کیا بلحاظ تقدم زمانی اور کیا اصول و فروع دونو کا مجموعہ ہونے کے لحاظ سے کتاب کافی کی چار جلدوں میں کلینی علیہ الرحمہ نے سترہ ہزار احادیث جمع کی ہیں - اس عالم ربانی نے بیس سال کی طویل مدت میں ان احادیث کو فراہم کیا ہے ان کے جمع کرنے میں کیا کیا صعوبتیں اس مقدس ہستی کو اٹھانا پڑیں اور کیسے کیسے سخت موانع کا سامنا ہوا - جمع کرنے والے کا دل ہی جانتا ہوگا - ایک جگہ تو یہ احادیث جمع تھی نہیں کہ وہاں سے بہ آسانی لے لی جاتیں بلکہ شہر بشہر قریہ بہ قریہ اور گھر گھر جانا پڑا - جس کسی سے معلوم ہوا کہ فلاں عالم کے پاس کچھ حدیثیں ہیں جس طرح بن پڑا وہیں پہنچے اور نقل کرلیں اس زمانہ کی طرح اس زمانہ میں سفر آسان بھی نہ تھا غالباً سفر کا زیادہ حصہ پا پیادہ ہی طے ہوا ہوگا اور معلوم کیا کیا دشواریاں پیش آتی ہونگی - اس صعوبت سفر کے علاوہ سلاطین جور کی حکومت اور دشمنان اہلبیت کی ہر جگہ کثرت اور شیعوں سے وہ سخت عداوت کہ خون کے پیاسے احادیث ائمہ کے صفحہ ہستی سے مٹانے پر کمربستہ - ایک ایک شیعہ پر کڑی نظر ہر طرف حکومت کے جاسوس چھوڑے ہوئے ان حالات کے تحت سترہ ہزار احادیث جمع کرلینا ایک قسم کا عظیم الشان جہاد تھا سترہ ہزار منہ سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن جمع کرنا بڑا مشکل تھا - قرینہ کہتا ہے کہ یہ کام بطریقہ راز انجام دیا گیا ہوگا - یہ تھے مذہب حقہ کے جانباز سپاہی اور ملت بیضا کے نڈر خدمت گزار اگر ایسے لوگ نہ ہوتے تو علوم آل محمد کا کسی کو پتہ بھی نہ چلتا - بہرحال اس جلیل القدر عالم کی یہ دینی خدمت تا قیام قیامت باقی رہے گی

یہ مقدس کتاب اس اعتبار سے کافی کہی جاتی ہے کہ اس میں اصول و فروع کے متعلق اس کثرت سے احادیث ہیں کہ وہ شیعوں کی ہدایت کے لئے کافی و وافی ہیں - ہمارا یہ دعوی کسی وقت نہیں ہوا کہ کافی میں جتنی احادیث ہیں وہ سب صحیح ہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی حدیثیں ہیں - صحیح - موثق - مرفوع - مرسل - ضعیف - مجہول اور حسن وغیرہ - ایک شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی احادیث کو جو معیار صحیح ثابت نہیں ہوتیں اور از قسم ضعیف و مجہول وغیرہ ہیں ان کو درج کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی - اس سے تو بہت سے شبہات و اعتراضات پیدا ہوتے ہیں جن سے اساس مذہب میں تزلزل پیدا ہوتا ہے - میں کہونگا ہر وقت اور ہر حالت کا تقاضا جداگانہ ہوتا ہے معترض کو اس زمانہ کو اپنے حافظہ میں لیتے ہوئے اچھا کوئی رائے قایم کرنا چاہئے - وہ زمانہ شیعوں کے لئے ایک اضطراب انگیز - صبر آزما اور پر آشوب دور تھا - احادیث معصومین کا بیان کرنے والا گردن زدنی قرار پاتا تھا - تعصب کی آگ ہر طرف بھڑکی ہوئی تھی شیعوں کی جان و مال و آبرو میں سے کوئی چیز محفوظ نہ تھی - ان پر عرصہ حیات تنگ تھا - ایسی صورت میں جبکہ کسی گھر میں آگ لگی ہو صاحب خانہ یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ نکل سکے بھڑکتے شعلوں میں سے نکال لے اس کو ایسے وقت میں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ کون شئے نکالنے کی قابل ہے اور کون نہیں - کون قیمتی اثاثہ ہے اور کون کم قیمت - کون ضرورت کی ہے اور کون بے ضرورت - اس وقت تو نہ کسی ترتیب

کا لحاظ ہوتا ہے نہ قدر و قیمت کا۔ جو چیز اس کے ہاتھ آجاتی ہے اسے نکال کر پھینکتا جاتا ہے یہ وقت اس فیصلہ کا نہیں ہوتا کہ کون کہاں رکھی جائے گی یا کس شے کے بچانے کی ضرورت ہے اور کس شے کی نہیں۔ جب اطمینان نصیب ہو چکے یہ باتیں اس وقت سوچی جاتی ہیں۔

یہ امر بھی پیش نظر ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جن کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جن کو تدوین کرنے والوں نے حکومتوں کے سایہ میں بھرپور امن و سکون کے عالم میں جمع کیا ہے تو کیا حقیقتاً ان کے اندر تمام احادیث صحیح ہیں؟ اگر وہ سب کی سب صحیح ہوتیں تو رنگیلا جیسی کتاب ان احادیث سے بدلے کر نہ لکھی جاتی۔ ان صحاح میں بہت سی حدیثیں ایسے راویوں سے نقل ہوئی ہیں جو کاذب نہیں کذاب کتب رجال میں دکھائے گئے ہیں اور جن میں نفاق و تبرا تک داخل ہیں اور ان احادیث کے مضامین درایتاً اور روایتاً صحیح بھی نہیں۔ حدیث کی صحت کا معیار تو یہ ہے کہ اول تو مفہوم قرآن کے خلاف نہ ہو دوسرے اس کے مضمون سے کسی اصولی یا فروعی مسئلہ پر ضرب نہ پڑتی ہو تیسرے وہ درایتاً بھی صحیح ہو اور اس کے راوی معتبر و موثق اور مومن ہوں۔ ورنہ ان کو صحیح نہیں کہا جا سکتا اور ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا۔ اگر ہر کس و ناکس کی بیان کردہ حدیث قابل وثوق ہوتی تو اسماء الرجال کی کتابیں تصنیف ہی نہ کی جاتیں اور راویوں پر تنقید کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

فرقہ شیعہ نے اپنی کتابوں کے متعلق کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ من اولہ الی آخرہ ان کی تمام احادیث صحیح اور متواتر ہیں۔ کسی کتاب میں کسی حدیث کا پایا جانا اس کی صحت کا ثبوت نہیں کہا جا سکتا تب تک وہ معیار حدیث پر صحیح نہ اترے۔

کافی کے متعلق یہ کہنا کہ اس کے متعلق حضرت حجت صلوات اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے ھذا کاف لشیعتنا علمائے شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اگر بالفرض یہ فرمودہ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کہاں سے لے لئے جائیں گے کہ اس کتاب کی ہر حدیث صحیح و مستند ہی ہے بلکہ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اصولی اور فروعی مسائل کے لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے

چند ضروری باتیں

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے چند امور کو اپنے ذہن میں رکھئے

(۱) اس میں ایسی احادیث بھی ہیں کہ کلینی علیہ الرحمہ نے جن لوگوں سے ان کو اخذ کیا ہے وہ راویوں کا صحیح سلسلہ یاد نہیں رکھ سکے صرف ایک دو راوی یاد رہا ہے۔ ایسی حدیث ضعیف یا مجہول ہے

(۲) ایسی احادیث بھی ہیں جن کا سلسلہ امام تک نہیں پہنچا بلکہ اصحاب امام پر ختم ہوا ہے

(۳) ایسی احادیث بھی جن کے راویوں میں کچھ راوی مجہول الحال بھی ہیں۔

(۴) ایسی احادیث بھی ہیں جن کی تائید و توثیق دوسری احادیث سے نہیں ہوتی

(۵) ایسی احادیث بھی ہیں جو بلحاظ مضمون ایک مقام پر تو موثق ہیں مگر دوسرے مقام پر ضعیف ہیں یہ فرق بلحاظ رُوات ہے نہ بلحاظ مضمون حدیث۔

۶۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو بمصلحت امام نے اپنے شیعوں سے بیان کی ہیں یعنی انکی عملی صورت اگرچہ مسلک و معتقدات شیعہ کے خلاف ہے مگر امام نے وہ اس لئے تعلیم کی کہ ان کے پیرو دشمنوں کے ضرر سے محفوظ رہیں اور ایسا نہ ہو کہ مخالفین شیعوں کو اپنے عقیدے کے خلاف عمل کرتے دیکھ کر ان کو قتل کر دیں اور امام کو بھی مصائب کا سامنا کرنا پڑ جائے

(۷) بعض ایسی ہیں کہ ایک سائل کو بلحاظ تقیہ امام نے کوئی جواب دیا ہے اور خطرہ ٹل جانے کے بعد دوسرا جواب لکھ بھیجا ہے۔

(۸) بعض اوقات مجلس امام میں حکومت کے جاسوس بھی آ جاتے تھے انکی وجہ سے سائل کے سوال کا جواب بالاجمال دیا جاتا تھا

(۹) بعض احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ از راہ تقیہ امام نے مخالفوں کی نماز جماعت میں شرکت کی اجازت دی ہے

(۱۰) ایسی احادیث بھی ہیں کہ دشمنوں کے خوف سے امام نے سائل کو ہدایت کی ہے کہ ان کے جواب کو نشر نہ کرے

(۱۱) ضعیف روایات کا زیادہ ہونا یہ بتاتا ہے کہ ناقلان حدیث یا تو امام کے ارشاد کو بالکلیہ محفوظ نہیں رکھ سکے یا راویوں کا سلسلہ نقل در نقل ہوتے ہوتے غائب ہو گیا ہے صاحب کافی نے بغیر تنقید و تحقیق اس کو درج کر دیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ کے شیعہ جو بحمدالله امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہیں اپنے ائمہ کی مشکلات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ بڑے سخت دور گزرے ہیں ان زمانوں میں نقل احادیث کا طریقہ یہ تھا کہ جو لوگ حضرات ائمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے سوالات کا جواب حاصل کرتے تھے ان کو کچھ لوگ تو حفظ کر لیتے تھے اور اکثر لکھ لیتے تھے۔ اس کے بعد ان لوگوں سے اور لوگ نقل کرتے تھے اور یوں ہی یہ سلسلہ عنعنہ کی صورت میں کلینی علیہ الرحمہ تک پہنچا لہذا راویوں کے بعض سلسلے صحیح صورت میں باقی رہے اور بعض میں فرق آ گیا اور اس فرق کی بنا پر احادیث کی نوعیت قائم ہوئی جو اس کتاب میں ہر حدیث کے بعد علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مرآۃ العقول سے نقل کر دی گئی ہے

کلینی علیہ الرحمہ کے حالات ہم اس سلسلہ کی جلد اول میں لکھ آئے ہیں لہذا ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

احادیث شیعہ کی تدوینی صورت اور ادوار ائمہ

شیعوں کے نزدیک وہ حدیث قابل عمل نہیں جس کا سلسلہ روایت کسی معصوم تک نہیں پہنچتا۔ قرآن کے بعد ہماری ہدایت کا سرچشمہ احادیث ہیں۔ احادیث رسول کو سب سے زیادہ سننے والی دو ہی ہستیاں تھیں اول حضرت علی علیہ السلام دوسرے جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کیونکہ یہی دونوں ہستیاں آغاز امر رسالت سے آخر تک جلوت و خلوت میں آنحضرت کے ساتھ رہنے والی تھیں ان کو تعلیم دینے کی صورت یہ تھی کہ جب یہ سوال کرتے تو حضرت بتلاتے اور جب یہ خاموش رہتے تو حضور خود بیان فرماتے۔ امیر المومنین علیہ السلام کا یہ مشہور قول ہے اذا سالتہ انبانی و اذا سکت فابتدانی (جب میں پوچھتا تو حضور بتلاتے اور جب چپ رہتا تو حضور ابتداً کلام

اس سے معلوم ہوا کہ احادیث رسول کا بڑا سرچشمہ امیرالمومنین علیہ السلام تھے جناب فاطمہ کا انتقال تو آنحضرت کے انتقال کے چند ماہ بعد ہی ہو گیا تھا لہذا ان کو اتنا موقع نہ ملا کہ زیادہ احادیث بیان کر سکتیں۔ جتنی بیان کی تھیں ان کے دشمنوں نے انہیں بھی آگے نہ چلنے دیا اور ان کے مقابل جناب عائشہ کی احادیث سے اپنی صحاح کو پُر کر دیا۔

حضرت فاطمہ کے بعد صرف ذات امیرالمومنین ایسی ہو سکتی تھی جسے مرجع احادیث رسول بنایا جاتا کیونکہ اول تو قربت ان کو سب سے زیادہ رسول کے ساتھ تھی۔ دوسرے رسول اللہ نے ان کو اس طرح تعلیم دی تھی جیسے طائر اپنے بچہ کو بھراتا ہے تیسرے عصمت ان پر سایہ فگن تھی جس کے فیض سے وہ کسی حدیث کے معنوں میں کمی بیشی نہیں کر سکتے تھے چوتھے رسول نے ان کو اذن واعیہ کا مصداق بتایا تھا لہذا سہو و نسیان کا تعلق بھی ان سے نہ رہا تھا مگر زمانہ کی ستم ظریفی دیکھو کہ رسول اللہ کی آنکھ بند ہوتے ہی دنیائے اسلام نے چند مخصوص ہستیوں کے سوا انکی طرف سے منہ موڑ لیا اور ایسا موڑا کہ ان کی کسی بات پر کان ہی نہ لگایا اور ایسا بنا دیا گویا دینی حلقہ میں ان کی کوئی پوزیشن ہی نہ تھی۔

پہلے تو ان کا مرتبہ قرآن اس خوف سے رد کر دیا گیا کہ ان کا تعلق قرآن سے مستحکم نہ ہو جائے اور یہ حدیث صحیح ثابت نہ ہو علی مع القرآن والقرآن مع علی دوسرے حدیث ثقلین میں رسول نے جو قرآن کے ساتھ اہلبیت کو کیا تھا اس کی اہمیت ختم ہو جائے۔ اب رہیں وہ احادیث جو علی علیہ السلام نے بیان فرمائیں وہ سب ناقابل قبول قرار پائیں چونکہ قرآن و حدیث نبی کے یہی دو سرچشمے تھے لہذا ان دونوں کو جدا کر دیا گیا۔ سیاسی مصالح نے سب سے پہلے ان ہی پر ضرب لگانی ضروری سمجھی۔

ب امیرالمومنین علیہ السلام احادیث کو نقل کرنے والی اصحاب رسول میں چند ہستیاں رہ گئیں جن میں جناب سلمان، ابوذر عمار یاسر مقداد اور حذیفہ یمانی وغیرہ پیش پیش تھے لیکن سطوت حکومت کے غل غپاڑہ میں ان بیچارہ کی سنتا کون تھا۔ جب حضرت علی کی حکومت کا زمانہ آیا تو ان احادیث کی نشر و اشاعت پر لیوں اوس پڑی کہ امیر معاویہ کی دیرینہ عداوت رنگ لائی۔ سازشوں کے جال بچھے حضرت علی کے خلاف وہ پروپیگنڈے ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ خلافت کا سارا زمانہ حضرت علی کو باطل کوشوں سے لڑتے گزر گیا۔ اس پر بھی چین نہ آیا تو حدیث سازی کی ایک ایسی ٹکسال قائم ہوئی جس میں صبح سے شام تک سینکڑوں حدیث رسول ڈھلنے لگی۔ منبروں پر واعظوں نے بیان کرنے کا بیڑا اٹھایا اور مکاتب و مدارس میں ان موضوعہ احادیث کا درس دینا شروع کیا تھوڑے ہی عرصہ میں ڈھیر لگ گئے جن لوگوں کی رسول نے مذمت کی تھی ان کی تعریفوں کے پل بندھ گئے اور جن کی تعریف کی تھی ان کی مذمت کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے اسلامی قلمرو کے ہر گوشہ میں یہ احکام نافذ ہو گئے کہ جو شخص ابوتراب کی مدح کرے یا ان سے کوئی حدیث نقل کرے اس کی گردن مار دو گھر بار لوٹ لو۔ ایسی صورت میں یہ ایک معجزہ ہی تھا کہ باوجود بنی امیہ اور بنی عباس کی اس روک تھام کے حضرت علی کے فضائل و مناقب سے اسلامی کتابیں چھلک اٹھیں اور انکی احادیث اسلامی حکومت کے ہر گوشہ میں پہنچ گئیں۔ ان احادیث نے صدیوں سینہ بسینہ راہ طے کی کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ مکتوب احادیث جاسوسوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔

وہی صورت امام حسن علیہ السلام کو پیش آئی دمشقی حکومت زور و زر دونوں طاقتوں سے کام لے کر ان احادیث کی روک تھام کر رہی تھی جن کے ناقل امام حسن علیہ السلام تھے۔ سازشوں کے ہر طرف جال بچھے ہوئے تھے۔ منبروں پر حضرت علی علیہ السلام پر سب و شتم کی بوچھار ہو رہی تھی۔ بنی امیہ کے متشددانہ انداز نے شیعوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ حکومت کا شدید جانے

والے بھوکے بھیڑیوں کی طرح شیعوں کا خون پی رہے تھے۔ ایسی خوفناک حالت میں شیعی احادیث کی تدوین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

امام حسن علیہ السلام کے بعد جب امام حسین علیہ السلام کا دور امامت آیا تو وہ پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک بن گیا جس کی انتہا واقعہ کربلا پر ہوئی۔ ایسے آغشتہ بخون دور میں ترویج و تدوین و تعلیم احادیث کا کیا ذکر۔ جو لوگ سستے داموں اپنا ایمان بیچ چکے تھے وہ کان لگا کر یزید کی بات سن رہے تھے نہ کہ حسین کی جو احادیث بار بار امام حسین کے متعلق حضرت رسولخدا نے بیان کی تھیں کربلا کی چالیس ہزار فوج میں ان کی تصدیق کا کیا ذکر زبانِ امام سے کوئی سننا تک نہ چاہتا تھا اور امام کو خاموش کرنے کے لئے تیروں کی بارھ مارتا تھا۔ کیا ایسے ضلالت آگیں دور میں شیعی احادیث کی تدوین کا کوئی بندوبست ہو سکتا تھا؟

چوتھا دور امام زین العابدین علیہ السلام کا تھا واقعہ کربلا کے بعد اہلبیت رسول کا رہا سہا روحانی وقار بھی دنیا پرستوں اور بنی امیہ کے نمک خواروں کی نظر میں ختم ہو گیا تھا۔ صد حیف جس گھر میں وحی آتی تھی اب وہ ویران تھا جس در پر ملائکہ سجدے کرتے تھے رحمت الہی کا نزول تھا اب اس کے در و دیوار پر حسرت برس رہی تھی جس گھر سے خلق اللہ کو ہدایت ہوتی تھی اب اس کا دروازہ بند تھا۔ جس خانہ فضل و کمال میں جوانان بنی ہاشم کی جلوہ آرائی تھی اب اس میں ایک بیمار و ناتواں کے سوا کوئی نہیں۔ کون عیادت کو آئے کون پرسے کے لئے۔ اب درس حدیث کون سنے اور کون دے کیا وہ پیکر حزن و ملال مجسمہ حسرت و یاس جو بہتر کا سوگوار ہے جس کے دل و جگر پر ہزار زخم ہیں اب اس قابل ہے کہ مسجد رسول میں بیٹھ کر لوگوں کو بھولی ہوئی حدیثیں یاد دلائے کیا ظالم حکومت اس بات کی اجازت اسے دیدے گی حاشا و کلا۔

پانچواں دور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا تھا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کو اپنے رسول کی تعلیم کو تا قیامت باقی رکھنا منظور تھا لہذا اس نے یہ بندوبست کیا کہ اہلبیت سے عناد رکھنے والوں کو باہم دست و گریبان کر دیا یہ وہ وقت تھا جب بنی امیہ کے ایوان حکومت میں زلزلہ آ رہا تھا اور بنی عباس اپنی حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔ حصول اقتدار کی جد و جہد میں خون کی ندیاں بہ رہی تھیں ہر ایک کو اپنی اپنی پگڑی سنبھالنی دشوار تھی لہذا عداوت اہلبیت کی تلوار کچھ دنوں کے لئے نیام میں چلی گئی اور اپنی فکر نے دونوں فریق کو اماموں کی طرف سے غافل کر دیا

ہمارے دونوں اماموں کو اس زمانہ میں اتنا موقع مل گیا کہ مسجد رسول میں درس کا آغاز کر دیا لوگ موضوعہ احادیث سنتے سنتے اکتا گئے تھے قرآن کے صحیح مفہوم کا پتہ نہ چلا سکتے تھے۔ مسائل فقہیہ اپنی اصل سے ہٹ کر کچھ سے کچھ ہو گئے تھے لوگوں کی ترستی ہوئی نگاہیں امام محمد باقر علیہ السلام پر پڑیں اور جوق جوق لوگ اس مقدس درس میں شریک ہونے کے لئے دور دور سے آنے لگے قلمدان کھل گئے اور امام کی زبان سے احادیث صحیحہ سن سن کر ضبط تحریر میں لانے لگے۔ یہ احادیث لکھنے والے چار ہزار سے زیادہ اہل فضل و کمال تھے۔ اسلامی حکومت کا کوئی شہر کوئی قصبہ ایسا نہ رہا جہاں کے لوگ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے ہوں انتہا یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ جیسے لوگ بھی اس درس میں شریک ہوئے۔ جس کو جتنی احادیث لکھنے کا موقع مل گیا وہ لکھ کر لے گیا اور اپنی بستی کے مومنین کو جا کر سنائیں۔ اس دور میں چار سو کتابوں میں احادیث جمع ہوئیں جو اصول اربعمأۃ کہلاتی ہیں۔ ان چار سو زریں صحیفوں میں کتنی حدیثیں تھیں ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ مجموعہ جو چار سو کتابوں کی صورت میں تھا متفرق مقامات پر پہنچ گیا۔ انہی کو سن کر لوگوں نے حفظ کیا۔ ان چار سو کتابوں میں جو احادیث جمع ہوئیں وہ پراگندہ تھیں

نہ کوئی ترتیب تھی نہ تقسیم ابواب جو حدیث جس وقت سن لی گئی لکھ دی گئی سب سے پہلے جس نے بعید الابواب احادیث کو جمع کیا وہ صاحب کافی جناب ابوجعفر یعقوب کلینی علیہ الرحمہ تھے۔ انہی چارسو کتابوں کی جستجو میں وہ بیس برس سرگرداں رہے۔ کافی میں زیادہ تر احادیث وہی ہیں جن کا سلسلہ روایت یا تو امام محمد باقر علیہ السلام تک پہنچتا ہے یا امام جعفر صادق علیہ السلام تک۔ ابوجعفر علیہ السلام سے مراد امام محمد باقر علیہ السلام اور ابو عبداللہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں

اگر یہ چارسو کتابیں ظالموں کی دستبرد سے محفوظ رہتیں تو کتنا بڑا علمی سرمایہ ہوتا مگر جب بیدردنا حق شناسوں نے معصوموں کے گلے پر چھری پھیر دی وہ ان کی احادیث کے ذخیروں کو کہاں چھوڑنے والے تھے چنانچہ جہاں کہیں شیعوں کا قتل عام ہوا ان کے مال و اسباب کے ساتھ ان کے کتب خانے بھی پھونک دیئے گئے۔ سب سے زیادہ کتابیں بغداد میں بالخصوص محلہ کرخ میں تھیں وہ سب نذر آتش ہو گئیں محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شیعوں کی اس تباہی کا جو مرثیہ لکھا ہے اس میں خصوصیت سے کتابوں کے جلائے جانے کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور حکومت آیا تو وہی جان و مال و آبرو کے خطرے ساتھ لایا اب عباسی سلطنت کی جڑیں مضبوط ہو چکی تھیں لہذا آل رسول کی دبی آگ پھر بھڑک اٹھی جس کے نتیجہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پندرہ سال سے زیادہ قید رہے سہ مولا پہ انتہائے اسیری گزر گئی زندان میں جوانی و پیری گزر گئی

ایسی حالت میں امام معصوم کو احادیث بیان کرنے کا کیا موقع تھا۔ مومنین ترستے رہ گئے۔ تاہم قید و بند سے جب بھی رہائی ملی ہدایت خلق کو اپنا فریضہ سمجھا۔ ہدایت کے مواقع کم فراہم ہونے کی وجہ ہے کہ آپ سے بہت کم احادیث منقول ہیں

آپ کے بعد امام رضا علیہ السلام کو کچھ وقت ایسا مل گیا کہ آپ نے لوگوں سے احادیث کو بیان فرمایا یہی وجہ ہے کہ حضرت کے دور امامت میں تدوین حدیث کا کام پھر از سر نو شروع ہوا۔ آپ کی احادیث کا ایک مجموعہ "عیون اخبار الرضا" ہے۔

زمانہ کی ناسازگاری اور شیعوں کی بے لبسی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے ائمہ کی صورت دیکھنے اور ان کی زبان سے حدیث رسول سننے کو ترس گئے تھے چنانچہ جب مامون رشید عباسی خلیفہ نے امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولیعہد بنانے کے بلایا اور لاؤلشکر کے ساتھ جب آپ کی سواری خراسان پہنچی تو بغرض زیارت ہزار ہا مومنین جمع ہو گئے۔ جب محمل کا پردہ اٹھایا گیا اور مومنین نے اپنے امام کے چہرۂ مبارک پر نظر ڈالی تو فرط مسرت سے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور نعرہ ہائے صلوات سے تمام فضا گونج اٹھی۔ بکمال ادب عرض کی یابن رسول اللہ ہم آپ کی زبان مبارک سے آپ کے جد کی کوئی حدیث سننا چاہتے ہیں امام نے مومنین کی استدعا کو قبول فرماتے ہوئے یہ حدیث بیان فرمائی :

"ایھا الناس قال جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ وجبت له الجنۃ لکن بشرطھا و شروطھا و انا من شروطھا"

(لوگو! میرے جد نامدار حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہو گئی لیکن کچھ شرطوں کے ساتھ اور ایک شرط ان میں سے میں بھی ہوں یعنی ہم اہلبیت کی محبت وجوب جنت کی شرط ہے،

جب امام علیہ السلام بیان فرما رہے تھے بیشمار قلمدان کھلے ہوئے تھے اور لوگوں کے قلم چل رہے تھے
اس کے بعد بزمانہ ولی عہدی لوگوں کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے اور احادیث کے نقل کرنے کا موقع ملتا رہا۔
غور کرو کیسے کیسے نازک دور محبانِ اہلبیت پر گزرے ہیں وہ نہ تو آزادانہ طور پر اپنے ائمہ سے مل سکتے تھے نہ انکی زبان سے احادیث سن سکتے تھے اور نہ ان سے سُنی ہوئی احادیث کو بالاعلان نقل کر سکتے تھے۔ بلکہ کافی میں بہت سی ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کو بیان کر کے امام نے تاکید فرمائی ہے کہ چونکہ یہ عقاید عامہ کے خلاف ہیں لہذا ان کو بیان نہ کریں ورنہ انکی جا خطرہ میں پڑ جائیگی اور ہمارے لئے مصیبت ہوگی۔ اگر بضرورت کوئی نقل کرتا بھی تو یہ کہکر قال الرجل (ایک شخص بیان کیا) یا کسی صحابی امام کا نام لے کر بیان کرتا کہ میں نے فلاں سے سنا ہے کیونکہ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما کا نام لے کر کوئی حدیث بیان کرنا جرم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام احادیث ان حضرات کی کنیت سے منقول ہیں یعنی قال ابو جعفر (مراد امام محمد باقر علیہ السلام قال ابو عبداللہ (مراد حضرت جعفر صادق) قال رجل صالح (مراد امام موسیٰ کاظم ؑ قال ابو الحسن یعنی امام رضا علیہ السلام۔ چونکہ عام لوگ کنیت سے ناواقف تھے لہذا راوی خطروں سے محفوظ رہتے تھے۔
امام رضا علیہ السلام کے بعد پھر کوئی دور ایسا نہ آیا کہ کسی امام سے سکون سے تدوین احادیث کا کام ہوتا۔ کیونکہ امام محمد تقی اور امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہم السلام کی زندگیاں یا تو قید میں گزریں یا ان کے دروازوں پر پہرے رہے یا حکومتوں کے جاسوس ان کے اور ان کے شیعوں کے پیچھے لگے رہے۔ جو لوگ جان پر کھیل کر ان تک پہنچ جاتے وہ کچھ فیض پا لیتے۔
ایک مدت دراز تک ہمارے ائمہ کی احادیث یا تو سینوں میں محفوظ رہیں یا خفیہ طور نقل ہوتی رہیں۔ جیسے جیسے علماء دین کو موقع ملتا رہا تحریراً یا تقریراً نشر و اشاعت کرتے رہے البتہ جب شیعی سلطنتیں قایم ہوئیں تو تدوین احادیث کا علما کو زیادہ موقع ملا

ضرورت تدوین حدیث پر تبصرہ

ہمارے لئے ہدایت کا سب سے بڑا سرچشمہ قرآن کریم ہے لیکن اس میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کے مفاہیم کو لغت کی مدد یا عربی زبان کے اسلوب بیان سے واقفیت کے بعد بھی نہیں سمجھ سکتے مثلاً والفجر ولیال عشر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ دس راتیں کون سی ہیں لہذا ایسی آیات کو سمجھنے کے لئے ہم کو احادیث رسول کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے کیونکہ حضرت ہی ان کا صحیح مفہوم بتا سکتے ہیں۔
تمام علمائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن فہمی کے لئے احادیث سے مدد لینا ضروری ہے اور اس میں شک نہیں

نحضرت کی احادیث ہی سے علوم اسلام کا نشر ہوا ہے اور بواطن قرآن کی نقاب کشائی بھی اُن ہی سے ہوئی ہے ۔
حدیث نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے اب یہ ایک مستقل فن بن گیا ہے جیسا کہ سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، بلاذری اور فتوح
لبلدان کے مطالعہ کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں ۔

و و نصاریٰ نے انبیاء و مرسلین کے جو غلط اور شرمناک قصے دنیا میں پھیلا رکھے تھے اور آسمانی کتابوں میں جو تصرفات
تھے احادیث رسولؐ نے ان کی نشان دہی کی قرآن نے ان کی غلط بیانی کا بھانڈا پھوڑا لیکن افسانہ نویسوں نے قصص انبیاء اور
میں واقعات کو لمبا چوڑا بنا کر جب ایک دوسرا راستہ اختیار کیا تو احادیث کے حلقہ اثر سے وہ جدا ہوگئے لیکن اسلامی معتقدات
دائرہ کے اندر ہی گھومتے رہے ۔

عبادات کے تفصیلی احکام کے علاوہ تہذیب اخلاق کے اصول بھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوئے ۔ یونانی، مجوسی، رومی
ور سندی فلسفہ کا رد بھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوا ۔ انہی احادیث میں اخلاقی، معاشرتی، تمدنی اور دینی و دنیوی
سوابط حیات و ممات کا بحر بیکراں بھی ہے ۔ انہی میں مابعد الطبیعات اور حیات بعد الموت کے مسائل مشکلہ کو بھی حل کیا گیا ہے
احادیث و قرآن میں ہم آہنگی لازمی ہے ۔ جس حدیث کا مضمون مطابق قرآن نہ ہو یا جس سے اصول اسلام پر زد پڑتی ہو وہ
حدیث صحیح نہیں کہی جا سکتی جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا میری جو حدیث مخالف قرآن ہو اسے کہنے والے کے منہ پر مار دو ۔ چونکہ حدیث
ور قرآن میں موافقت ضروری ہے لہٰذا جس طرح احکام قرآنی پر عمل کرنا لازم ہے اسی طرح احادیث رسول پر بھی ہے کیونکہ اطاعت
خدا کی طرح اطاعت رسول بھی فرض ہے ۔ قرآن کہتا ہے ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ قرآن
فہمی کے لئے احادیث کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے تو ان کی نگہداشت بھی ضروری ہوئی تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائیں ۔

سول کی وفات کے بعد اس بارہ میں مابین اصحاب کرام اختلاف پیدا ہوا کہ احادیث کو جمع کیا جائے یا نہیں ۔ علامہ سیوطی نے
کتاب تدریب الراوی میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام کے درمیان کتابت اور تدوین احادیث کے بارہ میں اختلاف ہوا ان میں
اکثر ایسے تھے جو تدوین کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ احادیث کو ہم وزن قرآن نہیں بنانا چاہیے ۔ نیز یہ کہ تدوین احادیث میں
اندیشہ ہے کہ قرآن و احادیث خلط ملط نہ ہو جائیں اور یہ کہ لوگوں کی رجوع قرآن سے زیادہ احادیث کی طرف نہ ہو جائے
دوسرا گروہ اس لئے ضروری سمجھتا تھا کہ ان کو ذہن سے حدیث کے محو ہو جانے یا اس کے کچھ حصے بھول جانے کا اندیشہ تھا ۔
رائے انکی حضرت علی کے اس قول کے مطابق تھی قیدوا العلم فی الکتابۃ (علم کو لکھ کر قید کر لو) یعنی تحریر میں آنے کے بعد پھر
ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا ۔

لغرض غور و خوض کے بعد صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ احادیث کی تدوین ضروری ہے چنانچہ تدوین کا پہلا نقش حضرت علی
علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب الفرائض کے باب من تبرا من موالیہ میں کیا ہے ۔

براہیم تیمی سے مروی ہے کہ حضرت علی فرماتے تھے ہمارے پاس قرآن کے سوا کوئی کتاب نہیں سوائے اس صحیفہ کے حضرت نے اس
صحیفہ کو باہر نکالا تو دیکھا کہ کچھ احادیث متعلق اقسام قصاص اور اونٹوں کے اس میں درج ہیں ۔ دوسری صدی تک اس کتاب
کا وجود اہلبیت کے پاس ثابت ہے جس کا پتہ محمد بن الحسن الصفار کی کتاب بصائر الدرجات والی حدیث سے ملتا ہے ۔ جو عبدالملک

سے منقول ہے تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا۔ اس کے بعد جناب ابوذر نے بھی تدوین حدیث میں کافی حصہ لیا ان کتابوں کا تذکرہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی اور ابو عباس نجاشی نے اپنی اپنی فہرست مصنفین میں کیا ہے لیکن اب یہ کتابیں ناپید ہیں۔

لفظ حدیث قرآن میں کئی جگہ آیا ہے جیسے هل اتاك حديث موسىٰ ۔ هل اتاك حديث ضيف ابراهيم ۔ علمتك من تاويل الاحاديث وغیرہ۔ یوں تو حدیث کے معنی بات یا واقعہ کے ہیں لیکن اصطلاحی معنی میں وہ روایت ہے جس میں قول معصوم۔ فعل معصوم یا تقریر معصوم نقل کی گئی ہو۔ اور روایت کے معنی ایک کلام کو دوسرے سے نقل کرنا ہیں۔ علامہ شیخ طریحی نے مجمع البحرین میں فرمایا ہے کہ روایت اصطلاح میں وہ بات ہے جو ایک شخص کو دوسرے سے اسی طرح پہنچے کہ اس کا نقطہ آخر معصوم ہو خواہ وہ متواتر ہو یا واحد اور راوی وہ کہلاتا ہے جو اسناد کے ساتھ حدیث کو نقل کرے اور اگر بغیر سند نقل کرے تو اس کو مخرج کہتے ہیں لیکن بعض اوقات راوی پر مخرج کا اور مخرج پر راوی کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ احادیث کے ناقلین اول اہلبیت رسول ہیں پھر صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

صحابی سے مراد وہ شخص ہے جس نے صحبت رسول کا شرف حاصل کیا ہو اور رسول کے آداب و رسوم کو یاد رکھا ہو جہاد میں شریک ہوا ہو اور ایسے لوگ بھی صحابہ کہلاتے ہیں جو جنگ میں نہ شریک ہوئے ہوں مگر راوی حدیث ہوں یہ دوسرے طبقہ میں شامل ہیں۔ تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے صغر سنی میں رسول کو دیکھا ہو اور ان کا سن جہاد میں شریک ہونے یا حدیث ذکر کرنے کی قابل نہ ہو۔

صحابہ کی تعداد میں اختلاف ہے صدوق علیہ الرحمہ نے الخصال میں بروایت امام جعفر صادق علیہ السلام اصحاب رسول کی تعداد بارہ ہزار بیان کی ہے اور شہید علیہ الرحمہ نے درایہ میں ایک لاکھ لکھی ہے اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ بیس ہزار ہے غالباً صدوق نے یہ تعداد راویان حدیث کی بیان کی ہے

اہلسنت کی صحاح اور دیگر کتب احادیث میں یوں تو ہزارہا راوی ہیں مگر سب سے زیادہ حضرت ابوہریرہ کی روایتیں ہیں۔ جن کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے ان کے بعد ام المومنین جناب عائشہ کا نمبر ہے جن سے ۲۲۱۰ روایتیں مروی ہیں حضرت ابوبکر سے ۱۴۲ حضرت عمر سے ۵۳۷۔ عبداللہ بن عباس سے ۱۵۰۰۔ حضرت فاطمہ سے کل ۱۹۔ حضرت علی سے ۵۸۶
تعجب ہے کہ حضرت ابوہریرہ جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور جن کو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال ہو سکتا ہے اتنی کثیر احادیث کے راوی کیسے ہو گئے ذرا خیال کیجئے ان کا شمار بھی اصحاب صفہ میں تھا جن کو صحبت رسول میں شرکت کا موقع بھی کم ملتا تھا اور حضرت علی علیہ السلام سے کل ۵۸۶ حالانکہ وہ سب سے زیادہ خدمت رسول میں رہے اور تعجب لائے تعجب ہے حضرت فاطمہ سے منقولہ احادیث صرف ۱۹ اور حضرت عائشہ سے دو ہزار سے زاید حالانکہ جناب فاطمہ کو جناب عائشہ سے معیت رسول زیادہ رہی تھی۔

بھی کچھ کم تعجب کی بات کہ آنحضرت کی جن پیشنگوئیوں کا تعلق خاندان اہلبیت سے تھا ان کو بھی احادیث کی فہرست سے خارج کر دیا حالانکہ ان سے حضور کی غیب دانی کا ثبوت ملتا تھا بطور نمونہ ہم یہاں صرف ایک پیشنگوئی درج کرتے ہیں۔ جس کو صرف

صاحب کنزالعمال نے جگہ دی ہے

ابو عمرو بن عمر بن عبدالعزیز نے جو چوتھی صدی کے علمائے اعلام سے تھے فضل بن زبیر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک روز جناب میثم تمار اور جناب حبیب بن مظاہر گھوڑوں پر سوار برابر جا رہے تھے جب مجلس بنی اسد کے قریب پہنچے تو حبیب نے فرمایا اس وقت میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو دار الرزق کے قریب خربوزے بیچتا ہے (یعنی میثم تمار) آل رسول کی محبت میں اسے سولی دی جائے گی اور سولی پر اس کا پیٹ بھی چاک کیا جائے گا۔ میثم نے کہا میں بھی ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو فرزند رسول کی نصرت میں قتل کیا جائے گا (حبیب بن مظاہر) اور اس کا سر نیزہ پر رکھکر کوفہ میں پھرایا جائے گا یہ کہکر دونوں چلے گئے حاضرین مجلس نے کہا ہم نے ان سے زیادہ جھوٹا کسی کو نہ سنا نہ دیکھا دونوں نے کیا غیب بانکی ہے تھوڑی دیر بعد رشید ہجری وہاں پہنچ گئے لوگوں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا رشید علیہ الرحمہ نے کہا وہ اس شخص کا تذکرہ کرنا بھول گئے جس کے سر لانے کا قاتل کو سو روپیہ انعام دیا جائے گا (یعنی رشید ہجری) لوگوں نے کہا یہ ان دونوں سے زیادہ ضخیم ہے۔ لیکن بعد میں لوگوں نے دیکھ لیا کہ آنحضرت کی یہ تینوں پیشینگوئیاں پوری ہوئیں اور خدا کے یہ عبادت گزار بندے محبت اہلبیت کے اور آنحضرت کی صحیح احادیث لوگوں سے بیان کرنے کے جرم میں مارے گئے۔

محدثین عامہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ امام محمد بن اسمعیل بخاری بعقیدہ سواد اعظم اپنے زمانہ کے امام المحدثین تھے انھوں نے اپنی صحیح میں تمام طرق حجاز و عراق و شام سے احادیث لکھی ہیں اور ہر باب میں تکرار احادیث کیا ہے یہاں تک کہ ان کا شمار انتیس ہزار تک پہنچ گیا ہے جن میں تین ہزار احادیث مکرر ہیں۔ اسانید بھی مختلف ہیں۔ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے احادیث کو جمع کیا وہ ربیع بن صبیح تھے جن کی وفات ۱۶۰ھ میں ہوئی ان کے بعد سعید بن عروہ نے جمع حدیث کا کام کیا ان کا انتقال ۱۵۶ھ میں ہوا۔ لیکن صحیح بخاری کا مرتبہ تمام کتب احادیث میں زیادہ ہے۔

پھر ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نے جن کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی امام بخاری کی طرح احادیث کو جمع کیا لیکن مکررات کو حذف کر دیا اور اسناد کے ساتھ احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب سے جمع کیا۔ ان کے علاوہ امام مالک نے مدینہ میں۔ عبدالملک بن جریج نے مکہ میں اوزاعی نے شام میں۔ سفیان ثوری نے کوفہ میں۔ حماد بن مسلم نے بصرہ میں احادیث کو جمع کیا۔ ان کے علاوہ شریک۔ عبدالعد بن ابی الحلبی۔ محمد بن ادریس شافعی اور مالک ابن انس اور احمد حنبل بھی اصحاب حدیث سے ہیں۔ ان کتب کے علاوہ سنن ابی داود۔ سنن ابی ماجہ سنن نسائی ترمذی اور موطا بھی کتب احادیث ہیں

ابن خلدون کا اعتقاد یہ ہے کہ اہل حجاز نے اہل عراق سے اکثر احادیث روایت کی ہیں حالانکہ مدینہ دار ہجرت اور پناہ گاہ صحابہ بھی تھا وجہ یہ ہے کہ اکثر جلیل القدر صحابہ حجاز سے عراق منتقل ہو گئے تھے اور وہ اہل جہاد بھی تھے

امام ابو حنیفہ نے صرف ستر حدیثیں نقل کی ہیں امام مالک نے تقریباً تین سو اور امام احمد حنبل نے پچاس ہزار

نشر احادیث کے متعلق سواد اعظم کا بیان ہے کہ اموی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر ابوبکر بن عزم کو

ایک خط لکھا کہ حضرت رسول خدا کی جو احادیث ملیں ان کو لکھ لیا کرو مجھے علما کی کمی سے یہ اندیشہ ہے کہ علم حدیث ختم نہ ہو جائے مگر یہ خیال رکھنا کہ سوائے احادیث پیغمبر اور چیز کتابت میں نہ آئے۔ مجالس مذاکرہ میں احادیث کا بیان ہونا چاہئے تاکہ لوگ ارشادات رسول سے واقف ہوں یاد رکھو علم اس وقت تک نہیں مرتا مگر اس وقت جبکہ اسے چھپایا جائے

تدوین حدیث شیعہ

پہلی صدی ہجری میں تدوین حدیث کی ضرورت کا احساس ہونے لگا تھا اس کی ابتدا جیسا کہ بیان ہوا امام محمد باقر علیہ السلام کے زمانہ سے ہوئی۔ آپ کے درس میں آپ کے وہ اصحاب بھی شریک ہوتے تھے جو بلحاظ علم و فضل و زہد و ورع و تقویٰ سرآمد روزگار اور علم حدیث کے نامور رواۃ میں سے تھے جیسے جابر بن یزید جعفی۔ ابان بن تغلب وغیرہ جنہوں نے امام زین العابدین امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے تیس ہزار حدیث روایت کی۔ انھوں نے ایک کتاب میں احادیث کو جمع بھی کیا تھا جو معتبر اصول احادیث سے مانی جاتی تھی افسوس ہے کہ زمانہ کی دست برد سے وہ تلف ہو گئی ابوحمزہ ثمالی جو اصحاب امام میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں علم حدیث میں ید طولیٰ رکھتے تھے ان کی کتاب النوادر میں احادیث کا ایک ذخیرہ تھا۔ زرارہ بن اعین جب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آتے تھے تو اپنا قلمدان ساتھ لاتے تھے اور جو امام بیان فرماتے تھے اس کو لکھتے جاتے تھے اور مختلف قسم کے سوال کر کے حضرت سے جواب حاصل کرتے تھے اس کتاب میں ان سے بہت سی حدیثیں نقل ہیں۔ زرارہ محمد بن مسلم بھی راویان حدیث سے ہیں بڑے عبادت گزار تھے اور روزانہ خدمت امام میں حاضر ہو کر فیض روحانی حاصل کرتے تھے۔ برید عجلی بھی اصحاب حدیث سے ہیں۔ یہ بہت بے باکی سے احادیث ائمہ کو لوگوں سے بیان کرتے تھے جس کی وجہ سے دشمنان اہلبیت ان کے درپے رہا ہوئے امام علیہ السلام نے بتاکید ان کو نشر احادیث سے منع فرمایا۔

تھے وہ لوگ جن کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے لولا ھولاء لذھبت احادیث یعنی اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میرے پدر بزرگوار کی احادیث تلف ہو جاتیں۔ صاحب اعلام الوریٰ شیخ ابو علی طبرسی نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث کو نقل کیا ہے وہ چار ہزار علما تھے اور جو کتابیں امام محمد باقر علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری ؑ کے زمانہ تک ایک صدی کے اندر علم حدیث میں تصنیف ہوئیں ان کی تعداد چھ ہزار چھ سو تھی۔ لیکن جناب حُر عاملی علیہ الرحمہ نے وسایل الشیعہ میں لکھا ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے زمانہ میں چار سو کتابیں علم حدیث میں لکھی گئیں جن کو اصول اربعماۃ کہا جاتا ہے۔ یہ سب علم حدیث کی معتبر اور منتخب کتابیں تھیں۔ انہی سے بعد کے زمانوں میں جمع حدیث کا کام لیا گیا ان کتابوں میں سے اب صرف کتاب سلیم بن قیس ہلالی اور ایک دو اور باقی ہیں باقی سب دشمنوں نے یا تو نذر آتش کر دیں یا دریا برد

کلینی علیہ الرحمہ کے علاوہ شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ علیہ الرحمہ نے من لایحضرہ الفقیہ تالیف کی پانچویں صدی میں

شیخ الطائفہ محمد بن الحسن طوسی نے کتاب تہذیب الاحکام اور کتاب استبصار لکھی یہ چاروں کتابیں کتب اربعہ شیعہ کہلاتی ہیں ان کتابوں میں تعداد احادیث کی صورت یہ ہے

کافی ۱۶۰۹۹ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۹۰۴۴ ۔ تہذیب الاحکام ۱۳۵۹۰ ۔ اس کتاب کے اندر ۳۹۳ باب ہیں استبصار ۵۵۱۱ اس میں ۹۲۰ باب ہیں ۔ احادیث کی کل تعداد ۴۴۰۴۴ ہوتی ہے ۔ اس سے اندازہ کرو کہ باوجود طرح طرح کے مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کے ہمارے ائمہ نے دین کی کتنی بڑی خدمت کی ہے

یہ عجیب بات ہے کہ ان چاروں مصنفین کے نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے ۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار کو ۲۶ جلدوں میں تالیف کیا ۔ جس میں کتب اربعہ کے علاوہ سیکڑوں کتابوں سے ہر شعبہ کے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے ۔ ان کے علاوہ جناب شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں صرف فقہی احادیث کو جمع کیا اس کے بعد آج تک انہی کتابوں سے استنباط کر کے بیشمار علمائے شیعہ نے کتابیں تصنیف کیں ۔

احادیث کی صحت جانچنے کا طریقہ

اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی بات جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے اور مختلف لوگ اس کو اپنے الفاظ میں نقل کرنے لگتے ہیں تو الفاظ کے علاوہ معنوی تغیرات بھی ہو جاتے ہیں ۔ بعض بے احتیاط لوگ حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں ۔ اپنی طرف سے الفاظ بھی بڑھا دیتے ہیں ۔ بعض خود غرض اور جھوٹے ایمان فروش اپنی طرف سے کچھ عبارتیں بنا کر اس شخص کی طرف منسوب کر دیتے ہیں یہی صورت نقل حدیث میں پیش آئی ۔ رسول کی زبان سے احادیث سننے والے بہ کثرت تھے ان کی قوت سامعہ اور حافظہ بھی مختلف تھی ۔ ان میں مومن بھی تھے اور منافق بھی ۔ پست ذہنیت والے بھی تھے اور اعلیٰ ذہنیت والے بھی ۔ فاسق بھی تھے اور متقی بھی سچے بھی تھے اور جھوٹے بھی لہٰذا ایک حدیث مختلف طریق سے بیان ہوئی مثلاً حدیث ثقلین کو بعض نے یوں نقل کیا ایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض ۔ بعض نے عترتی اہل بیتی کی جگہ سنتی بیان کر دیا بعض نے ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی پر حدیث کو ختم کر دیا اور حتی یردا علی الحوض کو چھوڑ دیا بعض نے قطعاً اس حدیث ہی سے انکار کر دیا ۔ اس طرح کے تغیرات ہونا لازمی تھے کیونکہ بیان کرنے والے غیر معصوم تھے جن سے سہو و نسیان کا صدور ہر حالت میں ممکن تھا ۔ پھر اہلبیت سے دشمنی بھی تھی اس کی وجہ سے الفاظ احادیث کو بدل دینے میں باک نہ رہا ۔

اس کی نگہداشت کا صرف یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ جو معصوم بیان کرے وہ صحیح مانا جائے اور غیر معصوم کا بیان سند نہ ہو لیکن لوگوں نے اول تو کسی کو معصوم مانا ہی نہیں اور جو تھے ان کی بات پر کان ہی نہ لگایا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی جرأتیں اس حد تک بڑھ گئیں کہ جھوٹی حدیثیں بنانا شروع کر دیں اور ارباب اقتدار کے چشم و ابرو کے اشارہ پر حدیثیں ڈھلنے لگیں تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی حدیثوں کا ڈھیر لگ گیا لوگوں نے خوب کمایا ۔

مالی محرکات کے علاوہ اس جعلسازی کا ایک محرک یہ بھی تھا کہ جن لوگوں کو اہلبیت رسول سے کاوش تھی اور ان کے روحانی اقتدار کو گرانا چاہتے تھے انھوں نے نہ صرف ان حدیثوں کو مٹانے کی کوشش کی جو اہلبیت علیہم السلام کی شان میں تھیں بلکہ ویسی ہی حدیثیں ان کے دشمنوں کی شان میں بناڈالیں بلکہ ان سے زیادہ وزنی اور طولانی حدیثیں سانچوں میں ڈھالیں مثلاً رسول نے فرمایا تھا میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں لوگوں نے اس کے مقابل حدیث بنائی کہ میں شہر علم ہوں فلاں اس کا دروازہ فلاں اس کی دیوار فلاں اسکی چھت اور فلاں اس کا پرنالہ ہے اس سے بحث نہیں کہ شہر میں چھت یا پرنالہ کی کیا تک ہے۔

جب یہ طوفان بدتمیزی آگے بڑھا اور کاجروں میں گٹھلیاں اور جواہرات میں سنگریزے ملتے ہی چلے گئے تو لوگ جو کہ جنہوں نے معصوموں کو مرجع حدیث بنانے سے روگردانی کی تھی لہٰذا اب راویوں کو جانچنے کے لئے علم الرجال کی ضرورت پیش آئی اور ایک ایک راوی کی چھان بین شروع ہوئی۔ اس تحقیق و تنقید میں لاکھوں احادیث ساقط الاعتبار قرار پائیں لیکن پھر بھی دودھ میں مکھیاں اور تیل میں گادرہ ہی گئی نہ مذہبی تعصب نے ایسے بہت سے راویوں کی حمایت کا دم بھرا جو دائرہ ایمان و سنت سے باہر تھے بلکہ اس کو دین مبین کی بہترین خدمت سمجھا گیا کہ جو اہلبیت کی عداوت میں نمایاں ہوں بلکہ ان کے قاتل ہوں انکی روایات کو خصوصیت کے ساتھ جگہ دی جائے۔ اور انکی ذات کو تنقید سے بالاتر سمجھا جائے غور کیجئے جن احادیث کے ایسے راوی ہوں جو بے جرم و خطا معصوموں کے گلے پر چھری پھیری ہو اہل ایمان کو ذبح کیا ہو تو ان کو جھوٹ بولنے میں باک نہ ہو ان کی مرویات میں کیا وزن۔ ایک طرف تو یہ بے احتیاطی دوسری طرف یہ ظلم کہ سلمان و ابوذر و عمار جیسے مقدس اصحاب رسول کی مرویات سے قطعاً بے تعلق ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سب سے معتبر سمجھے گئے تو جناب ابوہریرہ جن کے واقعات زندگی پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ یہ خصوصیت انہیں کیسے حاصل ہوئی۔ جبکہ کا بیاز فروش ان کا سگا گزار تھا کہ ایک ہی حدیث نے اسے مالدار بنا دیا۔

شیعہ احادیث کا سلسلہ اگر معصوم تک نہیں پہنچتا اور اس کے ناقل اصحاب ائمہ میں سے کچھ لوگ نہیں ہوتے تو شیعوں کے نزدیک وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کسی حدیث کو کتنے راویوں نے نقل کیا ہے اسے درجہ تواتر حاصل ہے یا وہ خبر احاد ہے۔ اور یہ کہ درایتاً صحیح ہے یا نہیں۔

اقسام حدیث

(۱) **صحیح** - حدیث صحیح وہ ہے جس کا نقل کرنے والا صاحب عقل و شعور ہو۔ صادق اللہجہ محتاط ہو۔ وہ حدیث شاذ نہ ہو سلسلہ راوی میں کوئی سقم نہ ہو (شرح قسطلانی - نووی - رسالہ سید شریف)

(۲) **حسن** جس کی اسناد میں کوئی راوی متہم نہ ہو۔ شاذ نہ ہو (شرح نووی قسطلانی)

(۳) **متواتر** ۔ جس کو بہ کثرت ایسے لوگوں نے نقل کیا ہو جن پر کذب کا اتہام نہ ہو ان کی عدالت مسلم ہو بعض کے نزدیک انکی تعداد دس ہو بعض کے نزدیک چالیس اور بعض کے نزدیک ستر اور یہ کہ وہ حدیث سلسلہ کے ساتھ نقل کی گئی ہو (نورالانوار)

(۴) **احاد** ۔ جس کا راوی صرف ایک ہو۔

(۵) **ضعیف** ۔ جس میں صحیح اور حسن کے شرائط نہ پائے جائیں اس کے درجات ضعف میں مختلف ہوتے ہیں (مجمع البحرین)

(۶) **موضوع** ۔ جو راوی نے اپنی طرف سے بنائی ہو ۔ یہ قسم مواعظ و قصص و فضایل میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

(۷) **متصل** ۔ جس کے راویوں کا سلسلہ معصوم تک ملتا چلا گیا ہو ۔ خواہ وہ سند نبی تک پہنچے یا امام تک

(۸) **مرفوع** ۔ جس کی نسبت نبی یا امام کی طرف ہو

(۹) **معلق** ۔ جس کے اسناد محذوف ہوں

(۱۰) **مدرج** ۔ جس میں راوی کا کلام بھی شامل ہو

(۱۱) **مشہور** ۔ جو عندالمحدثین شہرت یافتہ ہو

(۱۲) **مصحف** ۔ جس میں تجنیس خطی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا ہو جیسے مراحم و مزاحم

(۱۳) **مسلسل** ۔ جس کا سلسلہ برابر رسول تک پہنچا ہو

(۱۴) **معتبر** ۔ جس کے راوی محتاط و معتبر ہوں

(۱۵) **موقوف** ۔ جس میں راوی نے کسی مسئلہ کی شرح اپنی یا دوسرے کی رائے سے کی ہو

(۱۶) **مرسل** ۔ وہ ہے جس میں تابعین نے کسی قول یا فعل رسول کو بیان کیا ہو ۔

(۱۷) **منقطع** ۔ جس کے رواۃ کے اسناد غائب ہوں

(۱۸) **مفصل** ۔ جس میں دو یا زیادہ راوی غائب ہوں

(۱۹) **مدلس** ۔ جس کے راوی عیب دار ہوں

(۲۰) **مجہول** ۔ جس کی صحت کا پتہ نہ کسی آیت سے چلے نہ حدیث سے نہ اس کے راویوں کا پتہ ہو

منقول از مجمع البحرین فی ادلہ فریقین)

ترجمہ کی خصوصیات

۱ ۔ تحت اللفظ ترجمہ کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ اصل عبارت سے پڑھنے والے کا ذہن دور نہ ہو جائے

۲ ۔ ہر حدیث کے بعد جس قسم کی وہ روایت ہے بریکٹ کے اندر لکھ دی ہے

۳ ۔ مکررات کو ترک نہیں کیا گیا ۔ راویان حدیث کے نام طوالت کی وجہ سے ترک کر دئے ہیں وقت ضرورت اصل کتاب میں دیکھے جائیں

۴ ۔ جو حدیث قابل توضیح سمجھی گئی ہے توضیح کر دی گئی ہے ۔ فقہی مسائل میں علما کا جو اختلاف ہے اس سے بحث نہیں کی گئی

فہرست مضامین

کتاب الطہارۃ

کتاب الصلوٰۃ

میری دعا

اے قادر مطلق اے معبود برحق تیری بارگاہ عزّ جلال میں یہ تیرا بندہ عاصی پر معاصی بادل بریاں وچشم گریاں بکمال عجز ونیاز سربسجود ہو کر التجا کرتا ہے کہ جب تک میری یہ ناچیز دینی خدمت اہل ایمان کے لئے باعث رشد وہدایت ہو اس کا ثواب میرے والد مرحوم کی روح کو عطا فرما وہ تیرے عبادت گزار اور متقی و پرہیزگار بندے تھے انھوں نے تیرے احکام کے پیش نظر ایک تارک الدنیا کی طرح اپنی زندگی بسر کی تیرے فضل اور انکی دعا وں کی برکت سے یہ بندۂ ناچیز اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے مذہب حقّہ کی تقریراً اور تحریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہے

میں ہوں تیرا عبد مذنب

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد سوئم

ترجمۂ

فروع کافی

جلد اول

حصہ اول

کتاب الطہارت

باب طہارت آب

(۱) عن ابی عبداللہ علیہ السّلام قال قال رسول اللہ
فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا حضرت رسول خدا

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ الماء یطھر ولا یطھر (ضعیف)

صلی اللہ علیہ و آلہ نے پانی طاہر کرتا ہے اس کو طاہر نہیں کیا جاتا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام الماء کلّہ طاھر حتیٰ یعلم انّہ قذر (مرسل)

فرمایا صادق آلِ محمد نے پانی کل طاہر ہے جب تک یہ علم نہ ہو کہ وہ نجس ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن ماء البحر اطھور ھو قال نعم (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دریا کا پانی طاہر ہے

۴۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن ماء البحر اطھور ھو قال نعم (صحیح)

میں نے صادق آلِ محمد سے پوچھا آیا دریا کا پانی طاہر ہے فرمایا ہاں

باب ۲ وہ پانی جسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اذا کان الماء قدر کر لا ینجسہ شیٔ (حسن)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب پانی بقدر کر ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الماء الذی تبول فیہ الدواب وتلغ فیہ الکلاب ویغتسل فیہ الجنب قال اذا کان الماء قدر کر لم ینجسہ شیٔ (صحیح)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں مویشی پیشاب کرتے ہوں کتے پانی پیتے ہوں۔ جب آدمی نہاتے ہوں فرمایا اگر وہ پانی بقدر کر ہے تو کوئی شے اسے نجس نہیں کرتی۔

۳۔ عن زرارہ قال اذا کان الماء اکثر من راویہ لم ینجسہ تفسخ فیہ او لم یتفسخ فیہ الا ان یجئ لہ ریح تغلب علی ریح الماء (حسن)

فرمایا صادق آلِ محمد نے جو پانی بہ کثرت جاری ہو تو اسے کوئی شے نجس نہیں کرتی خواہ مردہ جسم اس میں پھٹے یا نہ پھٹے ہاں اگر اس کی بدبو پانی کی بو پر غالب آجائے تو نجس ہو جائے گا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا کان الماء فی الرکی کرا لم ینجسہ شیٔ قلت کم الکر قال ثلثۃ اشبار ونصف عمقھا فی ثلث اشبار ونصف عرضھا (صحیح)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب ٹھہرا ہوا پانی ایک کر ہو تو کوئی شے اسے نجس نہیں کرتی اور کر کی مقدار ساڑھے تین بالشت گہرا اور ساڑھے تین بالشت چوڑا ہے اور اتنا ہی لمبا

۵۔ قال سئلت ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الکر من الماء کم یکون قدرہ قال اذا کان الماء ثلثۃ اشبار ونصف فی مثلہ ثلثۃ اشبار ونصف فی عمقہ فی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کر کی مقدار یہ ہے ساڑھے تین بالشت لمبا اتنا ہی چوڑا اور اتنا ہی گہرا ہو زمین میں

اندازہ مقدار الکر من الماء (موثق)

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام الکر من الماء الف و مائتا رطل (صحیح)

یہ ہے پانی کا کر

فرمایا صادق آل محمد نے کر کا پانی ایک ہزار دو سو رطل ہے (۹ من ۲۰ پاسیر)

۷ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الماء الذی لا ینجسه شئ قال کر قلت ما الکر قال ثلثة اشبار فی ثلثة (ضعیف)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی فرمایا تین بالشت لمبا تین بالشت چوڑا اور تین بالشت گہرا

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال الکر من الماء نحو حبی هذا و اشار الی حب من تلک الحباب التی تکون فی المدینة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی کا ایک کر میرے اس مٹکے کی طرح ہے اور اشارہ کیا ایک مٹکے کی طرف جو مدینہ کے بنے ہوئے مٹکوں میں سے تھا

باب ۳ آب قلیل کے احکام

۱ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول اذا اتیت الماء و فیه قلة فانضح عن یمینک و عن یسارک و بین یدیک و توضأ (حسن)

فرمایا صادق آل محمد نے اگر ایسا پانی تمہارے پاس آئے جس میں کثافت ہو تو داہنے بائیں اور آگے سے تھوڑا سا پانی نکال کر وضو کر لو۔

۲ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل الجنب ینتهی الی الماء القلیل فی الطریق و یرید ان یغتسل منه و لیس له معه اناء یغرف به و یداه قذرتان قال یضع یده و یتوضأ ثم یغتسل منه هذا مما قال الله عز و جل و ما جعل علیکم فی الدین من حرج (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس جنب کے متعلق پوچھا جو راستہ میں تھوڑا سا پانی پائے اور اس سے نہانا چاہے مگر اس کے پاس کوئی ایسا ظرف نہ ہو جسے ڈال کر پانی لے لے اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہوں فرمایا وہ اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر دھوئے پھر غسل کرے اس مجبوری کے متعلق خدا نے فرمایا ہے۔ تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں

۳ - قال ابو عبد الله علیه السلام کلما غلب الماء ریح الجیفة فتوضأ من الماء واشرب و اذا تغیر الماء و تغیر الطعم فلا تتوضأ و لا تشرب (مرسل)

فرمایا صادق آل محمد نے اگر پانی کی بو مردار کی بو پر غالب آجائے تو وضو بھی کر سکتے ہو اور پی بھی سکتے ہو اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے اور مزہ بدل جائے تو اس پانی سے نہ وضو کرو اور نہ اسے پیو

۴ - قال سأل رجل ابا عبد الله علیه السلام

کسی نے صادق آل محمد سے دریافت کیا

وَأنا جالس عن غدیر اتوہ وفیه جیفة فقال اذا کان الماء قاهراً ولا یوجد فیه الریح فتوضأ (صحیح)

میں بھی بیٹھا تھا اُس پانی کے متعلق جو موسم برسات میں جا بجا جو بارش کے بعد گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے کہ اس میں مرا ہوا جانور ہو تو کیا حکم ہے فرمایا اگر پانی بدبو دار نہیں ہوا تو وضو کر لو

۵۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الماء الساکن والاستنجاء منه والجیفة فیه فقال توضأ من الجانب الآخر ولا توضأ من جانب الجیفة (صحیح)

پوچھا حضرت صادق علیہ السلام سے ایسے ساکن پانی کے متعلق پوچھا جس میں مردار پڑا ہو تو اس سے استنجا کیا جائے یا نہیں فرمایا جس طرف مردار ہو اس کے خلاف طرف سے وضو کرو

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الماء الآجن یتوضأ منه الا ان تجد ماءً غیره فتنزه منه (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بدبو دار پانی کے متعلق کہ اگر اور پانی نہ ملے تو اسی سے وضو کر لو

۷۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الحیاض التی بین المکة والمدینة تردها السباع وتلغ فیه الکلاب ویغتسل فیها الجنب ایتوضأ منه قال وکم قدر الماء قلت الی نصف الساق والی الرکبة واقل قال توضأ (ضعیف)

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اُن حوضوں کے متعلق سوال کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان پائے جاتے ہیں جن میں درندے گھس جاتے ہیں کتے پانی پیتے اور جنب لوگ نہاتے ہیں تو اس سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا پانی کی مقدار کیا ہوتی ہے میں نے کہا نصف ساق یا گھٹنے تک یا کچھ کم فرمایا وضو کر لو

علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں ان حوضوں میں جو پانی مذکورہ صورت میں ہوگا وہ ضرور کر کی برابر یا اس سے زیادہ ہوتا ہے یعنی وہ حوضیں چونکہ بڑی بڑی ہوتی ہیں اندازاً ان کا پانی کر سے زیادہ ہوتا ہے

باب ۷ احکام چاہ

۱۔ عن محمد بن اسمعیل قال کتبت الی رجل اسأله ان یسأل ابا الحسن الرضا علیه السلام عن البئر تکون فی المنزل فیقطر فیها قطرات من البول او دم او یسقط فیها شیء من عذرة کالبعرة ونحوها ما الذی یطهرها حتی یحل الوضوء منها للصلوة فوقع علیه السلام بخطه فی کتابی ینزح دلاءً منه (صحیح)

راوی کہتا ہے میں نے ایک شخص کو لکھا کہ وہ امام رضا علیہ السلام سے دریافت کرے ایسے کنوئیں سے وضو کرنے کے متعلق جو کسی منزل پر ہو اور اس میں کچھ قطرے پیشاب یا خون کے گر گئے ہوں یا گائے وغیرہ کا فضلہ گر جائے تو اس کی طہارت کیسے ہو تو کیا اس سے وضو کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے حضرت نے اپنے قلم سے میرے خط پر تحریر فرمایا کہ چند ڈول اس سے نکال کر وضو کر لیا جائے۔

علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بول اور خون کی کم مقدار مراد ہے اگر فضلہ نجس جانور یا غیر ماکول اللحم کا ہے تو یہ پانی کھینچنا واجب ہوگا اور اگر پاک جانور کا ہے تو استحبابی ہوگا۔

۲ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الفارۃ والسنور والدجاجۃ والطیر والکلب قال ما لم یتفسخ او یتغیر طعم الماء فیکفیک خمس دلاء وان تغیر الماء فخذ منہ حتی تذہب الریح (م)

فرمایا صادق آل محمد نے اگر چوہا - بلی - مرغی - پرندہ - کتا گر جائے بدن نہ پھٹے یا پانی کا مزہ نہ بدلے تو پانچ ڈول نکالنے کافی ہیں اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اتنا پانی نکالو کہ اس کی بو جاتی رہے

یہ حکم ایسی صورت میں ہوگا جبکہ زندہ نکل آئیں مرآۃ العقول میں علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ صدوق علیہ الرحمہ نے کتے کے لیے تیس ڈول سے چالیس تک لکھے ہیں بلی کے لیے سات ڈول - بکری اور اس سے مشابہ جانوروں کے لیے نو یا دس ڈول لکھے ہیں اور طیور کے لیے سات ڈول

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یفسد الماء الا ما کان لہ نفس سائلۃ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی خراب نہیں ہوتا جب تک اس میں خون جہندہ والا جانور نہ گرے

۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام فی السام الابرص یقع فی البئر قال لیس بشیء حرک الماء بالدلو (مرفوع)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر سام ابرص (ایک بڑی قسم کی چھپکلی) کنوئیں میں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ڈول سے حرکت دے کر پانی نکالو

۵ - عن ابی بصیر قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عما وقع فی الآبار قال اما الفارۃ واشباہہا فتنزح منہا سبع دلاء الا ان یتغیر الماء فینزح حتی یطیب فان سقط فیہا کلب وقدرت ان تنزح ماءہا فافعل وکل شیء وقع فی البئر لیس لہ دم کالعقرب والخنافس واشباہ ذلک فلا باس (صحیح)

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کنوئیں میں کوئی شے گر جائے فرمایا اگر چوہا اور اس سے مشابہ جانور گر جائے تو سات ڈول نکالیں بشرطیکہ پانی میں تغیر پیدا نہ ہو ورنہ پھر اتنا پانی کھینچیں کہ بدبو جاتی رہے اگر اس میں کتا گر جائے تو اگر کل پانی نکالنے پر قدرت ہو تو نکال ڈالو اگر کوئی ایسا جانور گر جائے جس میں خون جہندہ نہ ہو جیسے بچھو اور گبریلا وغیرہ تو کوئی حرج نہیں

۶ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا سقط فی البئر شیء صغیر فمات فیہا فانزح منہ دلاء وان وقع فیہا جنب فانزح منہا سبع دلاء فان مات فیہا بعیر او صب فیہا خمر فلینزح (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو چند ڈول نکال دو اور اگر جنب گر جائے تو سات ڈول نکالو اور اگر اونٹ گر کر مر جائے یا شراب گر جائے تو نزح آب کرو (چار آدمی باری باری شام تک پانی نکالیں)

۷ - قال سألتہ عن رجل ذبح شاۃ فاضطربت ووقعت فی بئر ماء واوداجہا تشخب دما ہل یتوضا من تلک البئر قال ینزح منہا ما بین الثلاثین الی الاربعین دلوا ثم یتوضا منہ ولا باس بہ (صحیح)

میں نے سوال کیا - ایک شخص نے بکری کو ذبح کیا وہ تڑپ کر کنوئیں میں جا گری اس کی رگوں سے خون بہ رہا تھا - کیا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیا جائے فرمایا تیس اور چالیس کے درمیان ڈول کھینچے جائیں پھر وضو کیا جائے -

قال وسألتہ عن رجل ذبح دجاجۃ او حمامۃ فوقعت فی بئر ہل یصلح ان یتوضا من تلک البئر قال ینزح منہا دلاء یسیرۃ ثم یتوضا منہا وسألتہ عن رجل

اور میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے مرغی یا کبوتر کو ذبح کیا اور وہ کنوئیں میں جا گرا آیا اس کے پانی سے وضو درست ہے فرمایا کچھ ڈول نکال کر وضو کرو - پھر میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق

تسقی من بئر فتوضأ فیھا ھل یتوضأ منھا قال ینزح منھا دلاء یسیرۃ

جو کنوئیں سے پانی لے رہا ہو اور نکسیر کا خون اس میں گر جائے اس پانی سے وضو درست ہے فرمایا کچھ ڈول نکالنے کے بعد

۸ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت بئر یخرج فی ماءھا قطع جلود قال لیس بشیٔ ان الوزغ ربما طرح جلدہ وقال یکفیک دلو من ماء (صحیح)

میں نے پوچھا کہ اگر پانی سے کھال کا کوئی ٹکڑا نکل آئے فرمایا کوئی لحاظ نہیں اگر چھپکلی اپنی جلد کا ٹکڑا گرا دیتی ہے احتیاطاً ایک ڈول پانی نکال دو۔

۹ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الحبل یکون من شعر الخنزیر یستقی بہ الماء من البئر ھل یتوضأ من ذلک الماء قال لا باس (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس رسی کے متعلق جو سور کے بالوں سے بنی ہو اس سے پانی کھینچ کر وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۰ - قال سألت عن اباعبداللہ علیہ السلام عن العذرۃ تقع فی البئر قال ینزح منھا عشرۃ دلاء فان ذابت فاربعون او خمسون دلواً (صحیح)

میں نے پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس پاخانہ کے متعلق جو کنوئیں میں گر جائے فرمایا دس ڈول نکالیں میں نے کہا اگر گھل گیا ہو فرمایا چالیس یا پچاس

باب ۵ چہ بچہ کے مسایل

(۱) عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن البالوعۃ تکون فوق البئر قال اذا کانت فوق البئر فسبعۃ اذرع واذا کانت اسفل من البئر فخمسۃ اذرع من کل ناحیۃ وذلک کثیر (صحیح)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے چہ بچہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا اگر وہ کنوئیں سے اونچا ہے تو سات فٹ دور ہونا چاہیے اور نیچا ہے تو ہر طرف سے پانچ فٹ دور ہو اور زیادہ تر یہی صورت ہوتی ہے

۲ - قالوا قلنا لہ بئر یتوضأ منھا یجری البول قریباً منھا أینجسھا قال فقال ان کان البئر فی اعلی الوادی والوادی یجری فیہ البول من تحتھا وکان بینھما قدر ثلثۃ اذرع او اربعۃ اذرع لم ینجس ذلک شیٔ وان کان اقل من ذلک ینجسھا وما کان اقل من ذلک فلا یتوضأ منہ قال زرارۃ فقلت فان کان مجری البول یلزقھا وکان لا یثبت علی الارض فقال ما لم یکن لہ قرار فلیس بہ باس فان استقر منہ قلیل

راویوں نے حضرت سے پوچھا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنے کے متعلق جس کے قریب پیشاب بہتا ہو کیا وہ نجس ہے فرمایا اگر کنواں بلندی پر ہو اور وادی میں پیشاب نیچے بہتا ہو اور دونوں کے درمیان بقدر تین یا چار ہاتھ کے فاصلہ ہو تو وہ نجس نہیں اور جب اس سے کم فاصلہ ہو تو اس سے وضو نہ کرے۔ زرارہ نے کہا اگر وہ پانی زمین پر رکا ہوا نہ ہو اور جاری رہے فر[مایا] اگر ٹھہرا ہوا نہ ہو تو کچھ حرج نہیں اور اگر تھوڑا سا بھی ٹھہرا ہوا

واقه لاينقب الارض ولا تغوله حتى يبلغ البئر وليس
على البئر منه بأس فيتوضأ منه انما ذلك اذا استنقع كله
(حسن)

- عن ابى عبدالله عليه السلام قال سألته كم
ادنى ما يكون بين الماء والبالوعة فقال ان كان
سهلاً فسبعة اذرع وان كان جبلاً فخمسة اذرع
ثم قال ان الماء يجرى الى القبلة الى يمين ويجرى عن
يمين القبلة الى يسار القبلة ويجرى عن يسار القبلة
الى يمين القبلة ولا يجرى من القبلة الى دبر القبلة (مرسل)

۳ - عن ابى الحسن عليه السلام فى البئر يكون بينها و
بين الكنيف خمسة اذرع او اكثر يتوضأ منها قال ليس
يكره من قرب ولا بعد توضأ منها واغتسل ما لم يتغير الماء
(حسن)

اور اس نے زمین میں سوراخ نہ کیا ہو اور کوئی گڑھا نہ بنایا ہو
اور کنوئیں کو اس سے نقصان نہ پہنچا ہو تو اس سے وضو کر لیں
کیونکہ پانی اس نجاست سے پاک ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی اور چہ بچہ کے درمیان فاصلہ
کی صورت یہ ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو سات ہاتھ کا فاصلہ ہو اور اگر
پتھریلی زمین ہو تو پانچ ہاتھ کا پھر فرمایا پانی بہتا ہے قبلہ کی داہنی جانب
سے بائیں جانب اور بائیں طرف سے داہنی طرف لیکن قبلہ کے
پیچھے کی طرف نہیں بہتا۔

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ کنوئیں اور موتلیوں کے بارہ کے
درمیان پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو اس کے پانی
سے وضو کر لو۔ قریب ہو یا بعید اگر کراہت نہ ہو تو اس سے وضو کر لینا
چاہیے اور غسل بھی کر لے بشرطیکہ پانی میں تغیر نہ ہوا ہو

باب ۶ چوپاؤں درندوں اور پرندوں کا جھوٹا پانی

- عن ابى عبدالله عليه السلام قال لا بأس ان يتوضأ
مما شرب منه ما يؤكل لحمه (صحيح)

- عن ابى عبدالله عليه السلام قال فضل الحمامة والدجاج لا
بأس به والطير (ضعيف)

۳ - قال سألته هل يشرب سؤر شئ من الدواب
ويتوضأ منه قال اما الابل والبقر والغنم فلا بأس (موثق)

- قال ابى عبدالله عليه السلام ان فى كتاب على
عليه السلام ان الهر سبع ولا بأس بسوره وانى لاستحيي
من الله ان ادع طعاما لان الهر اكل منه (حسن)

- عن ابى عبدالله عليه السلام قال سئل عما
تشرب منه الحمامة فقال كل ما اكل لحمه فتوضأ من سؤره

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس پانی سے ماکول اللحم جانور
نے پانی پیا ہو اس سے وضو کرنے میں حرج نہیں

فرمایا حضرت نے کبوتر، مرغی اور چڑیا اگر کسی پانی سے پی لے تو اس
سے وضو کرنے میں مضائقہ نہیں

میں نے حضرت سے سوال کیا چوپاؤں کا جھوٹا پانی پی سکتے ہیں فرمایا
اونٹ گائے اور بکری کے جھوٹے میں مضائقہ نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کتاب علی میں ہے کہ بلی درندہ
ہے لیکن اس کے جھوٹے میں حرج نہیں میں، اللہ سے حیا کرتا ہوں
اس بارہ میں کہ اس طعام کو چھوڑ دوں جس میں سے بلی نے کھایا ہو

امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اس پانی کے متعلق جسے کبوتر نے پیا ہو
فرمایا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرے،

واشرب وعما يشرب منه باز او صقر او عقاب فقال كل شيء من الطير يتوضأ مما يشرب منه الا ان ترى في منقاره دما فان رأيت في منقاره دما فلا تتوضأ منه ولا تشرب (موثق)

اور پی سکتے ہو اور جس پانی سے باز، شکرے یا عقاب نے پیا ہو اس سے وضو ہو سکتا ہے اور پی بھی سکتے ہیں مگر جبکہ انکی چونچ میں خون لگا ہو تو اس سے نہ تو وضو کرو نہ اس کو پیو

۶ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن جرة وجد فيها خنفساء قد مات قال القه وتوضأ منه وان كان عقربا فارق الماء وتوضأ من ماء غيره وعن رجل معه اناءان فيهما ماء وقع في احدهما قذر لا يدري ايهما هو ولا يقدر على ماء غيره قال يهريقهما جميعا ويتيمم (موثق)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے گھڑے کے متعلق سوال کیا جس میں گبریلا پڑا ہوا ور مر گیا ہو فرمایا اسے نکال کر پھینک دو اور اس سے وضو کرلو اور اگر بچھو ہو تو اس پانی کو پھینک دو اور دوسرے پانی سے وضو کرو اور ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس کے پاس دو برتن ہوں ان میں سے ایک نجس ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کونسا نجس ہے اور دوسرا پانی بھی نہ ملے فرمایا ان دونوں کا پانی بہادو اور تیمم کرلو

۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام انه كان يكره سؤر كل شيء لا يؤكل لحمه (مرسل)

امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ہر اس جانور کے جھوٹے کو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

باب حائض جنب یہودی و نصرانی کے جھوٹے پانی سے وضو

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اشرب من سؤر الحائض ولا توضأ منه (ضعيف)

حیض والی عورت کا جھوٹا پانی پی تو لو مگر اس سے وضو نہ کرو

۲ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام هل يغتسل الرجل والمرأة من اناء واحد قال نعم يفرغان على ايديهما قبل ان يضعا ايديهما في الاناء قال سألته عن سؤر الحائض فقال لا توضأ منه وتوضأ من سؤر الجنب اذا كانت مأمونة ثم تغسل يديها قبل ان تدخلها في الاناء وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل هو وعائشة في اناء واحد يغتسلان جميعا (مجہول)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا عورت اور مرد ایک ہی برتن سے نہا سکتے ہیں فرمایا ہاں اس پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں اپنے ہاتھ دھو ڈالیں۔ میں نے پوچھا حیض والی عورت کے جھوٹے پانی کا کیا حکم ہے فرمایا اس سے وضو نہ کرو ہاں جنب عورت کے جھوٹے سے کرلو جبکہ وہ متہمہ نہ ہو اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولے

اور فرمایا کہ رسول اللہ اور عائشہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور سب چیزوں کو دھوتے تھے۔

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته

میں نے صادق آل محمد سے پوچھا۔

عن الحائض یشرب من سورها قال نعم لا تتوضأ منه

حائض کا جھوٹا پانی پینا چاہیے فرمایا ہاں لیکن اس سے وضو نہ کرو

۴ - سألت ابا عبد الله علیہ السلام ایتوضأ الرجل من فضل المرأة قال اذا کانت تعرف الوضوء ولا یتوضأ من سور الحائض (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا عورت کے وضو کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے مرد وضو کرلے فرمایا جبکہ وہ وضو کرنا جانتی ہو یعنی اس کے مسائل سے واقف ہو اور حائض کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرو

۵ - قال سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن سور الیهود والنصرانی قال لا (حسن)

میں نے حضرت صادقؑ سے یہودی اور نصرانی کے جھوٹے کے متعلق پوچھا فرمایا نہیں یعنی اس کا استعمال جایز نہیں ۔

۶ - عن ابی عبد الله علیہ السلام انه کره سور ولد الزنا وسور الیهودی والنصرانی والمشرک وکل ما خالف الاسلام وکان اشد ذلک عنده سور الناصب (مرسل)

امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ولد الزنا کے جھوٹے کو اور یہودی و نصرانی اور مشرک کے جھوٹے کو اور آپ کے نزدیک شدید کراہت تھی ناصبی کے جھوٹے میں ۔

ب۔ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے مسائل

۱ - قال اذا دخلت یدک فی الاناء قبل ان تغسلها فلا بأس الا ان یکون اصابها قذر بول او جنابة فان ادخلت یدک فی الاناء وفیها شئ من ذلک فاهرق ذلک الماء (حسن)

فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر تم دھونے سے پہلے پانی کے ظرف میں ہاتھ داخل کردو لیکن ہاں اگر نجاست پیشاب لگا ہو یا جنابت کی صورت ہو تو ہاتھ دھوکر ڈالو اگر پانی میں ہاتھ ڈالنے کے بعد اس کے اندر کوئی نجس چیز معلوم ہو تو اس پانی کو پھینک دو

۲ - قال سألت الشیخ عن الرجل یستیقظ من نومه ولم یبل ایدخل یده فی الاناء قبل ان یغسلها قال لا لانه لا یدری این کانت یده فلیغسلها (ضعیف)

راوی کہ کہا میں نے شیخ سے (مراد امام) پوچھا جو شخص خواب سے بیدار ہوا اور پیشاب نہ کیا ہو تو کیا وہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال دے فرمایا نہیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ نیند میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ۔ اس کو چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے ۔

۳ - عن ابی عبد الله علیہ السلام فی الرجل الجنب یسهو فیغمس یده فی الاناء قبل ان یغسلها انه لا بأس اذا لم یکن اصاب یده شئ (م)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس جنب کے بارہ میں پوچھا جو ہاتھ دھونے سے پہلے سہواً اپنا ہاتھ پانی میں ڈبو دے فرمایا اگر ہاتھ کو کوئی چیز نہیں لگی تو کیا مضائقہ ہے

۴ - قال سألته عن الرجل یبول ولم یمس یده

میں نے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے پیشاب کرکے کوئی چیز نہ چھوئی ہو

ويغمسها في الماء قال نعم وإن كان جنبا (حسن)

اور پانی میں ہاتھ ڈال دے فرمایا ٹھیک ہے اگرچہ جنب بھی ہو

٥ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال سئل كم يفرغ الرجل على يده قبل أن يدخلها في الإناء قال واحدة من حدث البول وثنتين من الغائط وثلاثة من الجنابة (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے لئے پیشاب کرنے والا ایک بار ہاتھ دھوئے پاخانہ کرنے والا دو بار اور جنابت والا تین بار

٦ - قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام الرجل يضع الكوز الذي يغرف به من الحب في مكان قذر ثم يدخله الحب قال يصب من الماء ثلاثة أكف ثم يدلك الكوز (حسن)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اس کوزہ کو جس سے مٹکے میں سے پانی نکالا جاتا ہے گندگی جگہ میں رکھدے پھر اسے مٹکے میں ڈالدے فرمایا پہلے تین چلو پانی اس کے (چندہ) اوپر ڈالے

باب ۹ بارش کے پانی سے نجاست ملنا

١ - عن أبي عبد الله عليه السلام في الميزابين سالا أحدهما بول والآخر ماء مطر فاختلط فأصاب ثوب رجل لم يضره ذلك (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو پرنالوں کے متعلق جن میں ایک سے پیشاب کا پانی آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا اور وہ دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں

٢ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال لو أن ميزابين سالا أحدهما ميزاب بول والآخر ميزاب ماء فاختلطا ثم أصابك ما كان به بأس (مجهول)

ترجمہ اوپر لکھا گیا

٣ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت أمر في الطريق فيسيل علي الميزاب في أوقات أعلم أن الناس يتوضؤون قال قال ليس به بأس لا تسأل عنه قلت ويسيل على ماء المطر أرى فيه التغير وأرى فيه آثار القذر فتقطر القطرات علي وينتضح علي منه والبيت يتوضأ على سطحه فيكف على ثيابنا قال ما بذا بأس لا تغسله كل شيء يراه ماء المطر فقد طهر (مرسل)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میں ایسے راستہ سے گزرتا ہوں جہاں ایک پرنالہ سے ایسے اوقات میں پانی گرتا ہے جس وقت میں جانتا ہوں کہ لوگ وضو کرتے ہوتے ہیں فرمایا کوئی اس کے متعلق سوال ہی نہ کرو۔ میں نے کہا اور اس صورت میں کہ بارش کا پانی میرے اوپر بہہ رہا ہو لیکن اس میں کچھ تغیر معلوم ہو اور نجاست بھی دیکھی جائے جس کے قطرے میرے اوپر ٹپکتے ہوں اور وہ گھر ایسا ہے جس کی سطح پر وضو کرتے ہیں کیا اس سے لباس نجس ہوگا فرمایا نہیں کوئی چیز نہ دھو کیونکہ بارش کے پانی نے اسے طاہر کردیا۔

٤ - عن أبي الحسن عليه السلام في طين المطر أنه

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے بارش کی کیچڑ کے متعلق

ولا باس به ان یصیب الثوب ثلثة ایام الا ان یعلم انه قد نجسه شیء بعد المطر فان اصابه بعد ثلثة ایام فاغسله وان کان الطریق نظیفا لا تغسله (مرسل)

فرمایا بارش سے تین دن کے اندر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بارش کے بعد کسی چیز نے اسے نجس کر دیا ہے اور تین دن بعد وہ لگ جائے تو دھونا چاہیے البتہ اگر راستہ پاک صاف ہو تو مت دھوؤ

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الجنب یغتسل فیقطر الماء عن جسده فی الاناء وینتضح الماء من الارض فیصیر فی الاناء انه لا باس بهذا کله (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر جنب غسل کرے اور اس کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے اور پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو ان سب صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الرجل الجنب ینتضح من الماء فی الاناء فقال لا باس ما جعل علیکم فی الدین من حرج (م)

فرمایا حضرت نے اگر جنب کے نہانے کا پانی برتن میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں خدا نے دین کے معاملہ میں کوئی تنگی نہیں کی

۷۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام اغتسل فی مغتسل یبال فیه ویغتسل من الجنابة فیقع فی الاناء ماء ه ومن الارض قال لا باس به (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں ایسی جگہ غسل کرتا ہوں جہاں پیشاب کرتے ہیں اور غسل جنابت کیا جاتا ہے پانی کے برتن میں وہ پانی جاتا ہے اور زمین سے چھینٹیں بھی اڑتی ہیں فرمایا کوئی حرج نہیں

باب ۱۰
آب حمام اور سورج سے گرم ہونیوالا پانی

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تغتسل من البئر التی یجتمع فیها غسالة الحمام فان فیها غسالة ولد الزنا وهو لا یطهر الی سبعة آباء وفیها غسالة الناصب وهو شرهما ان الله لم یخلق خلقا شرا من الکلب وان الناصب اهون علی الله من الکلب قلت اخبرنی عن ماء الحمام یغتسل فیه الجنب والصبی والیهودی والنصرانی والمجوسی فقال ماء الحمام کماء النهر یطهر بعضه بعضا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس کنوئیں کے پانی سے مت نہاؤ جس میں حمام کا استعمالی پانی جمع ہوتا ہو کیونکہ اس میں ولد الزنا کے نہانے کا پانی بھی جائے گا اور وہ سات پشتوں تک طاہر نہ ہوگا اور اس میں ناصبی کے نہانے کا پانی بھی جائے گا اور وہ ان دونوں میں بدتر ہے۔ خدا نے بدترین مخلوق کتے کو بنایا ہے لیکن ناصبی تو کتے سے بھی بدتر ہے میں نے کہا مجھے حمام کے متعلق بتائیے جس میں جنب یہودی نصرانی اور مجوسی سب نہاتے ہیں

فرمایا حمام کا پانی نہر کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کردیتا ہے

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام قال ماء الحمام لا بأس به اذا کانت له مادة (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حمام کے پانی کے استعمال میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں منبع ہو

۳ - قال سمعت رجلاً یقول لابی عبد الله علیه السلام انی ادخل الحمام فی السحر وفیه الجنب وغیر ذلك فاقوم فاغتسل فینتضح علیّ بعد ما افرغ من مائهم قال الیس هو جار قلت بلی قال لا بأس (موثق)

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں جب صبح کو حمام میں داخل ہوا تو اس وقت جنب وغیرہ وہاں تھے میں نے غسل کیا۔ جب فارغ ہوا تو ان لوگوں کے پانی کی چھینٹیں میرے اوپر پڑیں فرمایا کیا وہ آب جاری سے تھیں میں نے کہا ہاں فرمایا تو کچھ حرج نہیں

۴ - عن ابی الحسن الماضی علیه السلام قال سئل عن مجمع الماء فی الحمام من غسالة الناس یصیب الثوب قال لا بأس به (مرسل)

امام علیہ السلام سے حمام کے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کے نہانے سے حمام میں جمع ہو جاتا ہے کہ اگر کپڑا اس سے تر ہو جائے تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله الماء الذی تسخنه الشمس لا توضؤوا به ولا تغتسلوا ولا تعجنوا به فانه یورث البرص (ض)

رسول خدا نے فرمایا سورج کے گرم کردہ پانی سے نہ وضو کرو نہ غسل اور نہ آٹا گوندھو کیونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

باب ۱۱ مواضع مکروہہ جہاں پیشاب پاخانہ ہو

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من فقه الرجل ان یرتاد موضعاً لبوله (ض)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مرد کا دین یہ ہے کہ وہ اپنے پیشاب کی جگہ معین کرے

۲ - قال رجل لعلی بن الحسین علیهما السلام این یبول الغرباء قال یتقی شطوط الانهار والطرق النافذة وتحت اشجار المثمرة ومواضع اللعن فقیل له واین مواضع اللعن قال ابواب الدور (ض)

ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا کہ پردیسی پیشاب کہاں کرے فرمایا گریز کرے نہروں کے کناروں سے نافذ راستوں سے پھل والے درختوں کے نیچے سے اور لعن کے مقامات سے پوچھا یہ کون مقامات ہیں فرمایا گھروں کے دروازے

۳ - سئل ابوالحسن علیه السلام ما حد الغائط

کسی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا پاخانہ کے لئے کیا حکم ہے؟

ان لا تستقبل القبلة ولا تستدبرها ولا تستقبل الريح ولا تستدبرها (مرفوع)

فرمایا نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پشت اور نہ ہوا کا رخ آگے ہو نہ پیچھے۔

و روی ایضاً فی حدیث آخر لا تستقبل الشمس و لا القمر

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ سورج اور چاند کا بھی سامنا نہ ہو

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال نهی النبی صلی الله علیه و آله ان یطمح الرجل ببوله من السطح او من الشیء المرتفع فی الهواء (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولخدا نے منع کیا ہے ہوا کے رخ پر سطح پر یا بلند جگہ سے پیشاب کرنے کو

۵۔ قال خرج ابو حنیفة من عند ابی عبد الله علیه السلام و ابو الحسن موسی علیه السلام قائم وهو غلام فقال له ابو حنیفة یا غلام این یضع الغریب ببلدکم قال اجتنب افنیة المساجد و شطوط الانهار و مساقط الاثمار و فی النزال ولا تستقبل القبلة بغائط ولا بول وارفع ثوبک وضع حیث شئت (مرفوع)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مل کر جب ابو حنیفہ نکلے تو دروازہ پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو بہت کم سن تھے کھڑے تھے ابو حنیفہ نے کہا اے لڑکے تمہارے شہر میں مسافر رفع حاجت کہاں کرے فرمایا مسجدوں کے چبوتروں نہروں کے کناروں پھل والے درختوں کے نیچے اور گزرگاہ پر نہ کرے اور قبلہ رو ہو کر پیشاب پاخانہ نہ کرے اور اپنے لباس کو اٹھائے رکھے پھر جہاں موقع ہو رفع حاجت کرے

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله ثلثة ملعون من فعلهن المتغوط فی ظل النزال والمانع الماء المنتاب و ساد الطریق المسلوک (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزوں کا کرنے والا ملعون ہے سایہ دار منزل میں پاخانہ کرنے والا اس پانی سے روکنے والا جہاں برابر لوگ پینے کو آتے ہوں اور عام گزرگاہ کو بند کرنے والا۔

باب ۱۲ بیت الخلا کے احکام

۱۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول اذا دخلت المخرج فقل بسم الله اللهم انی اعوذ بک من الخبیث المخبث الرجس النجس الشیطان الرجیم فاذا خرجت فقل بسم الله الحمد لله الذی عافانی من الخبیث المخبث واماط عنی الاذی واذا توضأت فقل اشهد ان لا اله

فرمایا صادق آل محمد نے جب بیت الخلا میں داخل ہو تو کہو۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سخت نجاست سے جو شیطان رجیم ہے اور نکلتے وقت کہو حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے نجات دی مجھے اس خباثت سے اور میری اذیت کو دور کیا اور وضو کرتے وقت کہو۔

إلا الله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين والحمد لله رب العالمين (۴)

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک قرار دے اور حمد کا سزاوار ہے رب العالمین

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا سميت في الوضوء طهر جسدك كله واذا لم تسم لم يطهر من جسدك الا الذي مر عليه الماء (حديث صحيح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم وضو میں بسم اللہ کہہ لو تو تمہارا کل جسم طاہر ہو جائے گا اور اگر نہ پڑھو تو طاہر ہو گئے وہی اعضا جن پر پانی پڑے گا (علامہ مجلسی فرماتے ہیں وضو سے مراد استنجا ہے اور طہارت کا حکم ۔۔۔)

۳۔ قال سمعت الرضا عليه السلام يقول يستنجي ويغسل ما ظهر منه على الشرج ولا يدخل فيه الانملة (صحيح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ پاخانے کے بعد دبر کے ظاہری حصہ کو دھوئے اندر انگلی نہ ڈالے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل اذا اراد ان يستنجي بالماء يبدأ بالمقعد او بالاحليل فقال بالمقعد ثم بالاحليل (موثق)

راوی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ جب آدمی پاخانہ کی طہارت پانی سے کرے تو مقعد سے ابتدا کرے یا ذکر سے فرمایا مقعد کو پہلے دھوئے پھر ذکر کو

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال نهى رسول الله صلعم ان يستنجي الرجل بيمينه (مرسل)

حضرت رسولخدا نے منع فرمایا ہے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو

۶۔ قال قلت له ما تقول في الفص يتخذ من حجارة زمزم قال لا بأس به ولكن اذا اراد الاستنجاء نزعه (صحيح)

میں نے پوچھا کیا فرماتے ہیں آپ اگر انگوٹھی کا نگ زمزم کا پتھر کاٹ کر بنایا گیا ہو فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن استنجے کے وقت انگلی سے انگوٹھی اتار لے

۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام الاستنجاء باليمين من الجفاء وروي اذا كان باليسار علة (ضعيف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا گناہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کرنا بیماری کا ہے (روایت ضعیف ہے)

۸۔ عن ابي عبد الله عليه السلام اذا انقطعت درة البول فصب الماء (صحيح)

فرمایا صادق آل محمد نے جب پیشاب آنا بند ہو جائے تب پانی ڈالے

۹۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال قلت له للاستنجاء حد قال لا ينقى ما ثمه قلت فانه ينقى ما ثمه ويبقى الريح قال الريح لا ينظر اليها (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا استنجا کی حد کیا ہے؟ فرمایا جب تک نجاست صاف ہو میں نے کہا اگر صاف ہو جائے اور بو باقی رہے فرمایا بو کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

(۱۰) قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الرجل يبول فيصيب فخذه وركبته من بوله فيصلي لم يذكر انه لم يغسله قال يغسله ويعيد صلوته (ضعيف)

حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا ایک شخص نے پیشاب کیا ہو اور اس کی ران اور گھٹنے پر پیشاب کی ذرا سی چھینٹ پڑ گئی ہو اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے پھر اسے یاد آئے کہ دھویا نہیں

فرمایا وضو کرے نماز پھر پڑھے

۱۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال الرجل یرید ان یستنجی کیف یقعد قال کما یقعد للغائط وقال انما علیه ان یغسل ما ظهر منه ولیس علیه ان یغسل باطنه (ضعیف)

راوی نے پوچھا ایک شخص استنجا کرنا چاہتا ہے تو کیسے بیٹھے فرمایا جیسے پاخانہ کے لیے بیٹھتے ہیں اور فرمایا اس کو چاہیے کہ ظاہر بدن کو دھوئے باطن کو نہیں ۔

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام ان النبی صلی الله علیه وآله قال لبعض نسائه مری نساء المومنین ان یستنجین بالماء ویبالغن فانه مطهرة للحواشی ومذهبة للبواسیر (صحیح)

فرمایا صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنی ایک بی بی سے فرمایا کہ مومنین کی عورتوں سے کہدو کہ وہ پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح دھوئیں تاکہ اطراف کی طہارت ہو جائے کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرنے والی چیز ہے

۱۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی قول الله عز وجل ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین قال کان الناس یستنجون بالکرسف والاحجار ثم احدث الوضوء وهو خلق کریم فامر به رسول الله صلعم وانزل الله فی کتابه ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے کے بارہ میں کہ لوگ کپڑے یا پتھر سے استنجا کرتے تھے پھر وضو یعنی پانی سے طہارت کا حکم آیا جو ایک اچھی عادت ہے رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا اور پہلے عمل سے روکا پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۴ - عن زرارة قال توضأت یوماً ولم اغسل ذکری ثم صلیت فسألت ابا عبد الله علیه السلام قال اغسل ذکرک واعد صلوتک (حسن)

زرارہ نے کہا میں نے ایک روز وضو کیا اور پیشاب کے بعد طہارت کرنا بھول گیا۔ نماز بھی پڑھ لی میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا فرمایا طہارت کر کے نماز کا اعادہ کرو

۱۵ - عن علی بن یقطین عن ابی الحسن علیه السلام فی الرجل یبول فینسی غسل ذکره ثم یتوضأ وضوء الصلوة فقال یغسل ذکره ولا یعید الوضوء (صحیح)

علی بن یقطین نے پوچھا اگر کوئی پیشاب کرنے کے بعد طہارت بھول جائے اور نماز کے لئے وضو کر لے فرمایا عضو تناسل کی طہارت کرے اعادہ وضو کی ضرورت نہیں

۱۶ - قال ابو عبد الله علیه السلام اذا دخلت الغائط فقضیت الحاجة فلم تهرق الماء ثم توضأت ونسیت ان تستنجی فذکرت بعد ما صلیت فعلیک الاعادة وان کنت اهرقت الماء فنسیت ان تغسل ذکرک حتی صلیت فعلیک اعادة الوضوء والصلوة وغسل ذکرک لان البول مثل البراز (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم پاخانہ میں داخل ہو کر اور قضائے حاجت کی اور دھویا نہیں پھر وضو کیا اور استنجا کرنا بھول گیا۔ نماز کے بعد یاد آیا تو نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر دبر کو دھویا اور پیشاب کا مقام دھونا بھول گئے اور نماز پڑھی تو وضو اور نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور عضو تناسل کو دھونا ہوگا کیونکہ پیشاب مثل پاخانہ کے ہے

باب ۱۳ استبراء

۱) قال قال لابی جعفر علیہ السلام رجل بال ولم یکن لہ ماء فقال یعصر اصل ذکرہ الی طرفہ ثلث عصرات وینتر طرفہ فان خرج بعد ذلک شئ فلیس من البول ولکنہ من الحبائل (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی پیشاب کرے اور پانی نہ ہو تو بیخ ذکر سے کنارہ تک تین بار سونت کر جھٹکے اگر اس کے بعد کوئی شے نکلے تو وہ پیشاب نہیں بلکہ عروق پشت کی رطوبت ہوگی۔

۲- عن ابن ابی یعفور قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن رجل بال ثم توضأ وقام الی الصلوٰۃ فوجد بللاً قال لا یتوضأ انما ذلک من الحبائل

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے پہلے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑا ہوا تو کچھ تری نکلی فرمایا دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں کہ یہ تری عروق پشت سے ہے

۳- قال سأل الرضا علیہ السلام رجل وانا حاضر فقال ان بی جرحاً فی مقعدتی فاتوضأ واستنجی ثم اجد بعد ذلک الندا والصفرۃ من المقعدۃ افاعید الوضوء فقال قد انقیت قال نعم قال لا ولکن رشہ بالماء ولا تعد الوضوء (مجہول)

کسی نے میری موجودگی میں امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے پاخانہ کے مقام میں زخم ہے میں نے استنجا کیا وضو کیا اس کے بعد تری دیکھی اور مقعد سے زرد پانی بھی نکلا تو کیا وضو دوبارہ کروں فرمایا تم نے پانی ڈالا تھا کہا ہاں فرمایا خوب اچھی طرح دھو دے اعادۂ وضو کی ضرورت نہیں

۴- قال رجل ربما بلت ولم اقدر علی الماء ویشتد علیّ ذلک فقال اذا بلت فامسح ذکرک بریقک فان وجدت شیئاً فقل ھذا من ذاک (حسن یا موثق)

ایک شخص نے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں پیشاب کر لیتا ہوں اور طہارت کے لیے پانی نہیں ہوتا لیکن طہارت نہ کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے فرمایا (مجبوری کی حالت میں)، تم اپنے ذکر پر تھوک مل دو اگر بعد میں پانی لگ جائے تو کہو یہ اس کے بدلہ تھا۔

۵- قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یعتریہا البول ولا یقدر علی حبسہ قال فقال لی اذا لم یقدر علی حبسہ فاللہ اولی بالعذر یجعل خریطۃ

ایک شخص نے پوچھا ایک آدمی کو پیشاب جلد جلد آتا ہے اور روک نہیں سکتا فرمایا جب روکنے پر قدرت نہ ہو تو اللہ عذر کا قبول کرنے والا، اسے چاہیے کہ تھیلی باندھ لے

۶- کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام فی خصی یبول فیلقی من ذلک شدۃ ویری البلل بعد البلل قال یتوضأ ثم ینتضح فی النہار مرۃ واحدۃ (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خصی کے بارہ میں لکھا کہ اس کو شدت سے پیشاب آتا ہے اور قطرہ کے بعد قطرہ ٹپکتا رہتا ہے فرمایا وضو کرے اور دن میں صرف ایک بار طہارت کر لیا کرے

(۷) قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن البول یصیب الجسد قال صب علیہ الماء مرتین (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر پیشاب بدن پر ہو تو اس پر دو بار پانی ڈالے۔

۸ - قال: بال ابو عبد الله علیه السلام وانا قائم علی راسه ومعی اداوة او قال کوز فلما انقطع شخب البول قال بیده هکذا الیّ فناولته الماء فتوضأ مکانه (موثق)

راوی کہتا ہے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے پیشاب کیا میں حضرت کے لیے لوٹا لئے کھڑا تھا جب پیشاب کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے پانی دینے کا اشارہ کیا میں نے دیدیا۔ آپ نے پھر وہاں وضو کیا۔

باب ۱۴ - وضو اور غسل کے لئے پانی کی مقدار

۱ - عن ابی جعفر علیه السلام قال یاخذ احدکم الراحة من الدهن فیملأ بها جسده والماء اوسع من ذلک (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تم میں سے ایک شخص ہتھیلی بھر تیل لے کر اپنے پورے جسم پر مل لیتا ہے تو پانی تو اس سے زیادہ کی گنجائش رکھتا ہے

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام قال انما الوضوء حد من حدود الله لیعلم الله من یطیعه ومن یعصیه وان المؤمن لا ینجسه شیء انما یکفیه مثل الدهن (حسن کالصحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو ایک حد ہے حدود خدا سے تاکہ اللہ یہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی اور مومن کو کوئی شے نجس نہیں کرتی اس کو اتنا پانی کافی ہے جتنا تیل ملنے کو لے۔

۳ - قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول ان ابی کان یقول ان للوضوء حداً من تعداه لم یؤجر وکان ابی یقول انما یتلدد فقال له رجل ما حده قال تغسل وجهک ویدیک وتمسح رأسک ورجلیک (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے وضو کے پانی کے لئے ایک حد ہے جو اس سے زیادہ خرچ کرے گا اس کو اجر نہ ملے گا اور میرے والد زیادہ خرچ کرنے والے سے جھگڑا کرتے تھے کسی نے کہا پھر حد کیا ہے فرمایا اتنا پانی کہ اس سے منہ اور ہاتھ دھو لو اور سر اور پاؤں کا مسح کر لو۔

۴ - عن ابی جعفر علیه السلام قال الجنب ما جری علیه الماء من جسده کلّه قلیله وکثیره فقد اجزأه (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب کے لئے اتنا پانی کافی ہے جو اس کے پورے جسم پر جاری ہو جائے خواہ آب قلیل ہو یا کثیر

۵ - قال سألته عن وقت غسل الجنابة کم یجزی من الماء فقال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یغتسل بخمسة امداد بینه وبین صاحبته ویغتسلان جمیعاً من اناء واحد (صحیح)

میں نے سوال کیا کہ غسل جنابت کے لئے کتنا پانی کافی ہے فرمایا رسول اللہ پانچ مد پانی سے مع اپنی بی بی کے نہا لیتے اور ایک ہی برتن سے دونوں غسل کر لیتے تھے۔

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال یجزیک من

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وضو کے اور استنجا کے لئے

الغسل والاستنجاء ما بلّت يمينك (صحیح)

اتنا پانی کافی ہے جو تیرے داہنے ہاتھ کے چلو میں آجائے یعنی آب قلیل۔

۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی الوضوء قال اذا مس جلدك الماء فحسبك (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ وضو کے لئے اتنا پانی کافی ہے کہ تیری جلد کو مس کرلے

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت له الرجل یجنب فیرتمس فی الماء ارتماسۃ واحدۃ ویخرج ایجزیہ ذلک من غسلہ قال نعم (ضعیف)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک جنب آدمی پانی میں ایک دفعہ ہی اپنا جسم ڈبو کر نکل آتا ہے آیا یہ اس کے غسل کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان للہ ملکا یکتب سرف الوضوء کما یکتب عدوانہ (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کا ایک فرشتہ پانی کے اسراف کو اسی طرح لکھتا ہے جیسے اسکی اور زیادتیوں کو

باب ۱۵ مسواک

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رکعتان بالسواک افضل من سبعین رکعۃ بغیر سواک قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ (مجہول)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسواک کرکے دو رکعت نماز ادا کرنا بہتر ہے بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے اور فرمایا حضرت رسولخدا نے اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے بعد مسواک کا حکم دیتا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سنن المرسلین السواک (صحیح)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسواک کرنا رسولوں کی سنت ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ما زال جبرئیل یوصینی بالسواک حتی خفت ان احفی او ادرد (صحیح)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول نے فرمایا جبرئیل نے اتنی زیادہ بار مجھ سے مسواک کو کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک کرتے کرتے میرے دانت نہ گر جائیں

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی السواک قال لا تدعہ فی کل ثلث ولو ان تمرّہ مرّۃ (مرسل)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ مسواک کرنا تینوں وقتوں میں ترک نہ کرو اگرچہ ایک ہی بار دانتوں پر پھیرو۔

قال علیہ السلام ادنی السواک ان تدلک باصبعک

فرمایا کم سے کم مسواک یہ ہے کہ اپنی انگلی ہی سے دانت رگڑ لے

۵۔ سئل: سئلت اباعبداللہؑ عن السواک بعد الوضوء قال الاستیاک قبل ان توضأ ان نسی حتی یتوضأ قال لیستاک ثم یتمضمض ثلث مرات وروی ان السنۃ فی السواک فی وقت السحر (مرسل)

فرمایا کہ سواک قبل وضو کرے اور اگر بھول جائے تو وضو کے بعد سواک کر کے تین بار کلی کرے اور ایک روایت ہے کہ صبح کے وقت سواک کرنا سنت ہے

۶۔ قال ابو عبداللہ اذا قمت باللیل فاستک فان الملک یاتیک فیضع فاہ علی فیک ولیس من حرف تتلوہ وتنطق بہ الا صعد الی السماء فلیکن فوک طیب الریح (مرسل)

جب صبح کو اٹھو تو سواک کر لو ایک فرشتہ تمہارے پاس آئے گا اور اپنا منہ تمہارے منہ سے ملائے گا اور جو بات بھی تم بولو گے آسمان کی طرف جائے گی تو چاہیے کہ تمہارے منہ کی ہوا خوشبو دار ہو۔

باب ۱۶ کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

۱۔ عن ابی عبداللہؑ قال سالتہ عن المضمضۃ والاستنشاق امن الوضوء قال لا

میں نے پوچھا کیا کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا وضو میں داخل ہے فرمایا نہیں

(۲) عن ابی عبداللہ علیہ السلام سالتہ عن المضمضۃ والاستنشاق قال لیس هما من الوضوء هما من الجوف (مجہول)

میں نے کلی اور ناک میں پانی دینے کے متعلق پوچھا فرمایا وہ وضو میں داخل نہیں بلکہ مقدمات وضو سے ہے

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لیس علیک مضمضۃ ولا استنشاق لانهما من الجوف

فرمایا کلی اور ناک میں پانی دینا واجب نہیں وہ مقدمات وضو سے ہے

باب ۱۷ صفت وضو

۱۔ عن زرارۃ قال حکی لنا ابو جعفر علیہ السلام وضوء رسول اللہ صلعم فدعا بقدح فاخذ کفا من ماء فاسدلہ علی وجهہ من اعلی الوجہ ثم مسح وجهہ من الجانبین جمیعاً ثم اعاد یدہ الیسری فی الاناء فاسدلہ علی الیمنی ثم مسح جوانبها ثم اعاد الیمنی فی الاناء فصبها علی الیسری ثم صنع بها کما صنع بالیمنی ثم مسح بما بقی فی یدہ راسہ ورجلیہ ولم یعدهما فی الاناء (صحیح)

راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمیں رسول اللہ کا وضو بتایا آپ نے ایک قدح میں پانی منگایا اور اس سے ایک چلو لے کر چہرہ کے اوپر ڈالا اور دونوں طرف ہاتھ پھیرا پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنے ہاتھ پر ڈالا اور سب طرف سے اسے ملا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور جس طرح داہنے ہاتھ کو دھویا اسی طرح بائیں کو دھویا پھر بقیہ تری سے سر اور پاؤں کا مسح کیا اور نئے پانی سے مسح نہ کی

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الا احکی لکم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فاخذ بکفہ الیمنی کفا من ماء فغسل بہ وجهہ ثم اخذ بیدہ الیسری کفا فغسل بہ یدہ الیمنی ثم اخذ بیدہ الیمنی کفا من ماء فغسل بہ یدہ الیسری ثم مسح بفضل یدیہ راسہ ورجلیہ (حسن)

راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ کا وضو بتایا۔ داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے منہ پر ڈالا پھر بائیں ہاتھ میں لے کر داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے میں لے کر بایاں ہاتھ پھر وضو کی بقیہ تری سے جو دونوں ہاتھوں پر تھی آپ نے اپنے سر اور پیر کا مسح کیا

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یاخذ احدکم الراحۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تم اپنی ہتیلی پر

من الدهن قليلاً بها جسدك والماء اوسع ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله قلت بلى فأدخل يده في الإناء ولم يغسل يده فأخذ كفاً من ماء فصبه على وجهه ثم مسح على جانبيه حتى مسح كله ثم أخذ كفاً آخر بيمينه فصبه على يساره ثم غسل به ذراعه الأيمن ثم أخذ كفاً آخر فغسل به ذراعه الأيسر ثم مسح رأسه ورجليه بما بقي في يديه

تیل لے کر کل جسم پر مل لیتے ہو تو پانی تو اس سے زیادہ وسعت رکھتا ہے یعنی احتیاط سے خرچ کرنے کی قابل ہے آؤ میں تمہیں رسول اللہ کا وضو بتاؤں پس آپ نے ایک چلو پانی لے کر چہرہ پر ڈالا اور دونو جانب سے دھویا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور اس سے داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لیکر بایاں ہاتھ دھویا پھر جو تری ہاتھ پر باقی تھی اس سے سر او پیر کا مسح کیا۔

۴۔ عن زرارة قال قال ابو جعفر علیہ السلام ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فقلنا بلى فدعا بقعب فيه شيء من ماء ثم وضعه بين يديه ثم حسر عن ذراعيه ثم غمس فيه كفه اليمنى ثم قال هكذا إذا كانت الكف طاهرة ثم غرف فملأها ماء فوضعها على جبينه ثم قال بسم الله وسدله على أطراف لحيته ثم أمر يده على وجهه وظاهر جبينه مرة واحدة ثم غمس يده اليسرى فغرف بها ملأها ثم وضعه على مرفقه اليمنى وأمر كفه على ساعده حتى جرى الماء على أصابعه ثم غمس يده اليمنى وغرف بها ملأها ثم وضعه على مرفقه اليسرى وأمر كفه على ساعده حتى جرى الماء على أصابعه ومسح مقدم رأسه وظهر قدميه ببلة يساره وبقية بلة يمناه قال وقال ابو جعفر علیہ السلام إن الله وتر ويحب الوتر فقد يجزئك من الوضوء ثلاث غرفات واحدة للوجه واثنتان للذراعين وتمسح ببلة يمناك ناصيتك وما بقي من بلة يمينك ظهر قدمك اليمنى وتمسح ببلة يسارك

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ کیسے وضو کرتے تھے۔ ہم نے کہا ضرور۔ حضرت نے پانی کا ایک ظرف منگایا اسے اپنے سامنے رکھا پھر ہاتھوں پر سے کپڑا اٹھایا پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا اگر ہاتھ طاہر ہو تو ایسا کرے پھر چلو میں پانی لیا اور اس کو اپنی پیشانی پر ڈالا اور بسم اللہ کہا پھر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی داڑھی تک لائے اور اپنے چہرہ کو اور پیشانی کو ایک بار دھویا پھر بائیں ہاتھ میں پانی لیکر داہنی کہنی پر ڈالا اور ہاتھ پھیرتے ہوئے کلائی تک لائے تا اینکہ آپ کی انگلیوں پر پانی جاری ہو گیا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح انگلیوں تک بائیں ہاتھ کو کہنیوں تک دھویا پھر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا پھر پیر کا مسح کیا ہاتھ کی تری سے داہنے کا داہنے ہاتھ سے اور بائیں کا بائیں ہاتھ سے۔ پھر حضرت نے فرمایا خدا ایک ہے اور ایک کو دوست رکھتا ہے لہٰذا وضو میں تمہیں تین چلو پانی کافی ہے ایک منہ دھونے کو اور دو دونو بازو دھونے کو ہاتھ کی تری سے سر اور پاؤں کا مسح کرو داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا اور بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا

قال زرارة قال ابو جعفر علیہ السلام سأل رجل أمير المؤمنين علیہ السلام عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فحكى له مثل ذلك (حسن کالصحیح)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے رسول اللہ کے وضو کے متعلق سوال کیا حضرت نے اسی طرح کرکے دکھایا

۵۔ عن زرارة وبكير سألا ابا جعفر علیہ السلام

زرارہ اور بکیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا

عن وضوء رسول الله صلی الله علیه وآله فدعا
بطست او تور فیه ماء فغمس یده الیمنیٰ فغرف بها
غرفة فصبّها علیٰ وجهه فغسل بها وجهه ثم غمس
کفّه الیسریٰ فغرف بها غرفة فافرغ علیٰ ذراعه الیمنیٰ
فغسل بها ذراعه من المرفق الی الکف لا یردّها الی
المرفق ثم غمس یده الیمنیٰ فافرغ علیٰ ذراعه الیسریٰ
من المرفق وصنع ما صنع بالیمنیٰ ثم مسح راسه وقدمیه
ببلل کفه لم یحدث لهما ماءً جدیداً ثم قال و
لا یدخل اصابعه تحت الشراك قال ثم قال ان الله
عزوجل یقول یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰة
فاغسلوا وجوهکم وایدیکم فلیس له ان یدع شیئاً
من وجهه الا غسله لان الله یقول فاغسلوا وجوهکم
وایدیکم الی المرافق وامر بغسل الیدین الی المرافق
فلیس له ان یدع شیئاً من یدیه الی المرفقین الا
غسله لان الله یقول اغسلوا وجوهکم وایدیکم
الی المرافق ثم قال وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی
الکعبین فاذا مسح بشیء من راسه او بشیء من قدمیه
ما بین الکعبین الی اطراف الاصابع فقد اجزاه
قال فقلنا این الکعبان قال ههنا یعنی المفصل دون
اعظم الساق والکعب اسفل من ذلک فقلنا اصلحک
الله فالغرفة الواحدة تجزی للوجه وغرفة للذراع
قال نعم اذا بالغت فیها والثنتان تاتیان علیٰ ذلک
کله (حسن)

رسول اللہ کے وضو کے متعلق حضرت نے پانی کا ایک طشت منگایا اور
اس میں اپنا داہنا ہاتھ ڈالا اور ایک چلو پانی لے کر چہرہ پر ڈالا
اور دھویا پھر بائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر داہنے ہاتھ کو کہنی
سے لے کر ہاتھ کے آخر تک دھویا اور کہنی تک الٹا نہ دھویا پھر
داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح کہنی سے انگلیوں تک بائیں
ہاتھ کو دھویا پھر ہاتھ کی بقیہ تری سے سر اور پیر کا مسح کیا اور
مسح کے لئے نیا پانی نہ لیا۔ پھر فرمایا جوتے کے تسمہ کے نیچے ہاتھ داخل
کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا خدا فرماتا ہے اے ایمان
والو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو
دھوؤ اور چہرہ کا کوئی حصہ بے دھوئے نہ رہے کیونکہ خدا
فرماتا ہے اپنے چہروں کو دھوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں سے اور حکم
دیا ہاتھیں دھونے کا کہنیوں سے ہاتھ تک کوئی شے دھونے سے
رہ نہ جائے کیونکہ خدا فرماتا ہے دھوؤ اپنے چہرہ اور ہاتھوں
کو کہنیوں سے پھر فرماتا ہے مسح کرو اپنے سروں اور پیروں کا
ٹخنوں تک

پس جو مسح کرے سر کے کچھ حصہ کا یا قدموں کا ٹخنوں تک انگلیوں کے
سرے سے تو یہ کافی ہے

ہم نے کہا ٹخنہ کیا ہے فرمایا یہ ہے جوڑ ساق کی ہڈی سے ملا ہوا
ساق کی ہڈی اوپر ہے اور ٹخنہ نیچے ہے

ہم نے کہا اللہ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ کیا ایک ایک
چلو پانی چہرہ اور ہاتھ دھونے کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں اگر
زیادتی کرو تو دو

۶ - سالت اباعبدالله علیه السلام عن الوضوء للصلوٰة
قال مرة مرة (ضعیف)

میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے نماز کے لئے وضو کے متعلق
پوچھا فرمایا ایک ایک بار (دھونا کافی ہے)

۷ - عن ابی جعفر علیه السلام قال الوضوء واحدة
واحدة ووصف الکعب فی ظهر القدم (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو ایک بار ہے اور ٹخنہ
کو قدم کی پشت پر بتایا۔

۸ - قال کنت قاعدًا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فدعا بماء فملأ بہ کفہ فعم بہ وجہہ ثم ملأ کفہ فعم بہ یدہ الیمنی ثم ملأ کفہ فعم بہ یدہ الیسری ثم مسح علی راسہ ورجلیہ وقال ھذا وضوء من لم یحدث حدثا یعنی بہ التعدی فی الوضوء (صحیح)

راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا حضرت نے پانی منگایا اور ایک چلو پانی لےکر چہرہ کو دھویا پھر ایک چلو لےکر داہنے ہاتھ کو پھر ایک چلو سے بائیں ہاتھ کو دھویا پھر سر اور پیر کا مسح کیا اور فرمایا یہ ہے وضو اس کا جو وضو میں زیادتی نہ کرے۔

۹ - سألت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الوضوء فقال ما کان وضوء علی علیہ السلام الا مرۃ مرۃ ھذا دلیل ان الوضوء انما ھو مرۃ مرۃ لانہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان اذا ورد علیہ امران کلاھما للہ طاعۃ اخذ باحوطھما واشدھما علی بدنہ وان الذی جاء عنھم علیھم السلام انہ قال الوضوء مرتان انہ ھو لم یقنعہ مرۃ واستزادہ فقال مرتان ومن زاد علی مرتین لم یوجر وانتھی غایۃ الحد فی الوضوء الذی من تجاوزہ اثم ولم یکن لہ وضوء وکان کمن تعدی علی الظھر خمس رکعات ولو لم یطلق علیہ السلام فی المرتین لکان سبیلھما سبیل الثالث (موثق)

میں نے صادق آل محمد سے وضو کے متعلق سوال کیا فرمایا علی علیہ السلام ایک ایک بار ہی دھوتے تھے یہ دلیل ہے کہ وضو میں ایک ایک بار ہی دھونا چاہیے۔

جب حضرت رسولخدا کو دو امر طاعت خدا کے متعلق پیش آتے تھے تو دونوں میں جو احوط اور بدن کو زیادہ سخت معلوم ہوتا وہ اختیار کرتے تھے یہی طریقہ ائمہ کا رہا۔

حضرت نے فرمایا وہ دوبار دھوئے جو ایک بار پر قناعت نہ کرے اور جو دو سے زیادہ بار دھوئے تو اس کا کوئی اجر نہ ہوگا دوبارہ وضو کی آخری حد ہے اس سے تجاوز کرنا گناہ ہے اس کا وضو ہی نہ ہوگا اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے اگر حضرت دوبار آخری حد نہ بتاتے تو تین بار کی اجازت ہو سکتی تھی۔

۱۰ - روی فی رجل کان معہ من الماء مقدار کف وحضرت الصلوۃ قال فقال یقسمہ اثلاثا ثلث للوجہ وثلث للید الیمنی وثلث للید الیسری ویمسح بالبلل راسہ ورجلیہ (موثق)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک چلو پانی ہو تو اس کو تین حصوں میں تقسیم کرے ایک منہ کے لئے ایک داہنے ہاتھ کے لئے دوسرا بائیں ہاتھ کے لئے اور بقیہ تری سے سر اور پیر کا مسح۔

باب ۱۸ چہرہ اور ہاتھ دھونے کی حد و ترکیب

۱ - عن زرارۃ قلت لہ اخبرنی عن حد الوجہ الذی ینبغی ان یوضأ الذی قال اللہ عز وجل فقال الوجہ الذی

میں نے حضرت سے پوچھا کہ چہرہ کو کس حد تک اس وضو میں دھوئے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ فرمایا جس

الذی قال اللہ عزوجل فقال الوجہ الذی امر اللہ بغسلہ الذی لاینبغی لاحد ان یزید علیہ ولاینقص منہ ان زاد علیہ لم یوجر وان نقص منہ اثم مادارت السبابۃ والوسطی والابہام من قصاص شعر الراس الی الذقن وما جرت علیہ الاصبعان من الوجہ مستدیرا فھو من الوجہ وما سوی ذلک فلیس من الوجہ قلت الصدغ لیس من الوجہ قال لا (صحیح)

حد کا اللہ نے حکم دیا ہے اس سے زیادہ یا کم کرنا جائز نہیں اگر زیادہ کرے گا تو کوئی اجر نہ ملے گا اور کم کرے گا تو گنہگار ہوگا حد یہ ہے کہ جتنے حصہ کو انگشت شہادت درمیانی انگلی اور انگوٹھا گھیر لے۔ اور بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک دھوئے بس یہی چہرہ ہے اور جو اس کے ماسوا ہے وہ چہرہ میں داخل نہیں میں نے کہا کیا کنپٹی چہرہ میں شامل نہیں فرمایا نہیں

۱- قال سألتہ عن الوضوء ایبطن لحیتہ قال لا (صحیح)

میں نے پوچھا کیا وضو میں داڑھی کا اندرونی حصہ بھی دھوئے فرمایا نہیں۔

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا تضربوا وجوھکم بالماء اذا توضأتم ولکن شنوا الماء شنا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانی کو چہرہ پر مارو مت بلکہ اس پر چھڑکو۔

۳- کتبت الی الرضا علیہ السلام عن حد الوجہ فکتب من اول الشعر الی اخر الوجہ وکذلک الجبینین (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ چہرہ کی حد کیا ہے آپ نے جواب میں لکھا بال اگنے کی جگہ سے چہرہ کے آخر تک یہی دو حدیں ہیں

۴- قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق فقلت ھکذا ومسحت من ظھر کفی الی المرفق فقال لیس ھکذا تنزیلھا انما ھی فاغسلوا وجوھکم وایدیکم من المرافق ثم امر یدہ من مرفقہ الی اصابعہ (ضعیف)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاغسلو کے متعلق پوچھا اور میں نے اس طرح کر کے دکھایا کہ ہاتھ کی پشت سے کہنی تک پانی سے دھویا فرمایا یہ موافق تنزیل نہیں آیت یوں ہے فاغسلوا وجوھکم وایدیکم من المرافق پھر اپنا ہاتھ کہنی سے انگلیوں تک پھیرا۔

۵- عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال فرض اللہ علی النساء فی الوضوء للصلوۃ ان یبتدئن بباطن اذرعھن وفی الرجل بظاھر الذراع (ضعیف)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے نماز کے وضو میں عورتوں پر فرض کیا ہے کہ بانہوں کو دھوئیں شکم دست کی طرف پانی ڈال کر اور مرد کے لئے ہے پشت دست پر پانی ڈال کر دھونا

- عن ابی جعفر ع قال سألتہ عن الاقطع الید والرجل قال یغسلھما (مجہول)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے ہوں وہ کیا کرے فرمایا جو باقی ہوں انہی کو دھولے

- قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الاقطع قال یغسل ما قطع منہ (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے بریدہ عضو کے متعلق پوچھا فرمایا جو حصہ باقی ہے اسی کو دھوئے۔

۸ ـ عن موسیٰ علیہ السّلام قال سالتہٗ عن رجلٍ قطعت یدہٗ من المرفق کیف یتوضأ قال یغسل مابقی من عضدہٖ (صحیح)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا ہو وہ وضو کیسے کرے فرمایا جو حصہ باقی ہو اسی کو دھوئے

۹ ـ عن زرارہ قال سئلت اباجعفر علیہ السلام ان اناسًا یقولون ان بطن الاذنین من الوجہ وظھرھما من الراس قال لیس علیھما غسل ولامسح (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ کانوں کا اندرونی حصہ داخل وجہ (چہرہ) ہے اور ان کی پشت شامل سر ہے فرمایا ان دونو کے لئے نہ دھونا ہے نہ مسح ـ

باب ۱۹ مسح سر و قدم

۱ ـ عن ابی جعفر علیہ السّلام قال یجزی من المسح علی الرأس فی موضع ثلث اصابع وکذلک الرجل (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سر کے مسح کے لئے کافی ہے تین انگلیوں سے مسح کرنا اور اسی طرح پیر دھلنے کے لئے ـ

۲ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام قال الاذنان لیسا من الوجہ ولا من الرأس قال وذکر المسح قال المسح علی مقدم راسک وامسح علی القدمین وابدأ بالشق الایمن (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کان چہرہ میں داخل نہیں اور نہ سر میں داخل ہیں اور فرمایا مسح مقدم سر میں کرنا چاہیے اور پیروں کا مسح کرو اور پہلے داہنے پیر کا کرو

۳ ـ قلت لابی عبد اللہ علیہ السّلام رجل توضأ وھو معتم فثقل علیہ نزع العمامۃ لمکان البرد فقال لیدخل اصبعہٗ (مجہول)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے وضو کیا سردی کی وجہ سے وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اور اس کا اتارنا سردی سے اتارنا شاق تھا فرمایا عمامہ کے نیچے انگلیاں ڈال کر مسح کرے ـ

۴ ـ قلت لابی جعفر علیہ السلام الا تخبرنی من این علمت وقلت ان المسح ببعض الرأس وبعض الرجلین فضحک ثم قال یا زرارۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونزل بہ الکتاب من اللہ ان اللہ عزوجل یقول فاغسلوا وجوھکم فعرفنا ان الوجہ کلہ ینبغی ان یغسل ثم قال وایدیکم الی المرافق ثم فصل بین الکلامین فقال وامسحوا بروسکم فعرفنا حین قال بروسکم

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سر اور پیروں کا مسح کچھ حصہ پر ہو یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا اے زرارہ رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اللہ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس سے بھی یہی معلوم ہوا خدا فرماتا ہے اپنے چہروں کو دھوؤ پس معلوم ہوا پورا چہرہ مراد ہے پھر فرمایا ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ پھر ان دونو کلاموں کے درمیان سے جدا کیا اس کلام کو کہ مسح کرو اپنے سروں کا لہذا ہم نے جانا کہ مسح

ان المسح ببعض الرأس لمکان الباء ثم وصل الرجلین
بالرأس کما وصل الیدین بالوجه فقال وارجلکم الی
الکعبین فعرفنا حین وصلها بالرأس ان المسح علی بعضها
ثم فسر ذلک رسول الله صلی الله علیه وآله للناس فضیعوه
ثم قال فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا
بوجوهکم وایدیکم منه فلما وضع الوضوء ان لم تجدوا
ماءً اثبت بعض الغسل مسحاً لانه قال بوجوهکم ثم وصل
بها وایدیکم ثم قال منه ای من ذلک التیمم لانه علم
ان ذلک اجمع لم یجر علی الوجه لانه یعلق من ذلک
الصعید ببعض الکف ولا یعلق ببعضها ثم قال ما یرید
الله لیجعل علیکم من حرج والحرج الضیق - (صحیح)

بعض سر کا ہے ب کے ہونے کی وجہ سے پھر ملایا پیروں کے مسح کو سر
کے ساتھ جیسا کہ ملایا ہے ہاتھوں کو چہرہ کے ساتھ اور فرمایا وارجلکم
الی الکعبین پس ہم نے جانا کہ جب ملایا پیروں کو سر کے ساتھ تو بعض
ہی کا مسح ہوگا پھر لوگوں سے رسول اللہ نے واضح طور پر بیان کیا
مگر انھوں نے اس کو ضائع کر دیا پھر فرمایا تم پانی نہ پاؤ تو پاک
مٹی پر تیمم کر لو اور ترکیب یہ بتائی کہ مسح کرو اپنے چہرہ اور ہاتھوں
کا اس مٹی سے - جب تیمم بجائے وضو ہے تو جن اعضا کے دھونے
کا وضو میں حکم ہے انہی کے لئے تیمم میں مٹی سے مسح کرنے کا حکم ہے
یعنی چہرہ اور ہاتھوں کا اور وضو میں جہاں مسح ہے وہاں تیمم نہیں
چونکہ تیمم میں مٹی سے مسح پورے چہرہ یا ہاتھوں پر نہیں لہذا معلوم
ہوا کہ وضو میں مسح پورے سر یا پیروں کا نہیں پھر فرمایا اللہ تم
پر تنگی کرنا نہیں چاہتا یعنی اس نے آسانی کر دی ہے

(۵) عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال سالته
عن المسح علی القدمین کیف هو فوضع کفه علی الاصابع
ثم مسحها علی الکعبین الی ظاهر القدمین فقلت جعلت
فداک لو ان رجلاً قال باصبعین من اصابعه هکذا
قال لا الا بکفه (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پیروں کے مسح کے متعلق پوچھا
حضرت نے اپنا ہاتھ پیروں کی انگلیوں پر رکھا پھر اس سے مسح کیا
ٹخنوں تک پیر کے اوپر میں نے کہا اگر کوئی دو انگلیوں سے کرے
فرمایا صحیح نہیں ہاتھ سے کرنا چاہیے -

۶- عن یونس قال اخبرنی من رأی ابا الحسن علیه
السلام بمنی یمسح ظهر قدمیه من اعلی القدم الی
الکعب ومن الکعب الی اعلی القدم ویقول الامر
فی المسح الرجلین موسع من شاء مسح مقبلاً ومن
شاء مسح مدبراً فانه من الامر الموسع ان شاء
الله تعالیٰ (صحیح)

یونس نے کہا خبر دی مجھے اس شخص نے جس نے دیکھا تھا امام رضا علیہ
السلام کو منیٰ میں اس طرح وضو کرتے ہوئے کہ قدموں کے اوپر کے
حصہ سے ٹخنہ تک اور ٹخنہ سے قدم کے اوپر کے حصہ تک اور
فرمایا پیروں کے مسح میں اختیار ہے جو چاہے اعلیٰ حصہ قدم سے
ٹخنوں تک مسح کرے یا ٹخنہ سے اعلیٰ قدم تک

۷- عن زرارة قال لی ابو عبدالله علیه السلام لو انک
توضات فجعلت مسح الرجلین غسلاً ثم اضمرت ان
ذلک هو المفترض لم یکن ذلک بوضوء ثم قال ابدء
بالمسح علی الرجلین وان بدا لک غسل فغسلت فامسح

زرارہ نے کہا مجھ سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے
مسح کی بجائے پیروں کو دھولیا اور خیال کیا کہ فرض یہی ہے تو
تمہارا وضو نہیں ہوا مسح دو تو پیروں کا پہلے کرو اگر تم کو دھونے
کی ضرورت ہے تو دھولو اس کے بعد مسح کرو

بعدہٗ لیکون اُخر ذلک المفروض (مرسل)

تاکہ وہ فرض آخر قرار پائے۔

۸ - قال ابوعبد اللہ علیہ السلام یاتی علی الرّجل ستّون وسبعون سَنَۃ مَا قبل اللہ منہ صلوٰۃ قلت وکیف ذاکَ قال لانّہ یغسل مَا امر اللہ تعالیٰ بمسحہ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پاس ساٹھ یا ستر برس کی عمر کا ایک ایسا شخص آیا جس کی نماز مقبول نہ تھی میں نے پوچھا یہ کیسے فرمایا اس لئے کہ خدا نے جس کے مسح کرنے کا حکم دیا ہے وہ اسے دھو دیتا تھا۔

۹ - سَئلتُ ابا الحسن موسیٰ علیہ السّلام قلت جعلتُ فداکَ یکون خف الرجل مخرقاً فیدخل یدہٗ فیمسح ظھر قدمیہ ایجزیہ ذلک قال نعم (مجہول)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اگر کسی کا موزہ پھٹا ہو تو وہ اس کے اندر ہاتھ ڈال کر پیر کا مسح کرلے پیر کے اوپر کی طرف کیا یہ کافی ہوگا فرمایا ہاں

۱۰ - عن ابی جعفرؑ قال توضأ علیؑ علیہ السّلام فغسل وجھہٗ وذراعیہ ثم مسح علی راسہٖ وعلی نعلیہ ولم یدخل یدہ تحت الشراک (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام نے اس طرح وضو کیا کہ منہ دھویا ہاتھ دھوئے۔ سر کا مسح کیا اور جوتے پر بغیر تسمہ کے نیچے ہاتھ ڈالے ہوئے پیروں کا مسح کیا۔

(وہ نعلین عربی مراد ہے جس کے اوپر کے حصہ میں صرف ایک تسمہ ہوتا ہے)

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام فی الذی یخضب راسہٗ بالحنّا ثم یبدو لہٗ فی الوضوء قال لا یجوز حتیٰ یصیب بشرۃ راسہٖ بالماء (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا اگر کوئی سر میں مہندی کا خضاب لگائے ہوا اور وضو کرے فرمایا جائز نہ ہوگا جب تک پانی جلد سر تک نہ پہنچے۔

باب ۲۰ موزوں پر مسح

(۱) سالتُ ابا عبد اللہ علیہ السّلام عن المرئیض ھل لہٗ رخصۃ فی المسح علی الخفّ قال لا (موثق)

میں نے پوچھا مریض کے لئے موزہ پر مسح کرنے کی اجازت ہے فرمایا نہیں۔

۲ - عن زرارہ قال قلت لہٗ فی مسح الخفین تقیّۃ قال ثلثۃ لا اتقی فیھن احداً شرب المسکر ومسح الخفین ومتعۃ الحج قال زرارہ ولم یقل الواجب علیکم الّا تتقوا فیھن احداً (حسن)

میں نے از روئے تقیہ موزوں پر مسح کے متعلق سوال کیا فرمایا تین چیزوں میں تقیہ نہیں اول منشیات کا پینا دوسرے موزوں پر مسح کرنا تیسرے حج تمتع زرارہ نے کہا حضرت نے یہ نہ کہا تم پر واجب ہے کہ ان میں سے کسی میں تقیہ نہ کرو

باب ۲۱ پٹی اور زخم

۱۔ قال سألت ابا الحسن الرضا علیه السلام عن الکسیر علیه الجبایر او یکون به الجراحة کیف یصنع بالوضوء و عند غسل الجنابة وغسل الجمعة قال یغسل ما وصل الیه الغسل مما ظهر مما لیس علیه الجبایر ویدع ما سوی ذلک مما لا یستطیع غسله ولا ینزع الجبایر ویعبث جراحته (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور اس پر پٹی بندھی ہو یا عضو پر کوئی زخم ہو تو وضو کیسے کرے یا غسل جنابت اور غسل جمعہ کیسے کرے فرمایا جس حد تک عضو کے دھولے باقی کو چھوڑ دے جس کا دھونا ممکن نہ ہو پٹی وغیرہ کو ہٹائے نہیں اور زخم کو کھولے نہیں

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الجرح کیف یصنع به صاحبه قال یغسل ما حوله (حسن)

حضرت نے فرمایا زخم والا وضو میں زخم کے ارد گرد کا حصہ دھولے۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل عن الرجل یکون به القرحة فی ذراعه او نحو ذلک من موضع الوضوء فیعصبها بالخرقة ویتوضأ و یمسح علیها اذا توضأ فقال ان کان یؤذیه الماء فلیمسح علی الخرقة وان کان لا یؤذیه الماء فلینزع الخرقة ثم لیغسلها وقال وسألته عن الجرح کیف یصنع به فی غسله قال اغسل ما حوله (حسن)

حضرت صادق آل محمد سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کے ہاتھ میں پھوڑا وغیرہ ہو مقام وضو پر اور اس پر پٹی بندھی ہو اور وہ وضو میں اس پٹی پر ہاتھ پھیر لے تو وضو صحیح ہوگا فرمایا اگر پانی نقصان دیتا ہو تو پٹی نہ کھولے اور اسی پر ہاتھ پھیر لے ورنہ کھول کر دھوئے۔ میں نے زخم کے متعلق پوچھا کہ اس کے کیا کرے فرمایا اس کے ارد گرد کو دھولے

۴۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام عثرت فانقطع ظفری فجعلت علی اصبعی مرارة فکیف اصنع بالوضوء قال یعرف هذا واشباهه من کتاب الله عز وجل ما علیکم فی الدین من حرج امسح علیه (حسن)

میں نے صادق آل محمد سے عرض کیا کہ میں نے ٹھوکر کھائی اور میرا ناخن اکھڑ گیا میں نے اپنی انگلی پر دوا باندھ لی اب میں وضو کیسے کروں فرمایا یہ اور اس قسم کی چیزیں کتاب خدا میں پائی جاتی ہیں وہ فرماتا ہے دین کے معاملہ میں تم پر تنگی نہیں لہٰذا اسی پر مسح کر لو۔

باب ۲۲ وضو میں شک

۱ - قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا اسْتَيْقَنْتَ أَنَّكَ أَحْدَثْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِيَّاكَ أَنْ تُحْدِثَ وُضُوءاً أَبَداً حَتّٰى تَسْتَيْقِنَ أَنَّكَ أَحْدَثْتَ (موثق)

امام نے فرمایا جب تم کو اس کا یقین ہو کہ حدث صادر ہوا ہے تو وضو کرو اور جب تک صدور حدث کا یقین نہ ہو جائے وضو نہ کرو

۲ - عنہ عن ابیہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا كنت قاعداً على وضوء ولم تدرِ اغسلت ذراعك امر لا فاعد عليها وعلى جميع ما شككت فيه انك لم تغسله او تمسحه مما سمى الله ما دمت في حال الوضوء فاذا قمت من الوضوء وفرغت فقد صرت الى حالة اخرى في صلوٰة او غير صلوٰة فشككت في بعض ما سمى الله مما اوجب الله عليك فيه وضوءً فلا شئ عليك وان شككت في مسح راسك واصبت في لحيتك بللاً فامسح بها عليه وعلى ظهر قدميك وان لم تصب بللاً فلا تنقض الوضوء بالشك وامض في صلوٰتك وان تيقنت انك لم تتم وضوءك فاعد على ما تركت يقيناً حتى تاتي على الوضوء

زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے وضو کیا اور یہ یاد نہ رہا کہ باتھ دھوئے ہے یا نہیں تو وضو دوبارہ کرو اور اس چیز کا اعادہ کرو جس میں تم کو شک ہو کہ اس کو نہیں دھویا یا مسح نہیں کیا جبکہ اللہ نے اس کا دھونا واجب کیا ہو یہ حکم ہے اس صورت میں کہ تم وضو کر رہے ہو لیکن جب تم وضو کرکے کھڑے ہو جاؤ اور بعض ایسے اعضا کے متعلق جن کا دھونا واجب ہے تم کو شک پیدا ہو تو اس کا خیال نہ کرو اور اگر سر کے مسح میں شک ہو گیا ہے اور داڑھی میں تری باقی ہے تو اس سے سر کا مسح کر لو اور پیروں کا بھی اور اگر تری باقی نہ رہے تو شک کی بنا پر وضو نہیں ٹوٹے گا اور اپنی نماز جاری رکھو ہاں جب یہ یقین ہو جائے کہ وضو نہیں کیا تھا تو دوبارہ پورا وضو کرو

قال زرارة قلت له رجل ترك بعض ذراعيه او بعض جسده من غسل الجنابة فقال اذا شك ثم كانت به بلة وهو في صلوٰته مسح بها عليه وان كان استيقن رجع واعاد عليه الماء ما لم يصب بلة فان دخله الشك وقد دخل في حالة اخرى فليمض في صلوٰته ولا شئ عليه وان استيقن رجع و اعاد الماء عليه وان رآه وبه بلة مسح عليه واعاد الصلوٰة باستيقان وان كان شاكاً فليس عليه في شكه شئ فليمض في صلوٰته (صحیح)

زرارہ نے کہا اس کے لئے کیا حکم ہے جس نے ہاتھوں کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہو یا غسل جنابت میں کچھ حصہ چھوٹ گیا ہو۔ فرمایا اگر دھونے کی صورت میں شک ہے اور کچھ تری باقی ہے اور وہ نماز پڑھنے لگا ہو تو اس تری سے مسح کر لے اور چھوٹ جانے کا یقین ہو تو نماز ختم کرے اور اس عضو کو دھوئے لیکن بصورت شک نماز کو جاری رکھے اور اگر یقین ہو تو دوبارہ وضو کرے اگر تری باقی ہو اور مسح چھوٹ گیا ہو تو اس تری سے مسح کر لے ہاں یقین کی صورت میں نماز کا اعادہ کرے۔ شک کی صورت میں نماز جاری رکھے۔

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان ذکرت وانت فی صلٰوتک انک قد ترکت شیئاً من وضوئک المفروض علیک فانصرف واتم الذی نسیتہ من وضوئک واعد صلٰوتک ویکفیک من مسح راسک ان تاخذ من لحیتک بللها واذا نسیت ان تمسح راسک فتمسح بہ مقدم راسک (حسن)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بحالت نماز تمہیں یاد آئے کہ وضوء مفروض میں کچھ چھوٹ گیا ہے تو نماز ختم کرکے اپنا وضو پورا کرو، اور دوبارہ نماز پڑھو اور سر کے مسح کے لیے یہ کافی ہے کہ اپنی داڑھی سے تری لو اور اسی سے سر کا مسح کر لو

۴ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا نسی الرجل ان یغسل یمینہ فغسل شمالہ ومسح راسہ ورجلیہ وان کان نسی شمالہ فلیغسل الشمال ولا یعید علی ما کان توضأ وقال اتبع وضوئک بعضہ بعضا (حسن)

فرمایا صادق علیہ السلام نے اگر کوئی وضو میں داہنا ہاتھ دھونا بھول جائے اور بایاں ہاتھ دھو کر سر اور پیر کا مسح کر لے اور بعد کو یاد آئے تو پھر سے داہنی بانہہ کو دھوئے اور بائیں کو اور سر اور پیر کا مسح کرے۔ ہاں اگر بایاں ہاتھ دھونا بھولا ہے تو بائیں کو دھوئے اور جو وضو کیا ہے اس کا اعادہ نہ کرے فرمایا وضو میں بعض بعض کا تابع ہے

۵ - قال قال ابو جعفر علیہ السلام تابع بین الوضوء کما قال اللہ عزوجل ابدء بالوجہ ثم بالیدین ثم امسح الراس والرجلین ولا تقدمن شیئاً بین یدی شیٔ تخالف ما امرت بہ وان غسلت الذراع قبل الوجہ فابدأ بالوجہ واعد علی الذراع وان مسحت الرجل قبل الراس فامسح علی الراس ثم اعد علی الرجل ابدأ بما بدأ اللہ بہ (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو میں ترتیب کا لحاظ رکھو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے شروع کرو چہرہ سے پھر دونوں ہاتھ پھر سر اور پیروں کا مسح اور جو خدا نے حکم دیا ہے اس پر کسی شے کو مقدم نہ کرو۔ اگر تم نے بانہہ کو چہرہ سے پہلے دھو لیا تو اعادہ کرو یعنی پہلے چہرہ دھوؤ پھر بانہہ اور اگر سر کا مسح پیر والے کے بعد کیا ہے تو پہلے سر کا مسح کرو پھر پیروں کا جس کو خدا نے پہلے رکھا ہے اسے پہلے ہی رکھو۔

۶ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان نسیت فغسلت ذراعیک قبل الوجہ فاعد غسل وجہک ثم اغسل ذراعیک بعد الوجہ فان بدأت ذراعک الایسر قبل الایمن فاعد غسل الایمن ثم اغسل الیسار وان نسیت مسح راسک حتی تغسل رجلیک فامسح راسک ثم اغسل رجلیک (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تم نے منہ سے پہلے ہاتھ دھو لیے تو اعادہ کرو پہلے منہ دھوؤ پھر اپنے ہاتھ اگر بایاں ہاتھ داہنے سے پہلے دھو لیا تو اعادہ کرو پہلے دایاں دھوؤ پھر بایاں اگر سر کے مسح سے پہلے پیروں کا مسح کر لیا تو اعادہ کرو پہلے سر کا مسح کرو پھر پیر کا۔

۷ - قال ابو عبداللہ علیہ السلام اذا توضأت بعض وضوئک فعرضت لک حاجۃ حتی ینشف وضوئک فاعد وضوئک فان الوضوء لا یتبعض

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم کچھ وضو کر لو اور کوئی ضرورت پیش آئے اور وضو کا پانی خشک ہو جائے تو وضو کا اعادہ کرو۔ وضو میں بعض کے پیچھے بعض کو نہیں لایا جاتا۔

۸۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ربما توضأت فنفد الماء فدعوت الجاریۃ فابطأت علی بالماء فیجف وضوئی فقال اعد (مجہول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں وضو کرنے بیٹھا تو پانی ختم ہو گیا میں نے کنیز سے پانی مانگا وہ دیر سے لائی اور اعضائے وضو خشک ہو گئے فرمایا وضو کا اعادہ کرو

۹۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن رجل نسی من الوضوء الذراع والراس قال یعید الوضوء ان الوضوء یتبع بعضہ بعضا (ضعیف)

میں نے پوچھا اگر کوئی وضو میں ہاتھ اور سر کو بھول جائے تو فرمایا دوبارہ کرے وضو میں ترتیب ہوتی ہے

باب ۲۳ نواقض وضو

۱۔ عن ابیعمد اللہ علیہ السلام قال لیس ینقض الوضوء الا ما خرج من طرفیک الاسفلین الذین انعم اللہ علیک بھما

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ خارج ہو کوئی چیز نیچے کے دونوں سوراخوں سے (پیشاب، پاخانہ یا ریح) کوئی چیز جو انعام خدا ہے تمہارے اوپر

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان الشیطان ینفخ فی دبر الانسان حتی یخیل الیہ انہ قد خرج منہ ریح فلا ینقض الوضوء الا ریح تسمعھا او تجد ریحھا (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے انسان کی دبر میں شیطان پھونک مارتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ ریح صادر ہوئی لیکن وضو نہیں ٹوٹتا مگر جب ریح کی آواز سنی جائے یا اس کی بو آئے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس ینقض فی حب القرع والدیدان الصغار وضوء انما ھو بمنزلۃ القمل (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر پاخانہ کے مقام سے کدو دانے یا چھوٹے چھوٹے کیڑے نکلیں تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ مثل جوں کے ہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یخرج منہ حب القرع قال لیس علیہ وضوء
وروی کانت ملطخۃ بالعذرۃ اعاد الوضوء

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کی مقعد سے کدو دانے نکلیں تو اس پر وضو نہیں
ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ پاخانہ میں لتھڑے ہوئے ہوں تو وضو کا اعادہ کرے

۵۔ قال قلت لابی جعفر ولابی عبد اللہ علیھما السلام ما ینقض الوضوء فقالا ما یخرج من طرفیک الاسفلین

میں نے اماموں سے پوچھا کہ وضو کس چیز سے ٹوٹتا ہے فرمایا جبکہ دونوں مقاموں سے پیشاب یا پاخانہ نکلے

الدبر والذکر غائط او بول او منی او ریح والنوم حتی یذهب العقل وکل النوم یکره الا ان یکون یسمع الصوت (مجہول)

یا منی یا ریح نکلنا اور اس نیند سے جو عقل کو زائل کر دے اور ہر نیند مکروہ ہے مگر جبکہ آدمی آواز کو سنتا رہے

۶ - قال سألته عن الرجل هل یصلح له ان یستدخل الدواء ثم یصلی وهو معه اینقض الوضوء قال لا ینقض الوضوء ولا یصلی حتی یطرحه

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے مقعد میں دوا رکھ کر نماز پڑھی ہو آیا اس کا وضو ٹوٹا یا نہیں فرمایا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن دوا کو نکال کر نماز پڑھے

۷ - سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یجشأ فیخرج منه شئ ایعید الوضوء قال لا (صحیح)

میں نے پوچھا اگر کسی کو ابکائی آئے اور کچھ پیٹ سے نکل آئے تو اس کا وضو ٹوٹے گا یا نہیں فرمایا نہیں

۸ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن القئ هل ینقض الوضوء قال لا (حسن)

میں نے پوچھا کیا قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں

۹ - عن ابی عبد الله علیه السلام اذا قاء الرجل وهو علی طهر فلیتمضمض (حسن)

فرمایا جب قے آئے اور وہ پاک ہو تو اسے چاہیے کہ کلی کرے

۱۰ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یکون علی طهر فیاخذ من اظفاره او شعره ایعید الوضوء قال لا ولکن یمسح راسه واظفاره بالماء قال قلت انهم یزعمون ان فیه الوضوء قال ان خاصموکم فلا تخاصموهم وقولوا هکذا السنة (موثق)

میں نے پوچھا اگر ایک شخص طاہر ہو اور اپنے ناخن یا بال کاٹے تو کیا وضو کا اعادہ کرے فرمایا نہیں لیکن پانی سے سر اور ناخن دھولے راوی نے کہا لوگ کہتے ہیں وضو کرنا چاہیے فرمایا اگر وہ تم سے اس معاملہ جھگڑا کرتے ہیں تو تم جھگڑا نہ کرو اور کہدو کہ یہ سنت ہے

۱۱ - عن ابی جعفر علیه السلام قال لیس فی القبلة ولا مس الفرج ولا المباشرة وضوء (مجہول)

فرمایا محمد باقر علیہ السلام نے بوس وکنار یا عورت کی شرمگاہ کو مس کرنے یا اس کے پاس لیٹے رہنے کے لئے وضو کی ضرورت نہیں

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرعاف والحجامة وکل دم سائل فقال لیس فی هذا وضوء انما الوضوء فی طرفیک اللذین انعم الله بهما علیک (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نکسیر، حجامت اور بہنے والے خون کے متعلق سوال کیا فرمایا ان صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا وضو تو جب ہی ٹوٹتا ہے جب پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کوئی شئے نکلے

۱۳ - قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن رجل به علة لا یقدر علی الاضطجاع والوضوء یشتد علیه وهو قاعد مستند بالوسائد فربما اغفی وهو قاعد علی تلک الحال قال یتوضأ قلت له ان الوضوء یشتد علیه بحال علته فقال

میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو وضو میں جھک نہیں سکتا اس پر یہ امر دشوار ہے وہ تکیے وغیرہ لگا کر بیٹھتا ہے اور بسا اوقات وہ اس بیٹھنے میں اونگھ بھی جاتا ہے تو وہ کیا کرے جبکہ بیماری کی وجہ سے وضو کرنا اس کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے حضرت نے فرمایا

اذا خفی علیہ الصوت فقد وجب الوضوء علیہ وقال یؤخر الظهر ویصلیها مع العصر یجمع بینهما وکذلک المغرب العشا (ضعیف)

جب آواز اس کو سنائی نہ دے تو وضو واجب ہوگا اور فرمایا ظہر کی نماز میں تاخیر کرے اور عصر کے ساتھ اس کو ملا دے دونوں کو جمع کرے اسی طرح مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے

۱۴۔ قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن الخفقة و الخفقتین قال ما ادری ما الخفقة والخفقتان ان الله یقول بل الانسان علی نفسه بصیرة ان علیا علیه السلام یقول من وجد طعم النوم قائما او قاعدا فقد وجب علیه الوضوء (صحیح)

میں نے کہا لوگ وضو میں نیند کا ایک جھونکا ہے یا دو فرمایا میں نہیں جانتا ایک یا دو۔ خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس کا حال خود بہتر جانتا ہے (یعنی خود ہی سمجھ لے کہ وہ سوتا تھا یا جاگتا) اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جب انسان سو جائے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا تو وضو اس پر واجب ہے

۱۵۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذنان وعینان تنام العینان ولا تنام الاذنان وذلک لا ینقض الوضوء فاذا نامت العینان والاذنان انتقض الوضوء (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے دو کان ہیں اور دو آنکھیں آنکھیں سو گئی ہیں اور کان نہیں سوتے اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر کان اور آنکھ دونوں سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۶۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال الرجل یقرض من شعره باسنانه ویمسح بالماء قبل ان یصلی قال لا باس انما ذلک من الحدید (مرسل)

فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارہ میں جو اپنے بال اپنے دانتوں سے کاٹتا ہے اور قبل نماز پانی سے مسح کرتا ہے تو آیا وضو صحیح ہوگا فرمایا کیا مضائقہ ہے دانتوں سے کاٹنا ایسا ہی ہے جیسے لوہے سے کاٹنا۔ (اس سے وضو میں کیا نقص)

باب ۲۲ نجاست پر چلنے کے متعلق

۱۔ قال ابی عبدالله علیه السلام قال فی الرجل یطاء علی الموضع الذی لیس بنظیف ثم یطأ بعده مکانا نظیفا قال لا باس اذا کان خمسة عشر ذراعا ونحو ذلک

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو پہلے نجس زمین پر چلے اور پھر پاک زمین پر کہ اگر وہ پندرہ قدم پاک زمین پر چلے گا تو اس کا تلوا پاک ہو جائے گا

۲۔ قال کنت مع ابی جعفر علیه السلام اذ مر علی عذرة یابسة فوطئ علیها فاصابت ثوبه فقلت جعلت فداک وطئت علی عذرة فاصابت ثوبک فقال الیس هی یابسة قلت بلی فقال لا باس ان الارض یطهر بعضها بعضا

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا اتفاقاً حضرت کا گزر خشک پاخانہ کی طرف سے ہوا آپ اس پر چلے آپ کا لباس اس سے متصل ہوا میں نے کہا حضور آپ نجس چیز پر چلے اور کپڑے بھی اس سے لگے فرمایا کیا مضائقہ ہے کیا یہ سوکھا نہیں میں نے کہا ہے تو فرمایا بس تو زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے

۲ - قال نزلنا في مكان بيننا وبين المسجد زقاق قذر فدخلت على أبي عبد الله عليه السلام فقال أين نزلتم فقلنا نزلنا في دار فلان فقال إن بينكم وبين المسجد زقاقاً قذراً أو قلنا له إن بيننا وبين المسجد زقاقاً قذراً فقال لا بأس الأرض يطهر بعضها بعضاً قلت والسرقين الرطب أطأ عليه فقال لا يضرك مثله (حسن)

۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يطأ في العذرة أو البول أيعيد الوضوء قال لا ولكن يغسل ما أصابه (مجهول)

وفي رواية أخرى إذا كان جافاً فلا يغسله (ضعيف)

۴ - قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الخنزير يخرج من الماء فيمر على الطريق فيسيل منه الماء أمر عليه حافياً فقال أليس وراءه شيئاً جافاً قلت بلى قال فلا بأس إن الأرض يطهر بعضها بعضاً (مختلف)

راوی کہتا ہے ہم ایسے مکان میں ٹھہرے تھے کہ ہمارے اور مسجد کے درمیان گندے راستے تھے میں حضرت صادق کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے پوچھا کہاں ٹھہرے ہو میں نے کہا فلاں شخص کے مکان میں فرمایا تمہارے اور مسجد کے درمیان تو گندہ کوچہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کوئی حرج نہیں زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے میں نے کہا اگر تر گوبر ہو فرمایا اس پر چلنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو پاخانہ یا پیشاب پر چلے کہ وہ وضو کا اعادہ کرے یا نہیں فرمایا نہیں البتہ جہاں نجاست ہو اسے دھو ڈالے۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ نجاست خشک ہو تو دھونا بھی ضروری نہیں

میں نے اس سؤر کے متعلق پوچھا جو پانی سے نکلے اور راستہ میں پانی اس کے بدن سے ٹپکے ایسے راستہ پر میں برہنہ پا چلوں تو کیا صورت ہوگی فرمایا کیا اس کے سوا کوئی خشک جگہ چلنے کو نہیں میں نے کہا نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے

باب ۲۵ - مذی و وذی

۱ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال إن سال من ذكرك شيء من مذي أو وذي وأنت في الصلاة فلا تغسله ولا تقطع الصلاة ولا تنقض الوضوء وإن بلغ عقبيك فإنما ذلك بمنزلة النخامة وكل شيء يخرج منك بعد الوضوء فإنه من الحبائل أو من البواسير وليس بشيء فلا تغسله من ثوبك إلا أن تقذره (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر حالت نماز میں پیشاب کے مقام سے کوئی شے از قسم مذی یا وذی نکلے تو نہ دھوؤ اور نہ نماز قطع کرو اس سے وضو باطل نہ ہوگا اور اگر تمہارے ٹخنوں تک پہنچے تو بمنزلہ رینٹھ یا بلغم کے ہے اور ہر وہ چیز جو بعد وضو خارج ہو وہ یا تو عضو تناسل کی رطوبت ہے یا بواسیر سے ہے وہ کچھ نہیں اسے نہ دھوؤ اپنے لباس سے مگر جبکہ نجاست ہو

۲۔ سئلت اباعبدالله علیه السلام عن المذی فقال ما هو الا والنخامة سواء (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مذی اور رینٹھ برابر ہیں

۳۔ قال سئلت احدهما علیه السلام عن المذی فقال لا ینقض الوضوء ولا یغسل منه ثوب ولا جسد انما هو بمنزلة المخاط والبزاق (حسن)

حضرت نے فرمایا مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ کپڑا یا بدن دھونے کی ضرورت ہے وہ رینٹھ یا تھوک جیسی چیز ہے

۴۔ سئلت اباجعفر علیه السلام عن المذی یسیل حتی یصیب الفخذ فقال لا تقطع صلوته ولا یغسله من فخذه انه لم یخرج من مجری المنی انما هو بمنزلة النخامة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر مذی ران تک بہہ کر آجائے تو بھی نماز قطع نہ کرو اور نہ ران کو دھونے کی ضرورت کیونکہ وہ مجرے منی سے نہیں نکلتی بلکہ بمنزلہ رینٹھ اور بلغم کے ہے

حسب تصریح علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں مذی وہ رطوبت ہے جو عورت سے بوس وکنار کے وقت خارج ہوتی ہے اور ودی وہ ہے جو استبراء کے بعد مقام بول سے نکلے۔ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے کہا ہے مذی وہ رطوبت ہے جو انزال کے بعد نکلے وہ پتلی اور چپکنی رطوبت ہوتی ہے جو شہوت کے بعد نکلتی ہے

باب ۲۶ انواع غسل

عن ابی عبدالله علیه السلام قال سمعته یقول الغسل من الجنابة ویوم الجمعة والعیدین وحین تحرم وحین تدخل المکة والمدینة ویوم عرفة ویوم تزور البیت وحین تدخل الکعبة وفی لیلة تسع عشرة واحدی وعشرین وثلث وعشرین من شهر رمضان ومن غسل میتاً (مجہول)

فرمایا صادق آل محمد نے حسب ذیل غسل واجب ہیں۔ جنابت۔ روز جمعہ۔ عیدین۔ وقت احرام باندھنے کے مکہ و مدینہ میں داخل ہونے کے لئے روز عرفہ اور زیارت بیت اللہ کے دن کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے۔ ۱۹۔ ۲۱۔ ۲۳ رمضان کی شب میں اور اس کے لئے جو غسل میت دے

۔ قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن غسل الجمعة فقال واجب فی السفر والحضر الا انه رخص للنساء فی السفر وقلة الماء وقال غسل الجنابة واجب وغسل الحائض اذا طهرت واجب وغسل المستحاضة واجب واذا احتشت بالکرسف فجاز الدم الکرسف فعلیها الغسل

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ غسل جمعہ واجب ہے سفر و حضر دونوں میں لیکن بحالت سفر اور کمی آب عورتوں کو نہ نہانے کی اجازت ہے اور فرمایا غسل جنابت واجب ہے اور غسل حیض واجب ہے جب عورت حیض سے پاک ہو اور استحاضہ والی عورت پر واجب ہے کہ جب خون گدی میں پھوٹ نکلے تو اس پر غسل ہے

لکل صلاتین وللفجر غسل وان لم یجز الدم الکرسف فعلیها
الغسل کل یوم مرۃ والوضوء لکل صلاۃ وغسل النفاس
واجب وغسل المولود واجب وغسل المیت واجب
وغسل الزیارۃ واجب وغسل دخول البیت واجب
وغسل الاستسقاء واجب وغسل اول لیلۃ من
شهر رمضان یستحب وغسل لیلۃ احدی وعشرین
وغسل لیلۃ ثلث وعشرین لاتترکها فانه من فی
احدیٰهن لیلۃ القدر وغسل یوم الفطر وغسل یوم
الاضحی سنۃ لا احب ترکها وغسل الاستخارۃ
یستحب العمل فی غسل الثلث اللیالی من شهر رمضان
لیلۃ تسع عشر واحدیٰ وعشرین وثلث وعشرین (موثق)

دو نمازوں کے لئے ایک اور اگر خون نے گدی سے تجاوز نہیں
کیا ہے تو ہر روز ایک غسل کافی ہے لیکن وضو ہر نماز کے لئے کرنا ہوگا
اور غسل نفاس واجب ہے۔ مولود کا غسل واجب ہے میت
کا غسل واجب ہے نماز استسقاء کے لئے واجب۔ ماہ رمضان
کی پہلی رات کو نہانا مستحب ہے اور ۲۱ و ۲۳ رمضان کی
رات کا نہانا سنت ہے کیونکہ ان میں سے کسی میں شب قدر ہے
اور روز عید الفطر اور عید قربان نہانا سنت ہے اس کا
ترک مجھے پسند نہیں اور عمل استخارہ کے لئے نہانا سنت ہے
اور ماہ رمضان کی تین راتوں کو ۱۹-۲۱ اور ۲۳ کو

باب ۲۷ زیادہ غسل جمع ہونے پر کون سا غسل کافی ہوگا

۱۔ عن زرارۃ قال اذا اغتسلت بعد طلوع الفجر اجزاک
غسلک ذلک للجنابۃ والحجامۃ وعرفۃ والنحر والحلق
والذبح والزیارۃ واذا اجتمعت علیک حقوق اجزاک
عنها غسل واحد قال ثم قال وکذلک المرأۃ یجزیها
غسل واحد لجنابتها وزیارتها وجمعتها وغسلها
من حیضها وعیدها

فرمایا طلوع فجر کے بعد غسل کرلو تو یہ کافی ہوگا جنابت، حجامت
عرفہ، نحر، حلق، ذبح اور زیارت کے لئے پھر فرمایا اسی طرح
عورت کے لئے ایک غسل جنابت کافی ہوگا زیارت جمعہ
اور حیض اور عیدین کے لئے یعنی غسل جنابت کرنے کے بعد
اور غسلوں کی ضرورت نہیں رہتی

باب ۲۸ وجوب غسل یوم جمعہ

۱۔ عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال سألته
عن الغسل یوم الجمعة فقال علی کل ذکر وانثی عبد او حر

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ غسل روز جمعہ واجب ہے
ہر مرد و عورت اور غلام و آزاد کے لئے (حسن)

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الغسل یوم الجمعۃ علی الرجال والنساء فی الحضر وعلی الرجال فی السفر ولیس علی النساء فی السفر
وفی روایۃ اخری انہ رخص للنساء فی السفر لقلۃ الماء (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے مردوں اور عورتوں پر حضر میں اور صرف مردوں پر سفر میں۔ عورتوں پر سفر میں نہیں
اور ایک روایت میں ہے کہ قلت آب کی بنا پر عورتوں پر سفر میں غسل جمعہ نہیں

۳۔ قال سئلت ابا الحسن الاول علیہ السلام کیف جعلہ غسل یوم الجمعۃ واجبا فقال ان اللہ تبارک وتعالیٰ اتم صلوٰۃ الفریضۃ بصلوٰۃ النافلۃ واتم الفریضۃ بصیام النافلۃ واتم وضو الفریضۃ بغسل یوم الجمعۃ
(صحیح)

حضرت سے پوچھا گیا کہ غسل جمعہ کیوں واجب ہے؟ فرمایا خدا نے نماز واجب کی تکمیل کی نماز نافلہ سے اور صوم کی تکمیل کی عدم نافلہ سے اور وضو کو تمام کیا غسل روز جمعہ سے اس میں سہوا ور کوتاہی بھول اور کمی نہ ہونا چاہیے

۴۔ عن الاصبغ قال کان امیر المومنین اذا اراد ان یوبخ الرجل یقول واللہ انت اعجز من التارک الغسل یوم الجمعۃ فانہ لا یزال فی طھر الی یوم الجمعۃ الاخری

امیر المومنین علیہ السلام جب کسی کو زجر و توبیخ کرتے تو فرماتے خدا کی قسم تو روز جمعہ کے تارک غسل سے بھی زیادہ عاجز ہے جو روز جمعہ غسل کر لیتا ہے وہ اگلے جمعہ تک طاہر رہتا ہے

۵۔ عن الحسین ابن موسیٰ عن امہ وام احمد بنت موسیٰ قالتا کنا مع ابی الحسن علیہ السلام بالبادیۃ ونحن نرید بغداد فقال لنا یوم الخمیس اغتسلا لیوم تغد یوم الجمعۃ فان الماء بھا غداً قلیل فاغتسلنا یوم الخمیس لیوم الجمعۃ (ضعیف)

دو عورتوں نے بیان کیا کہ ہم امام رضا علیہ السلام کے ساتھ جنگل میں تھے اور بغداد جانے کا ارادہ تھا۔ جمعرات کو حضرت نے ہم سے فرمایا جمعہ کا غسل آج کر لو کیونکہ کل پانی کم ملے گا پس ہم دونوں نے جمعرات کو جمعہ کی نیت سے غسل کر لیا

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لا بد من غسل یوم الجمعۃ فی السفر والحضر فمن نسی فلیعد من الغد وروی فیہ رخصۃ للعلیل (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز جمعہ غسل کرنا ضروری ہے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں جو شخص بھول جائے تو وہ اگلے روز کر لے ایک روایت میں ہے کہ بیمار کے ساتھ رعایت ہے

باب ۲۹ صفت الغسل

۱- قال: سألته عن غسل الجنابة قال تبدأ بكفيك فتغسلهما ثم تغسل فرجك ثم تصب على رأسك ثلاثاً ثم تصب على سائر جسدك مرتين واجري عليه الماء فقد طهر (صحیح)

راوی نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی تو امام علیہ السلام نے فرمایا پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ پھر اپنی شرمگاہ کو تین بار سر پر پانی ڈالو پھر اپنا سارا بدن دو بار دھوؤ اس طرح کہ پانی جاری ہو جائے بس پاک ہو گئے۔

۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تفیض الجنب علی راسہ ثلاثاً لا یجزیہ اقل من ذلک (مجہول)

زرارہ نے امام علیہ السلام سے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی فرمایا سر پر تین بار پانی ڈالے اس سے کم نہیں۔

۳- عن زرارہ قال قلت کیف یغتسل الجنب فقال ان لم یکن اصاب کفہ شیء غمسها فی الماء ثم بدأ بفرجہ فانقاہ بثلاث غرف ثم صب علی راسہ ثلاث اکف ثم صب علی منکبہ الایمن مرتین وعلی منکبہ الایسر مرتین فما جری علیہ الماء فقد اجزاہ (حسن)

میں نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی اگر ہاتھ نجس نہوں تو پانی میں ڈالے پھر تین بار اپنی شرمگاہ کو دھوئے پھر تین بار سر پر پانی ڈالے پھر داہنی طرف دو بار اور بائیں طرف دو بار اس طرح کہ پانی جاری ہو جائے بس یہ کافی ہے۔

۴- قال یقول فی غسل الجمعة اللهم طهر قلبی من کل آفة تمحق بها دینی وتبطل عملی وتقول فی غسل الجنابة اللهم طهر قلبی وزک عملی وتقبل سعیی واجعل ما عندك خیراً لی (مرسل)

فرمایا غسل جمعہ کے وقت کہو یا اللہ میرے دل کو پاک کر دے ہر اس آفت سے جس سے دین برباد ہو اور میرا عمل ضائع ہو اور غسل جنابت کے وقت کہو یا اللہ میرے قلب کو طاہر کر دے اور میرے عمل کو پاک کر دے اور میری کوشش کو قبول کر لے اور میرے لئے جو تیرے نزدیک جزا ہو وہ دیدے

۵- قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول اذا ارتمس الجنب فی الماء ارتماسة واحدة اجزاہ ذلک من غسلہ (حسن)

فرمایا امام علیہ السلام نے جب جنب اپنا سارا بدن پانی میں ایک بار ہی ڈبو دے تو یہ اس کے غسل کے لئے کافی ہے۔

۶- قال سألته عن المرأة علیها السوار والدملج فی بعض ذراعیها لا تدری یجری الماء تحته ام لا کیف تصنع اذا توضأت او اغتسلت قال تحرکه حتی یدخل الماء تحته او تنزعه وعن الخاتم الضیق لا یدری هل یجری الماء تحته اذا توضأ ام لا کیف یصنع قال

راوی نے پوچھا ایسی عورت کے لئے جو کنگن یا پہنچی اپنے ہاتھ میں پہنے ہوا ور نہ جانے کہ وضو میں پانی اس کے نیچے پہنچا یا نہیں تو کیا کرے فرمایا اسے حرکت دے تاکہ پانی اس کے نیچے پہنچ جائے ورنہ اسے اتار دے اور ایسی تنگ انگوٹھی جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا یا نہیں وضو کے وقت

اِن علم ان الماء لایدخله فلیخرجها تاوضا (صحیح)

اس کو اتار دے

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان علیا علیه السلام لم یر بأساً ان یغسل الجنب رأسه غدوة ویغسل سائر جسده عند الصلوٰة (مرسل)

حضرت نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کوئی نقصان نہیں سمجھتے تھے کہ جنب صبح اپنے سر کو دھو لے اور باقی جسم نماز کے وقت

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اغتسل من جنابة فلم یغسل رأسه ثم بدا له ان یغسل رأسه لم یجد بداً من اعادة الغسل (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی غسل جنابت کرے اور سر کو نہ دھوئے اور پھر ظاہر ہو کہ اس نے سر کو دھو لیے تو اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں

۹ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یغتسل من الجنابة ایغسل رجلیه بعد الغسل قال ان کان یغتسل فی مکان یسیل الماء علی رجلیه بعد الغسل فلا علیه ان یغسلهما وان کان یغتسل فی مکان تستنقع رجلاه فی الماء فلیغسلهما (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو غسل جنابت کرے آیا وہ غسل کے بعد اپنے پیر دھوئے فرمایا اگر اس نے ایسی جگہ غسل کیا ہے جہاں پانی اس کے پیروں کے اوپر بہتا ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایسی جگہ کیا ہے جہاں پیر پانی میں ڈوبے ہوں تو ان کو دھوئے

۱۰ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له جعلت فداك اغتسل فی الکنیف الذی یبال فیه وعلی نعل سندیة فقال ان کان الماء الذی یسیل من جسدك یصیب اسفل قدمیك فلا تغسل قدمیك (مجہول)

میں نے پوچھا اگر میں غسل کروں پاخانے کے بند مقام کی جگہ جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور میرے پیر میں نعلین سندی ہو تو کیا صورت ہے [illegible] فرمایا اگر پانی تمہارے قدموں کے نیچے بہتا ہے تو پیر دھونے کی ضرورت نہیں۔

۱۱ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام الوضوء بعد الغسل بدعة (حسن)

فرمایا صادق آل محمد نے غسل (جنابت) کے بعد وضو کرنا بدعت ہے

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال کل غسل قبله وضوء الا غسل الجنابة (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے غسل جنابت ہر غسل سے پہلے وضو ہے

۱۳ - وروی انه لیس شیء من الغسل فیه وضوء الا غسل یوم الجمعة فان قبله وضوء ای وضوء اطهر من الغسل (صحیح)

اور ایک روایت ہے کہ سوائے غسل جمعہ اور کوئی غسل ایسا نہیں جس میں وضو ہو۔ غسل سے زیادہ پاک کرنے والا کون ہے

۱۴ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الخاتم اذا اغتسلت قال حوّله من مکانه وقال فی الوضوء تدیره وان نسیت حتی تقوم فی الصلوٰة فلا امرك ان تعید الصلوٰة

میں نے وقت غسل ہاتھ میں انگوٹھی کے متعلق پوچھا فرمایا اسے ہلا اور وضو کے وقت گھما اور اگر بھول جاؤ اور نماز پڑھ [illegible] تو اعادۂ نماز کی ضرورت نہیں۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اغتسل ابی من الجنابۃ فقیل لہ قد ابقیت لمعۃ فی ظہرک لم یصبہا الماء فقال لہ ما کان علیک لو سکت ثم مسح تلک اللمعۃ بیدہ (صحیح)

فرمایا صادق علیہ السلام نے میرے والد نے غسل جنابت کیا ان سے کہا گیا کہ کچھ حصہ خشک رہ گیا ہے فرمایا اگر تم چپ رہتے تو تم پر اس کی ذمہ داری نہ تھی پھر جو جگہ خشک تھی اس پر پانی ڈالا۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تنقض المرأۃ شعرہا اذا اغتسلت من الجنابۃ (مرسل)

فرمایا حضرت نے غسل جنابت میں عورت کو اپنے سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں (اس طرح جیسے رسی کے بل کھولے جاتے ہیں)

۱۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عما یصنع النساء فی الشعر والقرون فقال لم تکن ہذہ المشطۃ انما کن یجمعنہ ثم وصف اربعۃ امکنۃ ثم قال یبالغن فی الغسل (حسن)

میں نے سوال کیا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ وقت غسل عورت اپنے بالوں اور چوٹی کے متعلق کیا کرے فرمایا کنگھی سے سلجھانے کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں کھول کر چاروں طرف جمع کرے پھر فرمایا تب غسل کرے

باب ۳۲ موجبات غسل

۔ قال سألتہ متی یجب الغسل علی الرجل والمرأۃ قال اذا ادخلہ فقد وجب الغسل والمہر والرجم (صحیح)

حضرت نے فرمایا مرد اور عورت پر غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جب دخول ہو جائے اور مہر اور بحالت زنا سنگساری بھی اسی صورت میں واجب ہوتی ہے۔

سألت عن الرضا علیہ السلام عن الرجل یجامع المرأۃ قریبا من الفرج فلا ینزلان متی یجب الغسل فقال اذا التقی الختانان فقد وجب الغسل فقلت التقاء الختانین ہو غیبوبۃ الحشفۃ قال نعم (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت سے فرج کے اوپر ہی اوپر مجامعت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو آیا ان پر غسل واجب ہے فرمایا جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہوگا میں نے کہا دونوں شرمگاہوں کے ملنے سے کیا مراد ہے فرمایا جب مرد کا حشفہ (اگلا حصہ) عورت کی فرج میں چلا جائے۔

۔ قال سألت ابا الحسن علیہ السلام عن الرجل یصیب الجاریۃ البکر لا یفضی الیہا ولا ینزل علیہا اعلیہا غسل وان کانت لیست ببکر ثم اصابہا ولم یفض الیہا اعلیہا غسل قال اذا وقع الختان علی الختان فقد وجب الغسل البکر وغیر البکر

میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو باکرہ لڑکی سے اتصال کرے مگر ازالہ بکارت نہ ہو اور اس لڑکی کو انزال بھی نہ ہو تو اس لڑکی پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اگر باکرہ نہ ہو اور یہی صورت پیش آئے تو فرمایا باکرہ ہو یا غیر باکرہ دخول حشفہ کے بعد غسل واجب ہوگا (صحیح)

۴ - سئلت اباعبدالله علیه السلام عن المفخذ علیه غسل قال نعم اذا انزل (حسن)

میں نے پوچھا کیا حکم ہے اس کے لئے جو عورت کی ران پر مس کرے، کیا اس پر غسل واجب ہے فرمایا اگر انزال ہو جائے

۵ - سئلت الرضا علیه السلام عن الرجل یلمس فرج جاریته حتی تنزل الماء من غیر ان یباشر یعبث بها بیده حتی تنزل قال اذا انزلت من شهوة فعلیها الغسل (صحیح)

امام علیہ السلام سے اس مرد کے متعلق پوچھا جو اپنی کنیز کی فرج کو مس کرتا ہے اور بغیر مباشرت عورت کا انزال ہو جاتا ہے تو اس عورت پر غسل واجب ہوگا فرمایا اگر شہوت کے ساتھ انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہوگا۔

۶ - سئلت عن الرضا علیه السلام عن الرجل یجامع المرأة فیما دون الفرج وتنزل المرأة اعلیها غسل قال نعم (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عورت کی فرج کے اوپر مجامعت کرے اور عورت کو انزال ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہوگا فرمایا ہاں

۷ - سئلت اباالحسن علیه السلام عن المرأة تعانق زوجها من خلفه فتحرک علی ظهره فتأتیها الشهوة فتنزل الماء اعلیها الغسل او لا یجب علیها الغسل قال اذا جاءتها الشهوة فانزلت الماء وجب علیها الغسل (مجهول)

فرمایا اس عورت کے متعلق جو لپٹی ہوئی ہے شوہر سے پیچھے کی طرف سے اور اس کی پشت سے سینہ ملے اور شہوت پیدا ہو کر انزال ہو تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا اگر از راہ شہوت انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہوگا

۸ - عن ابی عبدالله علیه السلام اذا اتی الرجل المرأة فی دبرها فلم ینزل فلا غسل علیهما وان انزل فعلیه الغسل ولا غسل علیها (مرفوع)

فرمایا اگر مرد عورت سے دبر کی طرف سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہوگا اور اگر انزال ہو جائے تو مرد پر ہوگا عورت پر نہیں۔

باب ۱۳ احتلام مرد و عورت

۱ - قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن الرجل الذی یری فی المنام حتی یجد الشهوة فهو یری انه قد احتلم فاذا استیقظ لم یر فی ثوبه الماء ولا فی جسده قال لیس علیه الغسل وقال کان علی علیه السلام یقول انما الغسل من الماء الاکبر فاذا رأی فی منامه ولم یر الماء الاکبر فلیس علیه الغسل ۔ (حسن)

میں نے کہا اگر ایک شخص خواب میں شہوت جماع کی بنا پر اپنے کو محتلم دیکھے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی نشان کپڑے یا جسم پر نظر نہ آئے تو کیا حکم ہے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے پر۔ اگر خواب میں دیکھا اور خواب سے بیدار ہونے پر منی کا نشان نظر نہ آئے تو ایسے شخص پر غسل واجب نہیں

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن رجل احتلم فلما انتبہ وجد بللاً قلیلاً قال لیس بشیءٍ الا ان یکون مریضاً فعلیہ الغسل (مجہول)

فرمایا اگر کوئی خواب میں محتلم ہو جائے اور جاگنے پر تری نہ دیکھے تو یہ کوئی چیز نہیں مگر ایسی حالت میں کہ وہ مریض ہو اس پر غسل ہے

۳ - قال اذا کنت مریضاً فاصابتک شہوۃ فانہ ربما کان ھو الدافق لکنہ یجیء مجیئاً ضعیفاً لیس لہ قوۃ لمکان مرضک ساعۃ بعد ساعۃ قلیلاً قلیلاً فاغتسل منہ (حسن)

فرمایا جب تم مریض ہو اور تمہیں شہوت ہو تو بسا اوقات وہ اچھل کر نکلتی ہے لیکن مرض کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کم نکلتی ہے تو اس صورت میں غسل کرنا ہوگا ۔

۴ - قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یری فی المنام ویجد الشہوۃ فیستیقظ وینظر فلا یجد شیئاً ثم یمکث بعد فیخرج قال ان کان مریضاً فلیغتسل وان لم یکن مریضاً فلا شیء علیہ قال فقلت لہ فما فرق بینھما قال لان الرجل اذا کان صحیحاً جاء الماء بدفقۃ قوۃ وان کان مریضاً لم یجیء الا بعد

میں نے کہا ایک شخص اپنے کو خواب میں شہوت میں بھرا دیکھتا ہے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہیں پاتا تھوڑی دیر کے بعد رطوبت نکلتی ہے فرمایا اگر مریض ہے تو اسے غسل کرنا چاہئے اور اگر مریض نہیں تو غسل نہیں میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا اگر تندرست ہے تو منی ایک دفعہ ہی قوت کے ساتھ نکلے گی اور اگر مریض ہے تو بعد میں نکلے گی

- قال سألتہ عن المرأۃ تری فی المنام ما یری الرجل قال ان انزلت فعلیہا الغسل وان لم تنزل فلیس علیہا الغسل (صحیح)

میں نے پوچھا اگر خواب میں عورت وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے - فرمایا اگر انزال ہو گیا ہے تو غسل کرے ورنہ نہیں

۶ - قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ تری ان الرجل یجامعھا فی المنام فی فرجھا حتی تنزل قال تغتسل (صحیح)

اگر ایک عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس سے جماع کر رہا ہے اور اسی حالت میں اسے انزال ہو جائے - فرمایا غسل کرے

فی روایۃ اخری قال علیھا الغسل لکن لا تحدثوھن بھذا فیتخذنہ علۃ (ضعیف)

اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر غسل ہے لیکن ان سے بیان نہ کرو ورنہ وہ اس کو حمام جانے کا بہانہ بنا لیں گی

- قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل ینام ولم یری فی نومہ انہ احتلم فیجد فی ثوبہ علی فخذہ الماء ھل علیہ الغسل قال نعم

میں نے پوچھا اگر ایک شخص سو جائے اور خواب میں اپنے کو محتلم دیکھے اور کپڑے اور ران پر منی کا اثر دیکھے - فرمایا اس پر غسل واجب ہے -

باب ۲۲۔ بعد غسل جو تری ظاہر ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن رجل جنب فاغتسل قبل ان یبول فخرج منہ شئ قال یعید الغسل قلت فالمرأۃ یخرج منھا بعد الغسل قال لا تعید قلت ما الفرق بینھما قال لان ما یخرج من المرأۃ انما ھو ماء الرجل (موثق)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو فرمایا دوبارہ غسل کرے میں نے کہا اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے فرمایا اس پر دوبارہ غسل نہیں میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا عورت سے جو چیز خارج ہوگی وہ مرد کی منی ہوگی

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل عن الرجل یغتسل ثم یجد بعد ذلک بللاً وقد کان بال قبل ان یغتسل قال ان کان بال قبل ان یغتسل فلا یعید الغسل (حسن)

ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا غسل کے پہلے پیشاب کر لیا ہوا ور وہ بعد غسل رطوبت دیکھے فرمایا اس صورت میں دوبارہ غسل نہ ہوگا

۳۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ تغتسل من الجنابۃ ثم ترٰی نطفۃ الرجل بعد ذلک ھل علیھا الغسل فقال لا (ضعیف)

جو عورت غسل جنابت کرنے کے بعد مرد کی منی دیکھے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے فرمایا نہیں

۴۔ قال سئلتہ عن الرجل یجنب ثم یغتسل قبل ان یبول فیجد بللاً بعد الغسل قال یعید الغسل وان کان بال قبل ان یغتسل فلا یعید غسلہ ولکن یتوضأ و یستنجی (موثق)

میں نے کہا اگر کوئی جنب پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لے اور پھر رطوبت خارج ہو تو فرمایا دوبارہ غسل کرے اور اگر پیشاب کر لیا ہے تو اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں البتہ وضو اور استنجا کرے۔

باب ۲۳۔ جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الجنب اذا اراد ان یاکل ویشرب غسل یدہ وتمضمض وغسل وجھہ واکل وشرب (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب جب کھانا پینا چاہے تو اپنے ہاتھ دھوئے کلی کرے اور منہ دھوئے تب کھائے پیئے۔

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الجنب یاکل

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے جنب کے کھانے پینے اور پڑھنے

ويشرب ويقرء قال نعم يأكل ويشرب ويقرء ويذكر الله ما شاء (موثق)

کے متعلق پوچھا فرمایا ہاں کھائے پیئے اور پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے جو چاہے۔

- عن ابي عبد الله عليه السلام قال للجنب ان يمشي في المساجد كلها ولا يجلس فيها الا المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وآله وسلم (ضعيف)

حضرت نے فرمایا جنب آدمی تمام مساجد سے گزر تو سکتا ہے مگر بیٹھ نہیں سکتا اور مسجد الحرام اور مسجد رسول سے گزر بھی نہیں سکتا

- قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عمن قرء في المصحف وهو على غير وضوء قال لا بأس ولا يمس الكتاب (حسن)

میں نے پوچھا کیا قرآن بغیر وضو پڑھ سکتا ہے فرمایا پڑھ تو سکتا ہے لیکن کتابت کو مس نہ کرے۔

- قلت لابي عبد الله عليه السلام الجنب يدهن ثم يغتسل قال لا (موثق)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا جنب آدمی بدن پر تیل مل کر نہا لے فرمایا نہیں۔

- قلت للرضا عليه السلام الرجل يجنب فيصيب جسده ورأسه الخلوق والطيب والشيء اللكد مثل علك الروم والطراز وما اشبهه فيغتسل فاذا فرغ وجد شيئاً قد بقي في جسده من اثر الخلوق والطيب وغيره قال لا بأس (صحيح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جنب ہے اس نے اپنے جسم پر ابٹن یا خوشبو اور دوسری کوئی خوشبودار چیز ملی پھر غسل کیا جب فارغ ہوا تو اس کے جسم پر اس خوشبو کا اثر باقی رہا فرمایا کوئی حرج نہیں

- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الجنب والحائض يتناولان من المسجد المتاع يكون فيه قال نعم ولكن لا يضعان في المسجد شيئاً (صحيح)

میں نے پوچھا اگر جنب اور حائض کا کچھ مال مسجد میں رکھا ہو تو اسے اٹھا لائیں فرمایا ہاں لیکن کوئی چیز مسجد کے اندر جا کر نہ رکھیں

۸- عن ابي الحسن الاول عليه السلام قال لا بأس بأن يختضب الجنب وان يجنب المختضب ويطلي بالنورة وروي ان المختضب لا يجنب حتى يأخذ الخضاب فاما [illegible]

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ کوئی مضائقہ نہیں اگر جنب خضاب لگا لے اور خضاب لگانے والا جنب ہو جائے اور نورہ لگائے یہ بھی روایت ہے کہ خضاب لگایا ہو جنب نہ ہو جب تک خضاب اپنا اثر کرے لیکن [illegible]

سألته عن الرجل يجنب ثم يريد النوم قال ان احب ان يتوضأ فليفعل والغسل احب الي وافضل من ذلك وان هو نام ولم يتوضأ ولم يغتسل فليس عليه شيء ان شاء الله (ضعيف)

میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو جنب ہوا اور پھر سونے کا ارادہ کرے فرمایا اگر وہ وضو کر لے تو اچھا ہے اور غسل کرنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور اگر بے وضو اور غسل کے سو جائے تو بھی انشاء اللہ اس پر کوئی الزام نہ ہوگا

۱۰- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا بأس بأن يختضب الرجل وهو جنب (موثق)

فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر بحالت جنابت خضاب لگا لے

- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا بأس ان يختضب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر خضاب

الرجل وهو جنب (موثق)

۱۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس ان یختضب الرجل و یجنب و هو مختضب ولا باس ان یتنور الجنب و یحتجم و یذبح ولا یذوق شیئاً حتی یغسل یدیه و یتمضمض فانه یخاف منه الوضح

لگائے بحالت جنابت۔ فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں اگر بحالت جنابت کوئی خضاب کر لے اور کوئی حرج نہیں نورہ لگانے حجامت کرانے اور ذبح کرنے میں البتہ جب تک ہاتھ نہ دھوئے اور کلی نہ کرے کوئی شے کھائے نہیں کہ اس سے برص کا خوف ہے

باب ۲۴ جنب کا پسینہ

۱- سئلت اباعبد الله علیه السلام عن الجنب یعرق فی ثوبه او یغتسل فیعانق امرأته ویضاجعها وهی حائض او جنب فیصیب جسده من عرقها قال هذا کله لیس بشیء (حسن)

میں نے دریافت کیا اگر جنب کا پسینہ کپڑوں میں ہو یا وہ غسل کرے اور اپنی عورت سے لپٹ جائے اور اپنے پہلو میں لٹا لے درانحالیکہ وہ حائض یا جنب ہو اور عورت کا پسینہ اسے لگ جائے فرمایا یہ سب کچھ نہیں

۲- قال قلت لابی عبد الله علیه السلام یصیبنی السماء وعلی ثوب فتبله وانا جنب فیصیب بعض ما اصاب جسدی من المنی افاصلی فیه قال نعم (حسن)

میں نے پوچھا۔ جنابت کی حالت میں کپڑے بارش میں تر ہو گئے اور وہ اس حصہ جسم پر لگے جہاں منی لگی تھی کیا اس کپڑوں میں میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں

۳- سئل ابو جعفر علیه السلام وانا حاضر عن رجل اجنب فی ثوبه فیعرق فیه فقال ما اری به باساً قیل انه یعرق حتی لو شاء ان یعصره عصره قال فقطب ابو عبد الله علیه السلام فی وجه الرجل وقال ان ابیتم فشیء من ماء ینضحه به (ضعیف)

حضرت صادق سے میری موجودگی میں سوال کیا گیا اس شخص کے بارہ میں جو جنب ہو اپنے لباس میں اور اس میں پسینہ بھر جائے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر کہا گیا اسے اتنا پسینہ آیا کہ اگر چاہتا تو نچوڑ لیتا یہ سنکر حضرت نے ترشروئی سے فرمایا اگر اس سے تم کو انکار ہے تو تھوڑا سا پانی اسے صاف کر دے گا

۴- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا یجنب الثوب الرجل ولا یجنب الرجل الثوب (مجہول)

فرمایا نہ تو کپڑا مرد کو ناپاک بناتا ہے اور نہ مرد کپڑے کو

۵- سئلت اباعبد الله علیه السلام عن الثوب یکون فیه الجنابة فتصیبنی السماء حتی یبتل علی قال لا باس (موثق)

میں نے پوچھا میں کپڑے میں جنابت ہو اور بارش کے پانی سے میں تر بتر ہو جاؤں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۶- قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یبول وهو جنب

میں نے کہا ایک شخص پیشاب کرے درانحالیکہ وہ جنب ہو

ثم یستنجی فیصیب ثوبه جسده وهو رطب قال لا بأس

اور وہ استنجا کرے تو اس کا کپڑا اس کے تر جسم سے لگ جائے تو کیا ہو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۳۵ منی اور مذی جو کپڑے پر ہو

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن المنی یصیب الثوب قال ان عرفت مکانه فاغسله و ان خفی علیک مکانه فاغسله کله

میں نے دریافت کیا کہ جو منی کپڑے پر لگی ہو اگر اس کی جگہ معلوم ہو تو دھو ڈالے اگر نہ معلوم ہو تو کیا کرے فرمایا کل کو دھو ڈالے

۲- قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام أمر الجاریة فتغسل ثوبی من المنی فلا تبالغ غسله فاصلی فیه فاذا هو یابس قال اعد صلوتک اما انک لو غسلت انت لم یکن علیک شیء (حسن)

میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کپڑے کو دھو ڈال جس پر منی ہے لیکن اس نے اچھی طرح نہ دھویا میں نے اس میں نماز پڑھی پس وہ خشک ہو گیا۔ فرمایا نماز کا اعادہ کرو اگر تم خود دھوتے تو ٹھیک ہوتا۔

۳- قال سألته عن المنی یصیب الثوب قال اغسل الثوب کله اذا خفی علیک مکانه قلیلا کان او کثیرا (موثق)

میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر منی ہو فرمایا اگر وہ جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑا دھو ڈالو خواہ منی کم ہو یا زیادہ

۴- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا احتلم الرجل فاصاب ثوبه شیء فلیغسل الذی اصابه فان ظن انه اصابه شیء ولم یستیقن ولم یر مکانه فلینضحه بالماء فان استیقن انه قد اصابه ولم یر مکانه فلیغسل ثوبه کله فانه احسن (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر کوئی محتلم ہوا اور منی اس کے کپڑے کو لگ جائے تو جہاں لگی ہو اسے دھو ڈالے اور اگر یقین کی صورت نہ ہو اور جگہ معلوم نہ ہو تو اسے پانی میں غوطہ دے اور اگر یقین نہ ہو کہ لگی ہے اور جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑے کو دھوئے یہی بہتر ہے

۵- سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المذی یصیب الثوب قال لا بأس به (ضعیف)

فرمایا اگر کپڑے کو مذی لگی ہو تو کچھ حرج نہیں

۶- قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا تری فی المذی وضوءاً ولا غسلاً مما اصاب الثوب منه الا فی الماء الاکبر (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کہ ہم مذی میں نہ وضو کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ غسل کی ہاں منی ہو تو ضرورت ہو گی۔

باب ۳۶ طہارت بول

(۱) قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن البول یصیب الجسد قال صُبّ علیہ الماء مرتین فانما ھو ماء و سالتہ عن الثوب یصیبہ البول قال اغسلہ مرتین و سالتہ عن الصبی یبول علی الثوب قال یُصب علیہ الماء قلیلاً ثم یعصرہٗ (حسن)

میں نے سوال کیا پیشاب کے متعلق جو جسم کو لگ جائے فرمایا اس پر دو بار پانی ڈالو کیونکہ وہ بھی پانی ہے۔ میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جو پیشاب میں بھیگا ہو فرمایا دو بار دھو۔ میں نے بچے کے پیشاب کے متعلق پوچھا جس سے کپڑا تر ہو گیا ہو فرمایا تھوڑا سا پانی ڈال کر نچوڑ دو

۲۔ قلت للرضا علیہ السلام الطنفسۃ والفراش یصیبھا البول کیف یصنع بھما وھو ثخین کثیر الحشو قال یغسل ما ظھر منہ وسط الجانب الاخر فان اصبت مس شئی منہ فاغسلہ والا فانضحہ بالماء (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا بساط اور فرش کے متعلق جس پر پیشاب ہو اس کو کیسے پاک کیے درانحالیکہ وہ بھاری ہوں اور ان کے اندر کچھ بھرا ہو فرمایا جہاں پیشاب ہے اسے دھو لو اور دوسری طرف ملو جب مل چکو تو دھو ڈالو ورنہ اس پر پانی ڈال دو

۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ابول فلا اصیب الماء و قد اصاب یدی شئی من البول فمسحہ بالحائط والتراب ثم تعرق یدی فامسح وجھی او بعض جسدی او یصیب ثوبی قال لا باس بہ (موثق)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر میں پیشاب کروں اور پانی نہ ملے اور پیشاب سے میرا ہاتھ تر ہو جائے اور میں اسے دیوار یا مٹی سے اس طرح رگڑوں کہ ہاتھ کو پسینہ آ جائے اور اس سے اپنے جسم کو یا کپڑے کو مس کروں تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۴۔ قال ابا عبد اللہ علیہ السلام ان اصاب الثوب شئی من بول السنور فلا تصلح الصلوٰۃ فیہ حتی تغسلہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر بلی کا پیشاب کپڑے پر ہو تو جب تک اسے دھویا نہ جائے نماز اس میں صحیح نہ ہوگی۔

۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن بول الصبی قال تصب علیہ الماء وان کان قد اکل فاغسلہ غسلاً والغلام والجاریۃ فی ذلک شرع سواء (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بچہ کے پیشاب کے متعلق پوچھا فرمایا اس پر پانی ڈال دو اور اگر روٹی کھاتا ہو تو پوری طرح دھو و۔ لڑکا اور لڑکی اس مسئلہ میں برابر ہیں

۶۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اغدو الی السوق فاحتاج الی البول ولیس عندی ماء ثم اتمسح واتنشف بیدی ثم امسحھا بالحائط او بالارض ثم احک جسدی بعد ذلک قال لا باس۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں صبح ہی بازار کی طرف جاتا ہوں اور مجھے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا میں ہاتھ سے صاف کر کے پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین سے رگڑتا ہوں اور پھر بدن کو رگڑتا ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں

۷ - قلت لابي عبد الله عليه السلام ادخل الخلاء وفي يدي خاتم فيه اسم من اسماء الله تعالى قال لا تجامع فيه (مجهول)

میں نے کہا جب بیت الخلا میں جاتا ہوں تو میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہوتی ہے جس پر خدا کا کوئی نام کندہ ہوتا ہے فرمایا ایسا نہ کرو

وروی ایضاً انه اذا اراد ان یستنجی من الخلاء فلیحوله من ید التی یستنجی بها

ایک روایت ہے کہ جب کوئی بیت الخلا میں استنجے کو جانا چاہے تو اس انگوٹھی کو ہاتھ سے نکال لے جس سے استنجا کرنا ہے

باب ۳۷ مویشیوں کا بول و براز

۱ - قال لا تغسل ثوبك من بول شيء يؤكل لحمه (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بول و براز اگر کپڑے کو لگ جائے تو طاہر نہ کرو

۲ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن البان الابل والبقر والغنم وابوالها ولحومها فقال لا توضأ منه ان اصابك منه شيء او ثوباً لك فلا تغسله الا ان تتنظف قال وسألته عن ابوال الدواب والبغال والحمير فقال اغسله فان لم تعلم مكانه فاغسل الثوب كله فان شككت فانضحه (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اونٹ گائے یا بکری کے دودھ کے متعلق اور ان کے پیشاب اور گوشت کے متعلق فرمایا اگر ان میں سے کوئی شے جسم کو لگ جائے تو وضو کی ضرورت نہیں اور اگر کپڑے کو لگ جائے تو طہارت کی ضرورت نہیں ہاں صفائی کے لحاظ سے دھو ڈالو۔ میں نے چوپایوں خچر اور گدھوں کے پیشاب کے متعلق پوچھا فرمایا انکی طہارت کرو اور اگر جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑا طاہر کرو اور مشکوک ہو تو اس جگہ کو دھو کر صاف کر لو

۳ - قال ابو عبد الله عليه السلام اغسل ثوبك من ابوال ما لا يؤكل لحمه (حسن)

حضرت نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگر کپڑا ان کے پیشاب میں تر ہو تو اس کو طاہر کرو

۴ - عن احدهما عليهما السلام في ابوال الدواب يصيب الثوب فكرهه فقلت له اليس لحومها حلالاً قال بلى ولكن ليس مما جعله الله للاكل (مجهول)

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سواریوں کے جانوروں کے پیشاب کے متعلق سوال کیا گیا جو کپڑوں میں لگ جائے حضرت نے اس میں کراہت ظاہر کی میں نے کہا کیا ان کا گوشت حلال نہیں فرمایا ہے لیکن ان جانوروں کو خدا نے سواریوں کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ کھانے کے لئے

۵ - قلت لابي عبد الله عليه السلام ما تقول في

میں نے صادق آل محمد سے پوچھا کہ مویشیوں کے پیشاب اور گوبر

ابوال الدواب وارواثها قال اما ابوالها فاغسل ان اصابك واما ارواثها فهي اكثر من ذلك (ضعيف)

کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا پیشاب اگر لگ جائے تو اسے دھو ڈالو اور گوبر تو اس سے زیادہ دھونے کا مستحق ہے

٦ - قال ابو عبدالله علیہ السلام لا باس بروث الحمير واغسل ابوالها (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ گدھوں کی لید میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کا پیشاب دھو ڈالو

٧ - قال سئلت اباعبدالله علیہ السلام ان اصاب الثوب شئ من بول السنور فلا تصلح الصلوٰة فيه حتى تغسله (ضعيف)

میں نے حضرت سے دریافت کیا اس کپڑے کے متعلق جس پر بلی کا پیشاب ہو فرمایا اس پر نماز نہ ہوگی جب تک دھو نہ لیا جائے -

٨ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال كل شئ يطير فلا باس ببوله وخرؤه (حسن)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو جانور اڑتا ہے تو اس کا پیشاب یا بیٹ لگ جانے کا مضائقہ نہیں

٩ - قال قلت لابي عبدالله علیہ السلام انى اعالج الدواب فربما خرجت بالليل وقد بالت وراثت فتضرب احدها برجله او بيده فينضح على ثيابي فاصبح فارى اثره فيه فقال ليس عليك شئ (حسن)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں چوپاؤں کا علاج کرتا ہوں اکثر وقت شب ان کے پاس جاتا ہوں وہ پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور ہاتھ پیر مارتے ہیں تو وہ میرے کپڑوں تک پہنچتا ہے صبح کو میں اپنے کپڑوں پر اس کا نشان دیکھتا ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں

باب ٣٨ وہ کپڑا جس پر خون ہو

(١) قال دخلت على ابي جعفر علیہ السلام وهو يصلى فقال لي قايدي ان في ثوبه دما فلما انصرف قلت له ان قايدي اخبرني ان بثوبك دما فقال لي ان بي دماميل ولست اغسل ثوبي حتى تبرا (موثق)

میں امام محمد علیہ السلام کے پاس آیا حضرت نماز میں مشغول تھے میرے قاید نے مجھے بتایا کہ حضرت کے کپڑوں پر خون ہے جب آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا میرے قاید نے یہ بتایا ہے کہ آپ کے کپڑے پر خون لگا ہے فرمایا میرے دمّل ہیں یہ انہی کا خون ہے میں اپنے کپڑے اس وقت دھوؤں گا جب یہ اچھا ہو جائے گا -

٢ - قال سئلت عن الرجل به القرح او الجرح ولا يستطيع ان يربطه ولا يغسل دمه قال يصلى ولا يغسل ثوبه كل يوم الا مرة فانه لا يستطيع

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پھوڑا اور زخم ہو اور اس پر پٹی نہ باندھ سکتا ہو اور نہ اس کا خون دھو سکتا ہو فرمایا نماز پڑھ لے اور کپڑے کو ہر روز ایک بار دھوئے کیونکہ

ان یغسل ثوبه کل ساعة

وہ ہر وقت کپڑا نہیں دھو سکتا۔

٣ - قال قلت له الدم یکون فی الثوب علیّ وانا فی الصلوٰة قال ان رأیت وعلیك ثوب غیره فاطرحه وصلّ وان لم یکن علیك غیره فامض فی صلوٰتك ولا اعادة علیك ما لم یزد علی مقدار الدرهم وما کان اقل من ذلك فلیس بشئ رأیته قبل او لم تره واذا کنت قد رأیته وهو اکثر من مقدار الدرهم فضیعت غسله وصلیت فیه صلوٰة کثیرة فاعد ما صلیت فیه (حسن)

میں نے کہا اگر خون میرے کپڑوں پر ہو اور میں نماز پڑھ رہا ہوں تو کیا حکم ہے فرمایا اگر تم نے دیکھ لیا ہے اور اس لباس کے علاوہ دوسرا ہے تو اسے بدل ڈالو اور نماز پڑھو اور اگر دوسرا کپڑا نہیں تو نماز جاری رکھو اور اعادہ کی ضرورت نہیں جب تک وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اس سے کم ہے تو کوئی حرج نہیں خواہ تم نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو
اگر ایک درہم سے زیادہ ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے اور بغیر دھوئے نمازیں پڑھ لی ہیں تو ان کا اعادہ کرو

٤ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان علیاً کان لا یری باساً بدم ما لم یذك یکون فی الثوب فیصلی فیه الرجل یعنی دم السمك

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس خون میں جو کپڑے کو اس جانور کا لگا ہو جو ذبح نہیں کیا جاتا جیسے مچھلی فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں

٥ - قال سئل ابو عبد الله علیه السلام عن رجل یسیل من انفه الدم هل علیه ان یغسل یعنی جوف الانف فقال انما علیه ان یغسل ما ظهر منه (موثق)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا جس کی ناک سے خون نکلا ہو اس کو نتھنوں کو اندر سے دھونا چاہیے یا نہیں فرمایا نہیں صرف اوپر سے دھوئے

٦ - عن عبد الصالح علیه السلام قال سألته امرأة لابیه فقالت جعلت فداك انی ارید ان اسئلك عن شئ وانا استحیی منه قال سلی ولا تستحیی قالت اصاب ثوبی دم الحیض فغسلته فلم یذهب اثره فقال اصبغیه بمشق حتی یختلط ویذهب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پدر بزرگوار کی ایک کنیز نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک مسئلہ آپ سے بیان کرتے شرم آتی ہے فرمایا پوچھو شرم نہ کرو اس نے کہا میرے کپڑے پر خون حیض لگ گیا ہے اس کو دھویا تو مگر نشان نہ گیا فرمایا اسکو مشق (سرخ مٹی غالباً گیرو مراد ہو) سے رنگو یا تو وہ دھبہ ہم رنگ ہو جائے گا یا مٹ جائے گا

٧ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال دمك انظف من دم غیرك اذا کان فی ثوبك شبه النضح من ذلك فلا باس وان کان دم غیرك قلیلاً او کثیراً فاغسله (مرفوع)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تمہارا خون زیادہ پاک صاف ہے تمہارے غیر کے خون سے پس اگر کپڑے پر تمہارے خون سے مشابہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ غیر کا خون کم ہو یا زیادہ اسے دھو ڈالو

٨ - سألت ابا عبد الله علیه السلام عن دم

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا

البراغیث یکون فی الثوب ھل یمنعہ ذلک من الصلوٰۃ فیہ قال وان کان کثیرا فلا باس ایضا شبہہ من الرعاف ینضحہ ولا یغسلہ (ضعیف)

مچھروں کے خون کے متعلق اگرچہ کپڑے پر ہو تو مانع نماز نہیں فرمایا نہیں اگرچہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو وہ تو نکسیر کے خون سے مشابہ ہے اُسے صاف کردو باقاعدہ طہارت کی ضرورت نہیں

۹ - کتبت الی الرجل ھل یجری دم البق مجری دم البراغیث وھل یجوز لاحد ان یقیس بدم البق علی البراغیث فیصلی فیہ وان یقیس علی نحوھا فیصلی بہ فوقع علیہ السلام تجوز الصلوٰۃ والطھر منہ افضل (ضعیف)

میں نے ایک شخص کو لکھا کھٹمل کا خون بھی کیا مچھر کے خون کی مثل ہے اور آیا جائز ہے کسی کے لئے کہ وہ کھٹمل کا قیاس مچھر پر کرے اور اس کپڑے میں نماز پڑھے حضرت نے جواب میں لکھا نماز پڑھ سکے لیکن اسے طاہر کرلینا افضل ہے

باب ۲۹ - کتا اگر جسم یا لباس سے مل جائے

۱ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا مس ثوبک الکلب فان کان یابسا فانضحہ وان کان رطبا فاغسلہ (مرسل)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کتا تمہارے کپڑوں سے مس ہوا اور وہ خشک ہو تو اسے صاف کردو اور اگر تر ہو تو اسے باقاعدہ دھوؤ

۲ - سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الکلب یصیب شیئا من جسد الرجل قال یغسل المکان الذی اصابہ (حسن)

میں نے پوچھا اگر کتا جسم انسان سے مل جائے تو۔ فرمایا وہ جگہ دھو ڈالو

۳ - عن موسیٰ علیہ السلام قال سالتہ عن الفارۃ الرطبۃ قد وقعت فی الماء یمشی علی الثیاب ایصلی فیھا قال اغسل ما رایت من اثرھا وما لم ترہ فانضحہ بالماء

امام علیہ السلام سے میں نے اس گیلے ہوئے چوہے کے متعلق جو پانی میں جا پڑے اور پھر وہ کپڑوں پر چلے آیا اس کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے فرمایا جو حصہ اس کا دیکھا ہو اسے دھو ڈالو اور جو نہیں دیکھا اس پر پانی چھڑک دو

۴ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئلتہ ھل یحل ان یمس الثعلب والارنب او شیئا من السباع حیا او میتا قال لا یضرہ لیغسل یدہ (مرسل)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آیا لومڑی خرگوش اور درندوں میں سے کسی کا چھونا زندہ ہو مردہ جائز ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں مگر اپنا ہاتھ دھولے

۵ - سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل یقع ثوبہ علی جسد المیت قال ان کان غسل فلا تغسل

میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا میت پر پڑا ہو فرمایا اگر اسے غسل دے دیا گیا ہے

مَا اصابک ثوبک منه وان کان لم تغسل فاغسل مَا اصابَ ثوبک منه یعنی اذا برد المیت (مجہول)

تو جو کپڑا اس سے متصل ہو گیا ہے اسے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر غسل نہیں دیا گیا تو اس کپڑے کو دھو یعنی جسم کے سرد ہونے کے بعد جب کپڑے کا اتصال ہو

۶- عن موسی بن جعفر علیہما السلام قال سالتہ عن الرجل یصیب ثوبہ خنزیر فلم یغسلہ فذکر وھو فی صلوتہ کیف یصنع قال ان کان دخل فی صلوتہ فلیمض وان لم یکن دخل فی صلوتہ فلینضح مَا صابَ من ثوبہ الّا ان یکون فیہ اثر فیغسلہ

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا کپڑا سؤر پر جا پڑے اور اس کو دھوئے نہیں پھر نماز میں یاد آئے تو کیا کرے فرمایا اگر نماز شروع کر دی ہے تو جاری رکھے اور اگر شروع نہیں کی تو اپنے کپڑے کے اس حصہ پر پانی چھڑک دے اور اگر اس پر کچھ نشان ہے تو اسے باقاعدہ طاہر کرے

باب تیمم کا بیان

- قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن التیمم فضرب بیدہ الارض ثم رفعھا فنفضھا ثم مسح بھا جبینہ وکفیہ مرۃ واحدۃ (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمم کے متعلق پوچھا پس حضرت نے زمین پر ہاتھ مار کر اٹھایا اور ہاتھوں کو جھاڑا پھر ان سے پیشانی اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا ایک ایک بار

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن التیمم فتلا ھذہ الآیہ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما وقال فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق قال فامسح علیٰ کفیک من حیث موضع القطع قال ما کان ربک نسیا (مرسل)

حضرت صادق آل محمد سے تیمم کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت نے یہ آیت پڑھی کہ چور مرد ہو یا عورت دونوں ہاتھ کاٹ ڈالو اور فرمایا اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سے پھر فرمایا مسح کرو اپنے دونوں ہاتھوں کا موضع قطع سے اور فرمایا تمہارا رب بھولنے والا نہیں

ضح - علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں آیہ قطع ید سے ممکن ہے کہ عام مسلمانوں نے چور کے قطع ید کے لئے جو حد بتائی ہے وہ صحیح درست نہیں ان دونوں آیتوں کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ ید کے معنی متعدد ہیں اور حضرت کا یہ فرمانا کہ اللہ بھولنے والا نہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے احکام مبہم نہیں بلکہ اس نے اپنی حجج علیہم السلام پر انکی وضاحت کر دی ہے لہذا لوگوں کو ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور شاید حضرت کا یہ استدلال اس امر پر ہو کہ اللہ نے قطع ید میں حد نہیں بتائی اور وضو میں الی المرافق کہکر بتا دی ہے اور سنت رسول چور کا ہاتھ قطع کرنا ہاتھ کے گٹے سے ہے پس معلوم ہوا کہ جہاں خدا نے لفظ ید بولا ہے وہاں مراد گٹہ ہے - اسی لئے فرمایا ما کان ربک نسیا یعنی اللہ اپنے احکام بیان کرنے کو بھولا نہیں بلکہ اس نے اپنی کتاب میں اس طرح

بیان فرمائے ہیں کہ ان کو ہم اللہ سمجھتے ہیں اور قطعید ہمارے اصحاب کے نزدیک انگلیوں کی جڑ ہے جو خبرت عام کے مخالف اور موافق ہے ہمارے علماء کے بیان کے کہ تیمم مقام قطع ید ہے اور علمائے اہلسنت کے نزدیک ہاتھ کے گٹے تک کا ہنا ہے اور ہمارا مسلک ہے کہ تیمم انگلیوں کے سرے سے انکی جڑ تک ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن التیمم فقال ان عمار بن یاسر اصابتہ جنابۃ فتمعک کما تتمعک الدابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یا عمار تمعکت کما تتمعک الدابۃ فقلت لہ کیف التیمم فوضع یدہ علی المسح ثم رفعہا فمسح وجہہ ثم مسح فوق الکف قلیلاً (حسن)

میں نے صادق آل محمد سے تیمم کے بارہ میں پوچھا فرمایا عمار بن یاسر جنب ہوئے تو وہ مٹی پر اس طرح لوٹنے لگے جیسے چوپایہ لوٹتا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے عمار تم تو چوپایہ کی طرح لوٹے۔ میں نے امام سے پوچھا پھر تیمم کیسے کیا جائے پس حضرت نے اپنا ہاتھ ٹاٹ پر مارا پھر اٹھا کر چہرہ کا مسح کیا پھر تھوڑا سا مسح ہاتھ پر کیا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام لا وضوء من موطیٔ قال النوفلی یعنی ما تطاء علیہ برجلک (صحیح)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تیمم اس زمین پر نہ کیا جائے جسے تم نے پیروں سے رگڑا ہو

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نہی امیر المومنین علیہ السلام ان یتیمم الرجل بتراب من اثر الطریق (مجہول)

امیر المومنین علیہ السلام نے منع کیا ہے اس مٹی پر تیمم کرنے سے جو راستہ کے غبار سے ہو۔

باب اوقات تیمم

۱۔ سمعتہ یقول اذا لم تجد ماءً واردت التیمم فاخر التیمم الی اخر الوقت فان فاتک الماء لم تفتک الارض (صحیح)

فرمایا جب پانی نہ ملے اور تیمم کرنا ہو تو نماز کے آخر وقت تک تاخیر کرو۔ اگر پانی نہ ملے گا تو زمین تو کہیں نہیں گئی

۲۔ عن احدہما علیہما السلام قال اذا لم یجد المسافر الماء فلیطلب ما دام فی الوقت فاذا خاف ان یفوتہ الوقت فلیتیمم ولیصل فی اخر الوقت فاذا وجد الماء فلا قضاء علیہ ولیتوضأ لما یستقبل

فرمایا امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب مسافر کو پانی دستیاب نہ ہو تو چاہیے کہ جب تک وقت نماز ہے تلاش جاری رکھے پس اگر یہ خوف ہو کہ وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرلے اور آخر وقت میں نماز پڑھے جب پانی ملجائے تو اس پر قضا نہیں چاہیے کہ وضو کرلے

۳ - سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول اذا لم يجد الرجل طهوراً وكان جنباً فليتمسح من الارض وليصلّ فاذا وجد ماء فليغتسل وقد اجزأته صلوته التي صلّى (حسن)

فرمایا حضرت نے جب آدمی پانی نہ پائے اور جنب ہو تو چاہیے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور جب پانی ملجائے تو غسل کرے اس صورت میں جو نماز پڑھ چکا ہے اس کے لئے کافی ہوگی

۴ - قلت لابي جعفر عليه السلام يصلي الرجل بوضوء واحد صلوة الليل والنهار كلها قال نعم ما لم يحدث قلت فيصلي بتيمم واحد صلوة الليل والنهار كلها قال نعم ما لم يحدث او يصب ماء قلت فان اصاب الماء ورجا ان يقدر على ماء آخر وظن انه يقدر عليه كلما اراد تعسر ذلك عليه قال ينقض ذلك تيممه وعليه ان يعيد التيمم قلت فان اصاب الماء وقد دخل في الصلوة قال فلينصرف وليتوضأ ما لم يركع فان كان قد ركع فليمض في صلوته فان التيمم احد الطهورين (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک ہی وضو سے رات دن کی کل نمازیں پڑھ لیتا ہے فرمایا ٹھیک ہے جب تک عمداً حدث نہ ہو میں نے کہا کیا ایک تیمم سے بھی رات دن کی کل نمازیں پڑھ سکتا ہے فرمایا ہاں جب تک حدث صادر نہ ہو یا پانی نہ ملے اگر پانی ملجائے اور امید ہو اس کی کہ پانی ملجائے گا اور گمان کرے کہ وہ اس پر پانے کی قدرت رکھتا ہے لیکن اس کا پانا اس پر دشوار ہو جائے تو بھی تیمم ساقط ہو جائے گا اور اس پر لازم ہے کہ تیمم کا اعادہ کرے (اگر پانی نہ ملے) میں نے کہا اگر پانی ملجائے اور وہ نماز پڑھنے لگا ہو تو فرمایا نماز قطع کرکے وضو کرے اگر رکوع میں نہیں گیا اور اگر رکوع میں ہے تو نماز جاری رکھے کیونکہ تیمم بھی دو طاہر کرنے والوں میں سے ایک ہے

۵ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل لا يجد الماء فيتيمم ويقيم في الصلوة فجاء الغلام فقال هو ذا الماء فقال ان كان لم يركع فلينصرف وليتوضأ وان كان قد ركع فليمض في صلوته (ضعیف)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی پانی نہ پائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر اس کا غلام خبر دے کہ پانی موجود ہے فرمایا اگر رکوع میں نہیں گیا تو نماز کو قطع کرکے وضو کرے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہے تو نماز جاری رکھے۔

۶ - قلت لابي عبد الله عليه السلام اكون في السفر وتحضر الصلوة وليس معي ماء ويقال ان الماء قريب منا فاطلب الماء وانا في وقت يميناً وشمالاً قال لا تطلب الماء ولكن تيمم فاني اخاف عليك التخلف عن اصحابك فتضل فياكلك السبع (قوی)

میں نے کہا اگر میں سفر میں ہوں اور وقت نماز آجائے اور میرے ساتھ پانی نہ ہو اور معلوم ہو کہ پانی ہم سے قریب ہے اور میں پانی کی تلاش میں ادھر ادھر نکلوں فرمایا پانی کی تلاش نہ کرو اور تیمم سے نماز پڑھ لو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تم اپنے اصحاب سے الگ ہو جاؤ اور کوئی درندہ تمہیں کھا جائے۔

۷۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یمرّ بالرکیۃ لیس معہ دلو قال لیس علیہ ان ینزل الرکیۃ ان ربّ الماء ھو ربّ الارض فلیتیمم (حسن)

میں نے پوچھا اگر کوئی کنوئیں کی طرف سے گزرے اور اس کے پاس ڈول نہ ہو فرمایا اس پر لازم نہیں کہ وہ کنوئیں میں اترے جو خدا پانی کا مالک ہے وہی زمین کا ہے

۸۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل لا یکون معہ ماء والماء عن یمین الطریق و یسارہ غلوتین او نحو ذلک قال لا امرہ ان یغرر بنفسہ فیعرض لہ لص او سبع (ضعیف)

میں نے پوچھا اگر کسی کے ساتھ پانی نہ ہو اور اس سے دو تیر کے فاصلہ پر ہو۔ فرمایا میں اس کو حکم نہیں دیتا کہ وہ اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالے اور کوئی چور یا درندہ آ سے آلے

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اتیت البئر وانت جنب ولم تجد دلواً ولا شیئاً تغرف بہ فتیمم بالصعید فان ربّ الماء ربّ الصعید واحد ولا تقع فی البئر ولا تفسد علی القوم ماءھم (مجہول)

فرمایا حضرت نے جب تم بحالت جنابت کنوئیں پر آؤ اور ڈول موجود نہ ہو یا اور کوئی شے جس سے پانی نکالو تو پاک مٹی پر تیمم کر لو کیونکہ پانی اور مٹی کا رب ایک ہی ہے اور کنوئیں میں اتر کر قوم کے پانی کو خراب نہ کرو۔

۱۰۔ سألتہ عن رجل کان فی سفر وکان معہ ماء فنسیہ وتیمم وصلّی ثم ذکر ان معہ ماءً قبل ان یخرج الوقت قال علیہ ان یتوضأ ویعید الصلوٰۃ قال وسألتہ عن تیمم الحائض والجنب سواء اذا لم یجدا ماءً قال نعم (موثق)

میں نے پوچھا اگر ایک شخص سفر میں ہو اور اس کے ساتھ پانی ہو لیکن وہ بھول جائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر یاد آئے کہ پانی اس کے ساتھ ہے اور وقت نماز باقی ہے فرمایا فرمایا وضو کرے نماز کا اعادہ کرے میں نے پوچھا کیا حائض اور جنب کا تیمم یکساں ہے فرمایا ہاں

باب ۲۷ سفر اور قلت آب

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اصابتہ جنابۃ فی السفر ولیس معہ ماء الا قلیل وخاف ان ھو اغتسل ان یعطش قال ان خاف عطشاً فلا یھریق منہ قطرۃ ولیتیمم بالصعید فان الصعید احبّ الیّ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی سفر میں جنب ہو جائے اور تھوڑا سا پانی ساتھ میں ہو اگر وہ اس سے غسل کرتا ہے تو پیاسا رہنے کا خوف ہے تو اسے چاہیے کہ ایک قطرہ اس میں سے صرف نہ کرے اور پاک مٹی پر تیمم کر لے اور پاک مٹی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یجنب ومعہ من الماء قدر ما یکفیہ لشربہ ایتیمم

میں نے پوچھا اگر کوئی جنب ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی بقدر پینے کے ہو تو کیا وہ تیمم کرے

او يتوضأ قال التيمم افضل الا ترى انه انما جعل عليه نصف الطهور

یا وضو فرمایا تیمم افضل ہے کیا تم نہیں جانتے کہ آدھا پاک کرنے والا وہ بھی ہے ۔

۳ - قلت لابي عبد الله عليه السلام امام قوم اصابته جنابة في السفر وليس معه ماء يكفيه للغسل ايتوضأ بعضهم ويصلي بهم قال لا ولكن يتيمم ويصلي بهم فان الله عزوجل قد جعل التراب طهورا (حسن)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص پیشنماز ہے وہ سفر میں جنب ہو گیا اور اس کے ساتھ اتنا پانی نہیں کہ غسل کر لے آیا وہ وضو کرے اور ان کے ساتھ نماز پڑھ لے فرمایا نہیں بلکہ تیمم کر کے ان کو نماز پڑھائے اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے

۴ - قال ان كانت الارض مبتلة وليس فيها تراب ولا ماء فانظر اجف موضع تجده فتيمم من غباره او شئ مغبر وان كان في حال لا تجد الا الطين فلا باس ان يتيمم به (حسن)

فرمایا اگر زمین تر ہو اور وہاں خشک مٹی نہ ہو اور پانی بھی نہ ہو تو دیکھو کوئی خشک جگہ ہے اگر ہو تو اس کے غبار سے تیمم کرو یا کوئی شے ایسی ہو جس پر غبار ہو اور اگر گیلی مٹی کے سوا ملے ہی نہیں تو اس پر تیمم کر لیا جائے ۔

باب ۳۴ اگر جنب کو برف کے سوا کچھ نہ ملے

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اجنب في سفر ولم يجد الا الثلج او ماء جامدا فقال هو بمنزلة الضرورة يتيمم ولا ارى ان يعود الى هذه الارض التي توبق دينه

میں نے پوچھا اس شخص کے لئے جو سفر میں جنب ہوا اور سوائے برف کے کچھ نہ پائے یا جما ہوا پانی ملے فرمایا مجبوری ہے تیمم کر لے اور اس کو چاہیے کہ ایسی زمین پر پھر نہ جائے جہاں اس کا دین برباد ہوتا ہو

۲ - قال اذا اجنب فعليه ان يغتسل على ما كان منه وان احتلم تيمم (مرفوع)

فرمایا اگر جنب ہو تو اس کو چاہیے کہ جس طرح ہو سکے غسل کرے اور اگر احتلام ہوا ہو (اور پانی نہ ملے) تو تیمم کر لے

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اصابته الجنابة في ليلة باردة يخاف على نفسه التلف ان اغتسل قال يتيمم ويصلي فاذا امن البرد اغتسل واعاد الصلوة (مرسل)

میں نے سوال کیا اگر کوئی جنب ہو ایسی ٹھنڈی رات میں کہ غسل کرنے کی صورت میں جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھے اور جب سردی جاتی رہے تو غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے ۔

باب ۱۴ گیلی مٹی پر تیمم

۱ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کنت فی حال لا تقدر الا علی الطین فتیمم بہ فان اللہ اولی بالعذر اذا لم یکن معک ثوب جاف او لبد تقدر ان تنفضہ وتیمم بہ (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم ایسے حال میں ہو کہ گیلی مٹی کے سوا ملے ہی نہیں تو اسی پر تیمم کر لو خدا عذر کا بہتر قبول کرنے والا ہے یہ اس وقت ہو جبکہ تمہارے پاس نہ خشک کپڑا ہو اور نہ خشک نمدہ

باب ۱۵ زخم خوردہ اور چیچک والے کا تیمم

۱ ۔ قال سألت ابا جعفر علیہ السلام عن الرجل یکون بہ القرح والجراحۃ یجنب قال لا بأس بان لا یغتسل ویتیمم (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارہ میں جس کے پھوڑا ہو یا زخم ہو اور وہ جنب ہو جائے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ غسل نہ کرے اور غسل کے بدلے تیمم کرے

۲ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال یتیمم المجدور والکسیر بالتراب اذا اصابتہ الجنابۃ (حسن)

جس کے چیچک نکلی ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور وہ جنب ہو جائے تو تیمم کر لے

۳ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن مجدور اصابتہ جنابۃ قال ان کان اجنب فلیغتسل وان کان احتلم فلیتیمم (مرفوع)

حضرت نے فرمایا چیچک والا اگر جنب ہے تو اسے غسل کرنا ہوگا اور اگر خواب میں احتلام ہوا ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے

۴ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ذکر لہ ان رجلاً اصابتہ جنابۃ علی جرح کان بہ فأمر بالغسل فکز فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قتلوہ قتلہم اللہ انما کان دواء العی السؤال (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نبی صلعم سے ذکر کیا گیا کہ ایک زخمی شخص جنب ہوا ۔ لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا ۔ نہاتے وقت وہ کپکپایا اور مر گیا رسول اللہ نے فرمایا ان لوگوں نے اسے قتل کیا خدا ان کو قتل کرے عاجز کی دوا سوال ہے یعنی جو جاہل ہے اسے چاہیئے کہ اہل علم سے پوچھے ۔

۵ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قیل لہ ان فلاناً اصابتہ جنابۃ وھو مجدور فغسلوہ فمات فقال

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے کہا گیا کہ فلاں چیچک میں مبتلا تھا وہ جنب ہوا لوگوں نے اسے نہلایا وہ مر گیا

تبلوہ الاسا لوالا تیمموہ ان شفاء العی السوال
روی ذلک فی الکبیر والمبطون یتیمم ولا یغتسل (حسن)

انھوں نے اس کو قتل کیا کیوں نہیں، انھوں نے اہل علم سے پوچھا، اور کیوں نہیں اس کو تیمم کرایا عاجز کی شفا سوال میں ہے یعنی پوچھنا چاہیے۔ یہی صورت اس کے لئے جس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا استسقا کا بیمار ہو وہ تیمم کرے غسل نہ کرے

باب ۴۶ نوادر

۱۔ قال دخلت علی الرضا علیہ السلام وبین یدیہ ابریق یرید ان یتہیأ للصلوٰۃ فدنوت لاصب علیہ فابی ذلک وقال مہ یا حسن فقلت لہ لم تنہانی ان اصب علی یدیک تکرہ ان اوجر قال توجر انت واوزر انا فقلت لہ وکیف ذلک فقال اما سمعت اللہ عزوجل یقول فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا وہا انا ذا اتوضأ للصلوٰۃ وہی العبادۃ فاکرہ ان یشرکنی فیہا احد (ضعیف)

میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے پانی بھرا لوٹا رکھا تھا اور نماز کا تہیہ کر رہے تھے۔ میں قریب گیا تاکہ اعضا پر پانی ڈالوں حضرت نے منع کیا اور فرمایا اے حسن ٹھہرو میں نے کہا آپ مجھے ہاتھوں پر پانی ڈالنے سے کیوں روکتے ہیں کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ مجھے اس کا اجر ملے فرمایا تم کو تو اس کا اجر مل جائے گا ہم گناہ کے بوجھ تلے ہوں گے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا کیا تم نے یہ قول خدا نہیں سنا۔ جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے میں نماز کے لئے وضو کرنا چاہتا ہوں اور نماز عبادت ہے پس میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں کسی کو شریک کر دوں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ افتتاح الصلوٰۃ الوضوء وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم (ضعیف)

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کا شروع وضو ہے اور اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل تسلیم ہے۔

۳۔ کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فسئلہ رجل من المغیرۃ عن شیء من السنن فقال ما من شیء یحتاج الیہ احد من ولد آدم الا وقد جرت فیہ من اللہ ومن رسولہ سنۃ عرفہا من عرفہا وانکرہا من انکرہا فقال رجل فما السنۃ فی دخول الخلاء

میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا سنتوں کے متعلق فرمایا کوئی شے ایسی نہیں جس کی طرف اولاد آدم میں سے کوئی محتاج ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول کی سنت جاری ہے جس نے پہچانا اس نے پہچانا جس نے انکار کیا اس نے انکار کیا اس نے کہا بیت الخلا کے لئے کیا سنت ہے

قال تذكرني وتعوذ بالله من الشيطان الرجيم فاذا فرغت قلت الحمد لله على ما اخرج مني الاذى في يسر وعافية قال الرجل فالانسان يكون على تلك الحال ولا يصبر حتى ينظر الى ما يخرج منه قال انه ليس في الارض آدمي الا ومعه ملكان موكلان به فاذا كان على تلك الحال ثنيا برقبته ثم قالا يا ابن آدم انظر الى ما كنت تكدح له في الدنيا الى ما هو صائر (مجهول)

فرمایا اللہ کا ذکر کرو اور اللہ سے پناہ مانگو شیطان رجیم کے شر سے جب فارغ ہو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور آرام و راحت میں لایا۔ اس نے کہا انسان ایسی حالت میں کب دیکھتا ہے کہ اس سے کیا نکلا فرمایا روئے زمین پر کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں جب وہ اس حال میں ہوتا ہے تو اس کی گردن کو گھما دیتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جس کے لئے تو نے دنیا میں تکلیف اٹھائی تھی وہ ایک کس صورت میں تجھے نظر آ رہا ہے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال من توضأ فتمندل كانت له حسنة وان توضأ ولم يتمندل حتى يجف وضوءه كانت له ثلاثون حسنة (ضعيف)

فرمایا صادق آل محمد نے جو شخص وضو کرکے اسے رومال سے خشک کرے اس کے لئے صرف ایک حسنہ ہے اور اگر وضو کرکے وضو کا پانی خود ہی خشک ہو جانے دے تو اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔

۵ - قال ابو الحسن عليه السلام من توضأ للمغرب كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في نهاره ما خلا الكبائر ومن توضأ لصلوة الصبح كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في ليلته الا الكبائر

فرمایا امام علیہ السلام نے جو نماز مغرب کے لئے وضو کرے تو یہ کفارہ ہوگا ان گناہوں کا جو اس نے دن میں کئے ہونگے سوائے گناہان کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے تو کفارہ ہوگا ان گناہوں کا جو رات میں کئے ہوئے سوائے گناہان کبیرہ کے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال بينا امير المؤمنين قاعد ومعه ابنه محمد اذ قال يا محمد ائتني باناء من ماء فاتاه به فصبه بيده اليمنى على يده اليسرى ثم قال الحمد لله الذي جعل الماء طهورا ولم يجعله نجسا فقال اللهم حصن فرجي واعفه واستر عورتي وحرمهما على النار ثم استنشق فقال اللهم لا تحرم علي ريح الجنة واجعلني ممن يشم ريحها وطيبها وريحانها

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے فرزند محمد حنفیہ تھے فرمایا اے محمد پانی لاؤ وہ لے آئے آپ نے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا پھر فرمایا حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے پانی کو طاہر بنایا اور نجس نہ قرار دیا پھر فرمایا یا اللہ محفوظ رکھ میری شرمگاہ کو اور میری ستر پوشی کر اور ان دونوں پر آتش دوزخ کو حرام کر پھر ناک میں پانی ڈال کر فرمایا یا اللہ مجھ پر جنت کی خوشبو کو حرام نہ کرنا اور رکھیے ان لوگوں میں جو جنت کی خوشبو سونگھنے والے ہوں۔

ثم تمضمض فقال اللهم انطق لساني بذكرك

پھر کلی کی اور فرمایا یا اللہ اپنے ذکر سے میری زبان گویا کر

واجعلني ممن ترضى عنه ثم غسل وجهه فقال اللهم
بيض وجهي يوم تسود فيه الوجوه ولا تسود وجهي يوم
تبيض فيه الوجوه ثم غسل يمينه فقال اللهم اعطني
كتابي بيميني والخلد بيساري ثم غسل شماله فقال
اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة الى
عنقي واعوذبك من مقطعات النيران ثم مسح راسه
فقال اللهم غشني برحمتك وبركاتك وعفوك
ثم مسح على رجليه فقال اللهم ثبت قدمي على الصراط
يوم تزل فيه الاقدام واجعل سعيي فيما يرضيك عني
ثم التفت الى محمد فقال يا محمد من توضأ بمثل ما توضأت
وقال مثل ما قلت خلق الله له من كل قطرة ملكا يقدسه
ويسبحه ويكبره ويهلله ويكتب له ثواب ذلك (مجہول)

اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو راضی ہے پھر چہرہ
دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ جس دن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں میرے
چہرہ کو سفید رکھنا اور میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا جس دن لوگوں کے چہرے
سفید ہوں پھر داہنا ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ روز قیامت
میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں ہو اور خلد میرے بائیں ہاتھ میں
پھر بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں
نہ دینا اور اس کو میری گردن میں لٹکا ہوا قرار نہ دینا میں تجھ سے پناہ
مانگتا ہوں آتش دوزخ کے شعلوں سے پھر سر کا مسح کرتے ہوئے فرمایا
یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی رحمت و عفو و برکت
کو مجھ پر نازل فرما پھر پیروں کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ صراط پر مجھے
ثابت قدم رکھنا جبکہ اس روز لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں اور
میری سعی کو ایسا قرار دے جس سے تو مجھ سے راضی ہو
پھر فرمایا اے محمد جو میری طرح وضو کرے اور جو میں نے کہا ہے وہ
کہے تو خدا اس کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح و تقدیس
و تکبیر و تہلیل کرتا ہے اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا
جاتا ہے۔

سمعت ابا جعفر عليه السلام وهو يحدث الناس بمكة صلى
رسول الله صلى الله عليه وآله الفجر ثم جلس مع اصحابه حتى طلعت الشمس
فجعل يقوم الرجل بعد الرجل حتى لم يبق معه الا رجلان انصاري
وثقفي فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وآله قد علمت ان لكما
حاجة تريدان ان تسألا عنها فان شئتما اخبرتكما بحاجتكما قبل
ان تسألاني وان شئتما فاسألا عنها قالا بل تخبرنا قبل ان نسألك
عنها فان ذلك اجلى للعمى وابعد من الارتياب واثبت للايمان
فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اما انت يا اخا ثقيف فانك
جئت تسألني عن وضوئك وصلاتك ما لك في ذلك من الخير
اما وضوءك فانك اذا وضعت يدك في انائك ثم قلت
بسم الله تناثرت منها ما اكتسبت من الذنوب فاذا غسلت

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ وہ مکہ میں لوگوں سے بات چیت کر رہے
تھے کہ رسول اللہ نے صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد اصحاب کے پاس بیٹھے
یہاں تک کہ سورج نکل آیا لوگ ایک ایک کر کے اٹھ کھڑے ہوئے مگر دو
شخص بیٹھے رہے ایک انصاری تھا دوسرا ثقفی آپ نے ان دونوں سے فرمایا
میں سمجھ گیا تم دونوں کی کوئی حاجت ہے جسے تم بیان کرنا چاہتے ہو اگر
تم کہو تو میں بیان کر دوں انھوں نے کہا ضرور ہی بیان فرمائیں
کیونکہ آپ کا بیان جہالت کو دور کرنے والا ہوگا اور شک کو
دور کر کے ایمان کو برقرار رکھنے والا ہوگا - فرمایا اے بھائی
ثقیف تو اس لئے آیا ہے کہ مجھ سے پوچھتا ہے وضو اور نماز کے متعلق
پوچھے کہ اس میں تیرے لئے بہتری کیا ہے - رہا وضو تو جب تم
اپنا ہاتھ وضو کے لئے برتن میں ڈالتے ہو اور بسم اللہ کہتے ہو تو تمہارے

وجهك سقطت الذنوب التي اكتسبتها عيناك بنظرهما و فوك فاذا غسلت ذراعك تناثرت الذنوب عن يمينك وشمالك فاذا مسحت برأسك وقدميك تناثرت الذنوب التي مشيت اليها على قدميك فهذا لك في وضوءك (ضعيف)

گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب منہ پر کلی ڈالتے ہو تو تم نے اپنی آنکھوں سے نظر کر کے اور اپنے منہ سے بول کر جو گناہ کئے ہیں وہ سب جھڑ جاتے ہیں اور جب تم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا تو جو گناہ داہنے اور بائیں ہاتھ سے کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں اور جب پیروں کا مسح کرتے ہو تو جو گناہ پیروں سے کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں یہ ہے تمہارا وضو

۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال الوضوء شطر الايمان (صحيح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وضو ایمان کا ایک حصہ ہے

۸ - عن سماعة قال كنت عند ابي الحسن عليه السلام فصلى الظهر والعصر بين يدي وجلست عنده حتى حضرت المغرب فدعا بوضوء فتوضأ للصلوة ثم قال لي توضأ فقلت جعلت فداك انا على وضوء فقال وان كنت على وضوء ان من توضأ للمغرب كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في يومه الا الكبائر ومن توضأ للصبح كان وضوءه ذلك كفارة لما مضى من ذنوبه في ليلته الا الكبائر (ضعيف)

راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا حضرت نے میرے سامنے ظہر و عصر کی نماز پڑھی جب مغرب کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا وضو کر لو میں نے کہا میں وضو سے ہوں فرمایا اگرچہ تم وضو سے ہو لیکن جو کوئی مغرب کے لئے وضو کرے گا تو وہ اس دن کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے گا تو وہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا جو رات کو کئے ہوں سوائے گناہان کبیرہ کے

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام الطهر على الطهر عشر حسنات (مرسل)

وضو پر وضو کر لینا دس حسنات کی برابر ہے

۱۰ - عن ابي عبد الله عليه السلام اذا فرغ احدكم من وضوءه فليأخذ بماء فيمسح به قفاه يكون ذلك رقبته من النار (مرسل محمول على التقيه)

فرمایا حضرت نے جب تم میں سے کوئی وضو تمام کر لے تو پانی لے کر گردن کا مسح کرے یہ آگ سے بچانے والا ہے (یہ حدیث بنا بر تقیہ ہے اور اس کے راویوں کا سلسلہ صحیح نہیں)

۱۱ - عن ابي الحسن عليه السلام قال قلت له الرجل يغتسل بماء الورد ويتوضأ به للصلوة قال لا بأس بذلك (ضعيف)

جو شخص آب گلاب سے غسل اور وضو کرے تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں (علامہ مجلسی مراۃ العقول میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اس کے راوی موثق نہیں علمائے شیعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ آب مضاف سے غسل اور وضو درست نہیں۔)

۱۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن يمس عظم الميت قال اذا كان جاز سنة فليس به بأس (ضعيف)

پوچھا جو مردہ کی ہڈی کو چھوئے اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اگر ایک سال اس پر گزر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

١٣ - قال ابو جعفر عليه السلام اذا كان الرجل نائماً في المسجد الحرام او مسجد الرسول صلى الله عليه وآله فاحتلم او اصابته جنابة فليتيمم ولا يمرّ في المسجد الحرام الا متيمماً حتى يخرج منه ثم يغتسل وكذلك الحائض اذا اصابها الحيض تفعل كذلك ولا بأس ان يمرّا في سائر المساجد ولا يجلسان فيها (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر کوئی مسجد الحرام یا مسجد رسول میں سو گیا ہو اور اسے احتلام ہو جائے یا جنابت کی صورت ہو تو فوراً تیمم کرے اور مسجد الحرام سے تیمم کی صورت میں گزرے جب تک اس سے باہر آئے پھر غسل کرے یہی حکم حائض کے لئے ہے ہاں اور تمام مساجد سے گزر سکتا ہے مگر ان میں بیٹھ نہیں سکتا۔

١٤ - قال سألته عن رجل رعف فامتخط فصار بعض ذلك الدم قطعاً صغاراً فاصاب اناءه هل يصلح الوضوء منه فقال ان لم يكن شيء يستبين في الماء فلا بأس وان كان شيئاً بيّناً فلا يتوضّأ منه (موثق)

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کے نکسیر پھوٹ نکلی ہو اور چند قطرے پانی کے برتن میں گر جائیں تو اس پانی سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا اگر کوئی شے ظاہر بظاہر پانی میں معلوم نہ ہو تو اس سے وضو کر لو ورنہ نہ کرو

١٥ - قال سألته عن حيّة دخلت حبّاً فيه ماء وخرجت منه قال ان وجد ماء غيره فليهرقه (مرفوع)

میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا اگر سانپ مٹکے میں داخل ہو جائے اور اس میں پانی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا اگر اور پانی ہو تو اسے گرا دو

١٦ - سألته عن رجل رعف وهو يتوضّأ فقطر قطرة في انائه هل يصلح الوضوء منه قال لا

اگر کسی کے بحالت وضو کرتے کے نکسیر پھوٹے اور اس کا قطرہ پانی میں جا پڑے تو اس سے وضو نہ کرو۔

١٧ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن رجل احتاج الى الوضوء للصلاة وهو لا يقدر على الماء فوجد بقدر ما يتوضّأ به بمائة درهم او بالف درهم وهو واجد لها يشتري ويتوضّأ او يتيمم قال لا بل يشتري قد اصابني مثل ذلك فاشتريت وتوضّأت وما يسرّني بذلك مال كثير (صحيح)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز کے لئے پانی کا محتاج ہو اور اسے بقدر وضو پانی سو یا ہزار درہم میں ملتا ہو اور وہ خرید سکتا ہو تو خرید کر وضو کرے یا تیمم کرلے فرمایا خرید کر وضو کرے مجھے اس جگہ مال کثیر خوش نہیں رکھ سکتا۔

کتاب الحیض

۱۔ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام ان اللہ تبارک وتعالیٰ حد للنساء فی کل شھر مرۃ (ضعیف)

فرمایا صادق آل محمدؑ نے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مہینہ میں ایک بار کی حد رکھ دی ہے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عزوجل ان ارتبتم فقال ما جاز الشھر فھو ریبۃ (حسن)

میں نے حضرت ابو عبداللہؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا اگر تم شک میں ہو فرمایا جو ایک ماہ سے تجاوز کر جائے وہ شک ہے

باب حیض اور طہر کی مدت

۱۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن ادنی ما یکون من الحیض فقال ثلثۃ واکثرہ عشرۃ (مجہول)

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اقل ما یکون الحیض ثلثۃ ایام واکثر ما یکون عشرۃ ایام (حسن)

حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

۳۔ سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن ادنی ما یکون من الحیض فقال ادناہ ثلثۃ واکثرہ عشر (صحیح)

ترجمہ اوپر ہے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لا یکون القرء فی اقل من عشرۃ ایام فما زاد اقل ما یکون عشرۃ من حین تطھر الی ان تری الدم (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا اور طہر کا زمانہ شمار ہوگا دوبارہ خون دیکھنے کے وقت تک۔

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ادنی الطھر عشرۃ ایام وذلک ان المرأۃ اول ما تحیض ربما کثیرۃ الدم فیکون حیضھا عشرۃ ایام فلا تزال کلما کبرت نقصت حتی ترجع الی ثلثۃ ایام فاذا رجعت الی ثلثۃ ایام ارتفع حیضھا ولا یکون اقل من ثلثۃ ایام فاذا رأت المرأۃ الدم فی ایام حیضھا ترکت الصلوٰۃ فان استمر بھا الدم ثلثۃ ایام فھی حائض وان انقطع الدم بعد ما رأتہ یوما او یومین

فرمایا حضرت نے کہ طہر کی مدت دس دن سے کم نہیں ہوگا جو عورت پہلی بار حائض ہوتی ہے تو بااوقات وہ زیادہ خون والی ہوتی ہے اور اسے دس دن خون آتا ہے اور جوں جوں وہ سن رسیدہ ہوتی جاتی ہے مدت کم ہوتی جاتی ہے تا اینکہ تین دن رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ حیض تین دن سے کم نہیں ہوتا جب عورت خون حیض دیکھے تو نماز کو ترک کر دے لیکن اگر یہ تین دن اسکی عادت بن جائیں تو حائض سمجھی جائیگی اور اگر

اغتسلت وصلّت وانتظرت من یوم رأت الدم الی عشرة ایام فان رأت فی تلک العشرة ایام من یوم رأت الدم یوماً او یومین حتی یتم لها ثلثة ایام فذلک الذی رأته فی اول الامر مع هذا الذی رأته بعد ذلک فی العشرة فهو حیض وان مرّ بها من یوم رأت الدم عشرة ایام ولم ترالدم فذلک الیوم والیومان الذی رأته لم یکن الحیض انما کان من علة اما قرحة فی جوفها واما من الجوف فعلیها ان تعید الصلوٰة ذلک الیومین التی ترکتها لانها لم تکن حائضاً فیجب ان تقضی ما ترکت من الصلوٰة فی الیوم والیومین وان تم لها ثلثة ایام فهو من الحیض وهو ادنی الحیض ولم یجب علیها القضاء ولایکون الطهر اقل من عشرة ایام فاذا حاضت المرأة وکان حیضها خمسة ایام ثم انقطع الدم اغتسلت وصلّت فان رأت بعد ذلک الدم ولم یتم لها من یوم طهرت عشرة ایام فذلک من الحیض تدع الصلوٰة فان رأت الدم من اول ما رأت الثانی الذی رأته تمام العشرة ایام ودام علیها عدة من اول ما رأت الدم الاول والثانی عشرة ایام ثم هی مستحاضة تعمل ما تعمل المستحاضة وقال کلما رأت المرأة فی ایام حیضها من صفرة او حمرة فهو من الحیض وکلما رأته بعد ایام حیضها فلیس من الحیض (مرسل)

خون ایک یا دو دن بعد منقطع ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور انتظار کرے دوبارہ خون آنے کا اس دن سے کہ خون دیکھا تھا دس دن تک اگر وہ ان دس دن میں دیکھے اس روز سے لگا کر جب اس نے ایک دن یا دو دن پہلی بار دیکھا تھا یہاں تک کہ تین دن پورے ہو جائیں تو وہ خون جو اول دیکھا تھا مع اس خون کے جو دس دن کے اندر دیکھا سب خون حیض ہوگا اور اگر دس دن گزر جائیں اور خون نہ دیکھے تو وہ ایک دن یا دو دن جن میں خون دیکھا تھا حیض میں شمار نہ ہوں گے بلکہ یا تو بیماری کا خون ہوگا یا اس زخم کا جو اس کے پیٹ کے اندر ہوگا پس ان دنوں میں جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا اعادہ کرے کیونکہ وہ حیض نہ تھا اس پر واجب ہے کہ جو نمازیں ایک دن یا دو دن ترک ہوئی ہیں انہیں بجا لائے اور اگر تین دن پورے ہو جائیں تو وہ حیض ہے اور وہ حیض کی کم سے کم مدت ہوگی ایسی صورت میں نماز کی قضا واجب نہیں اور طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا۔ جب عورت حائض ہو اور پانچ دن خون آکر منقطع ہو جائے تو وہ غسل کرکے نماز پڑھ لے اگر اس کے بعد خون دیکھے اور جس دن سے پہلے خون دیکھا تھا دس دن پورے نہیں تو یہ حیض ہی ہوگا ان ایام میں نماز چھوڑ دے اور اگر دس دن تمام ہونے کے بعد خون دیکھے اور اس نے شمار کر لیا ہے ان ایام کو پہلی بار خون دیکھنے کے بعد سے اور وہ دس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں تو وہ خون استحاضہ ہوگا اس کو چاہیے کہ مستحاضہ کا سا عمل کرے۔ اور عورت ایام حیض میں جو زردی یا سرخی دیکھے تو وہ حیض ہی سمجھی جائے گی اور بعد ایام حیض اگر دیکھے تو وہ حیض نہ ہوگا

باب ۲ قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا رأت المرأۃ الدم قبل عشرۃ فھو من الحیضۃ الاولیٰ وان کان بعد العشرۃ فھو من الحیضۃ المستقبلہ (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب عورت دس برس کی عمر سے پہلے خون دیکھے تو وہ حیض اول کہلاتا ہے اور اگر دس برس کے بعد دیکھے تو وہ حیض مستقبلہ ہوگا

۲۔ قال سئلتہ عن المرأۃ تری الدم قبل وقت حیضھا فقال اذا رأت الدم قبل وقت حیضھا فلتدع الصلوٰۃ فانہ ربما یعجل بھا الوقت فاذا کان اکثر من ایامھا التی تحیض فیھن فلتربص ثلثۃ ایام بعد ما یمضی ایامھا فاذا تربصت ثلثۃ ایام ولم ینقطع عنھا الدم فلتصنع کما تصنع المستحاضۃ (موثق)

میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو اپنے حیض کے وقت سے پہلے خون دیکھے فرمایا جب ایسا ہو تو نماز کو ترک کرے کیونکہ بسا اوقات وقت سے پہلے بھی آجاتا ہے پس اگر وہ ان ایام سے زیادہ آئے جو اس کے حیض کے ہیں تو تین دن تک اپنے ایام حیض گزرنے کے بعد انتظار کرے اگر منقطع نہ ہو تو وہ عمل کرے جو مستحاضہ والی عورت کرتی ہے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا کانت ایام المرأۃ عشرۃ ایام لم تستظھر واذا کانت اقل استظھرت (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر عورت کے دس دن حیض ہوں تو احتیاط نہ کرے اور اگر دس دن سے کم ہوں تو احتیاط کرے

باب ۳ قبل حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا

۱۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن المرأۃ تری الصفرۃ فی ایامھا فقال لا تصلی حتی ینقضی ایامھا وان رأت الصفرۃ فی غیر ایامھا توضأت وصلت (حسن)

میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے ایام حیض میں زردی دیکھے فرمایا نماز نہ پڑھے جب تک ایام ختم نہ ہوں اگر غیر ایام میں زردی دیکھے تو وضو کرکے نماز پڑھ لے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی المرأۃ تری الصفرۃ فقال ان کان قبل الحیض بیومین فھو من الحیض وان کان بعد الحیض بیومین فلیس من الحیض (حسن)

اگر عورت زردی ایام حیض سے دو روز پہلے دیکھے تو وہ حیض ہے اور حیض سے دو روز بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا رأت المرأۃ الصفرۃ قبل انقضاء ایام عدتھا لم تصل وان کانت صفرۃ بعد انقضاء قرءھا صلت

فرمایا اگر عورت قبل انقضائے مدت حیض زردی دیکھے تو نماز نہ پڑھے وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض دیکھے تو وہ حیض میں شامل نہیں۔ نماز پڑھے

۴ - قال سئل ابو عبد الله علیه السلام وانا حاضر عن امرأة ترى الصفرة فقال ما كان قبل الحيض فهو من الحيض وما كان بعد الحيض فليس منه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زردی اگر قبل حیض ہے تو وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض ہے تو وہ حیض نہیں

۵ - قال الصفرة قبل الحيض بيومين فهو من الحيض وبعد ايام الحيض ليس من الحيض وهي في ايام الحيض حيض (ضعيف)

فرمایا اگر حیض سے دو روز پہلے زردی دیکھے تو وہ حیض ہے اور اگر ایام حیض کے بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ایام حیض میں وہ حیض ہے

باب ۴ پہلی بار حیض دیکھنا

۱ - سئلته عن الجارية البكر اول ما تحيض فتقعد في الشهر يومين وفي الشهر ثلاثة ايام يختلف عليها لا يكون طمثها في الشهر عدة ايام سواء قال فلها ان تجلس وتدع الصلوة ما دامت ترى الدم ما لم يجز العشرة فاذا اتفق شهران عدة ايام سواء فتلك ايامها (موثق)

میں نے سوال کیا اس باکرہ کے متعلق جسے پہلی بار حیض آئے ایک مہینہ میں دو دن آیا اور دوسرے میں تین دن۔ ہر ماہ اختلافی صورت رہی کسی مہینہ چند روز برابر نہیں آیا فرمایا جب تک دس دن پورے نہ ہوں وہ جب تک خون دیکھے جائے نماز ترک کرے جب دو مہینے کے دن برابر ہو جائیں تو یہی اس کے ایام قرار پائیں گے۔

۲ - قلت لابي عبد الله عليه السلام المرأة ترى الدم ثلاثة ايام او اربعة قال تدع الصلوة قلت فانها ترى الطهر ثلاثة ايام او اربعة قال تصلي قلت فانها ترى الدم ثلاثة ايام او اربعة قال تدع الصلوة تصنع بينها وبين شهر فاذا انقطع الدم عنها والا فهي بمنزلة المستحاضة (ضعيف)

میں نے صادق آل محمد سے اس عورت کے متعلق جو خون کو تین چار روز دیکھے فرمایا نماز کو ترک کرے میں نے کہا اس نے تین چار روز طہر دیکھا فرمایا نماز پڑھے میں نے کہا اگر تین چار روز بعد پھر خون دیکھے فرمایا نماز ترک کرے اگر خون بند ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ مستحاضہ کا سا عمل کرے

۳ - قال سئلته عن جارية حاضت اول حيضها فدام دمها ثلاثة اشهر وهي لا تعرف ايام اقرائها فقال اقراءها مثل اقراء نسائها فان كانت نساؤها مختلفات فاكثر جلوسها عشرة ايام واقله ثلاثة ايام (ضعيف)

میں نے اس لڑکی کے متعلق سوال کیا جسے پہلی بار حیض آئے اور تین ماہ آئے اور وہ اپنے ایام حیض کو نہ جانے فرمایا اس کے حیض کے دن شمار ہونگے اس کے خاندان کی عورتوں کے ایام عادت کی بنا پر اگر خاندانی عورتوں کے ایام مختلف ہوں تو وہ دس دن قرار دے یا تین دن کم سے کم (جیسی صورت پیش آئے)

باب ۵ استبراء حائض

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سُئل عن امراۃ انقطع عنها الدم فلا تدری اطهرت ام لا قال تقوم قایماً وتلصق بجانب وتستدخل قطنة بیضاء وترفع رجلها الیمنیٰ فان خرج علی راس القطنة مثل رأس الذباب دم عبیط لم تطهر وان لم یخرج فقد طهرت تغتسل وتصلی (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جس کا خون آنا بند ہو گیا ہو لیکن وہ نہ جانے کہ طاہر ہو گئی یا نہیں۔ فرمایا وہ اپنا شکم دیوار سے لگا کر کھڑی ہو اور سفید روئی اپنی فرج میں داخل کرے اور داہنا پاؤں اٹھائے پھر روئی نکال کر دیکھے اگر روئی کے اوپر گاڑھا خون مکھی کے سر کی برابر بھی ہو تو وہ طاہر نہیں ہوئی اور اگر نہ نکلے تو وہ طاہر ہے غسل کرے اور نماز پڑھے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا ارادت الحائض ان تغتسل فتستدخل قطنة فان خرج فیها شئ من الدم فلا تغتسل وان لم ترشیئاً فلتغتسل وان رأت بعد ذلک صفرة فلتتوضأ ولتصل (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب عورت غسل کرنا چاہے تو پہلے روئی فرج میں داخل کرے اگر کچھ خون دکھائی دے تو غسل کرے ورنہ غسل کر لے اور اگر بعد میں زردی نظر آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت کیف تعرف الطامث طهرها قال تعمد برجلها الیسریٰ علی الحائط وتستدخل الکرسف بیدها الیمنیٰ فان کان ثم مثل راس الذباب خرج علی الکرسف فلم تطهر (ضعیف)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت طہر معلوم کرنے کے لئے بایاں پاؤں دیوار پر لگائے اور داہنے ہاتھ سے فرج میں روئی داخل کرے پس اگر مکھی کے سر کی برابر خون ظاہر ہو تو پاک نہیں ہوئی۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام انه بلغه ان نساء کانت احداهن تدعو بالمصباح فی جوف اللیل تنظر الی الطهر فکان یعیب ذلک ویقول متی کان النساء یصنعن هذا (صحیح)

امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر ملی کہ ایک عورت رات کو چراغ لیکر اپنے طہر کو دیکھتی ہے حضرت نے اسکو معیوب سمجھا اور فرمایا کب تک عورتیں ایسا کریں گی۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انه کان ینهی النساء ان ینظرن الی انفسهن فی المحیض باللیل ویقول انها قد تکون الصفرة والکدرة (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام منع کرتے تھے عورتوں کو اس سے کہ وہ چراغ کی روشنی میں اپنا حیض دیکھیں اور فرمایا وہ خون زرد اور سیاہی مائل بھی ہوتا ہے

۶۔ قال سئلت ابا الحسن الاخیر فقلت له ان ابنة شهاب تقعد ایاماً قرءها فاذا هی اغتسلت رأت

میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا کہ شہاب کی بیٹی چند روز حائض رہی پھر اس نے غسل کیا تو اس نے دیکھا

القطرة بعد القطرة قال فقال مُرها فالتقم باصل الحائط كما يقوم الكلب ثم تأمر امرأةً فلتغمز بين وركيها غمزاً شديداً فانه هو شئ يبقى في الرحم يقال له الاراقة وانه سيخرج كله ثم قال لا تخبروهن بهذا وشبهه وذروهن وعلتهن القذرة قال ففعلت المرأة الذي قال فانقطع عنها الدم فما عاد اليها حتى ماتت (مرسل)

قطرہ قطرہ فرمایا اس سے کہو وہ دیوار کی جڑ میں کتے کی طرح کھڑی ہو پھر کسی عورت سے کہے کہ دونوں کولھوں کے درمیان بھینچے تاکہ وہ چیز برآمد ہو جائے جو رحم کے اندر رہ جاتی ہے اور جس کو اراقہ کہتے ہیں وہ سب نکل جاتی ہے۔ ایسی باتوں کا عورتوں سے ذکر نہ کرو اور ان کو انکی حالت پر چھوڑ دو انکی بیماری نجاست کی ہے اس عورت نے ایسا ہی کیا تو اس کا خون منقطع ہو گیا اور مرتے دم تک اس نے عود نہ کیا۔

باب ۶ غسل حائض

۱۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام ان نساء اليوم احدثن مشطاً تعمد احداهن الى القرامل من الصوف تفعله المشطة تصنعه مع الشعر ثم تحشوه بالرياحين ثم تجعل عليه خرقة رقيقة ثم تخيطه بمسلة ثم تجعله في رأسها ثم تصيبها الجنابة قال كان نساء الاُول انما يمتشطن المقاديم فاذا اصابهن الغسل تغدر مرهن ان تروي رأسها من الماء وتعصره حتى يروى فاذا روى فلا بأس عليها قال قلت فالحائض قال تنقض المشط نقضاً (حسن)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اس زمانہ کی عورتوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا ہے کہ وہ نائن سے موباف میں بال گندھواتی ہیں وہ موباف میں بال لپیٹتی ہے اور خوشبوئیں بھرتی ہیں پھر بالوں پر باریک کپڑا رکھ کر سوئی سے سی دیتی ہیں۔ ایسی عورت میں غسل جنابت کیسے ہو گا فرمایا پہلے تو عورتیں آگے کی طرف بالوں کو جمع کرتی تھیں اور جب غسل کی ضرورت ہوتی تھی تو ان کو پھیلا دیتی تھیں تاکہ پانی سر تک پہنچے پھر بالوں کو نچوڑتی تھیں جب بال تر ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں میں نے حائض کے متعلق پوچھا فرمایا اسے اچھی طرح کنگھی کرنی چاہئیے تاکہ بال پھیل جائیں (چونکہ حیض تو مہینہ میں ایک ہی بار ہوتا ہے لہذا وہ اس زحمت کو گوارا کر سکتی ہے لیکن جنابت کی حالت چونکہ زیادہ ہوتی ہے لہذا جنب عورت کو اس زحمت سے بچایا گیا ہے مراۃ العقول)

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال الطامث تغتسل بتسعة ارطال من ماءٍ (مجهول)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حائض کے غسل کے لئے نو رطل پانی ہو (ایک رطل برابر پانچ پونڈ کے ہوتا ہے)

۳۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحائض ترى الطهر وهي في السفر وليس معها من الماء

میں نے حضرت سے پوچھا کہ ایک عورت سفر میں حیض سے فارغ ہوئی اور اس کے پاس اتنا پانی نہیں کہ

مایکفیها بغسلها وقد حضرت الصلوٰة قال اذا کان الماء بقدر ما تغتسل به فرجها فتغسله ثم تیمم و تصلی قلت فاتیها زوجها فی تلک الحال قال نعم اذا غسلت فرجها و تیممت فلا باس (ضعیف)

جو اس کے غسل کو کافی ہوا در نماز کا وقت آگیا ہو اور پانی اتنا باقی ہو اس سے اپنی فرج کو دھولے پھر تیمم کر کے نماز پڑھ لے میں نے کہا اس حال میں اس کا شوہر خواہش کرے فرمایا اگر فرج کو دھولیا ہے اور تیمم کر لیا ہے تو کوئی حرج نہیں

۴ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الحائض ما بلغ بلل الماء من شعرها اجزاها (صحیح)

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حائض عورت کے بال (غسل میں) تر ہو جائیں تو یہ کافی ہے

۵ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام فی الحائض تغتسل وعلی جسدها الزعفران لم یذهب به الماء قال لا باس (موثق)

حضرت نے فرمایا اس حائض کے متعلق جو اس حالت میں غسل کرے کہ زعفران بدن پر لگی ہوا ور وہ پانی سے نہ دھلے تو کوئی حرج نہیں

باب جنابت میں حیض ہونا

۱ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سالته عن المراۃ یجامعها زوجها فتحیض وهی فی المغتسل تغتسل اولا تغتسل قال قد جاءها ما یفسد الصلوٰة فلا تغتسل

میں نے سوال کیا ایسی عورت کے بارہ میں جس سے شوہر نے مجامعت کی ہوا ور وہ حائض ہو جائے اور وہ غسل خانہ میں ہو وہ غسل کرے یا نہ کرے فرمایا اسے وہ چیز حادث ہوئی ہے جو نماز کے لئے باعث فساد ہے لہٰذا غسل نہ کرے

۲ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سالته عن المراۃ تحیض وهی جنب هل علیها غسل الجنابة قال غسل الجنابة والحیض واحد (صحیح)

میں نے حضرت سے سوال کیا اس عورت کے متعلق جو حائض اور جنب دونوں ہو آیا وہ غسل جنابت کرے فرمایا جنابت اور حیض کے لئے ایک ہی غسل ہے

۳ ـ قلت لابی عبد الله علیہ السلام المراۃ تری الدم وهی جنب اتغتسل من الجنابة ام غسل الجنابة والحیض فقال قد اتاها ما هو اعظم من ذلک (مجهول)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو خون حیض دیکھے اور پھر جنب ہو آیا وہ غسل جنابت کرے یا جنابت اور حیض دونوں فرمایا جنابت حیض سے زیادہ بری چیز ہے

باب جمع حیض و استحاضہ

۱۔ سألوا ابا عبد الله علیه السلام عن الحائض و السنة فی وقتها فقال ان رسول الله صلی الله علیه و آله سن فی الحائض ثلث سنن بین فیها کل مشکل لمن سمعها و فهمها حتی لایدع لاحد مقالا فیه بالرای

اما احد السنن فالحائض التی لها ایام معلومة قد احصتها بلا اختلاف علیها ثم استحاضت و استمر بها الدم و هی فی ذلک تعرف ایامها و مبلغ عددها فان امرأة یقال لها فاطمة بنت ابی حبیش استحاضت فاتت ام سلمة فسألت رسول الله صلی الله علیه و آله عن ذلک فقال تدع الصلوة قدر اقرائها او قدر حیضها وقال انما هو عرق فامرها ان تغتسل و تستثفر بثوب و تصلی قال ابو عبد الله علیه السلام هذه سنة النبی صلی الله علیه و آله فی التی تعرف ایام اقرائها و لم تختلط علیها

الا تری انه لم یسئلها کم یوم هی و لم یقل اذا زادت علی کذا یوما فانت مستحاضه

لوگوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حائض اور اس کے وقت میں امور مسنونہ کے متعلق سوال کیا حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے اس کے متعلق ہر مشکل کو جو سننے اور سمجھنے والے کو پیش آئے اس طرح بیان کیا ہے کہ اس میں کسی کو رائے ظاہر کرنے کا موقع نہ رہا

پہلی سنت یہ ہے کہ جس حائض کے دن معین ہوں اور وہ شمار کرتی ہو پھر اس کو استحاضہ آئے اور یہ خون جاری رہے اور اس زمانہ میں اپنے ایام حیض اور تعداد ایام کو جانتی ہو (تو اس مسئلہ کا حل یوں بیان کیا گیا) ایک عورت فاطمہ بنت جبیش نامی کو استحاضہ آیا وہ ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئی انھوں نے حضرت رسولخدا سے اس مسئلہ کو پوچھا فرمایا بقدر اپنے ایام حیض نماز کو ترک کرے اور فرمایا وہ دوسرا خون رطوبت رحم ہے اور حکم دیا اس کو غسل کرنے اور کپڑا بدل کر نماز پڑھنے کا

امام علیہ السلام نے فرمایا یہی طریقہ ہے فرمودہ رسول اس عورت کے لئے جو اپنے حیض کے ایام کو پہچانتی ہو۔ اور گڑبڑ نہیں ہوتے

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ وہ نہیں پوچھتی کہ کتنے دن ہوئے اور نہ اگر ایک دن زیادہ ہو جائے تو اس سے یہ نہیں کہا جاتا کہ تو مستحاضہ ہے ۔

و انما سن لها ایاما معلومة ما کانت من قلیل او کثیر بعد ان تعرفها

اس کو اپنے حیض کے ایام معلوم رہتے ہیں کم ہوں یا زیادہ

و کذلک افتی ابی علیه السلام و سئل عن المستحاضة فقال انما ذلک عرق عابر او رکضة من الشیطان فلتدع الصلوة ایام اقرائها ثم تغتسل و تتوضأ لکل صلوة قیل و ان سال قال و ان سال مثل المثعب

اسی طرح فتویٰ دیا ہے میرے پدر بزرگوار نے جب حضرت سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا وہ یا تو رگ پھٹ جانے سے آتا ہے یا شیطانی کرشمہ ہے اس کو چاہیے کہ ایام حیض میں نماز کو ترک کرے اور ختم ہونے پر غسل کرے اور ایام استحاضہ میں وضو کرے ہر نماز کے لئے۔ کسی نے کہا جب وہ جاری رہے فرمایا ہاں چاہے سیل کی طرح ہو

قال ابو عبد الله علیہ السلام ھذہ تفسیر حدیث رسول الله صلی الله علیه و آله دعوموافقتہ فھذہ سنة التی تعرف ایامہا اقراءھا لا وقت لھا الا ایامھا قلت او کثرت

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ تفسیر ہے حدیث رسول کی اور یہ طریقہ ہے اس عورت کے لئے جسے اپنے حیض کے ایام کی تعداد معلوم ہو کم ہوں یا زیادہ

اما سنة التی قد کانت لھا ایام متقدمة لم اختلط علیھا من طول الدم فزادت او نقصت حتی اغفلت عددھا وموضعھا من الشھر فان سنتھا غیر ذلک

اور اس عورت کا طریقہ عمل جس کے دن پہلے ہو چکے اور خون کے زیادہ ہونے سے خلط ملط نہیں ہوا۔ خواہ کم دن ہوں یا زیادہ پھر وہ تعداد اور ایام کی شناخت مہینہ میں بھول جائے تو اس کے لئے مذکورہ طریقہ سے جداگانہ ہے۔

وذلک ان فاطمة بنت ابی حبیش اتت النبی صلی الله علیه و آله فقالت انی استحاض ولا اطھر فقال النبی لیس ذلک بحیض انما ھو عرق فاذا اقبلت الحیض فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی فکانت تغتسل فی کل صلوة وکانت تجلس فی مرکن لاختھا وکانت صفرة الدم تعلو الماء قال ابو عبد الله علیہ السلام اما تسمع رسول الله صلی الله علیه و آله امر ھذہ بغیر ما امر بہ تلک الا تراہ لم یقل لھا دعی الصلوة ایام اقرائک ولکن قال لھا اذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوة واذا ادبرت فاغسلی وصلی۔

یہی صورت تھی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول خدا کے پاس آئی اور کہا میں استحاضہ سے ہوں اور طاہر نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ رطوبت ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کر اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ لیس وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور اپنی بہن کے برتن میں جو کپڑے کا تھا جب بیٹھی تھی تو خون کا رنگ پانی پر غالب آجاتا تھا۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول خدا نے اسے وہ حکم دیا تھا جو غیر تھا پہلے والی کے حکم کے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس سے یہ نہیں کہا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر بلکہ یہ فرمایا کہ جب حیض آئے تب ترک کر اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھ۔

فھذا یبین ان ھذہ امرأة قد اختلط علیھا ایامھا لم تعرف عددھا ولا وقتھا الا تسمعھا تقول انی استحاض ولا اطھر وکان ابی یقول انھا استحیضت سبع سنین ففی اقل من ھذا یکون الریبة والاختلاط فلھذا احتاجت الی ان تعرف اقبال الدم من ادبارہ وتغیر لونہ من السواد الی غیرہ

یہ اس بات کا اظہار ہے کہ اس عورت پر اس کے ایام مشتبہ ہو گئے تھے اور وہ ان کی تعداد نہیں جانتی تھی اور نہ وقت معلوم تھا کیا تم نے نہیں سنا کہ اس نے کہا میں مستحاضہ ہوں اور طاہر نہیں ہوتی اور میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ سات سال تک حیض آیا پس اس سے کم مدت میں وہ شک و اختلاط میں مبتلا ہوئی کیونکہ وہ خون کے آنے بند ہونے اور اس کے رنگ جانچنے کی طرف محتاج ہوئی۔

وذلک ان الدم الحیض اسود یعرف ولو کانت تعرف

اور یہ اس لئے ہے کہ خون حیض کالا ہوتا ہے۔ اگر عورت

اما همنا فما احتاجت الى معرفة لون الدم لان السنة في الحيض ان يكون الصفرة والكدرة فما فوقها في ايام الحيض اذا عرفت حيضاً كله ان كان الدم اسود او غير ذلك فهذا ابان لك ان قليل الدم وكثيره في ايام الحيض حيض كله اذا كانت الايام معلومة فاذا جهلت الايام وعددها احتاجت الى النظر حينئذ الى اقبال الدم وادباره وتغير لونه ثم تدع الصلوة على قدر ذلك

ولا ترى ان النبي صلى الله عليه واله قال اجلسي كذا وكذا يوماً فما زادت فانت مستحاضة كما لم يأمر الاولى بذلك وكذلك ابي عليه السلام افتى في مثل هذا وذاك ان امرأة من اهلنا استحاضت سألت ابي عليه السلام عن ذلك فقال اذا رايت الدم البحراني فدعي الصلوة واذا رأيت الطهر ولو ساعة من نهار فاغتسلي وصلّي

قال ابو عبد الله عليه السلام واري جواب ابي عليه السلام ههنا غير جوابه في المستحاضة الاولى الا ترى انه قال تدع الصلوة ايام اقرائها لانه نظر الى عدد الايام وقال ههنا اذا رأت الدم البحراني فلتدع الصلوة فامرها ههنا ان تنظر الى الدم اذا اقبل و دبر وتغير وقوله البحراني يشبه معنى قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان دم الحيض اسود يعرف وانما سماه ابي بحرانياً لكثرته ولونه فهذه سنة النبي صلى الله عليه وآله في التي اختلط ايامها حتى لا تعرفها وانما تعرفها بالدم ما كان من قليل الايام وكثيره

ایام کا علم رکھتی ہے تو اس کو خون کا رنگ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حیض میں زردی اور میلا پن ہوتا ہے پس ایام حیض میں جو خون آئے وہ سب خون حیض ہے خواہ کالا ہو یا کوئی اور رنگ کم مقدار میں ہو یا زیادہ۔ زمانۂ حیض کا خون حیض ہی میں شمار ہوگا بشرطیکہ عورت کو ایام حیض معلوم ہوں اور اگر نہ معلوم ہوں اور نہ انکی تعداد یاد ہو تو وہ محتاج ہوگی نظر کرنے کی خون کی آمد اور انقطاع کی طرف۔ تب وہ اس کے لحاظ سے نماز ترک کرے گی۔

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت رسولخدا نے اس عورت سے فرمایا بیٹھا رہ اتنے اتنے دن پس اگر ایام معینہ سے زیادہ خون آئے تو وہ استحاضہ والی ہے۔ پہلی قسم والی عورت کو ایسا حکم نہیں دیا۔ اور میرے پدر بزرگوار کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ ہمارے خاندان کی ایک عورت کو استحاضہ آیا اس نے میرے پدر بزرگوار سے سوال کیا فرمایا جب خون سنسناکر نکلے تو نماز کو ترک کر اور جب طہر کو دیکھے چاہے وہ دن میں ایک ہی گھنٹہ ہو تو غسل کرکے نماز پڑھ لے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں دیکھتا ہوں کہ میرے والد کا جواب غیر ہے اس جواب کے جو پہلی مستحاضہ کے بارہ میں تھا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر نظر کرتے ہوئے ایام حیض کی تعداد پر اور یہاں فرمایا جب تو خون کا سوزش سے نکلنا دیکھے تو نماز کو ترک کر یہاں دیکھنا ہے خون کی آمد و انقطاع کو اور تغیر رنگ کو اور حضرت کا قول بحرانی مشابہ ہے قول رسول سے کہ خون حیض سیاہی سے پہچانا جاتا ہے اور اس کا نام بحرانی اس لئے ہے کہ وہ زیادہ مقدار میں رنگ والا ہوتا ہے پس یہ طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام گڑبڑ ہوگئے ہوں اور وہ ان کو نہ پہچانتی ہو اور شناخت ہوگی اس کو خون سے خواہ کم دن آئے یا زیادہ

قال واما السنة الثالثة هي التي ليس لها ايام متقدمة ولم تر الدم قط ورأت اول ما ادركت فاستمر بها فان سنة هذه غير سنة الاولى والثانية وذلك ان امرأة يقال لها حمنة بنت جحش اتت رسول الله صلى الله عليه وآله وقالت اني استحضت حيضة شديدة فقال احتشي كرسفاً فقالت انه اشد من ذلك اني اثجه ثجاً فقال تلجمي وتحيضي في كل شهر في علم الله ستة ايام او سبعة ثم اغتسلي غسلاً وصومي ثلاثة وعشرين او اربعة وعشرين واغتسلي للفجر غسلاً واخري الظهر وعجلي العصر واغتسلي غسلاً واخري المغرب وعجلي العشاء واغتسلي غسلاً

فرمایا تیسرا طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام پہلے ہوچکے ہوں اور پھر خون نہ دیکھے اور بعد کو تھوڑا سا دیکھے اور وہ جاری رہے تو اس کے حکم پہلی اور دوسری کے خلاف ہے ایک عورت حمنہ نامی حضرت رسول خدا کے پاس آئی اور کہا مجھے زور کے ساتھ حیض آرہا ہے فرمایا فرج پر گدی رکھو اس نے کہا وہ زیادتی سے آرہا ہے میں نے گدی رکھی مگر وہ رکا نہیں فرمایا اس پر لنگوٹ باندھو اور ہر ماہ چھ یا سات دن حیض کے سمجھو اور غسل کرکے روزہ رکھو ۲۳ یا ۲۴ دن اور صبح کی نماز کے لئے غسل کیا اور ظہر کی نماز میں تاخیر کرا اور عصر کی نماز میں جلدی کر لینی دونوں ایک غسل سے ادا کیا پھر مغرب کی نماز میں دیر کرا اور عشا کی نماز میں جلدی اور دونوں کو ایک ہی غسل سے پڑھ لے۔

قال ابو عبد الله عليه السلام فاراه قد سن في هذه غير ما سن في الاولى والثانية وذلك لان امرها مخالف لهما هاتيك الاخرى الا ترى ان ايامها لو كانت اقل من سبع وكانت خمسا او اقل من ذلك ما قال لها تحيضي سبعاً فيكون قد امرها بترك الصلوة اياماً وهي مستحاضة غير حائض وكذلك لو كان حيضها اكثر من سبع وكانت ايامها عشراً او اكثر لم يامرها بالصلوة وهي حائض

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ صورت پہلی اور دوسری صورت کے خلاف ہے اس لئے کہ اس کا معاملہ ان دونوں کے معاملہ کے خلاف ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اس کے ایام سات سے کم ہوتے پانچ ہوتے یا اس سے کم تو یہ نہ فرماتے کہ سات دن حیض شمار کر پھر آپ نے حکم دیا ترک نماز کا چند روز درانحالیکہ وہ مستحاضہ غیر حائض تھی اس لئے کہ اگر اس کا حیض سات دن سے زیادہ ہوتا اور اس کے ایام دس یا اس سے زیادہ ہوتے تو حیض کی حالت میں حضرت اس کو نماز کا حکم نہ دیتے

ثم مما يزيد هذا بياناً قوله عليه السلام لها تحيضي وليس يكون التحيض الا للمرأة التي تريد ان تكلف ما تعمل الحائض الا تراه لم يقل لها اياما معلومة تحيضي ايام حيضك ومما يبين هذا قوله لها في علم الله فهذا بين واضح ان هذه لم يكن لها ايام قبل ذلك قط وهذه سنة التي استمر بها الدم اول ما تراه

مزید بیان حضرت کا اس کے متعلق یہ ہے کہ عورت حیض کو سمجھے اور نہیں ہوتا حیض کا عمل مگر اس عورت سے جو ارادہ کرے اس عمل کا جو ایک حائض عورت کرتی ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس سے یہ نہیں کہا ایام معلومہ میں اپنے کو حیض والا سمجھ اور اس کی وضاحت ہے حضرت کا یہ فرمانا "فی علم اللہ" کیونکہ اس عورت کے لئے اگرچہ خدا ہر بات کا جاننے والا ہے تو الا ایام معلومہ تھے

اقصى وقتها سبع واقصى طهرها ثلث وعشرون حتى نصير لها ايام معلومة لينتقل اليها بجميع حالات استحاضة وعلى هذه السنن الثلث لا تكاد ابدا تخلو من واحدة منهن

ان كانت لها اياما معلومة من قليل او كثير فهي على ايامها وخلقها التي خلقت عليها ليس فيه عدد معلوم موقت غير ايامها فان اختلطت الايام عليها وتقدمت و تأخرت وتغير عليها الدم الوانا فسنتها اقبال الدم وادباره وتغير حالاته

ان لم يكن لها ايام قبل ذلك واستحاضت اول ما رأت فوقتها سبع وطهرها ثلث وعشرون وان استمر بها الدم اشهرا فعلت في كل شهر كما قال لها وان قطع الدم في اقل من سبع او اكثر من سبع فانها تغتسل ساعة ترى الطهر وتصلي فلا تزال كذلك حتى تنظر ما يكون في الشهر الثاني فان انقطع الدم لوقته في الشهر الاول سواء حتى توالى عليه حيضتان او ثلاث فقد علم الآن ان ذلك قد صار لها وقتا وخلقا معروفا تعمل عليه وتدع ما سواه ويكون سنتها فيما تستقبل ان استحاضت قد صارت سنة الى ان تجلس اقراءها وانما جعل الوقت ان توالى عليها حيضتان او ثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وآله للتي تعرف ايامها دعي الصلوة ايام اقرائك فعلمنا انه لم يجعل القرء الواحد سنة لها فيقول دعي الصلوة ايام قرءك ولكن سن لها الاقراء وادناه حيضتان فصاعدا

اور یہ طریقہ ہے اس عورت کے لئے جس کا خون جاری رہے پہلے جو دیکھے اس کا انتہائی وقت سات دن ہے اور طہر کا وقت ۲۳ دن یہاں تک کہ اس کے ایام مقرر ہو جائیں تاکہ وہ انکی طرف نقل کرے۔ استحاضہ والی عورت کے یہ تین طریقے ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی ایک طریقہ ضرور ہوگا

اور اگر اس کو بنابر عادت اپنے ایام حیض معلوم ہوں کم ہوں یا زیادہ تو اپنے ایام کے مطابق عمل کرے اور یہ ایام بلحاظ اسکی خلقت کے ہونگے ورنہ غیر ایام کی تعداد اور تعین وقت ہوگا اور اگر ایام مخلوط اور مقدم و موخر ہوں اور خون کے مختلف رنگ ہوں تو اس کا طریقہ عمل خون کے آنے تجدید ہونے اور حالات کے تغیر پر ہوگا۔

اور اگر اس سے پہلے اسے حیض نہ آیا ہو اور حیض کو پہلی بار دیکھے تو اس کا وقت سات دن اور طہر کے ۲۳ دن ہیں اور اگر خون چند ماہ آئے تو ہر ماہ وہی کرے جو بتایا گیا ہے اور اگر خون سات دن سے کم تین دن یا سات دن سے زیادہ میں قطع ہو جائے تو طہر کو دیکھتے ہی غسل کرے اور نماز پڑھے اسی طرح کرتی رہے پھر دیکھے کہ دوسرے مہینے کیا ہوتا ہے پس اگر خون منقطع ہو جائے پہلے مہینہ کی طرح تو دونوں یا تینوں حیض برابر ہو جائیں گے اور یہ جانا جائے گا کہ اس کے لئے وقت اور عادت کا تعین ہو گیا جس پر وہ عمل کرے گی اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دے گی اور یہی اس کا طریقہ مستقبل میں رہیگا اگر استحاضہ آنے لگے تو ایام حیض کے بعد اس کا عمل ہوگا اور نہ تین حیضوں کے بعد اس کا وقت مقرر ہوگا

اور یہ موافق اس قول رسول کے ہے اس عورت کے لئے جو ایام کو پہچانتی ہے تو وہ ایام حیض میں نماز ترک کرے اس سے ہم نے جانا کہ حضرت نے ایک بار کے حیض کو سنت نہیں قرار دیا ورنہ حضرت فرماتے نماز کو ترک کردے پہلے ایام حیض میں بلکہ سنت قرار دیا چند بار کے حیض کو جو کم سے کم دو بار یا زیادہ ہو

اختلط علیها ایامها وزادت ونقصت حتی لا تقف منها علی حین ولا من الدم علی لون عملت باقبال الدم وادباره ولیس لها سنۃ غیر هذا لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغتسلی ولقولہ ان دم الحیض اسود یعرف کقول ابی علیہ السلام اذا رأت الدم البحرانی فان لم یکن الامر کذلک ولکن الدم اطبق علیها فلم تزل الاستحاضۃ دارۃ وکان الدم علی لون واحد وحالۃ واحدۃ فسنتها السبع والثلاث والعشرون لان قصتها کقصۃ حمنۃ حین قالت انی اثجہ ثجا (مرسل)

اور اگر اس کے ایام مخلوط ہو جائیں زیادہ یا کم یہاں تک کہ وہ ایک حد پر نہ ٹھہرے اور خون کے رنگ سے شناخت کرے تو اس کو ایام کا حال خون کے آنے اور بند ہونے سے معلوم کرنا ہوگا اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب حیض آئے تو نماز ترک کرے اور جب رک جائے تو غسل کرے اور حضور نے فرمایا کہ خون حیض کالا ہوتا ہے اور میرے پدر بزرگوار نے اس کو یوں سمجھایا کہ جب وہ تیزی اور زیادتی سے خون آتا دیکھے ۔ اور اگر اس طرح نہ ہو اور خون مطابق سابق ہو اور استحاضہ جاری ہو اور خون ایک رنگ کا ہو اور ایک حالت کا ہو تو اس کے حیض کے دن سات ہونگے اور ۲۳ دن طہر کے جیسا کہ حمنہ کا معاملہ تھا جب اس نے کہا تھا روکتی ہوں پورے زور کے ساتھ ۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المستحاضۃ تنظر ایامها فلا تصلی فیها ولا یقربها بعلها فاذا جازت ایامها ورأت الدم یثقب الکرسف اغتسلت للظهر والعصر تؤخر هذہ وتعجل هذہ وتغتسل للصبح وتحتشی وتستثفر ولا تحنی وتضم فخذیها فی المسجد وسائر جسدها خارج ولا یاتیها بعلها ایام قرئها وان کان الدم لا یثقب الکرسف توضأت ودخلت المسجد وصلت کل صلوٰۃ بوضوء وهذہ یاتیها بعلها الا فی ایام حیضها (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مستحاضہ اپنے ایام پر نظر رکھے ان دنوں میں جو ایام حیض ہوں نماز نہ پڑھے اور نہ اپنے شوہر کے پاس جائے ہاں جب ایام حیض ختم ہو جائیں اور یہ دیکھے کہ خون روئی کو پھوڑ کر باہر نکل آیا ہے تو ظہر و عصر کی نماز کے لئے غسل کرے تاخیر کرے نماز ظہر میں اور جلدی کرے نماز عصر میں اور مغرب و عشا کے لئے بھی ایسا ہی کرے اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے یعنی تاخیر کرے نماز مغرب میں اور جلدی کرے عشا میں اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے اور گدی رکھے اور کپڑا باندھے اور مسجد میں اپنی رانوں کو ملائے نہیں اور شوہر سے مقاربت نہ کرے اور اگر خون روئی کو پھوڑ کر نہیں نکلا تو وضو کرے اور ہر نماز وضو کے بعد پڑھے اور سوائے ایام حیض اپنے شوہر سے مقاربت کر سکتی ہے ۔

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المرأۃ تستحاض فقال قال ابو جعفر علیہ السلام سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عن المرأۃ تستحاض فامرها ان

میں نے حضرت سے مستحاضہ کے بارہ میں پوچھا فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ سے مستحاضہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا ایام حیض میں رکی رہے

تمکث ایام حیضها لا تصلی فیها ثم تغتسل و تستدخل قطنة و تستذفر و تستثفر بثوب ثم تصلی حتی یخرج الدم من وراء الثوب و قال تغتسل المرأة الدمیة بین کل صلاتین و الاستذفار ان تطیب و تستجمر بالدخنة و غیر ذلک و الاستثفار ان تجعل مثل ثفر الدابة

ایام حیض میں۔ ان ایام میں نماز نہ پڑھے پھر غسل کرے اور داخل کرے روئی کو مقام مخصوص میں اور اسے کپڑے سے کس کر باندھے اور نماز پڑھے یہاں جب خون کپڑے یا روئی سے پھوٹ نکلے تو اس کو چاہیے کہ دو نمازوں کے درمیان غسل کرے اور کپڑا بدلے اور صفائی کرے اور دھونی وغیرہ دے لے اور کپڑا اس طرح باندھے جیسے چوپایہ کا تنگ باندھا جاتا ہے

۴۔ قال المستحاضة اذا ثقب الدم الکرسف اغتسلت لکل صلاتین و للفجر غسلا و ان لم یجز الدم الکرسف فعلیها الغسل کل یوم مرة و الوضوء لکل صلوٰة و ان اراد زوجها ان یاتیها فحین تغتسل هذا ان کان دما عبیطا و ان کانت صفرة فعلیها الوضوء (موثق)

مستحاضہ کے متعلق فرمایا اگر خون گدی کو پھوڑ دے تو ہر دو نماز کے لئے غسل کرے اور اگر خون تجاوز نہ کرے تو ہر روز ایک بار غسل کرے اور اگر شوہر مقاربت کا ارادہ کرے تو غسل کے بعد جبکہ خون گاڑھا ہو اور اگر زرد ہو تو صرف وضو کرلے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المستحاضة تغتسل عند صلوٰة الظهر و تصلی الظهر و العصر ثم تغتسل عند المغرب فتصلی المغرب و العشا ثم تغتسل عند الصبح فتصلی الفجر و لا بأس ان یاتیها بعلها اذا شاء الا ایام حیضها فیعتزلها زوجها قال و قال لم تفعله امرأة قط احتسابا الا عوفیت من ذلک (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے استحاضہ والی وقت نماز ظہر غسل کرے اور اس سے نماز ظہر و عصر دونوں پڑھے پھر غسل کرکے نماز مغرب و عشا پڑھے پھر ایک غسل نماز صبح کے لئے کرے۔ اس کا شوہر جب چاہے اس سے مجامعت کر سکتا ہے سوائے ایام حیض کہ اس زمانہ میں شوہر کو اس سے الگ رہنا چاہیے اور عورت کبھی ایسا نہ کرے اجر پانے کے لئے مگر جبکہ اس سے نجات مل جائے

۶۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت له جعلت فداک اذا امکثت المرأة عشرة ایام تری الدم ثم طهرت فمکثت ثلثة ایام طاهرة ثم رأت الدم بعد ذلک اتمسک عن الصلوٰة قال لا هذه مستحاضة تغتسل و تستدخل قطنة بعد قطنة و تجمع بین الصلوتین بغسل و یاتیها زوجها ان اراد (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اگر عورت دس روز ایام حیض میں رہے۔ پھر خون دیکھے پھر بند ہو جائے اس کے بعد پھر خون دیکھے تو کیا وہ نماز کو ترک کرے فرمایا نہیں یہ استحاضہ ہے وہ غسل کرے اور روئی کے بعد روئی فرج میں رکھتی رہے اور دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھے اور غسل کرے اور اگر اس کا شوہر مجامعت کرنا چاہے تو کرلے

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن المرأة تحیض ثم تمضی و تنتظر طهرها و هی تری الدم قال فقال تستظهر

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حائض ہوا اور طہر کا وقت گزرنے کے بعد وہ پھر خون دیکھے

يوما ان كان حيضها دون العشرة ايام فان استمر الدم
فهي مستحاضة وان انقطع الدم اغتسلت وصلت - قال
قالت له فان المرأة يكون حيضها سبعة ايام او ثمانية
ايام حيضها دائم مستقيم ثم تحيض ثلاثة ايام ثم ينقطع
عنها الدم فترى البياض لا صفرة ولا دما قال تغتسل
وتصلي قلت تغتسل وتصلي وتصوم ثم يعود الدم
قال اذا رأت الدم امسكت عن الصلوة والصيام قلت
فانها ترى الدم يوما وتطهر يوما قال فقال اذا رأت الدم
امسكت واذا رأت الطهر صلت فاذا مضت ايام حيضها
واستمر بها الطهر صلت فاذا رأت الدم فهي مستحاضة
قد انتظمت لك امرها كله (مرسل)

فرمایا ایک دن انتظار کرے اگر حیض دس دن سے کم ہے اور خون
جاری رہے تو وہ مستحاضہ ہوگی اور اگر خون منقطع ہو جائے تو
غسل کرکے نماز پڑھے میں نے کہا ایک عورت کا حیض سات یا
آٹھ دن مستقلا ہوتا ہے پھر وہ تین دن خون حیض دیکھتی ہے
اور وہ خون پھر منقطع ہو جاتا ہے اور سفیدی دیکھتی ہے نہ زردی
فرمایا غسل کرکے نماز پڑھے میں نے کہا وہ غسل کرکے نماز پڑھ سکتی ہے
روزہ رکھ سکتی ہے پھر خون آنے لگتا ہے فرمایا جب خون دیکھے تو نماز
روزہ کو ترک کرے میں نے کہا ایک دن خون دیکھ کر دوسرے
روز پاک ہو جاتی ہے فرمایا جب خون دیکھے تو ترک جائے اور جب
طہر دیکھے تو نماز پڑھے پھر اگر خون دیکھے تو مستحاضہ ہو گی اب یہ تمہارے
لئے پورا بیان عورت کے متعلق ہو گیا -

باب ۹ حیض اور استحاضہ کی شناخت

(۱) عن ابي عبد الله عليه السلام امرأة فسألته عن المرأة
يستمر بها الدم فلا تدري حيض هو او غيره قال فقال لها
ان دم الحيض حار عبيط اسود له دفع وحرارة ودم
الاستحاضة اصفر بارد فاذا كان للدم حرارة ودفع و
سواد فلتدع الصلوة قال فخرجت وهي تقول والله
لو كانت امرأة ما زاد على هذا

ایک عورت نے صادق آل محمد سے سوال کیا اس عورت کے متعلق
جس کو خون جاری ہوا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ خون حیض ہے یا استحاضہ
تو کیا کرے فرمایا خون حیض گرم گاڑھا سیاہی مائل اور اچھل کر
سوزش سے نکلتا ہے اور استحاضہ کا خون زرد اور ٹھنڈا ہوتا
ہے پس جب خون سوزش سے اچھل کر نکلے اور سیاہ ہو تو نماز
ترک کرے - یہ سنکر وہ عورت کہتی ہوئی نکلی کہ اگر بتانے والی
عورت ہوتی تو اس سے زیادہ نہ بتا سکتی -

۲ - قال ابو عبد الله عليه السلام ان دم الاستحاضة
والحيض ليس يخرجان من مكان واحد ان دم الاستحاضة
بارد ودم الحيض حار

فرمایا حضرت نے کہ استحاضہ اور حیض دونوں ایک ہی جگہ سے خارج
نہیں ہوتے استحاضہ کا خون ٹھنڈا ہوتا ہے اور حیض کا گرم -

۳ - قال سألتني امرأة منا ان ادخلها على ابي عبد الله
عليه السلام فاستأذنت لها فدخلت ومعها مولاة لها

مجھ سے ایک عورت نے کہا میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتی
ہوں میں نے اس کے لئے اجازت لی وہ اپنی خادمہ کے ساتھ آئی

فقالت له یا ابا عبد الله قوله تعالیٰ زیتونة لاشرقیة
ولاغربیة" ما عنی بهذا فقال یا ایها المرأة ان الله
لم یضرب الامثال للشجرة انما ضرب الامثال لبنی آدم
سلی عما تریدین قالت اخبرنی عن اللواتی باللواتی ما
حدهن فیه قال حد الزنا انه اذا کان یوم القیامة
اتی بهن فالبس مقطعات من نار وقذفن بهن فی النار
ایها المرأة ان اول من عمل بهذا العمل قوم لوط و
استغنی الرجال بالرجال فبقی النساء بغیر الرجال ففعلن
کما فعل رجالهن یستغنی بعضهن ببعض قالت له اصلحک
الله ما تقول فی المرأة تحیض فتجوز ایام حیضها قال ان کان
ایام حیضها دون عشرة ایام استظهرت بیوم واحد
ثم هی مستحاضة قالت فان الدم یستمر بها الشهر و
الشهرین والثلاثة کیف تصنع بالصلوة قال تجلس
ایام حیضها ثم تغتسل لکل صلوتین قالت له ان ایام حیضها
تختلف علیها وکان یتقدم الحیض الیوم والیومان
والثلاثة ویتأخر مثل ذلک فما علمها به قال دم
الحیض لیس به خفاء هو دم حار تجد له حرقة ودم
الاستحاضة دم فاسد بارد قال فالتفت الی مولاتها
فقالت اترأه کان امرأة مرة

اور اس نے حضرت سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے کہ وہ چراغ
روشن ہے اس درخت زیتون کے روغن سے) جو نہ مشرقی ہے نہ غربی
حضرت نے فرمایا اے عورت یہ مثال خدا نے درخت کی نہیں بیان کی
ہے بلکہ اس سے بعض بنی آدم مراد ہیں۔ اچھا اب جو دریافت کرنا
چاہتی ہے وہ دریافت کر۔ اس نے کہا مجھے ان عورتوں کی سزا بتائیے
جو عورتوں کے ذریعہ سے اپنی خواہش مجامعت پوری کر لیتی ہیں۔ فرمایا
انکی وہی سزا ہے جو زنا کی ہے۔ روز قیامت ان کو بلایا جائے گا
اور آگ کا لباس پہنا کر ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اے عورت
یہ عمل قوم لوط کا سلسلہ ہے کہ وہ مردوں سے اپنی ضرورت کو پورا
کرتے تھے اور عورتیں بغیر مردوں کے رہ جاتی تھیں پس وہ وہی
کرتی تھیں جو مرد کرتے تھے اور اس طرح ایک عورت دوسری سے
اپنی خواہش پوری کر لیتی تھی۔

اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے آپ اس عورت کے بارہ میں
کیا فرماتے ہیں جو حائض ہوا اور اس کے حیض کے دن گزر جائیں
فرمایا اگر اس کے حیض کے دن دس دن سے کم ہیں تو ایک دن
انتظار کرنے اور پھر جو خون آئے وہ استحاضہ ہو گا اس نے کہا اگر
یہ سلسلہ ایک ماہ دو ماہ یا تین ماہ رہے تو نماز کیسے پڑھے فرمایا ایام
حیض میں تو ترک کرے اس کے بعد ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے
اس نے کہا اگر ایام حیض مختلف ہوں اور حیض آئے ایک دن دو دن
یا تین دن اور بعد میں اسی طرح آئے تو کیا صورت ہوگی فرمایا
حیض کا خون کوئی پوشیدہ چیز نہیں وہ گرم ہوتا ہے اور سوزش
سے نکلتا ہے اور استحاضہ کا خون فاسد اور ٹھنڈا ہوتا ہے
یہ سنکر اس نے اپنی کنیز سے کہا کیا معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت
کسی بار عورت رہے ہوں

باب ۱ شناخت خون حیض و بکارت و زخم

۱۔ قال تزوج بعض اصحابنا جاریۃ معصراً لم تطمث فلما
افتضها سال الدم فمکث سائلاً لا ینقطع نحواً من عشرۃ
ایام قال فاروها القوابل ومن ظنوا انہ یبصر ذلک
من النساء فاختلفن فقال بعض ھذا من دم الحیض
وقال بعضھم ھو من دم العذرۃ فسألوا عن ذلک فقھاءھم
کابی حنیفۃ وغیرہ من فقھاءھم فقالوا ھذا شیء قد اشکل
والصلوۃ فریضۃ واجبۃ فلتتوضأ ولتصل ولیمسک عنھا
زوجھا حتی تری البیاض فان کان دم الحیض لم تضرھا
الصلوۃ وان کان دم العذرۃ کانت قد ادت الفریضۃ
ففعلت الجاریۃ ذلک وحججت فی تلک السنۃ فلما صرنا
بالمنی بعثت الی موسی بن جعفر علیھما السلام فقلت جعلت
فداک ان لنا مسئلۃ فتاذن لی فاتیک واسئلک عنھا
فبعث الی اذا ھدات الرجل وانقطع الطریق فاقبل ان شاء اللہ
قال خلف فرعیت اللیل حتی اذا رایت الناس قد قل اختلافھم
بمنی توجھت الی مضربہ فلما کنت قریبا اذا انا باسود قاعد
علی الطریق فقال من الرجل فقلت خلف بن حماد قال ادخل
بغیر اذن فقد امرنی ان اقعد ھھنا فاذا اتیت اذنت
لک فدخلت وسلمت فرد السلام وھو جالس علی
فراشہ وحدہ ما فی الفسطاط غیرہ فلما صرت بین یدیہ
سألنی وسألتہ عن حالہ فقلت لہ ان رجلا من موالیک
تزوج جاریۃ معصراً لم تطمث فلما افتضھا سال الدم
فمکث سائلا لا ینقطع نحوا من عشرۃ ایام وان القوابل
اختلفن فی ذلک فقال بعضھن دم الحیض وقال بعضھن
دم العذرۃ فما ینبغی لھا ان تصنع قال فلتتق اللہ

خلف بن حماد نے بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے ایسی لڑکی
سے شادی کی جسے ابھی تک حیض نہیں آیا تھا جب اس نے ازالۂ
بکارت کیا تو خون جاری ہو گیا اور تقریباً دس روز تک جاری رہا
اس نے دائیوں اور ڈاکٹروں کو دکھایا انھوں نے اختلاف کیا
بعض نے کہا یہ خونِ حیض ہے بعض نے کہا یہ خونِ بکارت ہے
پھر انھوں نے فقہا سے پوچھا جیسے ابوحنیفہ وغیرہ انھوں نے کہا
یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے۔ نماز چونکہ واجب ہے لہٰذا وضو کرکے نماز
پڑھے لیکن جب تک خون بند نہ ہو شوہر اس کے پاس نہ جائے
اگر یہ خونِ حیض ہے تو نماز پڑھنا کوئی نقصان نہ دے گا اور اگر خون
ازالۂ بکارت ہے تو اس نے نماز ادا کر ہی لی۔ اس عورت نے ایسا ہی
کیا اسی سال میں حج کو گیا جب ہم منیٰ میں پہنچے تو میں نے امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام کے پاس آدمی بھیجا کہ ایک سخت مشکل درپیش ہے اگر آپ
اجازت دیں تو حاضر ہو کر دریافت کروں آپ نے کہلا بھیجا جب لوگ
ٹھہر جائیں اور آمد و رفت کم ہو جائے تو تم آ جانا۔ میں رات کا انتظار
کرتا رہا جب دیکھا کہ منیٰ میں آمد و رفت کم ہو گئی ہے تو میں مضرب کی طرف چلا
جب قریب پہنچا تو میں نے ایک حبشی غلام کو وہاں بیٹھا پایا اس نے مجھ سے
پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میرا نام خلف بن حماد ہے اس نے کہا بے اجازت
چلے آؤ مجھے حضرت نے یہاں بیٹھنے کا حکم دیا ہے جب حضرت کے پاس پہنچا
تو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا آپ خیمہ میں تنہا تھے۔ میں نے حضرت
کا حال پوچھا حضرت نے میرا پھر میں نے کہا میرے دوستوں میں سے
ایک نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے حیض ابھی تک نہ آیا تھا جب اس نے
اس سے مباشرت کی تو خون بہ نکلا اور وہ ایسا بہا کہ دس روز بند نہ ہوا
دائیوں وغیرہ کا اس بارہ میں اختلاف ہے بعض کہتی ہیں خونِ حیض ہے
بعض کہتی ہیں خونِ بکارت ہے فرمایئے وہ کیا کرے فرمایا اللہ سے ڈرے

فان کان من دم الحیض فلتمسک عن الصلوٰۃ حتی تری الطهر ولیمسک عنها بعلها وان کان من العذرۃ فلتتق اللّٰہ ولتتوضأ ولتصل ویاتیها بعلها ان احب ذلک فقلت له وکیف لهم ان یعلموا مما هو حتی یفعلوا ما ینبغی قال فالتفت یمیناً وشمالاً فی الفسطاط مخافۃ ان یسمع کلامه احد قال ثم نهد الیَّ فقال یا خلف سر اللّٰہ سر اللّٰہ فلا تذیعوه ولا تعلموا هذا الخلق اصول دین اللّٰہ بل ارضوا لهم ما رضی اللّٰہ لهم من ضلال قال ثم عقد بیده الیسری تسعین ثم قال تستدخل القطنۃ ثم تدعها ملیاً ثم تخرجها اخراجاً رفیقاً فان کان الدم مطوقاً فی القطنۃ فهو من العذرۃ وان کان مستنقعاً فی القطنۃ فهو من الحیض قال خلف فاستخفنی الفرح فبکیت فلما سکن بکائی قال ما ابکاک قلت جعلت فداک من کان یحسن هذا غیرک قال فرفع یده الی السماء وقال واللّٰہ انی ما اخبرک الا عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله عن جبرئیل علیه السلام عن اللّٰہ تعالیٰ (صحیح)

اگر وہ خون حیض ہے تو نماز سے رک جائے جب تک طاہر نہ ہو اس مدت میں اس کا شوہر اس کے پاس نہ جائے اور اگر وہ خون ازالۂ بکارت کا ہے تو وضو کر کے نماز پڑھے اور شوہر اگر چاہے تو اس کے پاس جائے میں نے کہا لوگ کیسے جانیں وہ کونسا خون ہے یہ سنکر حضرت نے دا ہنے بائیں خیمہ میں دیکھا اس خوف سے کہ کوئی آپ کا کلام سن نہ لے (کیونکہ فتویٰ حکومت کے خلاف حکم دینے والا گردن زدنی تھا) پھر مجھ سے فرمایا اے خلف یہ اللہ کا بھید ہے اللہ کا بھید ہے اسے شائع نہ کرو اور اس مخلوق کو دین خدا کی تعلیم دو اور خموش رہو انکی گمراہی پر جس طرح (مصلحتاً) اللہ خموش ہے۔ پھر فرمایا وہ روئی کو فرج میں داخل کرے اور کچھ دیر کے لئے چھوڑ دے پھر ہلکے سے باہر نکالے اگر روئی پر حلقہ ہے تو خون بکارت ہے اور اگر روئی پر پھیلا ہوا ہے تو خون حیض ہے۔ خلف کہتا ہے یہ سنکر میں خوش ہوا اور رونے لگا جب میرا گریہ رکا تو فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے کہا آپ کے سوا کوئی اس مسئلہ کا جواب اس خوبی سے نہیں دے سکتا آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا واللہ جو میں نے بتایا ہے وہ رسول سے اور انھوں نے جبریل سے اور انھوں نے خدا سے خبر دی ہے۔

۲۔ قال سئل ابو جعفر علیه السلام عن رجل افتض امرأته او امته فرأت دماً کثیراً لا ینقطع عنها یوماً کیف تصنع بالصلوٰۃ قال تمسک الکرسف فان خرجت القطنۃ مطوقۃ بالدم فانه من العذرۃ تغتسل وتمسک معها قطنۃ وتصلی فان خرج الکرسف منغمساً بالدم فهو من الطمث تقعد عن الصلوٰۃ ایام الحیضۃ (مرفوع)

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا جس نے اپنی عورت یا لونڈی کا ازالۂ بکارت کیا ہو اور بہت سا خون نکل پڑے اور دن بھر قطع نہ ہو تو وہ نماز کیسے پڑھے فرمایا فرج میں روئی رکھے اگر اس پر خون کا حلقہ بنا دیکھے تو وہ خون بکارت ہے غسل کرے اور روئی رکھے رہے اور نماز پڑھے اور اگر روئی خون میں ڈوبی ہوئی ہو تو وہ حیض ہے ایام حیض تک نماز نہ پڑھے

۳۔ قلت لابی عبد اللّٰہ علیه السلام فتاۃ منا بها قرحۃ فی فرجها والدم سائل لا تدری من دم الحیض او

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہماری ایک جوان عورت کی فرج میں زخم ہے جس سے خون نکل رہا ہے وہ نہیں جانتی کہ حیض ہے

دم القرح فقال مُرها فلتستلق على ظهرها ثم ترفع رجليها ثم تستدخل اصبعها الوسطى فان خرج الدم من الجانب الايمن فهو من الحيض وان خرج من الجانب الايسر فهو من القرحة

یا زخم کا خون ہے فرمایا اس سے کہو چت لیٹے اور دونوں پیر اٹھا کر اپنی بیچ کی انگلی فرج میں داخل کرے اگر خون داہنی طرف سے نکلتا معلوم ہو تو حیض ہے اور اگر بائیں جانب سے نکلے تو خون زخم ہے۔

باب ۱۱ حاملہ کا خون دیکھنا

۱۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ان ام ولدي ترى الدم وهي حامل كيف تصنع بالصلوة قال فقال لي اذا رأت الحامل الدم بعد ما يمضي عشرون يوماً من الوقت الذي كانت ترى فيه الدم من الشهر الذي كانت تقعد فيه فان ذلك ليس من الرحم ولا من الطمث فلتتوضأ وتحتشي بالكرسف وتصلي واذا رأت الحامل الدم قبل الوقت الذي كانت ترى فيه الدم بقليل او في الوقت من ذلك الشهر فانه من الحيضة فلتمسك عن الصلوة عدد ايامها التي كانت تقعد في حيضها فان انقطع الدم عنها قبل ذلك فلتغتسل ولتصل وان لم ينقطع الدم عنها الا بعد ما تمضي الايام التي كانت ترى فيها الدم فيما بينها وبين المغرب لا تسيل من خلف الكرسف فلتتوضأ ولتصل عند وقت كل صلوة ما لم تطرح الكرسف صبيباً لا يرقى فان عليها ان تغتسل في كل يوم وليلة ثلاث مرات وتحتشي وتصلي وتغتسل للفجر وتغتسل للظهر والعصر وتغتسل للمغرب والعشاء قال وكذلك تفعل المستحاضة فانها اذا فعلت ذلك اذهب الله بالدم عنها (صحیح)

۲۔ سالته عن المرأة الحبلى قد استبان حبلها ترى ما ترى الحائض من الدم قال تلك الهراقة من الدم

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا اگر میری کنیز نے بحالت حمل خون دیکھا تو اس کو نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں فرمایا حاملہ عورت جب خون دیکھے ان ایام معین کے دس دن بعد جن میں وہ ہر مہینے خون دیکھا کرتی ہے اور نماز سے رک جاتی ہے تو وہ خون نہیں وہ رحم سے نہیں آرہا اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور روئی بدل کر نماز پڑھے اور جب حاملہ اس وقت سے پہلے دیکھے جن ایام میں حیض ہوا کرتا ہے تھوڑا سا خون یا اس مہینے کے معین وقت میں تو وہ حیض ہوگا نماز ترک کرے بقدر ان ایام کے جن میں حیض ہوا کرتا ہے اگر اس سے پہلے خون بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر بند نہ ہو مگر ان ایام کے بعد جن میں خون حیض دیکھا کرتی ہے اور معلوم ہو کہ اس وقت اور مغرب کے درمیان وہ خون روئی سے باہر نہیں بہتا تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اس کو لازم ہے کہ ہر دن اور رات میں تین بار غسل کرے اور روئی بدلے اور نماز پڑھے ایک غسل صبح کو اور ایک غسل ظہر و عصر کے لئے اور ایک مغرب و عشا کے لئے ایسا ہی عمل استحاضہ والی کرے جب ایسا کرے گی تو اللہ اس کا خون بند کر دے گا

میں نے ایسی حاملہ کے متعلق سوال کیا جس کا حمل ظاہر ہو جائے

میں نے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جس کا حمل ظاہر ہو جائے اور وہ حیض والی کا سا خون دیکھے فرمایا خون کی تیزی سے ہے

إن كان دماً احمر كثيراً فلا تصلّ وان كان قليلاً اصفر فليس عليها الّا الوضوء (صحیح)

اگر وہ خون سرخ ہو اور زیادہ ہو تو نماز کو ترک کرے اور اگر کم ہو اور زرد ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔

۳۔ قال سألته عن الحبلى ترى الدم كما كانت ترى ايام حيضها مستقيماً في كل شهر فقال تمسك عن الصلوٰة كما كانت تصنع في حيضها فاذا طهرت صلّت (صحیح)

میں نے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو ویسا ہی خون دیکھے جیسا کہ مستقلاً ہر ماہ حیض کا خون دیکھتی ہے فرمایا نماز ترک کرے جس طرح حیض کے ایام میں کرتی ہے جب پاک ہو جائے تو نماز پڑھے

۴۔ قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن الحبلى ترى الدم وهي حامل كما كانت ترى قبل ذلك في كل شهر هل تترك الصلوٰة قال تترك اذا دام (صحیح)

میں نے امام علیہ السلام سے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو اسی طرح خون دیکھے جیسا کہ وہ ہر ماہ دیکھتی ہے آیا وہ نماز کو ترک کرے فرمایا ترک کرے اگر وہ جاری رہے

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الحبلى ترى الدم اتترك الصلوٰة قال نعم ان الحبلى ربما قذفت بالدم (صحیح)

میں نے حضرت سے پوچھا زنِ حاملہ کے متعلق جب اسے خون آئے کیا وہ نماز ترک کرے فرمایا ہاں بسا اوقات حاملہ کو بھی حیض آجاتا ہے۔

۶۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام جعلت فداك الحبلى ربما طمثت فقال نعم وذلك ان الولد في بطن امه غذاؤه من الدم فربما كثر ففضل عنه فاذا فضل دفعته فاذا دفعته حرمت عليها الصلوٰة (حسن) وفي رواية اخرى اذا كان كذلك تأخر الولادة

میں نے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا کیا وہ حائض ہوتی ہے فرمایا ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ رحم مادر میں بچہ کی غذا خون حیض ہوتی ہے اور جب یہ خون زیادہ ہو جاتا ہے اور بچہ کی ضرورت سے بچ رہتا ہے تو باہر نکال دیا جاتا ہے جب ایسا ہو تو نماز اس پر حرام ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جب ایسا ہوگا تو ولادت تاخیر سے ہوگی۔

باب ۱۲ زچہ کے متعلق

۱۔ قال النفساء تكف عن الصلوٰة ايام اقرائها التي كانت تمكث فيها ثم تغتسل وتعمل كما المستحاضة

میں نے زچہ کے متعلق پوچھا اسکو ان ایام میں نماز ترک کرنی چاہیے فرمایا ہاں پھر وہ غسل کرے اور اگر بعد میں خون آئے تو عمل مستحاضہ کرے۔

۲۔ قال قلت له ان امرأة عبد الملك ولدت فعدّ لها ايام حيضها ثم امرها فاغتسلت واحتشت وامرها ان تلبس ثوبين نظيفين فامرها بالصلوٰة

میں نے حضرت سے کہا کہ عبد الملک کی بی بی بچہ جنی اس نے ایام حیض کا شمار کیا پھر اس کو حکم دیا کہ غسل کرے اور روئی رکھے ستھرے کپڑے پہن لے پھر حکم دیا کہ نماز پڑھے

فقالت له لا تطيب نفسي أن أدخل المسجد فدعني أقوم خارجاً منه وأسجد فيه فقال قد أمر به رسول الله صلى الله عليه وآله قال فانقطع الدم عن المرأة ورأت الطهر وأمر علي بهذا قبلكم فانقطع الدم عن المرأة ورأت الطهر فما فعلت صاحبتكم قلت ما أدري (حسن)

۳۔ قال سألت امرأة أبا عبد الله عليه السلام فقالت إني كنت أقعد في نفاسي عشرين يوماً حتى أفتوني بثمانية عشر يوماً فقال أبو عبد الله عليه السلام لِمَ أفتوك بثمانية عشر يوماً فقال رجل للحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله قال لأسماء بنت عميس حين نفست بمحمد بن أبي بكر فقال أبو عبد الله عليه السلام إن أسماء سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وقد أتى بها ثمانية عشر يوماً ولو سألته قبل ذلك لأمرها أن تغتسل وتفعل ما تفعل المستحاضة (مرفوع)

۴۔ قال قلت له النفساء متى تصلي قال تقعد بقدر حيضها وتستظهر بيومين فإن انقطع الدم اغتسلت واحتشت واستثفرت وصلت وإن جاز الدم الكرسف تعصبت واغتسلت ثم صلت الغداة بغسل والظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وإن لم يجز الدم الكرسف صلت بغسل واحد قلت والحائض قال مثل ذلك سواء فإن انقطع الدم عنها وإلا فهي مستحاضة تصنع مثل النفساء سواء ثم تصلي ولا تدع الصلاة على حال فإن النبي صلى الله عليه وآله قال الصلاة عماد دينكم (صحیح)

۵۔ قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول تجلس النفساء

اس عورت نے عبدالملک سے کہا میرا نفس گوارا نہیں کرتا کہ میں مسجد میں جاؤں پس اجازت دو کہ میں بیرون مسجد سجدہ کر لوں حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اس نے کہا پس عورت کا خون بند ہو گیا اور طہر ظاہر ہوا۔ حضرت نے فرمایا علی علیہ السلام نے بھی تم سے پہلے ایک عورت کو ایسا حکم دیا تھا اور اس عورت کا خون بند ہو گیا اور طہر ظاہر ہوا تھا۔ اچھا یہ تمہاری اس عورت نے کیا کیا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

ایک عورت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں نے نفاس میں بیس دن نماز نہ پڑھی حالانکہ لوگوں نے ۱۸ دن کا فتویٰ دیا ہے حضرت نے فرمایا انھوں نے اٹھارہ دن کا فتویٰ کیوں دیا۔ راوی حدیث نے کہا کہ اسما بنت کے بطن سے جب محمد ابن ابی بکر پیدا ہوئے تو ان سے رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ صورت یہ ہوئی کہ اسما نے یہ مسئلہ حضرت سے اٹھارہ دن بعد پوچھا تھا۔ اگر وہ اس سے پہلے پوچھتی تو آپ اسے حکم دیتے کہ غسل کرے اور مستحاضہ کا سا عمل کرے

میں نے پوچھا نفاس والی عورت کب نماز پڑھے فرمایا وہ نماز سے بقدر اپنے ایام حیض کے رکی رہے اور دو دن مزید انتظار کرے اگر خون منقطع ہو جائے تو خیر ورنہ غسل کرے اور گدی باندھے اور نماز پڑھے اگر خون روئی سے تجاوز کر جائے تو بھی باندھے اور غسل کرکے نماز پڑھے صبح کی ایک غسل سے ظہر و عصر کی ایک غسل سے اور مغرب و عشا کی ایک غسل سے اور اگر روئی سے تجاوز نہ کرے تو صرف ایک غسل کافی ہے اور یہی حکم حائض کا ہے اگر خون بند ہو جائے وقت پر تو خیر ورنہ وہ استحاضہ والی ہے اس صورت میں نفاس والی کا سا عمل کرے۔ نماز پڑھے ترک نہ کرے رسول اللہ نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نفاس والی عورت بقدر

ایام حیضھا التی کانت تحیض ثم تستظھر وتغتسل وتصلی (موثق)

اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے پھر استظہار کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے۔

۷- قال تقعد النفساء ایامھا التی کانت تقعد فی الحیض وتستظھر بیومین (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ نفاس والی بقدر اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے

باب ۱۳ نفاس والی پاک ہونے کے بعد جو خون دیکھے

عن ابا الحسن الاول فی امرأۃ نفست فترکت الصلوٰۃ ثلاثین یوماً ثم طھرت ثم رأت الدم بعد ذلک قال تدع الصلوٰۃ لان ایامھا ایام الطھر وقد جازت مع ایام النفاس (موثق)

فرمایا امام علیہ السلام نے نفاس والی کے متعلق کہ نماز ترک کرے تیس دن پھر پاک ہو جائے اس کے بعد پھر خون دیکھے تو پھر نماز ترک کرے کیونکہ اس کا طہر کا زمانہ ایام نفاس میں گزر گیا۔ (علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور علمائے شیعہ کا اس میں بہت اختلاف ہے)

- عن امرأۃ نفست فمکثت ثلاثین یوماً او اکثر ثم طھرت وصلت ثم رأت دماً او صفرۃ قال ان کانت صفرۃ فلتغتسل ولتصل ولا تمسک عن الصلوٰۃ (صحیح)

بچہ ہونے کے بعد جس عورت کو تیس دن یا زیادہ خون آئے پھر پاک ہو اور نماز پڑھے تو فرمایا اگر زردی ہے تو غسل کر کے نماز پڑھے نماز سے باز نہ رہے

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المرأۃ یصیبھا الطلق ایاماً او یوماً او یومین فتری الصفرۃ او دماً قال تصلی ما لم تلد فان غلبھا الوجع ففاتتھا صلوٰۃ لم تقدر ان تصلیھا من الوجع فعلیھا قضاء تلک الصلوٰۃ بعد ما تطھر (موثق)

جو عورت چند دن ایک دن یا دو دن درد زہ میں مبتلا رہے اور زردی یا خون دیکھے تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک بچہ پیدا نہ ہو نماز پڑھے جائے۔ اگر درد کا غلبہ ہو اور نماز فوت ہو جائے اور درد کی وجہ سے بجا لانے پر قادر نہ ہو تو پاک ہونے کے بعد نمازوں کی قضا بجا لائے۔

باب ۱۴۔ اوقات نماز میں حائض پر کیا واجب ہے

سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الحائض تطھر یوم الجمعۃ وتذکر اللہ قال اما الطھر فلا ولکنھا تتوضأ

فرمایا حضرت نے اس حائضہ کے متعلق جو روز جمعہ طہارت کر کے ذکر الٰہی کرے کہ اس کا طہر تو نہ ہوگا ہاں وضو کرے

فی وقت الصلوٰۃ ثم تستقبل القبلہ وتذکر اللہ (حسن)

۲۔ سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ینبغی للحائض ان تتوضأ عند وقت کل صلوٰۃ ثم تستقبل القبلۃ و تذکر اللہ مقدار ما کانت تصلی (مجہول)

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال اذا کانت المرأۃ طامثاً فلا تحل لہا الصلوٰۃ وعلیہا ان تتوضأ وضوء الصلوٰۃ عند کل صلوٰۃ ثم تقعد فی موضع طاہر فتذکر اللہ عزوجل وتسبحہ وتہللہ وتحمدہ کمقدار صلوٰتہا ثم تفرغ لحاجتہا (حسن)

وقت نماز اور رو بقبلہ ہو کر ذکر خدا کرے

میں نے حضرت سے سنا کہ حائض کو چاہیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور رو بقبلہ ہو کر جتنی دیر نماز پڑھا کرتی ہے ذکر خدا کرے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حائض کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں ہر نماز کے لئے وقت نماز وضو کرے اور پاک جگہ بیٹھے اور اللہ کی تسبیح وتہلیل وحمد کرے اتنی دیر جتنی دیر وہ نماز پڑھتی ہے پھر اپنے کام میں لگے۔

باب ۱۵ وقت نماز داخل ہونے سے پہلے حائض ہونا

۱۔ قال سألت اباالحسن الاول علیہ السلام عن المرأۃ تری الطہر قبل غروب الشمس کیف تصنع بالصلوٰۃ قال اذا رأت الطہر بعد ما یمضی من زوال الشمس اربعۃ اقدام فلا تصلی الا العصر لان وقت الظہر دخل علیہا وہی فی الدم وخرج عنہا الوقت وہی فی الدم فلم یجب علیہا ان تصلی الظہر وما طرح اللہ عنہا من الصلوٰۃ وہی فی الدم اکثر قال واذا رأت المرأۃ الدم بعد ما یمضی من زوال الشمس اربعۃ اقدام فلتمسک عن الصلوٰۃ فاذا طہرت من الدم فلتقض صلوٰۃ الظہر لان وقت الظہر دخل علیہا وہی طاہر وخرج عنہا وقت الظہر وہی طاہر فضیعت صلوٰۃ الظہر فوجب علیہا قضاؤہا (موثق)

امام علیہ السلام سے پوچھا گیا اس عورت کے متعلق جو قبل غروب آفتاب پاک ہو وہ کیسے نماز پڑھے فرمایا جب طہر کو ایسے وقت دیکھے کہ صرف چار رکعت کا وقت باقی رہے تو صرف نماز عصر پڑھے کیونکہ ظہر کا وقت تو اس کے حیض میں گزرا اور ظہر کا وقت گزر گیا لہذا ظہر کی نماز اس پر واجب نہیں اور اگر ایسے وقت خون دیکھے کہ نماز کا وقت گزر چکا ہو تو نماز سے رک جائے اور پاک ہونے پر ظہر کی نماز کی قضا بجا لائے کیونکہ ظہر کا وقت طہر کی حالت میں داخل ہو چکا تھا اور ظہر کا وقت ایسی حالت میں گزرا جبکہ وہ طاہر تو اس نے ظہر کی نماز قضا کی لہذا اس کا ادا کرنا واجب

۲۔ قال سألت اباجعفر علیہ السلام عن الحائض تطہر عند العصر تصلی الاولیٰ قال لا انما تصلی الصلوٰۃ التی تطہر عندہا (مجہول)

میں نے امام علیہ السلام سے اس حائض کے متعلق سوال کیا جو وقت عصر طاہر ہوئی ہو وہ نماز ظہر بھی ادا کرے فرمایا نہیں وہ وہی نماز ادا کرے گی جس کے وقت میں پاک ہوئی

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا رأت المرأۃ الطہر وقد دخل علیہا وقت الصلوٰۃ ثم اخرت الغسل حتی دخل وقت صلوٰۃ الاخری کان علیہا قضاء تلک الصلوٰۃ التی فرطت فیہا واذا طہرت فی وقت فاخرت الصلوٰۃ حتی یدخل وقت الاخری ثم رأت دماً کان علیہا قضاء تلک التی فرطت فیہا (مجہول)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب عورت اپنے وقت طہر دیکھے کہ وقت نماز داخل ہو گیا ہو لیکن غسل میں تاخیر کرے اور دوسری نماز کا وقت آجائے پھر خون دیکھے تو اس پر اس نماز کی قضا ہو گی جو اس نے غفلت سے چھوڑ دی ہے اور اگر وقت نماز پر طاہر ہو جائے اور نماز میں تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے پھر خون دیکھے تو اس پر قضا ہو گی اس نماز کی جو ترک کی ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ایما امرأۃ رأت الطہر وہی قادرۃ علی ان تغتسل فی وقت الصلوٰۃ ففرطت فیہا حتی یدخل وقت صلوٰۃ الاخری کان علیہا قضاء تلک الصلوٰۃ التی فرطت فیہا وان رأت الطہر فی وقت صلوٰۃ فقامت فی تہیئۃ ذلک فجاز وقت الصلوٰۃ ودخل وقت صلوٰۃ الاخری فلیس علیہا قضاء وتصلی الصلوٰۃ التی دخل وقتہا (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا اس عورت کے بارہ میں جو طہر کو دیکھے اور وہ نماز کے وقت میں غسل پر قادر ہو لیکن ادا نہ کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے فرمایا تو اس نماز کی قضا واجب ہو گی جس کے پڑھنے میں کوتاہی کی ہے اور اگر طہر کو وقت نماز میں دیکھے اور نماز کے تہیہ میں نماز کا وقت گزر جائے اور دوسری نماز کا وقت آجائے تو اس پر قضا نہیں جو وقت جس نماز کا ہے وہی پڑھے۔

۵۔ سألت ابا جعفر عن المرأۃ تکون فی صلوٰۃ الظہر وقد صلت رکعتین ثم تری الدم قال تقوم من مسجدہا ولا تقضی الرکعتین وان کانت رأت الدم وہی فی صلوٰۃ المغرب وقد صلت رکعتین فلتقم من مسجدہا فاذا طہرت فلتقض الرکعۃ التی فاتتہا من المغرب (حسن)

سوال کیا گیا امام علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق جو نماز ظہر پڑھ رہی ہو ابھی دو رکعتیں پڑھی تھیں کہ حیض جاری ہو گیا فرمایا جائے نماز سے ہٹ جائے اور بقیہ دو رکعتوں کی قضا اس پر نہ ہو گی اور اگر مغرب کی نماز میں خون آجائے اور دو رکعت ہی پڑھی ہوں تو جائے نماز سے اٹھ کھڑی ہو اور طاہر ہونے کے بعد ایک رکعت کی قضا بجالائے جو نماز مغرب میں نہیں پڑھ سکی تھی۔

باب ۱۶۔ عورت کو نماز میں احساس حیض ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المرأۃ تکون فی الصلوٰۃ فتظن انہا قد حاضت قال تدخل یدہا فتمس الموضع فان رأت

فرمایا اس عورت کے بارہ میں جو بحالت نماز حیض کا گمان کرے تو اسے چاہئے اپنا ہاتھ اس جگہ لے جا کر دیکھے

فشيئاً انصرف وان لم تر شيئاً اتمت صلوتها

اگر کچھ معلوم ہو تو ہٹ جائے ورنہ نماز تمام کرے

باب ۱۷ حائض پر روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں

۱ - عن ابی جعفر وعن ابی عبد الله علیهما السلام قالا الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰة

فرمایا امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ زن حائض روزہ کی قضا بجالائے نماز کی نہیں

۲ - قلت لابی عبد الله علیه السلام الحائض تقضی الصلوٰة قال لا قلت تقضی الصوم قال نعم قلت من این جاء هذا قال ان اول من قاس ابلیس (ضعیف)

میں نے صادق آل محمد سے پوچھا حائض کے متعلق کیا وہ نماز کی قضا بجالائے گی فرمایا نہیں میں نے کہا روزہ کی قضا بجالائے گی فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے فرمایا سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔

۳ - قال سئلت ابا جعفر علیه السلام عن قضاء الحائض الصلوٰة ثم تقضی الصوم قال لیس علیها ان تقضی الصلوٰة وعلیها ان تقضی صوم شهر رمضان ثم اقبل علیّ فقال ان رسول الله صلی الله علیه وآله کان یامر بذلک فاطمة علیها السلام وکان یامر بذلک المومنات (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حائض کے نماز و روزہ کی قضا کے متعلق پوچھا فرمایا اس پر نماز کی قضا نہیں البتہ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے پھر مجھ سے فرمایا حضرت رسولخدا نے جناب فاطمہ زہرا کو یہی بتایا تھا اور یہی ایمان والی عورتوں کو حکم دیتے تھے۔

۴ - قال قلت لابی جعفر علیه السلام ان المغیرة بن شعبة روی عنک انک قلت له ان الحائض تقضی الصلوٰة فقال ماله لا وفقه الله ان امراة عمران نذرت ما فی بطنها محرراً والمحرر للمسجد یدخله ثم لا یخرج منه ابداً فلما وضعتها قالت رب انی وضعتها انثی ولیس الذکر کالانثی فلما وضعتها ادخلتها المسجد فساهمت علیها الانبیاء فاصابت القرعة زکریا فکفلها فلم تخرج من المسجد حتی بلغت ما تبلغ النساء خرجت فهل کانت تقدر علی ان تقضی تلک الایام التی خرجت وهی علیها ان تکون الدهر فی المسجد (ضعیف)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ ابن شعبہ آپ سے یہ روایت کرتا ہے کہ آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا کہ حائض عورت نماز کی قضا کرے گی فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے خدا کی توفیق اس سے سلب ہو (میں ایسا کیوں کہتا) زوجہ عمران (مادر مریم) نے نذر کی تھی آزاد کرنے کی اس بچہ کو جو ان کے شکم میں ہے اور جو بچہ خدمت مسجد یعنی بیت المقدس کے لئے نذر ہوتا تھا وہ کبھی پھر اس سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ جب مریم پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے کہا اے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی ہے اور لڑکی لڑکے کی طرح نہیں ہوتی جب بیت المقدس میں مریم کو داخل کیا تو انبیاء میں سے ہر ایک نے کفالت چاہی مگر قرعہ حضرت زکریا کے نام پر نکلا انہوں نے مریم کی کفالت کی اور مریم بلوغ تک مسجد سے باہر نہ نکلیں۔ جب وہ عورت ہوئی تو

عورتوں کو لاحق ہوتی ہے تو بیت المقدس سے باہر آتیں پس کیا وہ اس پر قادر ہوتیں کہ وہ ایام حیض کی نمازوں کی قضا بھی بجالاتیں حالانکہ ان کو بیت المقدس میں ہر وقت عبادت کرنا بھی لازم ہوتا (اس وقت کی شریعت کی رو سے

باب ۱۸ کیا حیض و نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تقرأ القرآن وتحمد (مجہول)

حضرت نے فرمایا حائض عورت قرآن پڑھ سکتی ہے اور حمد الٰہی کر سکتی ہے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تقرأ الحائض القرآن والنفساء والجنب ایضاً (حسن)

حضرت نے فرمایا کہ حیض و نفاس والی اور جنب مرد و زن قرآن پڑھ سکتے ہیں۔

۳۔ سالت اباجعفر علیہ السلام عن الطامث تسمع السجدة فقال ان کانت من العزائم فلتسجد اذا سمعتها (صحیح)

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حائض عورت آیہ سجدہ سنکر کیا کرے فرمایا اگر وہ سجدہ سورہائے عزائم کا ہے تو سنتے ہی سجدہ کرے

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن التعویذ تعلق علی الحائض قال نعم اذا کان فی جلد او فضۃ او قصبۃ حدید (مجہول)

میں نے حضرت سے پوچھا کہ حائض تعویذ پہن سکتی ہے فرمایا ہاں اگر وہ چمڑے چاندی یا لوہے میں منڈھا ہوا ہو

۵۔ قال سالتہ عن التعویذ تعلق علی الحائض قال نعم لاباس قال وقال تقرؤہ وتکتبہ ولا تصیبہ وروی انہ لاتکتب القرآن (حسن)

میں نے پوچھا حائض تعویذ پہن سکتی ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اور یہ بھی فرمایا پڑھ سکتی ہے لکھ سکتی ہے مگر ہاتھ سے چھوئے نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ قرآن کو لکھے نہیں

باب ۱۹ حائض کے دیگر احکام

۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ کیف صارت الحائض تاخذ ما فی المسجد ولا تضع فیہ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا حائض عورت مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے اور اس میں رکھ نہیں سکتی

فقال لان الحائض تستطیع ان تضع ما فی یدها فی غیرہ ولا تستطیع ان تاخذ ما فیہ الا منہ (صحیح)

فرمایا اس لئے کہ عورت کے پاس جو چیز ہے وہ مسجد کے علاوہ دوسری جگہ بھی رکھ سکتی ہے لیکن جو چیز مسجد کے اندر ہے وہ وہیں سے لے سکتی ہے

باب ۲۔ حد الیاس

۱۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام من امرأۃ ذہب طمثہا سنین ثم عاد الیہا شئ قال تترک الصلوٰۃ حتی تطہر

میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا حیض دو سال سے بند ہوا اور پھر کچھ خون دکھائی دے فرمایا طاہر ہونے تک نماز ترک کرے

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام المرأۃ التی قد یئست من المحیض حدہا خمسون سنۃ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے عورت پچاس سال کی ہو کر حیض سے مایوس ہو جاتی ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا بلغت المرأۃ خمسین سنۃ لم تر حمرۃ الا ان تکون امرأۃ من قریش (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب عورت پچاس سال کی ہو جاتی ہے تو وہ حیض نہیں دیکھتی لیکن قریشی اس سے زیادہ دن میں مایوس ہوتی ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حد التی قد یئست من المحیض خمسون سنۃ

فرمایا حیض کے بند ہونے کی حد آخر پچاس سال ہے

باب ۲ جب حیض رک جائے

۱۔ سألت ابا الحسن موسی بن جعفر علیہ السلام قلت اشتری الجاریۃ فتمکث عندی الاشہر لا تطمث ولیس ذلک من کبر واریہا النساء فیقلن لی لیس بہا حبل فلی ان انکحہا فی فرجہا فقال ان الطمث قد یحبسہ الریح من غیر حبل فلا بأس ان تمسہا فی الفرج قلت

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں ایک کنیز خریدتا ہوں اسے میرے پاس چند ماہ رہ کر خون حیض نہیں آتا وہ بڑھیا بھی نہیں۔ میں اسے عورتوں کو دکھایا انھوں نے کہا اسے حمل بھی نہیں ایسی صورت میں اس سے صحبت کروں فرمایا خون حیض کبھی رک بھی جاتا ہے بغیر حمل ریاح کی وجہ پس مجامعت میں حرج نہیں۔ میں نے کہا

قلت فان كان بها حبل فما لي منها فال ان شئت فمادون الفرج (مجهول)

میں نے کہا اگر اسے حمل ہو (پہلے شخص کا) تو میرا نطفہ بیکار جائے گا فرمایا اگر چاہو تو بے مجامعت کے رہو

— قلت لابي عبد الله عليه السلام اشترى الجارية فربما احتبس طمثها من فساد دم او ريح في رحم فتسقى الدواء لذلك فتطمث من يومها افيجوز لي ذلك وانا لا ادري من حبل هو او من غيره فقال لي لا تفعل ذلك فقلت له انه انما ارتفع طمثها منها شهراً فان كان ذلك من حبل انما كان نطفة كنطفة الرجل الذي يعزل فقال لي ان النطفة اذا وقعت في الرحم لم يخلق منها شيء فلا تسقها دواء اذا ارتفع طمثها شهراً وجاز وقتها الذي كانت تطمث فيه (حسن)

میں نے صادق آل محمد سے کہا میں نے ایک کنیز خریدی بسا اوقات اس کا حیض رک جاتا ہے فساد خون یا رحم میں ہوا بھرنے سے میں اس کو دوا پلاتا ہوں خون جاری ہو جاتا ہے ایک دن تو کیا اس سے مجامعت جائز ہے درانحالیکہ میں نہیں جانتا کہ وہ اس مجامعت سے حاملہ ہوتی یا غیر ہے۔ فرمایا ایسا نہ کر۔ میں نے کہا اس کا خون ایک ماہ رکا رہا اگر یہ حمل کی وجہ سے رکا ہے تو میرا نطفہ اس شخص کے نطفہ کی طرح ہوگا جو بیکار سے ڈالتا ہے۔ حضرت نے فرمایا نطفہ جب رحم میں جاتا ہے تو فی الفور نہیں کہ بچہ اس سے پیدا ہی ہو۔ اس کو دوا نہ دو جب اس کا حیض ایک ماہ تک رکا رہے اور اس کے ایام حیض گزر جائیں (تب مجامعت کرو)

— سألت اباعبد الله عليه السلام عن رجل اشترى جارية مدركة لم تحض عنده حتى مضى لذلك ستة شهر وليس بها حبل قال ان كان مثلها تحيض لم يكن من ذلك من كبر فهذا عيب ترد منه

میں نے اس کے بارہ میں پوچھا جس نے بیجوال کنیز خریدی ہو اور وہ اس کے پاس آ کر حائض نہ ہو یہاں تک کہ چھ ماہ گزر جائیں اور اسے حمل بھی نہ ہو تو کیا کرے۔ فرمایا اگر اسکی مثل یعنی ہم سن عورتیں اس عمر میں حائض ہوتی ہیں اور وہ کبیر السن بھی نہیں تو یہ اس کے لئے عیب ہے جس کی وجہ سے رد کیا جائے

باب ۲۲ حائض کا خضاب

سألت ابا الحسن عليه السلام تختضب المرأة طامث فقال نعم

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بحالت حیض عورت خضاب لگا سکتی ہے۔ فرمایا ہاں۔

باب ۲۳ حائض کا کپڑے دھونا

۱۔ سألتُ ابا عبد الله علیه السلام عن المرأة الحائض تغسل ثیابها التی لبستها فی طمثها قال تغسل ما اصاب ثیابها من الدم وتدع ما سوی ذلک قلت له وقد عرقت قال ان العرق لیس من حیض

میں نے پوچھا کیا حائض وہ کپڑے دھوئے جو بحالت حیض پہنے تھی فرمایا جہاں حیض کا خون لگا ہو وہ دھوئے باقی چھوڑ دے میں نے کہا ان کپڑوں میں تو اس کا پسینہ ہے فرمایا پسینہ حیض نہیں۔

۲۔ عن العبد الصالح علیه السلام قال سألتهُ امّ ولد لابیه فقالت جعلت فداک انی ارید ان اسئلک عن شیٔ وانا استحی منه فقال سلی ولا تستحی قالت اصاب ثوبی دم الحیض فغسلته فلم یذهب اثره فقال اصبغیه بمشق حتی یختلط ویذهب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ان کے باپ کی کنیز نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں مگر شرم آتی ہے فرمایا شرم نہ کر اور پوچھ اس نے کہا میرے کپڑوں پر خون حیض تھا میں نے اسے دھو ڈالا لیکن اس کا داغ گیا نہیں فرمایا مشق (ایک قسم کی مٹی گیرو جیسی) میں رنگو تاکہ اس میں یا تو مل جائے یا دور ہو جائے۔

باب ۲۴ حائض کا پانی ڈالنا اور سجادہ اٹھانا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الحائض تناول الرجل الماء فقال قد کان بعض نساء النبی صلی الله علیه وآله تسکب علیه الماء وهی حائض وتناوله الخمرة

میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ حائض عورت مرد پر نہاتے وقت پانی ڈال سکتی ہے فرمایا آنحضرت کی ایک بی بی بحالت حیض آپ پر پانی ڈالتی تھی اور سجادہ اٹھا کر دیتی تھی

کتاب الجنائز

باب ۱۔ موت کی بیماری

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الناس یعتبطون اعتباطاً فلما کان زمان ابراھیم علیہ السلام قال رب اجعل للموت علة یوجر بها المیت ویسلی بها علی المصاب قال فانزل الله تم الموم وھو البرسام ثم نزل بعدہ الداء (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ زمانہ ابراہیم علیہ السلام میں بغیر کسی مرض کے اچانک جوان مر جاتے تھے حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ پروردگار موت کی کوئی بیماری قرار دے تاکہ بیمار (اس میں صبر کا) اجر پائے اور مصائب پر (عیادت کرنے والے) اسے تسلی دلاسہ دیں پس خدا نے پہلے تپ یا بخار کو نازل فرمایا اس کے بعد دوسرا امراض کو۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان الناس یعتبطون اعتباطاً فقال ابراھیم علیہ السلام یا رب لو جعلت للموت علة یوجر بها یسلی علی المصاب فانزل الله الموم وھو البرسام ثم انزل داءً بعدہ

ترجمہ اوپر گزرا

۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سمعتہ یقول الحمی رائد الموت وھی سجن الله فی الارض وھو حظ المومن من النار

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بخار موت کا کھینچنے والا ہے اور وہ روئے زمین پر اللہ کا بنایا ہوا خانہ ہے اور وہ مومن کی حفاظت ہے آتش دوزخ سے

۴۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ مات داود النبی علیہ السلام یوم السبت مفجوءاً فاظلته الطیر باجنحتها ومات موسیٰ علیہ السلام کلیم الله فی التیہ فصاح صائح من السماء مات موسیٰ وای نفس لا تموت

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب یکایک داؤد علیہ السلام کا انتقال ہوا تو انکی میت پر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کر لیا اور جب موسیٰ کلیم اللہ وادی تیہ میں مرے تو ایک چیخنے والے نے آسمان سے چیخ لگائی کہ موسیٰ مر گئے اور کون سا نفس ہے جو نہ مرے گا

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان الموت الفجاءة تخفیف

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مرگ ناگہانی گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے

عن المومن واخذة اسف على الكافر (ضعیف)

مومن کے لئے اور باعث غضب الہی ہے کافر کے لئے۔

٦ - عن الرضا عليه السلام قال اكثر من يموت من موالينا بالبطن الذريع (ضعیف)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہمارے اکثر دوست پیٹ کے مرض میں جلد مر جاتے ہیں۔

٧ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله الحمى رائد الموت وسجن الله في ارضه وفورها من جهنم وهي حظ كل مومن من النار (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار موت کو کھینچنے والا ہے اور زمین پر اللہ کا قید خانہ ہے اور نجات ہے جہنم سے اور ہر مومن کو عذاب نار سے بچانے والا ہے۔

٨ - قال ابو جعفر عليه السلام ان المومن يبتلى بكل بلية ويموت بكل ميتة الا انه لا يقتل نفسه

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے لیکن وہ خودکشی نہیں کرتا

٩ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام عن ميتة المومن فقال يموت المومن بكل ميتة يموت غرقاً ويموت بالهدم ويبتلى بالسبع ويموت بالصاعقة ولا يصيب ذاكر الله عز (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن کی موت کے متعلق کہ مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے۔ وہ ڈوب کر مرتا ہے مکان گر جانے سے مرتا ہے درندے کے کھانے سے مرتا ہے بجلی گرنے سے مرتا ہے اور ذکر خدا کرنے کی حالت میں اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

١٠ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عزوجل يبتلي المومن بكل بلية ويميته بكل ميتة ولا يبتليه بذهاب عقله اما ترى ايوب عليه السلام كيف سلط ابليس على ماله وولده وعلى اهله وعلى كل شيء منه ولم يسلط على عقله ترك له يوحد الله عزوجل به (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر طرح کی موت دیتا ہے لیکن سلب عقل کی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ ایوب علیہ السلام کے مال اولاد اور اہل وعیال ہر شے پر شیطان کا تسلط ہوا لیکن ان کی عقل پر تسلط نہ پا سکا کیونکہ وہ اس سے اللہ کی توحید کا یقین رکھتے تھے۔

باب ۲ ثواب المرض

١ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان رسول الله صلى الله عليه وآله رفع راسه الى السماء فتبسم فقيل له يا رسول الله رأيناك رفعت راسك الى

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔

اسماء فتبسمت قال نعم کنت من ملکین یهبطان من السماء الی الارض یلتمسان عبداً صالحاً مومناً فی مصلّی کان یصلّی فیه لیکتبا له عمله فی یومه ولیلته فلم یجداه فی مصلاه فعرجا الی السماء فقالا ربنا عبدک فلان المومن التمسناه فی مصلاه لنکتب له عمله لیومه ولیلته فلم نصبه فوجدناه فی حبالک فقال الله عزوجل اکتبا لعبدی مثل ماکان یعمله فی صحته من الخیر فی یومه ولیلته مادام فی حبالی فان علیّ ان اکتب له اجراً ماکان یعمله اذا حبسته عنه (صحیح)

اور مسکرائے فرمایا میں نے تعجب کیا ان دو فرشتوں پر جو آسمان سے زمین پر اترے اس بندہ مومن کو تلاش کرتے ہوئے جو اپنے مصلے پر نماز ادا کرتا رہا ہو تاکہ اس کے دن اور رات کے عمل کو لکھیں لیکن انھوں نے اس کو مصلے پر نہ پایا وہ آسمان پر گئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب ہم نے تیرے فلاں بندہ مومن کو مصلے پر تلاش کیا تاکہ اس کے دن اور رات کے عمل کو لکھیں پس ہم اس تک نہ پہنچے ہم نے اس کو بیماری میں پایا فرمایا اس میرے بندہ کے وہی عمل دن اور رات کا لکھو جو حالت صحت میں لکھتے جب تک وہ بیمار ہے اور فرمایا میرے اوپر ہے لکھنا اس کے عمل کا جب تک میں اسکو (بیماری کی وجہ سے) اس کے عمل کو روکے رہوں ۔

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام قال قال النبی صلی الله علیه وآله ان المومن اذا غلبه ضعف الکبر امر الله عزوجل الملک ان یکتب له فی حاله ذلک مثل ماکان یعمل وهو شاب نشیط صحیح ومثل ذلک اذا مرض وکل الله به ملکاً یکتب له فی سقمه ماکان یعمل من الخیر فی صحته حتی یرفعه الله ویقبضه وکذلک الکافر اذا اشتغل بالسقم فی جسده کتب الله له ماکان یعمل من شئ فی صحته (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن پر جب پیری کا غلبہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس حالت میں اس کے لئے وہی عمل خیر لکھیں جو اس کی جوانی، خوشی اور تندرستی کی حالت میں لکھتے اور اسی طرح جب وہ بیمار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے کہ وہ حالت مرض میں اس کے لئے وہی لکھے جو وہ تندرستی کی حالت میں بجالاتا ۔ جب تک اللہ اس کی روح قبض کرے ۔ اسی طرح جب کافر مرض کا شکار ہوتا ہے تو اس کے نامہ عمل میں وہی گناہ لکھتے ہیں جو وہ بحالت تندرستی کرتا ۔

۳ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله یقول الله عزوجل للملک الموکل بالمومن اذا مرض اکتب له ماکنت تکتب له فی صحته فانی انا الذی صیرته فی حبالی (حسن)

فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ اللہ تعالیٰ اس فرشتہ سے فرماتا ہے جو بندہ مومن پر موکل ہوتا ہے کہ حالت مرض میں اس کے لئے وہ لکھ جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتا کیونکہ میں نے اس کو اپنی قید میں ڈالا ہے

۴ - قال ابوجعفر علیه السلام سهر لیلة من مرض افضل من عبادة سنة (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مرض کی حالت میں ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے

۵ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا صعد

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب

ملكا العبد المريض الى السماء عند كل مساء يقول الرب تبارك وتعالى ماذا كتبتما لعبدي في مرضه فيقولان الشكاية فيقول ما انصفت عبدي ان حبسته في حبس من حبسي ثم امنعه الشكاية اكتبا لعبدي مثل ما كنتما تكتبان له من الخير في صحته ولا تكتبا عليه سيئة حتى اطلقه من حبسي فانه في حبس من حبسي (ضعیف)

بندہ مریض پر موکل دونوں فرشتے شام کو آسمان پر جاتے ہیں تو خدا ان سے پوچھتا ہے تم نے میرے مریض بندہ کے متعلق کیا لکھا وہ کہتے ہیں شکایت خدا کہتا ہے میرے بندہ کے ساتھ یہ انصاف نہیں کہ میں اس کو مرض کی قید میں بھی رکھوں اور پھر اسے شکایت سے بھی روکوں تم اس کے اعمال میں وہ لکھو جس طرح اس کی صحت کے زمانہ میں اس کی نیکیاں لکھتے تھے برائیاں نہ لکھو کیونکہ وہ میری قید میں ہے۔

۶- عن احدهما عليهما السلام قال سهر ليلة من مرض او وجع افضل واعظم اجراً من عبادة سنة (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام نے کہ بحالت مرض یا درد ایک رات جاگنا بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے۔

۷- يقول اذا مرض المؤمن اوحى الله عزوجل الى صاحب الشمال لا تكتب على عبدي ما دام في حبسي ووثاقي ذنباً ويوحي الى صاحب اليمين ان اكتب لعبدي ما كنت تكتب له في صحته من الحسنات (ضعیف)

فرمایا جب مومن بیمار ہوتا ہے تو خدا بائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے میرے اس بندہ کا کوئی گناہ نہ لکھنا جب تک وہ میری قید (بیماری) میں ہے اور داہنی طرف والے سے کہتا ہے اس کی نیکیاں اسی طرح لکھتا رہ جس طرح بحالت صحت لکھتا تھا

۸- عن ابي جعفر عليه السلام قال حمى ليلة تعدل عبادة سنة وحمى ليلتين تعدل عبادة سنتين وحمى ثلاث تعدل عبادة سبعين سنة قال قلت فان لم تبلغ سبعين سنة قال فلامه وابيه قال قلت فان لم يبلغا قال فلقرابته قال فان لم تبلغ قرابته قال فجيرانه (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک رات کا بخار برابر ہے ایک سال کی عبادت کے اور دو رات کا برابر ہے دو سال کی عبادت کے اور تین رات بخار میں رہنا برابر ہے اسکی ستر سال کی عبادت کے۔ میں نے کہا اگر وہ ستر سال زندہ ہی نہ رہا فرمایا اس کے ماں باپ کی ستر سالہ عبادت کی برابر میں نے کہا اگر وہ بھی زندہ نہ رہیں تو فرمایا اس کے رشتہ داروں کی ستر سالہ عبادت کی برابر میں نے کہا اگر وہ بھی نہوں فرمایا تو پھر اس کے پڑوسیوں کی ستر سالہ عبادت کی برابر۔

۹- عن ابي جعفر عليه السلام قال الجسد اذا لم يمرض أشر ولا خير في جسد لا يمرض بأشر (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جسم اگر بیمار نہ ہو تو یہ اس کیلئے برائی ہے اور نہیں ہے بہتری اس جسم کے لئے جو بیمار نہ ہو

۱۰- عن ابي عبد الله عليه السلام قال حمى ليلة كفارة لما قبلها ولما بعدها (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک رات کا بخار کفارہ ہوتا ہے اس کے ماقبل اور مابعد کے گناہوں کا

تتمہ ثواب المرض

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قال اللہ عزوجل من مرض ثلاثاً فلم یشک الی احد من عوادہ ابدلتہ لحماً خیراً من لحمه ودماً خیراً من دمه فان عافیته عافیته لاذنب له وان قبضته قبضته الی رحمتی (ضعیف)

فرمایا حضرت رسولخدا نے (حدیث قدسی) کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو مومن تین دن بیمار رہے اور اپنے کسی عیادت کرنے والے سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت اور اس کے خون کو بہترین خون سے تبدیل کر دونگا پس اس کے لئے عافیت ہی عافیت ہے کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں اور اگر میں اس کی روح قبض کرونگا تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاونگا

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال اللہ تبارک و تعالیٰ ما من عبد ابتلیته ببلاء فلم یشک الی عوادہ الا ابدلته لحماً خیراً من لحمه ودماً خیراً من دمه فان قبضته قبضته الی رحمتی وان عاش عاش و لیس له ذنب (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بندہ کو میں کسی مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت و خون کو بہترین گوشت و خون سے بدل دیتا ہوں۔ اگر قبض روح کرتا ہوں تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاتا ہوں اور اگر زندہ رہتا ہے تو اس طرح کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ عزوجل ایما مومن ابتلیته ببلیة فکتم ذلک عوادہ ثلاثاً ابدلته لحماً خیراً من لحمه ودماً خیراً من دمه وبشراً خیراً من بشرہ فان ابقیته ابقیته ولا ذنب له وان مات مات الی رحمتی (مجہول)

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ اللہ نے فرمایا ہے جب مومن کو میں کسی بلا میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اپنے عیادت کرنے والوں سے تین دن شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت اور خون کو بہترین گوشت و خون میں بدل دیتا ہوں اگر اس کو زندہ رکھتا ہوں تو اس طرح کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا اور اگر مرتا ہے تو میری رحمت کی طرف آتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من مرض لیلة فقبلها بقبولها کتب اللہ عزوجل له عبادة ستین سنة قلت ما معنی قبولها قال لا یشکو ما اصابه فیها الی احد (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی ایک رات بیمار ہو اور اس بیماری کو اچھی طرح قبول کرے تو خدا اسے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے میں نے کہا کیا مراد ہے قبول کرنے سے فرمایا وہ کسی سے اس مرض کی شکایت نہ کرے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من اشتکی لیلة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو ایک رات بیمار ہو

فعليها بقبولها وادّى الى الله شكرها كانت كعبادة ستين سنة قال ابى فقلت له ما معنى قبولها قال يصبر عليها ولا يخبر بما كان فيه فاذا اصبح حمد الله على ما كان (مجهول)

اور اسے اچھی طرح قبول کرے اور خدا کا شکر ادا کرے تو یہ ساٹھ برس کی عبادت کی برابر ہوگا میں نے کہا قبول کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا اس مصیبت پر صبر کرے اور جس حالت میں ہے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے۔ جب صبح کرے تو جس حال میں ہو خدا کا شکر کرے۔

۲- قال ابو عبد الله عليه السلام من مرض ثلاثة ايام فكتمه ولم يخبر به احداً ابدل الله له لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه وبشرة خيراً من بشرته وشعراً خيراً من شعره قال قلت جعلت فداك وكيف يبدله قال يبدله لحماً وشعراً ودماً وبشرة لم يذنب فيها (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی تین دن بیمار رہے اور اس کو چھپائے اور کسی سے نہ کہے تو اللہ بدل دے گا اس کے گوشت و خون اور جلد کو ایسے گوشت و خون اور جلد سے جس میں کوئی گناہ نہ کیا گیا ہو

باب ۳۔ حد شکایت

۱- عن ابى عبد الله عليه السلام قال سئل عن حد الشكاية للمريض فقال ان الرجل يقول حممت اليوم وسهرت البارحة وقد صدق وليس هذا شكاية وانما الشكوى ان يقول لقد ابتليت بما لم يبتل به احد ويقول لقد اصابنى ما لم يصب احداً وليس الشكوى ان يقول سهرت البارحة وحممت اليوم ونحو هذا

حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا گیا حد شکایت کیا ہے فرمایا اگر یہ کہے کہ آج مجھے بخار آ گیا ہے اور گزشتہ رات جاگتا رہا تو وہ سچا ہے یہ کہنا شکایت نہیں شکایت تو یہ کہنا ہے کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوں کہ کوئی نہ ہوگا اور مجھ پر وہ مصیبت پڑی ہے جو کسی پر نہ پڑی ہوگی ہاں اگر یہ کہے کہ میں رات بھر جاگا ہوں اور آج بخار ہے وغیرہ تو یہ شکایت نہ ہوگی

باب ۴۔ مریض کا لوگوں کو آگاہ کرنا

۱- قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ينبغى للمريض منكم ان يؤذن اخوانه بمرضه فيعودونه فيؤجر فيهم ويؤجرون فيه قال فقيل له نعم هم يؤجرون فيه

فرمایا حضرت نے مریض کو چاہیے کہ اپنے مرض سے اپنے عزیزوں کو آگاہ کرے تاکہ وہ اس کی عیادت کریں جس کا اجر انہیں بھی ملے اور مریض کو بھی کسی نے کہا عیادت کرنے والوں کا اجر تو ٹھیک ہے

احتسام اليه فكيف يوجر فيهم قال فقال باكتسابه لهم الحسنات فيوجر فيهم فيكتب له بذلك عشر حسنات ويرفع له عشر درجات ويمحا بها عنه عشر سيئات (حسن)

وہ اس کے پاس جمع ہوں گے لیکن مریض کو اجر کیسا فرمایا، اس لئے کہ اس نے اکتساب حسنات کا لوگوں کو موقع دیا اس لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور دس گناہ محو کئے جائیں گے

۲ - قال ابو عبدالله عليه السلام اذا دخل احدكم على اخيه عائداً له فليسئله يدعوله فان دعاءه مثل دعاء الملائكة (صحيح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب مریض کے پاس کوئی عیادت کو آئے تو اس سے دعا کرنے کو کہے کیونکہ اس کی دعا مثل ملائکہ کی دعا کے ہوگی۔

باب ۵ کب عیادت کی جائے اور کتنی دیر

۱ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال لا عيادة في وجع العين ولا تكون عيادة من ثلاثة ايام فاذا وجبت فيوم ويوم لا فاذا طالت العلة ترك المريض وعياله

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ درد چشم میں عیادت کی ضرورت نہیں جب ضرورت آپڑے تو ایک دن دوسرے دن نہیں۔ جب بیماری طول پکڑ جائے تو مریض کو اس کے عیال پر چھوڑ دے (تاکہ عیادت کرنے والوں کی وجہ سے مریض اور تیمار داروں کو پریشانی نہ ہو)۔

۲ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال العيادة قدر فواق ناقة او حلب ناقة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے عیادت اتنی دیر ہونی چاہئے جتنی دیر اونٹنی کے تھن دوہنے کے لئے دبائے جائیں یا اسے دوہا جائے یعنی تھوڑی دیر

۳ - استقبلنا جعفر عليه السلام في بعض الطريق فقال لنا اين تريدون فقلنا نريد فلاناً نعوده فقال لنا قفوا فوقفنا فقال مع احدكم تفاحة او سفرجلة او اترجة او لعقة من الطيب او قطعة من عود بخور فقلنا ما معنا شئ من هذا فقال اما تعلمون ان المريض يستريح الى كل ما ادخل به عليه (مجهول)

ہم نے ایک راستہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا استقبال کیا فرمایا کہاں جانے کا ارادہ ہے ہم نے کہا فلاں شخص کی عیادت کا فرمایا ٹھہرو ہم ٹھہر گئے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس سیب یا بہی ترنج یا تھوڑی سی خوشبو یا تھوڑا سا عود بخور ہے ہم نے کہا ان میں سے تو کوئی چیز نہیں فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ مریض ایسی چیزوں سے راحت پاتا ہے۔

۴ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال تمام العيادة للمريض ان تضع يدك على ذراعه وتعجل القيام من عنده

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اس کی بانہہ پر رکھو اور اس کے پاس کم بیٹھو

فان عیادة النوکی اشد علی المریض من وجعه (ضعیف)

کیونکہ حماقت کی عیادت مریض پر اس کے درد سے زیادہ سخت ہوتی ہے

۵۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام تمام العیادة ان تضع یدک علی المریض اذا دخلت علیہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پوری عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ مریض پر رکھو جب اس کے پاس جاؤ

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ قال ان من اعظم العواد اجراً عند اللہ عز وجل لمن اذا عاد اخاہ خفف الجلوس الا ان یکون المریض یحب ذلک ویریدہ ویسالہ ذلک وقال علیہ السلام من تمام العیادة ان یضع العاید احدی یدیہ علی الاخری او علی جبہتہ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عیادت کرنے والے کے لیے سب سے بڑا اجر اس میں ہے کہ جب اپنے مومن بھائی کی عیادت کرے تو بہت کم اس کے پاس بیٹھے ہاں جب مریض زیادہ دیر اس کا بیٹھنا چاہے اور اس سے درخواست کرے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پوری عیادت یہ ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ مریض کے ہاتھ یا پیشانی پر رکھے

باب ۶۔ ثواب عیادت مریض

۱۔ قال ابو جعفر علیہ السلام یقول من عاد امرأً مسلماً فی مرضہ صلی علیہ یومئذ سبعون الف ملک ان کان صباحاً حتی یمسوا وان کان مساءً حتی یصبحوا وان لہ خریفاً فی الجنة (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مرض میں اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اگر صبح کا وقت ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتا ہے تو صبح تک اور جنت کا ایک حصہ اس کو ملتا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من عاد مریضاً شیعہ سبعون الف ملک یستغفرون لہ حتی یرجع الی منزلہ (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ایما مومن عاد مومناً خاض الرحمة خوضاً فاذا جلس غمرتہ الرحمة فاذا انصرف وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یستغفرون لہ ویسترحمون علیہ ویقولون طبت وطابت لک الجنة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب کوئی مومن کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو رحمت الٰہی اس پر چھا جاتی ہے اور جب تک بیٹھا رہتا ہے رحمت خدا اس کو گھیرے رہتی ہے اور ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے اور رحمت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں

الی تلك الساعة من غد وكان له يا اباحمزة خريف في الجنة قلت ما الخريف جعلت فداك قال زاوية في الجنة يسير الراكب فيها اربعين عاماً (مجہول)

خوش حال خبر اگر تیرے لئے جنت ہے اسے لے کر کل تک۔ اور اے ابوحمزہ اس کے لئے جنت میں خریف ہے میں نے کہا خریف کیا ہے فرمایا وہ جنت کا ایک گوشہ ہے کہ ایک سوار اس میں چالیس سال کی راہ چل سکتا ہے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ايّما مؤمن عادَ مؤمناً في الله عزوجل في مرضه وكّل الله به ملكاً من العواد يعوده في قبره ويستغفر له الى يوم القيامة (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کسی مریض مومن کی قربۃً الی اللہ عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے جو ہر روز قیامت تک اس کی قبر میں جا کر اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال مَن عادَ مريضاً من المسلمين وكّل الله به ابداً سبعين الفاً من الملائكة يغشون رحله ويسبّحون فيه ويقدّسون ويهلّلون ويكبّرون الى يوم القيامة نصف صلاتهم لعائد المريض (صحيح)

فرمایا حضرت نے جو مسلمان مریض کی عیادت کرے تو اللہ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو اس کی سواری کو گھیر لیتے ہیں اور اس کے پیچھے چلتے ہیں اور قیامت تک اس کے لئے تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور انکی عبادت کا نصف اجر مریض کی عیادت کرنے والے کو ملتا ہے

۶ - سمعتُ اباعبد الله عليه السلام يقولُ ايّما مؤمن عادَ مؤمناً مريضاً في مرضه حين يصبح شيّعه سبعون الف ملك فاذا قعد غمرته الرحمة واستغفروا الله عزوجل حتى المساء وان عادَه مساءً كان له مثل ذلك حتى يصبح (ضعيف)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی عیادت صبح کو کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت خدا اس کو گھیر لیتی ہے اور وہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں شام تک اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک۔

۷ - عن ابي جعفر عليه السلام قال كان فيما ناجى به موسى ربّه ان قال يا ربّ ما بلغ من عيادة المريض من الاجر فقال الله عزوجل اوكّل به ملكاً يعوده في قبره الى محشره (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے مناجات کی کہ خداوندا مریض کی عیادت کا اجر کیا ہے۔ خدا نے فرمایا ایک فرشتہ کو معین کیا جاتا ہے کہ اس کے لئے قیامت تک عبادت کرے

۸ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلعم من عادَ مريضاً نادى منادٍ من السماء باسمه يا فلان طبت وطاب ممشاك بثواب الجنة

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے اس کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں تو اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے جنت کے ثواب کے لئے

باب تلقین میت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا حضرت المیت قبل ان یموت فلقنہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ و رسولہ (حسن)

فرمایا بحالت احتضار مرنے والے کو یہ کہنے کی تلقین کرو اشہد ان لا...

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا ادرکت الرجل عند النزع فلقنہ کلمات الفرج
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیہن وما بینہن وھو رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین

فرمایا صادق آل محمد نے جب کسی کو حالت احتضار میں پاؤ تو اس کو کلمات فرج کہنے کی تعلیم دو۔ (متن میں دیکھو)

قال: قال ابو جعفر علیہ السلام لو ادرکت عکرمۃ عند الموت لنفعتہ فقیل لابی عبد اللہ علیہ السلام بماذا کان ینفعہ قال یلقنہ ما انتم علیہ (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر میں عکرمہ کی موت کے وقت موجود ہوتا تو اسے نفع پہنچاتا۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کیسے فائدہ پہنچاتے فرمایا وہ تلقین کرتے جو تمہارا عقیدہ ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انکم تلقنون موتاکم عند الموت لا الہ الا اللہ ونحن نلقن موتانا ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ (حسن)

امام جعفر صادق نے (مخالفوں سے) فرمایا تم اپنے مردوں کو موت کے وقت تلقین کرتے ہو لا الہ الا اللہ ہم اس کے ساتھ محمد رسول اللہ کی تلقین بھی کرتے ہیں۔

۴۔ عن ابی بکر الحضرمی قال مرض رجل من اھل بیتی فاتیتہ عائداً لہ فقلت لہ یا ابن اخی ان لک عندی نصیحۃ اتقبلہا قال نعم فقلت قل اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فشہد بذلک فقلت قل وان محمداً رسول اللہ فشہد بذلک فقلت ان لا ینتفع بہ الا ان یکون منک علی یقین فذکر انہ علی یقین فقلت قل اشہد ان علیاً وصیہ وھو الخلیفۃ من بعدہ والامام المفترض الطاعۃ من بعدہ فشہد بذلک فقلت لہ انک لن تنتفع بذلک حتی یکون منک علی یقین فذکر انہ علی الیقین ثم سمیت لہ الائمۃ علیہم السلام

ابوبکر نے بیان کیا کہ میرے خاندان کا ایک شخص بیمار ہوا میں اس کی عیادت کے لئے گیا میں نے اس سے کہا میرے بھائی میں ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں کیا تم اسے قبول کر لوگے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ اس نے کہدیا میں نے کہا محمد رسول اللہ ہیں اس نے یہ بھی کہدیا میں نے کہا یہ گواہی فائدہ نہ دے گی جب تک پورے یقین کے ساتھ نہ ہو اس نے کہا میں نے یقین کے ساتھ کہا ہے میں نے کہا اسے بھی کہو کہ حضرت علی رسول کے وصی ہیں ان کے خلیفہ ہیں اور انکی اطاعت واجب ہے اس نے یہ بھی کہدیا میں نے کہا یہ کہنا فائدہ نہ دے گا جب تک یقین کے ساتھ نہ ہو اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے پھر ائمہ کے نام

رجلاً یرجل فاقر بذلک وذکر انه علی یقین فلم یلبث الرجل ان توفی فجزع اهله علیه جزعاً شدیداً قال فغبت عنهم ثم اتیتهم بعد ذلک فرایت عزاءً حسناً فقلت کیف تجدونکم کیف عزاؤک ایتها المرأة فقالت والله لقد اصبنا بمصیبة عظیمة بوفاة فلان رحمه الله وکان مما سخی بنفسی لرؤیا رایتها اللیلة فقلت وما تلک الرؤیا قالت رایت فلاناً تعنی المیت حیاً سلیماً فقلت فلان قال نعم فقلت له اما کنت مت فقال بلی ولکن نجوت بکلمات لقنیهن ابوبکر ولولا ذلک کدت اهلک (حسن)

۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال کنا عنده وعنده حمران اذ دخل علیه مولی له فقال له جعلت فداک هذا عکرمة فی الموت وکان یری رأی الخوارج وکان منقطعاً الی ابی جعفر علیه السلام فقال لنا ابوجعفر علیه السلام انظرونی حتی ارجع الیکم قلت نعم فما لبث ان رجع فقال اما انی لو ادرکت عکرمة قبل ان تقع النفس موقعها لعلمته کلمات ینتفع بها ولکنی ادرکته وقد وقعت النفس موقعها فقلت جعلت فداک ما ذلک الکلام قال هو والله ما انتم علیه فلقنوا موتاکم شهادة ان لا اله الا الله والولایة (ضعیف)

وفی روایة اخری قال فلقنه کلمات الفرج والشهادتین وتسمی له الاقرار بالائمة علیهم السلام واحداً بعد واحد حتی انقطع عنه الکلام

۶۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال کان امیر المؤمنین صلوات الله علیه اذا حضر احداً من اهل بیته الموت قال له قل لا اله الا الله العلی العظیم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما بینهما ورب

ایک ایک کرکے بتائے اس نے اقرار کیا اور کہا یہ گواہی یقین کے ساتھ ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مر گیا اس کے گھر والے شدت سے رونے پیٹنے لگے۔ میں وہاں سے چلا آیا اس کے بعد پھر وہاں پہنچا تو غم کو ہلکا پایا میں نے اس کی بی بی سے کہا تمہارے صبر کا کیا حال ہے اس نے کہا اس موت سے ہم پر سخت مصیبت نازل ہوئی ہے لیکن اس نے رات اپنے کو خواب میں دکھایا۔ میں نے کہا کیا تم فلاں ہو اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا تم مرے نہیں اس نے کہا مرا تو ہوں لیکن میں نے نجات پائی ان کلمات سے جو ابوبکر حضرمی نے مجھے تعلیم کئے تھے اگر وہ تعلیم نہ ہوتی تو میں تیرے خاندان والوں میں ہوتا یعنی معذب

ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھے حمران بھی موجود تھا کہ آپ کا غلام آیا اور کہنے لگا عکرمہ موت کی کشمکش میں ہے اور خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے قطع تعلق کئے ہوئے تھا۔ حضرت نے ہم سے فرمایا تم میرا انتظار کرو میں ابھی واپس آیا۔ میں نے کہا اچھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ لوٹ آئے اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ میں عکرمہ کو مرنے سے پہلے دیکھ لیتا لیکن میں اس وقت پہنچا جب وہ مر چکا تھا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ کیا کلام تھا فرمایا وہی جس پر تم ہو اپنے مرنے والوں کو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی اور ولایت کی

اور ایک روایت میں ہے حضرت نے کلمات فرج اور شہادتین کی تعلیم دی اور ایک ایک امام کے نام کی گواہی دلوائی یہاں تک کہ اس کا کلام منقطع ہوا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کے خاندان میں جب کوئی مرنے کو ہوتا تھا اس سے فرماتے یہ کلمات کہو۔

وربّ العرش العظیم والحمد للہ ربّ العالمین

فاذا قالہا المریض قال اذھب فلیس علیک الباس

جب مریض یہ کہتا تو فرماتے جاؤ اب کوئی خوف نہیں

۷۔ عن ابی بکر الحضرمی قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام واللہ لو ان عابد وثن وصف ما تصفون عند خروج نفسہ ما طعمت النار من جسدہ شیئاً ابداً (ضعیف)

فرمایا حضرت نے اگر ایک بت پرست انسان بھی مرتے وقت خدا کی تعریف اس طرح کرے جیسے تم کرتے ہو تو آگ اس کے بدن کو نہ کھا سکے گی

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ دخل علی رجل من بنی ھاشم وھو یقضی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قل

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ بنی ہاشم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لائے جبکہ اس کی جان نکل رہی تھی آپ نے فرمایا کہو:۔

لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ ربّ السمٰوات ورب الارضین السبع وما بینھن وربّ العرش العظیم والحمد للہ ربّ العالمین

فقالہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الحمد للہ الذی استنقذہ من النار (ضعیف)

جب اس نے کہا تو حضرت نے فرمایا الحمد للہ کہ اس کو نار سے نجات ملی۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حضر رجلاً الموت فقیل یا رسول اللہ فلاناً قد حضرہ الموت فنھض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ومعہ ناس من اصحابہ حتی اتاہ وھو مغمی علیہ قال فقال

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص مرنے والا تھا حضرت رسول خدا سے بیان کیا گیا آپ مع چند اصحاب کے اس کے پاس آئے اس پر غشی طاری تھی۔ آپ نے فرمایا

یا ملک الموت کف عن الرجل حتی اسئلہ فافاق فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ما رایت قال رایت بیاضاً کثیراً وسواداً کثیراً قال فایھما کان اقرب الیک منک فقال السواد فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قل۔

اے ملک الموت ٹھہر جا تاکہ میں اس سے کچھ پوچھوں پس اسے افاقہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا تو نے کیا دیکھا اس نے کہا میں نے بہت سی سفیدی اور سیاہی دیکھی فرمایا ان میں سے کونسی تجھ سے زیادہ قریب تھی اس نے کہا سیاہی حضرت نے فرمایا کہو

اللھم اغفرلی الکثیر من معاصیک واقبل منی الیسیر من طاعتک

یا اللہ میرے کثیر گناہوں کو بخش دے اور میری تھوڑی سی اطاعت کو قبول کر

فقالہ ثم اغمی علیہ فقال یا ملک الموت خفف عنہ حتی اسئلہ فافاق الرجل فقال ما رایت قال رایت بیاضاً کثیراً وسواداً کثیراً قال فایھما اقرب الیک

اس نے کہا اور بیہوش ہو گیا حضرت نے فرمایا اے ملک الموت اس کے لئے تخفیف کر دے تاکہ میں کچھ پوچھوں پس وہ ہوش میں آگیا فرمایا تو نے کیا دیکھا کہا بہت سی سفیدی اور سیاہی فرمایا کون زیادہ قریب

فقال البیاض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اغفر اللہ لصاحبکم فقال ابوعبد اللہ علیہ السلام اذا حضرتم میتاً فقولوا لہ ھذا الکلام لیقولہ (حسن)

اس نے کہا سعیدی فرمایا لوگو اس کے گناہ خدا نے معاف کر دیے فرمایا صادق علیہ السلام نے جب تم کسی مرنے والے کے پاس جاؤ تو یہ کلمات اس سے کہلواؤ۔

باب نزع کی سختی

۱۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قال علی بن الحسین علیہ السلام ان ابا سعید الخدری کان من اصحاب رسول اللہ وکان مستقیماً فنزع ثلاثۃ ایام فغسلہ اھلہ ثم حمل الی مصلاہ فمات فیہ (حسن)

فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ابو سعید خدری اصحاب رسول سے تھے اور پختہ ایمان رکھتے تھے تین دن ان پر جان کنی کا عالم طاری رہا پھر ان کو نہلا کر اس جگہ پہنچایا جہاں نماز پڑھا کرتے تھے وہیں ان کا انتقال ہوا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا عسر علی المیت موتہ ونزعہ قربہ الی مصلاہ الذی کان یصلی فیہ (صحیح)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کسی پر نزع کا وقت سخت ہو تو اسے منتقل کر دو اس جگہ جہاں نماز پڑھا کرتا تھا۔

۳۔ قال علیہ السلام اذا اشتد علیہ النزع فضعہ فی مصلاہ الذی کان یصلی فیہ

ترجمہ اوپر گزرا۔

۴۔ عن ابا عبد اللہ علیہ السلام قال قال ان ابا سعید الخدری قد رزقہ اللہ ھذا الرای وانہ اشتدت نزعہ فقال احملونی الی مصلای فحملوہ فلم یلبث ان ھلک (ضعیف)

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ ابو سعید خدری کو خدا نے اس رائے کی توفیق دی کہ انھوں نے نزع کی سختی کے وقت لوگوں سے کہا کہ مجھے میری نماز پڑھنے کی جگہ پہنچاؤ۔ لوگوں نے وہاں پہنچایا تو فوراً انتقال کیا۔

۵۔ قال رایت ابا الحسن یقول لابنہ القاسم قم یا بنی فاقرأ عند راس اخیک والصافات صفاً حتی تتمھا فقرأ فلما بلغ ھم اشد خلقاً ام من خلقنا قضی الفتی فلما سُجّی وخرجوا اقبل علیہ یعقوب بن جعفر فقال لہ کنا نعھد المیت اذا نزل بہ الموت یقرء عندہ یٰس والقرآن الحکیم فصرت تامرنا بالصافات فقال یا بنی لم تقرأ عند مکروب من موت قط الا عجل اللہ راحتہ (صحیح)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند قاسم سے فرمایا۔ بیٹا! اپنے بھائی کے سرہانے سورہ والصافات پڑھو۔ انھوں نے پڑھا جب یہاں تک پہنچے ھم اشد خلقاً ام من خلقنا تو اس جوان کا دم نکل گیا۔ جب کفنانے لگے اور لوگ باہر نکل گئے تو یعقوب ابن جعفر آئے اور کہا ہمارے درمیان تو معاہدہ تھا سورہ یٰس پڑھنے کا اور آپ نے سورہ والصافات پڑھنے کا حکم دیا فرمایا جب کسی پر موت کی سختی ہو تو یہ سورہ پڑھنے سے بہ آسانی دم نکل جاتا ہے

باب ۹ قبلہ رو کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی توجیہ المیت یستقبل بوجہہ القبلۃ ویجعل قدمیہ الی القبلۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کا منہ قبلہ کی طرف کرو اور یہ اس طرح کہ قبلہ کی طرف پاؤں رہیں۔

۲۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المیت، فقال استقبل ببطن قدمیہ (حسن)

فرمایا حضرت نے میت کے دونوں تلوے قبلہ کی طرف رہیں

۳۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اذا مات لاحد کم میت فسجوہ تجاہ القبلۃ وکذلک اذا غسل یحفر لہ موضع المغتسل تجاہ القبلۃ فیکون مستقبل باطن قدمیہ ووجہہ الی القبلۃ (موثق)

فرمایا حضرت نے جب کوئی مرجائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کرو تو غسل دینے کے لیے گڑھا کھودو اور منہ قبلہ کی طرف کرو اس طرح کہ اس کے پیر کے تلوے اور منہ قبلہ کی طرف ہوں

باب ۱۰ مومن قبض روح کو برا نہیں جانتا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لو ان مومناً اقسم علی ربہ ان لا یمیتہ ما اماتہ ابداً ولکن اذا کان کذلک او اذا حضر اجلہ بعث اللہ عزوجل الیہ ریحین ریحاً یقال لہا المنیۃ و ریحاً یقال لہا المسخیۃ فاما المنیۃ فانہا تنسیہ اہلہ ومالہ و اما المسخیۃ فانہا تسخی نفسہ عن الدنیا حتی یختارما عند اللہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر مومن اپنے رب کو قسم دے کر کہے کہ وہ اس کو نہ مارے تو وہ کبھی نہ مارے گا لیکن مومن ایسا کرتا نہیں۔
جب موت کا وقت آتا ہے تو اللہ دو ہواؤں کو بھیجتا ہے ایک کا نام منیہ ہے دوسری کا مسخیہ منیہ کا کام یہ ہے کہ وہ اس کے دل سے اہل و عیال کو بھلا دیتی ہے اور مسخیہ دنیا سے اس کا دل ہٹا کر خدا کی طرف لگاتی ہے

۲۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام جعلت فداک یا ابن رسول اللہ ھل یکرہ المومن علی قبض روحہ قال لا واللہ انہ اذا اتاہ ملک الموت لقبض روحہ جزع عند ذلک فیقول لہ ملک الموت یا ولی اللہ لا تجزع فوالذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ و آلہ

راوی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن پر قبض روح کے وقت سختی کی جاتی ہے فرمایا نہیں خدا کی قسم جب ملک الموت قبض روح کے لئے آتا ہے تو اس سے کہتا ہے اے خدا کے دوست بے چین نہ ہو ذرّہ مت قسم ہے اس کی جس نے محمد مصطفیٰ کو مبعوث برسالت کیا ہے۔

لانا ابربك واشفق عليك من والد رحيم لو حضرك افتح عينيك فانظر قال و يمثل له رسول الله صلى الله عليه وآله وامير المومنين وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ذريتهم عليهم السلام فيقال له هذا رسول الله وامير المومنين وفاطمة والحسن والحسين والائمة عليهم السلام رفقاءك قال فيفتح عينه فينظر فينادي روحه مناد من رب العزة فيقول يا ايتها النفس الى محمد واهلبيته ارجعي الى ربك راضية مرضية بالثواب فادخلي في عبادي يعني محمدا واهل بيته وادخلي جنتي فما شيء احب اليه استلال روحه واللحوق بالمنادي (ضعيف)

میں تیرے اوپر تیرے باپ سے زیادہ مشفق و مہربان ہوں جو اس وقت موجود ہوتا اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ لیں اس وقت رسول اللہ، امیر المومنین، فاطمہ، حسن اور حسین اس کے سامنے ہونگے اور اس سے کہا جائے گا یہ رسولخدا، امیر المومنین اور فاطمہ حسن و حسین اور ائمہ طاہرین تشریف فرما ہیں۔ پس وہ آنکھ کھولے گا اور دیکھے گا پھر خدا کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا اے محمد و اہلبیت محمد کی طرف اطمینان رکھنے والے نفس اپنے رب کی طرف راضی اور خوشی لوٹ تیرے لئے ثواب ہے۔ میرے خاص بندوں یعنی محمد و آل محمد میں داخل ہو میری جنت کے اندر پس خدا کے نزدیک کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ بندہ مومن کی روح آسانی سے نکالی جائے اور منادی سے ملجائے۔

باب۱۱ مومن و کافر کیا دیکھتا ہے

۱۔ قال لی ابو عبد الله عليه السلام يا عقبة لا يقبل الله من العباد يوم القيامة الا هذا الامر الذي انتم عليه وما بين احدكم وبين ان يرى ما تقر به عينه الا ان تبلغ نفسه الى هذه ثم اهوى بيده الى الوريد ثم اتكى وكان معي المعلى فغمزني ان اسئله فقلت يا ابن رسول الله فاذا بلغت نفسه الى هذه اي شيء يرى فقلت له بضعة عشرة مرة فقال في كلها يرى لا يزيد عليها ثم جلس في آخرها فقال يا عقبة قلت لبيك وسعديك فقال ابيت الا ان تعلم فقلت نعم يا ابن رسول الله انما ديني مع دينك فاذا ذهب ديني كان ذلك كيف لي بك يا ابن رسول الله كل ساعة وبكيت

عقبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا روز قیامت خدا اپنے بندوں سے اس کے سوا قبول نہ کرے گا جس (اعتقاد) پر تم ہو اور اس کا اقرار تم میں سے کوئی نہ کرے گا تک وہ آنکھ کے سامنے نہو اور ایسا ہوگا اس وقت کہ جب روح نکل کر یہاں تک پہنچ جائے گی اور اشارہ کیا اپنی رگ گردن کی طرف پھر حضرت نے تکیہ کیا معلی میرے پاس بیٹھا تھا اس نے اشارہ کیا کہ میں سوال کروں میں نے کہا فرزند رسول وہ کیا دیکھے گا یہ میں نے تقریباً دس بار کہا ہر بار یہی جواب ملا دیکھے گا اس کے سوا کچھ نہ فرمایا پھر حضرت بیٹھے اور فرمایا اے عقبہ میں نے کہا لبیک یا ابن رسول اللہ فرمایا میں نے چاہا تھا تم نہ جانو تو اچھا ہے میں نے کہا فرزند رسول میرا دین آپ کے دین کے ساتھ ہے جب بغیر علم دین چلا گیا تو پھر کیا رہا مجھے ہر وقت تو آپ سے دریافت کرنے کا موقع نہیں ملتا پس میں رو دیا

نوق لي فقال يراهما والله قلت بأبي وامي من هما قال
انت رسول الله وامير المومنين يا عقبة يا عقبة لن تموت
نفس مومنة ابدا حتى يراهما قلت فاذا انظر اليهما مضى
امامه قلت له يقولان شيئا قال نعم يدخلان جميعا
على المومن فيجلس رسول الله صلى الله عليه وآله عند
راسه وعلي عند رجليه فيكب عليه رسول الله صلى الله
عليه وآله فيقول يا ولي الله ابشر انا رسول الله اني خير
لك مما تركت من الدنيا ثم ينهض رسول الله صلى الله عليه
وآله فيقوم علي عليه السلام حتى يكب عليه فيقول يا ولي
الله ابشر انا علي بن ابي طالب الذي كنت تحبه انا لانفعنك
ثم قال هذا في كتاب الله عزوجل قال في يونس قول الله
عزوجل ههنا الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم البشرى في
الحيوة الدنيا والآخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو
الفوز العظيم (ضعيف)

۲ ۔ قال ابو عبد الله عليه السلام اذا حيل بينه وبين
الكلام اتاه رسول الله صلى الله عليه وآله ومن شاء
الله فجلس رسول الله صلى الله عليه وآله عن يمينه
والآخر عن يساره فيقول له رسول الله صلعم اما ما كنت
ترجو فهو ذا امامك واما ما كنت تخاف منه فقد امنت منه
ثم يفتح له باب الى الجنة فيقول هذا منزلك من الجنة فان شئت
رددناك الى الدنيا ولك فيها ذهب وفضة فيقول لا حاجة
لي في الدنيا فعند ذلك تبيض لونه ويرشح جبينه وتقلص
شفتاه وتنتشر منخراه وتدمع عينه اليسرى فاي هذه
العلامات رأيت فاكتف بها

واذا خرجت النفس عن الجسد فيعرض عليها كما عرض عليه

حضرت نے تسلی دی اور فرمایا ان دونوں کو دیکھے گا میں نے کہا وہ دونوں
کون ہیں فرمایا حضرت رسول خدا اور حضرت علی
اے عقبہ کوئی مومن ہرگز نہ مرے گا جب تک ان دونوں کو نہ دیکھ لے گا
تو کیا پھر دنیا کی طرف لوٹنے کا فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا یہ دو حضرات
اس سے کچھ کہیں گے فرمایا ہاں دونوں ایک ساتھ داخل ہوں گے
رسول اللہ اس کے سرھانے ہوں گے اور علی پائنتی۔ آنحضرت اس پر
جھک کر فرمائیں گے اے دوست خدا تجھے بشارت ہو میں خدا کا رسول
ہوں میں تیرے لئے بہتر اس چیز سے بہتر ہوں جو تو نے دنیا میں چھوڑی ہے
پھر رسول اٹھیں گے اور حضرت علی علیہ اس سے فرمائیں گے اے ولی
خدا تجھے بشارت ہو میں ہی وہ علی ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا میں
تجھے نفع پہنچاؤں گا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا یہ کتاب خدا میں ہے
میں نے کہا کہاں فرمایا سورہ یونس میں ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور
متقی بنے ان کے لئے بشارت ہے دنیا و آخرت میں اللہ کی باتوں میں
تبدیلی نہیں ہوتی اور یہی بڑی کامیابی ہے

پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جبکہ بیچ میں سے کلام قطع ہوگیا
تھا کہ رسول اللہ اور جس کو اللہ چاہے گا اس کے پاس آئیں گے
حضرت داہنی طرف بیٹھیں گے اور حضرت علی بائیں طرف۔ حضرت رسول خدا
اس سے فرمائیں گے کیا تو ان سے ملنے کی آرزو نہ رکھتا تھا یہ تیرے
امام ہیں اور جس عذاب سے تو ڈرتا تھا اس سے تجھے امان دی گئی
پھر اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور رسول فرمائیں گے
یہ ہے جنت میں تیرا مقام تو چاہے تو ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں
اور وہاں سونا چاندی تیرے لئے فراہم کردیں وہ کہے گا مجھے اب
دنیا میں جانے کی حاجت نہیں۔ اس کے بعد اس کا چہرہ سفید ہوجائے گا
اور پیشانی عرق آلود ہوگی اور ہونٹ سکڑ جائیں گے۔ نتھنے پھیل جائیں
اور بائیں آنکھ میں آنسو آجائیں گے۔

پس جب یہ علامات دیکھو تو یہ موت کے یقین کے لئے کافی ہیں
اور جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر وہ چیزیں پیش کی جائیں گی

روحه في الجسد فتحت الآخرة فيغسله من يغسله ويقلبه فيمن يقلبه فإذا أدرج في أكفانه ووضع على سريره خرجت روحه تمشي بين أيدي القوم قدماً وتلقاه أرواح المؤمنين يسلمون عليه ويبشرونه بما أعد الله له جل ثناؤه من النعيم فإذا وضع في قبره رد إليه الروح إلى وركيه ثم يسأل عما يعلم فإذا جاء بما يعلم فتح له ذلك الباب الذي أراه رسول الله صلعم فيدخل عليه من نورها وبردها وطيب ريحها قال قلت جعلت فداك فأين ضغطة القبر فقال هيهات ما على المؤمنين منها شيء والله إن هذه الأرض لتفتخر على هذه فتقول وطئ على ظهري مؤمن ولم يطأ على ظهرك مؤمن وتقول له والله لقد كنت أحبك وأنت تمشي على ظهري فأما إذ وليتك فستعلم ماذا أصنع بك فتفسح له مد بصره (مجهول)

جیسے اس وقت پیش کی گئی تھیں جب وہ جسم میں تھی پس وہ اب آخرت کا ہوگا غسل دینے والا اسکو غسل دے گا اور پلٹا دینے والا پلٹائے گا اور جب کفن میں لپیٹا جائے گا اور جنازہ پر رکھا جائے گا تو اس کی روح لوگوں کے آگے آگے ہوگی اور ارواح مومنین اس سے ملاقات کریں گی اور سلام کرکے بشارت دیں گی اس چیز کی جو اللہ نے جنت کی نعمتوں سے اس کے لئے مہیا کی ہوگی۔

جب اسے قبر میں رکھا جائے گا تو روح لوٹائی جائے گی اس کے جسم میں پھر اس سے سوال ہوگا اس چیز کا جس کو وہ جانتا ہے جب وہ جواب دیدے گا تو جنت کا وہ دروازہ اس پر کھولا جائے گا جو رسول اللہ نے دکھایا تھا پس وہ اس میں داخل ہوگا درحالیکہ اس میں نور ہوگا اور خنکی اور خوشبو۔ راوی نے پوچھا پھر فشار قبر کیا ہے فرمایا مومنین کا اس سے تعلق نہیں یہ قبر کی زمین یہ کہکر دوسری زمین پر فخر کرے گی کہ میری پشت پر مومن چلا تیری پشت پر نہیں اور مرنے والے سے کہے گی واللہ میں تجھ کو دوست رکھتی تھی جب تو میرے اوپر چلتا تھا لیں اب کہ تجھ پر میرا تصرف ہوا تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پس وہ اس کی حد نگاہ تک کشادہ ہو جائے گی۔

٣ — عن سعيد بن يسار أنه حضر أحد ابني سابور وكان لهما فضل وورع وإخبات فمرض أحدهما ولا أحسبه إلا زكريا بن سابور قال فحضرته عند موته فبسط يده ثم قال ابيضت يدي يا علي قال فدخلت على أبي عبد الله عليه السلام وعنده محمد بن مسلم قال فلما قمت من عنده ظننت أن محمداً يخبره بخبر الرجل فأتبعني برسول فرجعت إليه فقال أخبرني عن هذا الرجل الذي حضرته عند الموت أي شيء سمعته يقول قال قلت بسط يده وقال ابيضت يدي يا علي فقال أبو عبد الله عليه السلام والله رآه والله رآه والله رآه (مجهول)

سعید بن یسار راوی ہے کہ سابور کے دو بیٹوں میں سے ایک کے پاس میں گیا اور یہ دونو صاحب فضل و ورع اور متواضع تھے ان میں سے جو بیمار ہوا میرا گمان ہے کہ اس کا نام زکریا تھا اس کی موت کے وقت میں موجود تھا اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہا اے علی آپ نے میرا ہاتھ نورانی کر دیا۔ میں اس کے بعد امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ محمد بن مسلم بھی وہاں موجود تھا میں ملاقات کے بعد چل دیا غالباً مسلم نے حضرت کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ حضرت کا نوکر میرے پیچھے بلانے کو آیا جب میں واپس آیا تو فرمایا جس کی موت کے وقت تم موجود تھے اسے کیا کہتے سنا میں نے کہا اس نے ہاتھ پھیلایا اور پھر کہا اے علی آپنے میرا ہاتھ روشن کر دیا فرمایا واللہ اس نے حضرت کو دیکھا یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا۔

٥ ـ عن عمر بن مروان قال حدثني من سمع ابا عبد الله عليه السلام يقول منكم والله يقبل ولكم والله يغفر وليس بين احدكم وبين ان يغتبط ويرى السرور وقرة العين الا ان تبلغ نفسه هٰهنا واومى بيده الى حلقه ثم قال انه اذا كان ذلك واحتضر حضره رسول الله صلى الله عليه وآله وعلي وجبرئيل وملك الموت عليهم السلام فيدنو منه علي عليه السلام فيقول يا رسول الله ان هذا كان يحبنا اهل البيت فاحبه ويقول رسول الله يا جبرئيل ان هذا كان يحب الله ورسوله واهل بيت رسوله فاحبه وارفق به فيدنو منه ملك الموت فيقول يا عبد الله اخذت فكاك رقبتك اخذت امان براءتك (موثق)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا تم میں بعض ایسے ہیں جن کی توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ بخش دے گا اور نہیں ہے تمہارے درمیاں کوئی ایسا جس پر غبطہ کیا جائے اور خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھے مگر اس وقت جب روح یہاں پہنچے گی اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف پھر فرمایا اس کے احتضار کے وقت حضرت رسولخدا، حضرت علی اور جبریل آئیں گے اور ملک الموت علیہم السلام علیؑ اس کے قریب ہونگے اور فرمائیں گے یارسول اللہ یہ ہمارا دوست ہے لہذا آپ بھی اسے دوست رکھئے حضرت جبریل سے فرمائیں گے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اور اہلبیت رسول کو دوست رکھنے والا ہے لہذا تم بھی اسے دوست رکھو اور اس کے ساتھ نرمی کرو۔ پس ملک الموت اس کے پاس آکر کہے گا اے بندہ خدا میں نے تیری گردن آزادی اور تیری برات کا پروانہ لیا۔

تمسكت بالعصمة الكبرى في الحيوٰة الدنيا قال فيوفقه الله عزوجل فيقول وما ذاك فيقول ولاية علي بن ابي طالب فيقول صدقت اما الذي كنت تحذره فقد آمنك الله منه واما الذي كنت ترجوه فقد ادركته ابشر بالسلف الصالح مرافقة رسول الله وعلي وفاطمه عليهم السلام ثم يسل نفسه سلا رفيقا ثم ينزل بكفنه من الجنة وحنوطه من الجنة بمسك اذفر فيكفن بذلك الكفن ويحنط بذلك الحنوط

تونے زندگانی دنیا میں چونکہ صاحبانِ عصمت کبریٰ سے تمسک کیا تھا یہ اسی کا اجر ہے وہ مومن کہے گا وہ کیا ہے فرشتہ کہے گا وہ ولایت علی بن ابی طالب ہے۔ وہ مومن کہے گا صحیح ہے فرشتہ کہے گا جس عذاب آخرت سے تو ڈرتا تھا اللہ نے تجھے اس سے امان دے دی اور جس چیز کی تجھے امید تھی اسے تو نے پا لیا اور بشارت ہو تجھے رسول اللہ اور علی اور فاطمہ کے ساتھ رہنے کی پھر ہلکے سے اس کی جان نکالے گا اور بہشت سے کفن اور جنت کے مشک اذفر کا حنوط اس کے لئے لائے گا پس اس کا کفن اسے دیا جائے گا اور اسی حنوط سے حنوط کیا جائے گا

ثم يكسى حلة صفراء من حلل الجنة فاذا وضع في قبره فتح له باب من ابواب الجنة يدخل عليه من روحها وريحانها

پھر اس کو جنت کا زرد لباس پہنایا جائے گا۔ جب اس کو قبر میں رکھیں گے تو جنت کا ایک دروازہ اس پر کھل جائے گا اور بڑی راحت نصیب ہوگی

ثم يفسح له عن امامه مسيرة شهر وعن يمينه وعن يساره ثم يقال له نم نومة العروس على فراشها

پھر اس کے سامنے اور داہنے بائیں ایک مہینہ راہ کی زمین پھیلا دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا اب اپنے فرش پر دلہن کی طرح سوجا

البشر بروح وریحان وجنة نعیم ورب غیر غضبان ثم یزور آل محمد فی جنان رضوی فیاکل معهم من طعامهم ویشرب معهم من شرابهم ویتحدث معهم فی مجالسهم

حتی یقوم قائمنا اهل البیت علیهم السلام فاذا قام قائمنا بعثهم الله فاقبلوا معه یلبون زمراً زمراً فعند ذلک یرتاب المبطلون ویضمحل المحلون وقلیل ما یکونون هلکت المحاضرون ونجا المقربون من اجل ذلک قال رسول الله صلی الله علیه وآله لعلی انت اخی ومیعاد ما بینی وبینک وادی السلام

قال واذا احتضر الکافر حضره رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وعلی وجبرئیل وملک الموت علیهم السلام فیدنو منه علی فیقول یا رسول الله ان هذا کان یبغضنا اهل البیت فابغضه ویقول رسول الله صلی الله علیه وآله یا جبرئیل ان هذا کان یبغض الله ورسوله واهل بیت رسوله فابغضه واعنف علیه فیدنو منه ملک الموت فیقول یا عبد الله اخذت فکاک رهانک اخذت امان براءتک تمسکت بالعصمة الکبری فی حیاة الدنیا فیقول لا فیقول ابشر یا عدو الله بسخط الله عزوجل وعذابه والنار اما الذی کنت تحذر فقد نزل بک ثم یسل نفسه سلاً عنیفاً ثم یوکل بروحه ثلاثمائة شیطان کلهم یبزق فی وجهه ویتاذی بروحه فاذا وضع فی قبره فتح له باب من ابواب النار فیدخل علیه من فیحها ولهبها
(ضعیف)

۵ ۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام حدثنی صالح بن میثم عن عبایة الاسدی انه سمع علیاً علیه السلام یقول

بشارت ہو تجھے راحت و آرام کی اور نعمتوں سے بھری جنت کی تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں پھر وہ جنت میں آل محمد کی زیارت کرے گا اور ان کے ساتھ ان کا کھانا کھائے گا اور ان کے ساتھ ان کا پانی پیئے گا اور انکی مجلسوں میں ان سے بات چیت کرے گا

ظہور قائم آل محمد تک یہی صورت رہے گی جب حضرت ظہور فرمائیں گے تو یہ مومنین گروہ کے گروہ لبیک کہتے ہوئے حضرت کے پاس آئیں گے اس وقت شک کرنے والے حیران ہو جائیں گے۔ یہ مومنین کم ہونگے موجود ہلاک ہونگے مقرب لوگ نجات پائیں گے

اور حضرت رسولخدا حضرت علی سے فرمائیں گے تم میرے بھائی ہو۔ اور تمہارے اور میرے درمیان وعدہ گاہ وادی السلام ہے

جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو حضرت رسولخدا۔ حضرت علی اور جبریل اور ملک الموت آتے ہیں۔ حضرت علی کہتے ہیں یا رسول اللہ یہ ہم سے دشمنی رکھتا تھا پس آپ بھی اسے دشمن رکھئے۔ حضرت جبریل سے فرماتے ہیں یہ وہ ہے جو بغض رکھتا تھا اللہ اس کے رسول اور اہلبیت رسول سے پس جبریل اس کو دشمن جانیں گے اور اس پر سختی کریں گے۔ ملک الموت اس کے پاس آکر کہیں گے اے بندۂ خدا میں نے تیری رہائی اور برأت کا پروانہ لیا ہے کیا تو نے صاحبان عصمت کبریٰ سے زندگانی دنیا میں تمسک کیا تھا وہ کہے گا نہیں ملک الموت کہیں گے اے دشمن خدا تجھے غضب خدا۔ عذاب خدا اور آتش جہنم کی بشارت ہو جس عذاب سے تو ڈرتا تھا وہ آگیا پھر سختی سے اس کی روح قبض کریں گے اور تین سو شیاطین کو اس پر مسلط کیا جائے گا جو اس کے منہ پر تھوکیں گے اور اس کی روح کو اذیت دیں گے اور جب قبر میں جائے گا تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے اندر کھول دیا جائے گا اور اس پر دوزخ کا دھواں اور شعلے لپکیں گے

راوی نے حضرت علیؑ سے سنا

واللّٰه لا یبغضنی عبد ابداً یموت علی بغضی الا رآنی
عند موته حیث یکره ولا یحبنی عبد ابداً فیموت علی
حبی الا رآنی عند موته حیث یحب فقال ابو جعفر نعم
ورسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله بالیمین (مجهول)

۵ - سمعت ابا عبد اللّٰه علیه السلام یقول فی المیت
تدمع عیناه عند الموت فقال ذلک عند معاینة رسول
اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله فیری ما یسره ثم قال اما تری
الرجل یری ما یسره و ما یحب فتدمع عینه لذلک و یضحک
(مجهول)

۶ - عن ابی عبد اللّٰه علیه السلام قال سمعته یقول ان
النفس اذا وقعت فی الحلق اتاه ملک الموت فقال له
یا هذا او یا فلان اما کنت ترجو فایس منه وهو الرجوع
الی الدنیا واما کنت تخاف فقد امنت منه (مرسل)

۷ - عن ابا عبد اللّٰه علیه السلام یقول ان الرجل اذا
وقعت نفسه فی صدره رای - قلت و جعلت فداک
ما یری قال یری رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله فیقول
رسول اللّٰه انا رسول اللّٰه ابشر ثم قال ثم یری
علی بن ابی طالب علیه السلام فیقول انا علی بن ابی طالب
الذی کنت تحبه تحب ان انفعک الیوم قال قلت له
ایکون احد من الناس یری هذا ثم یرجع الی الدنیا
قال لا اذا رای هذا ابداً مات واعظم ذلک قال
فذلک فی القرآن الذین آمنوا و یتقون لهم البشری
فی الحیوة الدنیا و الآخرة لا تبدیل لکلمات اللّٰه (مرسل)

۸ - عن ابن یعفور قال کان خطاب الجهنی خلیطاً لنا و
کان شدید النصب لآل محمد وکان یصحب نجدة الحروری
قال فدخلت علیه اعوده للخلطة والتقیة فاذا هو
مغمی علیه فی حد الموت فسمعته یقول ما لی ولک یا علی

واللہ جو شخص میری عداوت پر مرے گا وہ اپنی موت کے وقت مجھے
دیکھنا برا سمجھے گا اور جو میری محبت پر مرے گا وہ مجھے محبت کی نظر
سے دیکھے گا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اور رسول اللہ
اس کے داہنی طرف ہونگے۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ کو کہتے سنا کہ مرتے وقت میت کی آنکھوں
میں جو آنسو آجاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ کو دیکھتا
اور خوش ہوتا ہے۔ کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ جب آدمی
کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے تو خوشی
سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ ہنسنے لگتا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب روح کھنچکر حلق تک آجاتی
ہے تو موت کا فرشتہ اس سے کہتا ہے اے فلاں جس دنیا سے
تیری آرزو وابستہ تھی اب اس سے مایوسی ہے یعنی اب دنیا کی طرف
پلٹنا ممکن نہیں اور جس سے تو ڈرتا تھا اب اس سے امان ہے

حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب آدمی کی روح کھنچکر سینہ
آجاتی ہے تو وہ دیکھتا ہے میں نے کہا کیا دیکھتا ہے فر
رسول اللہ کو دیکھتا ہے۔ حضرت اس سے فرماتے ہیں میں اللہ کا
رسول ہوں تجھے بشارت دیتا ہوں پھر فرمایا وہ علی علیہ السلام کو
دیکھتا ہے وہ فرماتے ہیں میں وہ علی ہوں جسے تو دوست رکھتا
تھا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ آج میں تجھے فائدہ پہنچاؤں۔ میں نے
کہا کیا کوئی یہ دیکھنے کے بعد دنیا کی طرف لوٹایا جائے گا فرمایا
نہیں اور اس سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے
اے ایمان اور تقوے والو تم کو بشارت ہو دنیا و آخرت کی
زندگی میں اور اللہ کے کلمات بدلنے والے نہیں

ابن یعفور کہتا ہے کہ خطاب جہنی ہمارا شریک کار تھا اور بڑا
ناصبی تھا بغض آل محمد میں اسکی صحبت تھی نجدہ حروری ناصبی سے
میں ایک روز بلحاظ میل جول اور تقیہ اس کے پاس گیا وہ نزع
کے عالم میں بیہوش تھا اور کہہ رہا تھا اے علی تمہارا اور میرا کیا معاملہ

فاخبرت بذلک اباعبد الله علیه السلام فقال رأہ و رب الکعبه رأہ و رب الکعبة رأہ و رب الکعبة (مرسل)

میں نے یہ واقعہ امام علیہ السلام سے بیان کیا فرمایا رب کعبہ کی قسم اس نے ضرور حضرت علی کو دیکھا تین بار یہ ارشاد فرمایا۔

۹ قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول اذا بلغت نفس احدکم هذه قیل له اما کنت تحذر من هم الدنیا وحزنها فقد امنت منه و یقال له رسول الله صلی الله علیه وآله و علی و فاطمة علیهم السلام امامک (ضعیف)

میں نے حضرت ابوعبداللہ کو فرماتے سنا جب روح تم میں سے کسی کی کھنچ کر آئے گی تو کہا جائے گا تو دنیا کے جس رنج و غم سے ڈرتا تھا اس سے تجھے امان ملی اور کہا جائے گا کہ حضرت رسولِ خدا اور علی و فاطمہ تیرے سامنے ہیں

۔ سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول آیة المومن اذا حضرة الموت بیاض وجهه اشد من بیاض لونه یرشح جبینه و یسیل من عینیه کهیئة الدموع فیکون ذلک خروج نفسه و ان الکافر تخرج نفسه سلاً من شدقه کزبد البعیر و کما تخرج نفس البعیر (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اس کا چہرہ اس سے زیادہ سفید ہو جاتا ہے جو اس کا اصلی رنگ ہو اور پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور یہ وقت جان نکلنے کا ہوتا ہے اور کافر کی روح سختی سے نکلتی ہے اور اس کی باچھیں اونٹ کی طرح پھیل جاتی ہیں اور اونٹ کی طرح جان نکلتی ہے

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له اصلحک الله من احب لقاء الله احب الله لقاءہ و من ابغض لقاء الله ابغض الله لقاءہ قال نعم قلت فوالله انا لنکرہ الموت فقال لیس ذلک حیث تذهب انما ذلک عند المعاینة اذا رای ما یحب فلیس شیٔ احب الیه من ان یتقدم والله تعالی یحب لقاءہ و هو یحب لقاء الله حینئذ و اذا رای ما یکرہ فلیس شیٔ ابغض الیه من لقاء الله و الله یبغض لقاءہ (ضعیف)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا جو اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو برا جانتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا واللہ ہم تو موت کو برا ہی جانتے ہیں فرمایا جو تم نے خیال کیا ہے ایسا نہیں ہے اس کا اظہار تو معاینہ کے وقت ہوتا ہے۔ جب وہ ایسی چیز کو دیکھتا ہے جسے دوست رکھتا ہے تو پھر کوئی چیز اسے آگے بڑھنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی ایسی صورت میں اللہ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کی ملاقات کو۔ اور جب وہ ایسی چیز کو دیکھتا ہے جسے برا جانے تو کوئی چیز اس کے لئے لقائے الٰہی سے بری نہیں ہوتی اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو دوست نہیں رکھتا۔

ا ۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک حدیث سمعته من بعض شیعتک وموالیک یرویه عن ابیک قال وما هو قلت یزعمون انه کان یقول اغبط ما یکون امرء بما نحن علیه اذا کانت النفس

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے آپ کے ایک شیعہ سے سنا ہے جس کی روایت اس نے آپ کے والد سے کی ہے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کہتا تھا کہ لوگوں کا گمان ہے کہ سب سے زیادہ قابل غبطہ یہ امر ہے جس پر ہم ہیں یعنی

في عدله تعالى ثم إذا كان ذلك أتاه نبي الله وأتاه علي وأتاه جبرئيل وأتاه ملك الموت عليهم السلام فيقول ذلك الملك لعلي عليه السلام يا علي إن فلاناً كان موالياً لك ولأهل بيتك فيقول نعم كان يتولانا ويتبرأ من عدونا فيقول ذلك نبي الله لجبرئيل فيرفع ذلك جبرئيل إلى الله عز وجل (مجهول)

جب جان نکل کر حلق تک آئے گی فرمایا ہاں، اس وقت نبی اور علی اور جبرئیل و ملک الموت اس کے پاس آئیں گے اور یہ فرشتہ حضرت علی سے کہے گا کیا یہ شخص تمہارے اور تمہارے اہلبیت کے دوستوں میں سے ہے وہ فرمائیں گے ہاں یہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے۔ حضرت رسولخدا بھی بات جبرئیل سے کہیں گے اور وہ خدا سے کہیں گے

۱۳ - قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام إذا بلغت نفس أحدكم هذه وأومى إلى حلقه قرت عينه (صحيح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب روح نکل کر یہاں تک آجائے گی اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف تو اس کی آنکھیں (زیارت نبی و علی سے) ٹھنڈی ہو جائیں گی

۱۴ - قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام قوله عز وجل فلولا إذا بلغت الحلقوم إلى قوله إن كنتم صادقين فقال إنها إذا بلغت الحلقوم ثم أري منزله من الجنة فيقول ردوني إلى الدنيا حتى أخبر أهلي بما أرى فيقال له ليس إلى ذلك سبيل (موثق)

میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا اذا بلغت الحلقوم فرمایا جب روح کھچ کر حلق تک آجائے گی تو اس پر نیند کا غلبہ ہوگا اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھے گا تو کہے گا مجھے دنیا کی طرف پلٹا دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو مطلع کروں اس سے کہا جائے گا کہ یہ ممکن نہیں۔

۱۵ - قال إذا رأيت الميت قد شخص ببصره وسالت عينه اليسرى ورشح جبينه وتقلصت شفتاه وانتشرت منخراه فأي شيء رأيت من ذلك فحسبك بها وفي رواية أخرى وإذا ضحك أيضاً فهو من الدلائل قال وإذا رأيته قد خمص وجهه وسالت عينه اليمنى فاعلم أنه

فرمایا جب تم دیکھو اس کی آنکھیں بے نور ہوگئی اور بائیں آنکھ سے آنسو نکلے اور پیشانی پر پسینہ آیا اور ہونٹ سکڑنے لگے اور نتھنے پھیل گئے تو سمجھ لو اس کا وقت آگیا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ ہنسے تو یہ بھی دلائل موت سے ہے اور فرمایا جب تم دیکھو کہ اس کا چہرہ بے رونق ہوگیا اور داہنی آنکھ سے آنسو نکلے تو جان لو کہ یہ (کافر کی) موت کا وقت ہے

باب ۱۲ مومن و کافر کی روح نکلنا

۱ - قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول إن الله عز وجل يأمر ملك الموت فيرد نفس المؤمن ليهون عليه ويخرجها من أحسن وجهها فيقول الناس

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ حکم دیتا ہے ملک الموت کو پس وہ لوٹاتا ہے مومن کی روح کو تاکہ اس کے گناہوں میں تخفیف ہو اور اس کی روح کو آسانی سے نکالے مگر لوگ

لقد شدد علی فلان الموت وذلك تهوين من الله عزوجل وقال يصرف عنه اذا كان ممن سخط الله عليه او ممن ابغض الله امره ان يجذب الجذبة التي بلغتكم بمثل السفود من الصوف المبلول فيقول الناس لقد هون على فلان الموت (حسن)

کہتے ہیں فلاں پر موت کا وقت سخت ہے یہ راحت ہے حکم الٰہی کی اور بطور دعا راوی نے کہا خدا اس سے بچائے یہ ایسا ہی ہے کہتا ہے جس پر اللہ کا غضب ہو اور جو اللہ کو دشمن رکھتا ہو تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ اس کی روح کو اس طرح کھینچے جیسے تر اون میں سے گرم لوہے کی سلاخ کھینچ جاتی ہے لوگ کہتے ہیں فلاں شخص پر موت آسان ہو گئی۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو کیا خبر کہ کسی مرنے والے پر کیا گزرتی ہے

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال دخل رسول الله على رجل من اصحابه وهو يجود بنفسه فقال يا ملك الموت ارفق بصاحبي فانه مؤمن فقال ابشر يا محمد فاني بكل مؤمن رفيق واعلم يا محمد اني اقبض روح ابن آدم فيجزع اهله فاقوم في ناحية من دارهم فاقول ما هذا الجزع فوالله ما تعجلناه قبل اجله وما كان لنا في قبضه من ذنب فان تحتسبوه وتصبروا تؤجروا وان تجزعوا تأثموا وتوزروا واعلموا ان لنا فيكم عودة ثم عودة فالحذر الحذر انه ليس في شرقها ولا غربها اهل بيت مدر ولا وبر الا وانا اتصفحهم في كل يوم خمس مرات ولانا اعلم بصغيرهم وكبيرهم منهم بانفسهم ولو اردت قبض روح بعوضة ما قدرت عليها حتى يأمرني ربي بها فقال رسول الله انما يتصفحهم في مواقيت الصلوة فان كان ممن يواظب عليها عند مواقيتها لقنه شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله ونحا عنه ملك الموت ابليس (مرسل)

فرمایا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ اپنے ایک صحابی کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ مرنے کے قریب تھا اور فرمایا اے ملک الموت میرا یہ صحابی مومن ہے اس نے کہا اے محمد بشارت ہو کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور جان لو اے محمد جب میں اولاد آدم میں سے کسی کی روح قبض کرتا ہوں تو گھر والے جزع و فزع کرتے ہیں میں ان کے گھر کے ایک گوشہ میں ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں یہ رونا پیٹنا کیسا خدا کی قسم میں اسکی موت کے وقت سے پہلے نہیں آیا اور نہ میں نے اس کے گناہ کی وجہ سے قبض روح کیا ہے اگر تم چپ رہو گے اور صبر کرو گے تو جزا پاؤ گے اور اگر بیقراری کا اظہار کرو گے تو گنہگار ہو گے یہ سمجھ لو کہ میں تمہارے درمیان بار بار آؤں گا گناہوں سے ڈرو۔ مشرق و مغرب میں کوئی گھر یا خیمہ ایسا نہیں کہ میں ہر روز چار پانچ بار ان کے چہروں سے اندازہ نہ کرتا ہوں۔ میں ان کے چھوٹے بڑے ہر ایک کو جانتا ہوں اگر میں ایک مچھر کی بھی روح قبض کرتا ہوں تو مجھے اس پر قدرت نہیں جب تک میرے رب کا حکم نہ ہو
رسول اللہ نے فرمایا فرشتہ اوقات نماز میں دیکھ بھال کرتا ہے اگر پابند نماز پاتا ہے تو اس کو تلقین کرتا ہے لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی اور ملک الموت شیطان کو اس کے پاس سے ہٹا دیتا ہے

۳ - عن ابي جعفر عليه السلام قال حضر رسول الله صلى الله عليه وآله رجلا من الانصار وكانت له

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص انصار میں سے حضرت رسول خدا کی خدمت میں آیا اور اس کی [illegible]

وانا حضرته عند رسول الله صلی الله علیه وآله محضرة
عند موته نظر الی ملک الموت عند راسه فقال له رسول
الله صلی الله علیه وآله ارفق بصاحبی فانه مومن
فقال له ملک الموت یا محمد طب نفساً وقر عیناً فانی
بکل مومن رفیق شفیق واعلم یا محمد انی لاحضر ابن
آدم عند قبض روحه فاذا قبضته صرخ صارخ من اهله
عند ذلک فانتحی فی جانب الدار ومعی روحه فاقول
لهم والله ما ظلمناه ولا سبقنا به اجله ولا استعجلنا
به قدره وما کان لنا فی قبض روحه من ذنب فان
ترضوا بما صنع الله به وتصبروا توجروا وتحمدوا وان
تجزعوا وتسخطوا تأثموا وتوزروا وما لکم عندنا من
عتبة وان لنا عندکم ایضاً لبقیة وعودة فالحذر
الحذر فما من اهل بیت مدر ولا شعر فی بر ولا بحر الا وانا
اتصفحهم فی کل یوم خمس مرات عند المواقیت الصلوٰة
حتی لانا اعلم بهم بانفسهم ولو انی یا محمد اردت
نفس بعوضة ما قدرت علی قبضها حتی یکون الله عز
وجل هو الآمر بقبضها وانی ملقن المومن عند موته
اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله صلی
الله علیه وآله (ضعیف)

اس کی ایمانی حالت اچھی تھی حضرت اسکی موت کے وقت تشریف لائے
ملک الموت کو اس کے سرہانے پایا رسول اللہ نے فرمایا اے
ملک الموت اس کے ساتھ نرمی کر یہ مومن ہے ملک الموت نے کہا
اے محمدؐ آپ خوش رہیں میں تو ہر مومن کے لیے رفیق و شفیق ہوں۔
اور اے محمد جب میں قبض روح کے لئے کسی آدمی کے پاس
آتا ہوں اور اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اس کے خاندان
والے چیخنے لگتے ہیں میں اس کی روح لے کر گھر کے ایک گوشہ میں
ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں خدا کی قسم ہم نے ظلم نہیں کیا اور
نہ موت کے وقت سے پہلے روح قبض کی ہے اگر تم مرضی خدا پر
راضی رہوگے اور صبر کروگے تو اجر پاؤ گے اور بے صبری ظاہر
کروگے اور غصہ کروگے تو گنہگار ہوگے تم ہم پر غصہ نہ کرو ابھی تو
ہمیں تمہارے پاس بار بار آنا ہے ایسی باتوں سے حذر کرو
خشکی و تری میں کوئی گھر اور کوئی خیمہ ایسا نہیں کہ میں ہر
روز اوقات نماز میں انکو تلاش نہ کرتا ہوں میں ان کے
نفس اور ان کے رنگ کو جانتا ہوں اے محمد میں بغیر اذن رب
ایک مچھر کی روح قبض نہیں کر سکتا۔ جب میں مومن کی موت
کے وقت آتا ہوں تو اس کو تلقین کرتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ۔

باب ۱۲ دفن میں تعجیل

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله
یا معشر الناس لا الفین رجلاً مات له میت لیلاً فانتظر
به الصبح ولا رجلاً مات له میت نهاراً فانتظر به اللیل
لا تنتظروا بموتاکم طلوع الشمس ولا غروبها عجلوا بهم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگو میں
نہیں محبت کرتا اس سے جس کے یہاں کوئی مر گیا ہو اور اس کے
دفن کے لئے صبح کا انتظار کرے یا دن میں کوئی مرا ہو اور وہ
رات کا انتظار کرے۔ دفن میں انتظار نہ کرو سورج کے نکلنے یا

الی مضاجعهم یرحمکم الله فقال الناس وانت یا یرحمک الله

غروب ہونے کا جلدی کرو ان کے دفن کرنے میں اللہ کی رحمت تم پر ہو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کی رحمت آپ پر بھی ہو

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله اذا مات المیت اول النهار فلا یقیل الا فی قبره

رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی مر جائے اول روز میں تو اس کے دفن میں تاخیر نہ کرو

باب ۱۴ - نادر

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لیس من میت یموت ویترک وحده الا لعب الشیطان فی جوفه (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جب کسی مردہ کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے

باب ۱۵ زن حائض در خدمت مریض

۱ - قلت لابی الحسن علیه السلام المرأة تقعد عند رأس المریض وهی حائض فی حد الموت قال لا بأس ان تمرضه فاذا خافوا علیه وقرب ذلک فلتنح عنه وعن قربه فان الملائکة تتأذی بذلک (موثق)

میں نے امام رضا علیہ السلام نے جب کہ ان سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت مریض کے سرہانے بحالت حیض اس کی جاں کنی کے وقت بیٹھی ہو تو کیا کیا جائے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ مریض کی کوئی خدمت انجام دے رہی ہو لیکن اگر اس کی قربت سے کوئی خوف ہو تو اسے ہٹا دیا جائے کیونکہ ملائکہ کو ایسی عورت سے اذیت ہوتی ہے۔

باب ۱۶ غسل میّت

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اردت غسل المیت فاجعل بینک وبینه ثوباً یستر عنک عورته

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم غسل میت دینا چاہو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا ڈالو جو اسے چھپا لے۔

إمّا قميص وإمّا غيره ثم تبدأ بكفيه ورأسه ثلاث مرات بالسدر ثم سائر جسده وابدأ بشقه الأيمن فإذا أردت أن تغسل فرجه فخذ خرقة نظيفة فلفها على يدك اليسرى ثم أدخل يدك تحت الثوب الذي على فرج الميت فاغسله من غير أن ترى عورته فإذا فرغت من غسله بالسدر فاغسله مرة أخرى بماء وكافور وشيء من حنوطه ثم اغسله بماء بحت غسلة أخرى حتى إذا فرغت من ثلاث جعلته في ثوب ثم جففته (حسن)

قمیص وغیرہ سے غسل کی ابتدا کرو پہلے اس کے دونوں ہاتھ اور سر تین بار آب سدر سے دھوؤ اس کے بعد تمام بدن۔ ابتدا کرو داہنی طرف سے پہلے اس کی شرمگاہ کو جب دھونا چاہو تو ایک پاک صاف کپڑا اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹو اور اسے اس کپڑے کے نیچے داخل کرو جو میت کی شرمگاہ پر ہے اسے بغیر شرمگاہ پر نظر کیے ہوئے دھوؤ۔ جب آب سدر کے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو آب کافور سے غسل دو پھر سادہ پانی سے۔ جب تینوں غسل ختم ہو جائیں تو خشک کپڑے سے تری کو جذب کرو۔

۲۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن غسل الميت فقال اغسله بماء وسدر ثم اغسله على أثر ذلك غسلة أخرى بماء وكافور وذريرة إن كانت واغسله الثالثة بماء قراح قلت ثلاث غسلات بجسده كله قال نعم قلت يكون عليه ثوب إذا غسل قال إن استطعت أن يكون عليه قميص فغسله من تحته وقال أحب لمن غسل الميت أن يلف على يديه الخرقة حين يغسله (صحيح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے غسل میت کے متعلق پوچھا فرمایا اول آب سدر سے غسل دو اس کے بعد دوسرا غسل پانی کافور اور اکلیل الملک (ایک دوا سبز زردی مائل) سے اگر مل جائے اور تیسرا آب خالص سے۔ میں نے کہا مردے کے لیے صرف یہی تین غسل ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا وقت غسل بدن میت پر کپڑا رہے۔ فرمایا اگر قمیص کے نیچے غسل دینا ممکن ہو تو دیا جائے۔ اور فرمایا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ غسل دینے والا ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے۔

۳۔ قال أبو عبد الله عليه السلام غسل الميت ثلاث غسلات مرة بالسدر ومرة بالماء يطرح فيه الكافور ومرة أخرى بماء القراح ثم يكفن وقال إن أبي كتب في وصيته أن أكفنه في ثلاثة أثواب أحدها رداء له حبرة وثوباً آخر وقميص قلت ولم كتب هذا قال مخافة قول الناس وعصبناه بعد ذلك بعمامة وشققنا له الأرض من أجل أنه كان بادناً وأمرني أن أرفع القبر من الأرض أربع أصابع مفرجات وذكر أن رش الماء بالقبر حسن (ضعيف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام میت کے تین غسل ہیں آب سدر سے آب کافور اور آب خالص سے پھر کفن دیا جائے اور فرمایا میرے والد نے اپنے وصیت نامہ میں لکھا تھا کہ مجھے تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک اچھی ردائے یمنی۔ ایک اور کپڑا اور قمیص میں نے پوچھا ایسا کیوں لکھا ہے فرمایا لوگوں کے کہنے کے خوف سے پھر عمامہ باندھنے کو لکھا۔ پھر زمین کھودنے کا حکم دیا تاکہ وہ بآسانی ہو اور مجھے حکم دیا کہ قبر چار کھلی انگلیوں کی برابر اونچی ہو اور یہ بھی فرمایا کہ قبر پر پانی چھڑکنا اچھا ہے۔

۴۔ قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الميت فقال استقبل بباطن قدميه القبلة حتى يكون وجهه

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے متعلق سوال کیا فرمایا اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف کرو تاکہ منہ قبلہ کی طرف رہے

مستقبل القبلة ثم تلين مفاصله فان امتنعت عليك
فدعها ثم ابدأ بفرجه بماء السدر والحرض فاغسله ثلث
واكثر من الماء فامسح بطنه مسحاً رفيقاً ثم تحول الى راسه
وامسح لبطنه مسحاً رفيقاً ثم تحول الى راسه وابدأ بشقه
الايمن من لحيته وراسه ثم ثن بشقه الايسر من راسه
ولحيته ووجهه فاغسله برفق واياك والعنف
واغسله غسلاً ناعماً ثم اضجعه على شقه الايسر ليبدو
لك الايمن ثم اغسله من قرنه الى قدميه وامسح
يدك على ظهره وبطنه ثلاث غسلات ثم رده على
جنبه الايمن ليبدو لك الايسر فاغسله ما بين قرنه
الى قدميه وامسح يدك على ظهره وبطنه ثلاث غسلات
ثم بماء الكافور والحرض وامسح يدك على بطنه مسحاً
رفيقاً ثم تحول الى راسه فاصنع كما صنعت اولاً بلحيته
من جانبيه كليهما وراسه ووجهه بماء الكافور ثلث
غسلات ثم رده الى جانبه الايسر حتى يبدو لك الايمن
فاغسله من قرنه الى قدميه ثلاث غسلات ثم رده
الى جانب الايمن حتى يبدو لك الايسر فاغسله من قرنه
الى قدميه ثلاث غسلات وادخل يدك تحت منكبيه و
ذراعيه ويكون الذراع والكف مع جنبه كلما غسلت
شيئاً منه ادخلت يدك تحت منكبيه وفي باطن
ذراعيه ثم رده على ظهره ثم اغسله بماء قراح كما
صنعته اولاً ابتدأ بالفرج ثم تحول الى الراس واللحية
حتى تصنع كما صنعت اولاً بماء قراح ثم ازره بالخرقة
ويكون تحتها القطن تذفره اذفاراً قطناً كثيراً ثم
تشد فخذيه على القطن بالخرقة شداً شديداً حتى
لا تخاف ان يظهر منه شيء واياك ان تقعده

پھر اس کے بدن کے جوڑ آہستہ ملوا دو اگر کوئی مانع ہو تو چھوڑ دو
شروع کرو اس کی شرمگاہ سے اسے تین بار بیری کے پانی یا بیسن یا
صابون وغیرہ سے خوب دھوؤ اور زیادہ پانی ڈالو پھر دونوں ہاتھوں سے
ملو اس کے بعد سر کی طرف آؤ پہلے داہنی جانب سر و داڑھی
سے شروع کرو پھر اسی طرح بائیں طرف کا حصہ دھوؤ نرمی سے
سختی سے اپنے کو بچاؤ اور اچھا غسل دو پھر بائیں کروٹ دلاؤ
تاکہ داہنی طرف کا حصہ ظاہر ہو پھر دھوؤ سر سے پیروں تک
اور ہاتھ سے ملو اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھو پھر داہنی
طرف کروٹ دو تاکہ بایاں حصہ نمایاں ہو پھر اسے سر سے پیر تک دھوؤ
اور اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ جب آب بیری سے
غسل دے چکو تو اس کے بعد دوسرا غسل شروع کرو آب کافور
سے تین بار پہلے اپنے ہاتھ سے ملو اس کے پیٹ کو مگر ہلکے ہلکے
پھر سر کی طرف آؤ اور جیسے پہلے کیا تھا کرو اول داڑھی سر اور
چہرہ کو دونوں طرف سے دھوؤ آب کافور سے تین بار پھر بائیں
طرف کروٹ دو تاکہ داہنی طرف کا حصہ نمایاں ہو پھر اسے سر سے
دونوں پیروں تک تین بار دھوؤ پھر داہنی جانب کروٹ دو
تاکہ بایاں حصہ ظاہر ہو اسے بھی سر سے پیر تک تین بار دھوؤ
اور اپنا ہاتھ کندھوں کے نیچے بغلوں میں لے جاؤ اور انکو
دھوؤ اور ہاتھ اور بازو پہلو سے ملے رہیں جو کچھ بھی دھوؤ
اور بغلوں کے ساتھ ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی دھوؤ۔
پھر چت لٹا دو اور آب خالص سے اسی طرح غسل دو پہلے شرمگاہ سے
شروع کرو پھر سر اور داڑھی کی طرف آؤ اور اسی طرح سادہ
پانی سے غسل دو جیسے پہلے دیا تھا پھر کپڑے سے صاف کرو اور
میت کے نیچے روئی رکھو اور زیادہ رکھو پھر رانوں کو کپڑے
سے کس کر باندھو تاکہ کسی چیز کے نکلنے کا خوف نہ رہے
اور مردہ کو بٹھاؤ مت ۔

و تعمّد ذلك و ایّاك ان تحشو فی مسامعه شیئاً فان خفت
ان یظهر من المنخرین شیء فلا علیك ان تصیر ثم قطناً
وان لم تخف فلا تجعل فیه شیئاً ولا تخلل اظفاره
وكذلك غسل المرأة

۵۔ قال اذا اردت غسل المیت فضعه علی المغتسل مستقبل
القبلة فان كان علیه قمیص فاخرج یده من القمیص
واجمع قمیصه علی عورته وارفعه من رجلیه الی فوق
الركبة وان لم یكن له قمیص فالق علی عورته خرقة
واعمد الی السدر فصیره فی طست وصب علیه الماء
واضربه بیدیك حتی ترتفع رغوته واعزل رغوته فی شیء
وصب الآخر فی الاجانة التی فیها الماء ثم اغسل
یدیه ثلاث مرات كما یغسل الانسان من الجنابة
الی نصف الذراع ثم اغسل فرجه ونقه ثم اغسل رأسه
بالرغوة وبالغ فی ذلك واجتهد ان لا یدخل الماء منخریه
ومسامعه ثم اضجعه علی جانبه الایسر وصب علیه الماء
من نصف رأسه الی قدمیه ثلاث مرات وادلك بدنه
دلكاً رفیقاً وكذلك ظهره وبطنه ثم اضجعه علی جانبه
الایمن وافعل به مثل ذلك ثم صب ذلك الماء من
الاجانة واغسل الاجانة بماء قراح واغسل یدیك
الی المرفقین ثم صب الماء فی الآنیة والق فیه حبات
كافور وافعل به كما فعلت فی المرة الاولی ابدأ بیدیه
ثم بفرجه وامسح بطنه مسحاً رفیقاً فان خرج شیء فانقه

ثم اغسل رأسه ثم اضجعه علی جنبه الایسر واغسل جنبه
الایمن وظهره وبطنه ثم اضجعه علی جنبه الایمن واغسل
جنبه الایسر كما فعلت اول مرة ثم اغسل یدیك الی المرفقین
والآنیة وصب الماء القراح واغسله بماء القراح

اور یہ کہ اس کا پیٹ نہ سہلاؤ اور اس کے کانوں میں کوئی چیز
نہ رکھو اگر کانوں سے کچھ نکلنے کا خوف ہو تو رکھ دو روئی ورنہ
کچھ نہ رکھو اور مردے کے ناخن نہ کاٹو۔ یہی صورت عورت کے
لئے ہے۔

فرمایا جب غسل کا ارادہ ہو تو میت کو غسل دینے کی جگہ قبلہ رو
لٹاؤ اگر وہ قمیص پہنے ہے تو اس کے ہاتھ قمیص میں سے نکالو
اور قمیص کو اس کی شرمگاہ پر ڈالو اور اسے پیروں کی طرف
سے اٹھا کر گھٹنوں سے اوپر کی طرف لیجاؤ اور اگر قمیص نہ ہو تو
تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈالو۔ بیری کے تھوڑے سے پتے ایک
طشت میں ڈالو اور ان پر پانی ڈالو اور ہاتھوں سے مل کر اس کے
جھاگ نکالو اور ان جھاگوں کو کسی ظرف میں رکھو اور آخر والے
جھاگ پانی کے گھڑے میں ڈالو پھر اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوؤ
جیسے غسل جنابت کے وقت تین بار دھوتے ہیں کہنیوں تک پھر اس کی
شرمگاہ کو خوب دھوؤ اور پوری کوشش کرو کہ پانی نتھنوں میں نہ
جائے اور کانوں کے اندر بھی پھر اس کو بائیں طرف کروٹ دو
پھر پانی نصف حصہ سر سے لے کر پیروں تک ڈالو اور بدن کو ہلکے سے
ملو اور اسی طرح اس کی پشت اور پیٹ کو ہلکے سے دھوؤ پھر اسے
داہنی طرف کروٹ دو پھر اسی طرح کرو جیسے داہنی طرف کیا تھا
پھر گھڑے کا پانی گرا دو اور گھڑے کو سادہ پانی سے دھوؤ۔
اور اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ کہنیوں تک پھر برتن میں پانی بھرو اور
جس طرح پہلے غسل دیا تھا غسل دو میت کے ہاتھوں سے ابتدا
کرو پھر شرمگاہ دھوؤ پھر پیٹ کو ہلکے ہلکے دھوؤ اگر کوئی شے برآمد
ہو تو اسے صاف کرو

پھر اس کا سر دھوؤ پھر بائیں طرف کروٹ دو اور داہنی طرف
کا حصہ دھوؤ اور اس کی پشت اور پیٹ پھر داہنی طرف
کروٹ دے کر بائیں طرف کا حصہ دھوؤ جیسے پہلی بار دھویا تھا
پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور گھڑا بھی دھوؤ اور سادہ

كما غسلته في المرتين الاوليين ثم تنشفه بثوب طاهر واعمد الى قطن فذر عليه شيئاً من حنوط وضعه على فرجه قبل ودبر واحش القطن في دبره لئلا يخرج منه شيء وخذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدها من حقويه وضم فخذيه ضماً شديداً ولفها في فخذيه ثم اخرج راسها من تحت رجليه الى الجانب الايمن واغمزها في موضع الذي لففت فيه الخرقة وتكون الخرقة طويلة تلف فخذيه من حقويه الى ركبته لفاً شديداً

پانی اس میں بھرو اور سادہ پانی سے نہلاؤ جیسے پہلے دو بار غسل دیا ہے پھر پاک کپڑے سے بدن خشک کرو اور پھر روئی لو اور اس پر تھوڑا سا کافور ڈالو اور اسے میت کی اگلی پچھلی شرمگاہ پر رکھو اور کچھ روئی میت کی دبر میں رکھو تاکہ کوئی شے اس سے باہر نہ نکلے اور ایک لمبا کپڑا لو جس کا عرض ایک بالشت ہو اور اس کو دونوں کولھوں پر باندھو اور دونوں رانوں کو اچھی طرح ملاؤ اور بطور لنگوٹ کے دونوں کو کس کر باندھو پھر اس کپڑے کا سرا پیروں میں سے نکالو اور داہنی طرف لیجاؤ اور لنگوٹ کی طرح باندھو یہ کپڑا بہت لمبا ہونا چاہیے جو کولھوں اور دونوں رانوں کو گھٹنوں کو اچھی طرح لپیٹ دے

۷۔ قال سألته عن الميت هل يغسل في الفضاء قال لا بأس وان ستر بستر فهو احب الي ۔ مرسل

میں نے پوچھا اگر میت کو کھلے مقام پر نہلایا جائے تو فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن پردہ کے اندر ہو مجھے یہ زیادہ پسند ہے

باب ۱۷۔ حنوط و کفن

۱۔ قال في تحنيط الميت وتكفينه قال ابسط الحبرة بسطاً ثم ابسط عليها الازار ثم ابسط القميص عليه وترد مقدم القميص عليه ثم اعمد الى كافور مسحوق فضعه على جبهته موضع سجوده وامسح بالكافور على جميع مفاصله من قرنه الى قدمه وفي راسه وفي عنقه ومنكبيه ومرافقه وفي كل مفصل من مفاصله والرجلين وفي وسط راحتيه ويرد مقدم القميص عليه ويكون القميص غير مكفوف ولا مزرور وتجعل له قطعتين من النخل رطباً قدر ذراع تجعل له واحدة بين ركبتيه نصف مما يلي الساق ونصف فيما يلي الفخذ وتجعل الاخرى تحت ابطه الايمن

حنوط اور کفن کے بارہ میں فرمایا پہلے چادر پھیلاؤ اور پھر اس پر ازار رکھو (نیچے کی طرف) پھر قمیص رکھو (اوپر کی طرف) اور کفنی کا اگلا حصہ میت پر ڈالو پھر کلا ہوا کافور لو اور اسے میت کی پیشانی پر مقام سجدہ پر رکھو پھر کافور ہر جوڑ پر ملو سر سے لے کر پیر تک ۔ سر ۔ گردن ۔ شانوں اور کہنیوں اور بدن کے ہر جوڑ پر ملو پیروں پر بھی اور ہتھیلیوں پر بھی ۔ پھر کفنی کا اگلا حصہ میت کو ذرا سا اٹھا کر میت پر ڈالو اور سلی ہوئی اور گھڑی ہوئی نہ ہو اور پھر دو شاخیں تازہ ہری خرمہ کی بقدر ایک ہاتھ کے لمبی لو ان میں سے ایک اس طرح رکھو کہ نصف حصہ پنڈلی پر رہے اور نصف ران پر اور دوسری کو میت کی داہنی بغل میں رکھو

ولا تجعل فی منخریه ولا فی بصره ومسامعه ولا وجهه قطناً ولا کافوراً ثم یعمّم یؤخذ وسط العمامة فتثنی علی رأسه بالتدویر ثم یلقی فضل الیمنی علی الیسری والیسری علی الیمنی ثم یمدّ علی صدره (مرسل)

اور اس کی ناک آنکھ کان اور چہرہ پر تو روئی رکھو نہ کافور پھر عمامہ باندھو بیچ کا حصہ عمامہ کا اس کے سر پر دائرہ کی صورت میں پیچ دو اور پھر دونوں سرے سینہ پر ڈال دو

۲۔ سئل ابو عبد الله علیه السلام عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بم کفّن قال فی ثلاثة اثواب ثوبین صحاریین وبرد حبرة (ضعیف)

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ کو کفن کیسے دیا گیا فرمایا تین کپڑوں میں دو صحاری تھے (مضافات عمان کے بنے ہوئے) اور ایک حبرہ کی چادر

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کفنت المیت فذر علی کل ثوب شیئاً من ذریرة وکافور (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب میت کو کفن دو تو تھوڑا سا کافور اور ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) ہر کپڑے پر چھڑکو

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اردت ان تحنط المیت فاعمد الی الکافور فامسح به آثار السجود منه ومفاصله کلها ورأسه ولحیته وعلی صدره من الحنوط وقال حنوط الرجل والمرأة سواء وقال واکره ان یتبع بمجمرة (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میت کو حنوط کرو تو سجدہ کے مقامات پر اور کل جوڑوں پر ملو اور داڑھی پر بھی اور سینہ پر بھی رکھو اور مرد و عورت کے حنوط کی صورت یکساں ہے اور انگیٹھی پر رکھ کر گرم نہ کرو

۵۔ قلنا لابی جعفر علیه السلام العمامة للمیت من الکفن قال لا انما الکفن المفروض ثلاثة اثواب وثوب تام لا اقل منه یواری به جسده کله فما زاد فهو سنة الی ان تبلغ خمسة اثواب فما زاد فهو مبتدع والعمامة سنة وقال امر النبی صلی الله علیه وآله بالعمامة وعمّم النبی علیه السلام وبعث الینا الشیخ ونحن بالمدینة لما مات ابو عبیدة الحذاء بدینار وامرنا ان نشتری له حنوطاً وعمامة ففعلنا (ضعیف)

ہم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عمامہ داخل کفن ہے فرمایا نہیں۔ واجب کفن تین کپڑوں میں سے اور ایک پوری چادر جو پورے بدن کو ڈھانپ لے اس سے کم نہیں اور جو زیادہ ہو وہ سنت ہے جبکہ پانچ کپڑوں سے نہ بڑھے اس سے زیادہ ہو تو بدعت ہے۔ حضرت رسول خدا نے عمامہ کا حکم دیا ہے اور حضرت کے عمامہ باندھا گیا تھا۔ جب ہم مدینہ میں تھے تو ابو عبیدہ کے مرنے پر ایک شخص کو ہمارے پاس ایک دینار دیکر بھیجا گیا کہ ہم اس کے لئے حنوط اور عمامہ خریدیں

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المیت یکفن فی ثلاثة سوی العمامة والخرقة یشد بها ورکیه لکیلا یبدو منه شیء والخرقة والعمامة لا بد منهما ولیستا من الکفن (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے سوائے عمامہ اور ران پیچ کے جس سے کولہوں کو اس طرح باندھا جائے کہ کوئی شے ظاہر نہ ہو اور ران پیچ اور عمامہ دونوں ضروری ہیں مگر داخل کفن نہیں

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کتب ابی فی وصیته ان اکفنه فی ثلاثة اثواب احدها رداء له

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے وصیت نامہ میں لکھا کہ مجھے تین پارچوں میں کفن دیا جائے ایک رداء چادر

حبرة كان يصلي فيه يوم الجمعة و ثوب آخر و قميص فقلت لابي لم تكتب هذا فقال اخاف ان يغلبك الناس فان قالوا ان كفنه في اربعة او خمسة فلا تفعل و عممني بعد بعمامة من الكفن انما يعد ما يلف به الجسد (حسن)

جس میں جمعہ کی نماز پڑھتے تھے ایک کپڑا اور ایک قمیص میں نے کہا آپ یہ کیوں لکھتے ہیں فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ تم سے چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دینے کو کہیں اگر ایسا ہو تو تم نہ کرنا اور میرے سر پر عمامہ باندھنا۔ کفن ایسا ہو کہ سارے بدن کو لپیٹ لے

۸ - قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اغسل الموتى قال يحسن قلت اني اغسل قال اذا غسلت فارفق به لا تغمزه ولا تمس مسامعه بكافور و اذا عممته فلا تعممه عمامة الاعرابي قلت فكيف اصنع قال خذ حد العمامة من وسطها و انشرها على رأسه ثم ردها على خلفه و اطرح طرفيها على صدره (مجہول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں غسل دیتا ہوں مردوں کو فرمایا جب غسل دو تو نرمی سے بدن پر ہاتھ پھیرو رگڑو نہیں اور نہ کانوں میں کافور ڈالو اور جب عمامہ باندھو تو عربوں کی طرح نہ باندھو میں نے کہا پھر کیسے فرمایا بیچ کا حصہ لو اُسے میت کے سر پر ڈال کر پیچھے کی طرف لے جاؤ اور پھر دو کنارے اس کے سینہ پر ڈال دو

۹ - قلت لابي عبد الله عليه السلام كيف اصنع بالكفن قال يؤخذ خرقة فشد بها على مقعدته و رجليه قلت فالازار قال انها لا تعد شيئا انما تصنع ليضم ما هناك لئلا يخرج منه شيء و ما يصنع من القطن افضل منها ثم تخرق القميص اذا غسل و ينزع من رجليه قال ثم الكفن غير مزرور و لا مكفوف و عمامة يعصب بها رأسه و يرد على صدره (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا کفن کیسے دیا جائے فرمایا ایک پارچہ لے کر پہلے لنگوٹ کسو میں نے کہا اور ازار؟ فرمایا اس کا شمار کسی میں نہیں وہ تو اس لئے ہوتی ہے کہ ٹانگوں کو ملا دے تاکہ کوئی حصہ باہر نہ رہے اور روئی سے جو کام لیا جاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے پھر غسل کے وقت قمیص کو پھاڑو اور اسے پیروں کی طرف سے نکالو کفنی ترک بھڑک کی اور منقش نہ ہو

۱۰ - عن ابي عبد الله عليه السلام في العمامة للميت فقال حنكه (حسن)

حضرت نے میت کے عمامہ کے متعلق فرمایا کہ اسے ٹھوڑی کے نیچے لاکر سینہ پر ڈالو -

۱۱ عن ابي عبد الله عليه السلام قال يكفن الميت في خمسة اثواب قميص لا يزر عليه و ازار و خرقة يعصب بها وسطه و برد يلف فيه و عمامة يعمم بها و يلقى فضلها على صدره (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میت کا کفن پانچ پارچوں میں ہو - ایک قمیص جس میں بٹن نہ ہوں ایک لنگ اور ایک وہ کپڑا جس سے درمیانی حصہ باندھا جائے اور ایک چادر جس میں لپیٹا جائے اور ایک عمامہ سر پر باندھیں اور جو حصہ نیچے لٹکے سینہ پر ڈالیں -

۱۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال الكافور هو الحنوط

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کافور سے مراد ہے حنوط

۱۳۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام فی کفن ابو عبیدۃ الحذّاء انما الحنوط الکافور ولکن اذهب فاصنع کما یصنع الناس (مجہول)

حضرت ابو عبداللہ نے ابو عبیدہ حذاء کے کفن کے سلسلہ میں فرمایا حنوط تو کافور ہی ہوتا ہے لیکن جاؤ جیسا لوگ کرتے ہیں تم بھی کرو

۱۴۔ قال مات ابو عبیدۃ الحذّاء وانا بالمدینۃ فارسل الیّ ابو عبداللہ علیہ السلام بدینار وقال اشتر بهذا حنوطاً واعلم ان الحنوط هو الکافور ولکن اصنع کما یصنع الناس قال فلما مضیت اتبعنی بدینار وقال اشتر بهذا کافوراً (ص)

جب مدینہ میں ابو عبیدہ حذاء کا انتقال ہوا تو میں وہاں موجود تھا امام جعفر صادقؑ نے میرے پاس ایک دینار بھیجا اور کہا کہ اس کا حنوط خریدو اور سمجھ لو حنوط کافور ہی کا ہوتا ہے لیکن کرو جیسا لوگ کرتے ہیں جب میں چلا تو میرے پیچھے آئے اور ایک دینار دے کر کہا اس کا کافور خرید لینا

۱۵۔ قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الحنوط للمیّت قال اجعله مساجده (موثق)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حنوط میت کے متعلق پوچھا فرمایا مقامات سجدہ کو حنوط کرو

۱۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ نهی ان یوضع علی النعش الحنوط

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جنازہ کے اوپر حنوط نہ رکھا جائے۔

باب ۱۸ عورت کی تکفین

۱۔ سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام فی کم تکفن المرأۃ قال تکفن فی خمسۃ اثواب احدها الخمار (صحیح)

میں نے حضرت سے عورتوں کے کفن کے متعلق پوچھا فرمایا پانچ کپڑوں میں ان میں سے ایک اوڑھنی ہے

۲۔ قال سئلته کیف تکفن المرأۃ فقال کما یکفن الرجل غیر انا نشدّ علی ثدیها خرقۃ تضم الثدی الی الصدر وتشدّ علی ظهرها وتضع لها القطن اکثر مما یضع للرجال ویحشی القبل والدبر بالقطن والحنوط ثم یشدّ علیها الخرقۃ شدّاً شدیداً (ضعیف)

میں نے عورت کے کفن کے متعلق پوچھا فرمایا جیسے مرد کو کفن دیتے ہیں اسی طرح اسے بھی دیا جائے ہم اس کی پستان پر سینہ بند باندھتے ہیں تاکہ چھاتیاں سینہ سے ملجائیں اور گرہ پیچھے کی طرف دے پھر ان دونوں پر یہ کپڑا کس کر باندھ دیں

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یکفن الرجل فی ثلاثۃ اثواب والمرأۃ اذا کانت عظیمۃ فی خمسۃ درع ومنطق وخمار ولفافتین

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مرد کے لئے تین کپڑوں میں کفن ہے اور عورت جب بڑی ہو تو پانچ کپڑوں میں۔ پٹکا، اوڑھنی اور دو لفافے۔

باب ۱۹
گرم پانی اور انگیٹھی کی کراہت

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یجمر الکفن (حسن)

فرمایا صادق آل محمد نے کفن کو دھونی نہ دو

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یسخن الماء للمیت ولا یعجل له النار ولا یحنط بالمسک (ضعیف)

فرمایا حضرت نے غسل میت کے لیے پانی گرم نہ کیا جائے اور نہ اس کے پاس آگ روشن کی جائے اور نہ مشک سے حنوط کیا جائے

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام لا تجمروا الاکفان ولا تمسحوا موتاکم بالطیب الا بالکافور فان المیت بمنزلة المحرم (ض)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کفنوں کو دھونی مت دو اور نہ کافور کے سوا کوئی خوشبو میت کو لگاؤ کیونکہ میت بمنزلہ محرم کے ہے

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ نہی ان تتبع جنازة بمجمرة (ضعیف)

حضرت رسولخدا نے منع کیا ہے انگیٹھی کو جنازہ کے ساتھ لے کر چلنا۔

باب ۲۰
مستحب و مکروہ کفن

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام اجیدوا اکفان موتاکم فانها زینتهم (حسن)

فرمایا اپنے مردوں کو نئے کفن دو یہ ان کے لئے باعث زینت ہے

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ لیس من لباسکم شیٔ احسن من البیاض فلبسوہ موتاکم (ضعیف)

حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ سفید لباس سے بہتر تمہارے لئے لباس نہیں پس اپنے مردوں کو اسی کا کفن دو

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لیس من لباسکم شیٔ احسن من البیاض فالبسوہ وکفنوہ موتاکم (ضعیف)

حضرت رسولخدا نے فرمایا سفید رنگ سے بہتر تمہارے لباس کے لئے کوئی رنگ نہیں پس اسی رنگ کا لباس خود بھی پہنو اور اپنے مردوں کو کفن بھی دو۔

۴۔ قال سئلت عن ابی الحسن ؑ عن رجل اشتری من کسوة الکعبة شیئا فقضی ببعضه حاجته وبقی بعضه فی یده هل یصلح بیعه قال یبیع ما اراد ویهب ما لم یرد

میں نے امام رضاؑ سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا ایک ٹکڑا لباس کعبہ کا خریدے اس میں سے کچھ اپنے مصرف میں لائے باقی کو بیچ سکتا ہے فرمایا ہاں اور ہبہ کر سکتا ہے اس کو جو وہ نہ کرے

ولینتفع به ویطلب برکته قلت ایکفن به المیت قال لا (مرسل)

اور فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور طالب برکت ہو سکتا ہے میں نے کہا میت کو کفن دے سکتا ہے فرمایا نہیں

۵ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام تنوقوا فی الاکفان فانکم تبعثون بھا (مرسل)

فرمایا حضرت نے اپنے مُردوں کو نئے کفن دو کیونکہ تم انہی میں مبعوث ہو گے۔

۶ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام الکتان کان لبنی اسرائیل یکفنون به والقطن لامۃ محمدؐ (مختلف فیہ)

فرمایا حضرت نے کتان کے کپڑے میں بنی اسرائیل اپنے مُردوں کو کفن دیتے تھے۔ امت محمدی کے لئے روئی ہے

۷ - عن ابی الحسن الاول قال سمعته یقول انی کفنت ابی فی ثوبین شطویین کان یحرم فیه وفی قمیص وعمامة کانتا لعلی بن الحسین علیه السلام وفی برد اشتریته باربعین دیناراً یساوی اربعة مائة دینار (مختلف فیہ)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے اپنے والد کو کفن دیا دو شطوی پارچوں میں (شطا مصر کا ایک گاؤں ہے) جس میں آپ احرام باندھتے تھے اور حضرت علی بن الحسین کی قمیص اور عمامہ تھا اور ایک چادر جو میں نے چالیس دینار کو خریدی تھی جو اب چار سو دینار کی برابر ہے

۸ - عن ابی جعفر علیه السلام ان الحسن بن علی علیهما السلام کفن اسامة بن زید ببرد احمر حبرة (ض)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام کے کہ امام حسن علیہ السلام نے اسامہ بن زید کو چرہ کی سرخ چادر میں کفن دیا

(۹) عن ابی عبداللہ علیه السلام قال الکفن برداً فان لم یکن برداً فاجعله کله قطناً فان لم تجد عمامة قطن فاجعل العمامة سابریا (ض)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کفن بُرد یمانی کا ہو اگر وہ نہ ملے تو سب روئی کا ہو اگر عمامہ روئی کا نہ ملے تو سابریا کا بنا ہوا ہو۔

۱۰ - عن ابی عبداللہ علیه السلام قال لا یکفن المیت فی السواد (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کالے کپڑے کا کفن نہ دیا جائے

۱۱ - قال سالته عن ثیاب تعمل بالبصرة علی عمل العصب الیمانی من قز وقطن هل یصلح ان یکفن فیه الموتی اذا کان القطن اکثر من القز قال لا باس (مرسل)

میں نے پوچھا ایسے کپڑے کے متعلق جو یمنی چادروں کی طرح بصرہ میں تیار ہوتا ہے ریشم اور روئی سے آیا اس کا کفن دیا جا سکتا ہے جب کہ ریشم سے روئی کا حصہ زیادہ ہو فرمایا کیا مضائقہ ہے

باب ۲۱

غسل میت کے لئے پانی اور کافور کی مقدار

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام جعلت فداک هل الماء حد محدود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ قال لعلی صلوات اللہ علیہما اذا مت فاستق لی ست قرب من ماء بئر غرس فاغسلنی وکفنی وحنطنی فاذا فرغت من غسلی وکفنی وتحنیطی فخذ بمجامع کفنی واجلسنی ثم سلنی عما شئت فواللہ لا تسلنی عن شیء الا اجبتک فیہ (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا غسل کے لئے پانی کی کوئی مقدار ہے فرمایا رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو چھ مشک پانی غرس (مدینہ کا کنواں) کنوئیں سے لینا اور مجھے غسل دینا۔ کفنانا اور حنوط کرنا جب غسل وکفن وحنوط سے فارغ ہو جاؤ تو پوری طرح کفنا کر مجھے بٹھا دینا اور جو چاہے پوچھنا میں تمہاری ہر بات کا جواب دوں گا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لعلی علیہ السلام یا علی اذا انا مت فاغسلنی بسبع قرب من بئر غرس (حسن)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو مجھے چاہ غرس سے نو مشک پانی لے کر غسل دینا۔

۳۔ عن محمد بن یحیی قال کتب محمد بن الحسن الی ابی محمد علیہ السلام فی الماء الذی یغسل بہ المیت کم حدہ فوقع علیہ السلام حد غسل المیت یغسل حتی یطہر ان شاء اللہ قال وکتب الیہ هل یجوز ان یغسل المیت وماؤہ الذی یصب علیہ یدخل الی بئر کنیف او الرجل یتوضأ وضوء الصلوۃ ان یصب ماء وضوءہ فی بئر کنیف فوقع علیہ السلام یکون ذلک فی بلالیع (صحیح)

راوی نے حضرت ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ غسل میت کے پانی کی کیا حد ہے۔ حضرت نے جواب دیا میت کو ایسا غسل دیا جائے کہ وہ پاک ہو جائے۔ راوی نے پھر لکھا کہ غسل میت کا پانی اگر کثیف پانی والے کنوئیں میں چلا جائے تو کیا جائز ہے یا ایک شخص نماز کے لئے وضو کرے اور وہ پانی کثیف کنوئیں میں جائے تو کیا حکم ہے فرمایا ایسا پانی تو چہ بچوں میں جانا چاہیے۔

۴۔ علی بن ابراہیم عن ابیہ رفعہ قال السنۃ فی الحنوط ثلاثۃ عشر درهما وثلث اکثرہ وقال ان جبرئیل علیہ السلام نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ بحنوط وکان وزنہ اربعین درهما فقسمها رسول اللہ ثلثۃ اجزاء جزء لہ وجزء لعلی وجزء لفاطمۃ (مرفوع)

فرمایا امامؑ نے حنوط میں سنت زیادہ سے زیادہ ۱۳⅓ درہم ہے اور فرمایا جبرئیل حضرت رسولخدا کے پاس چالیس درہم وزن کا حنوط لائے۔ حضرت نے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اپنے لئے مخصوص کیا۔ دوسرا حضرت علی علیہ السلام کے لئے اور تیسرا حضرت فاطمہ علیہا السلام کے لئے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اقل ما یجزی

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے

من الکافور للمیت مثقال وفی روایة قال القصد من ذلک اربع مثاقیل (ضعیف)

کم سے کم مقدار جو حنوط کے لئے ہو وہ ایک مثقال ہے اور ایک روایت میں ہے متوسط مقدار چار مثقال ہے

باب ۲۲

جریدہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یوضع للمیت جریدتان واحدۃ فی الیمین والاخریٰ فی الایسر قال قال الجریدۃ تنفع المومن والکافر (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میت کے لئے دو جریدے ہوں ایک داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف اور فرمایا جریدہ مفید ہے مومن و کافر کے لئے۔

۲۔ سمعت عن سفیان الثوری قال ما التخضیر فقال ان رجلاً من الانصار هلک فاوذن رسول اللہ بموتہ فقال لمن یلیہ من قرابتہ خضروا صاحبکم فما اقل المخضرین قال وما التخضیر قال جریدۃ خضراء توضع من اصل الیدین الی الترقوۃ (مجہول)

سفیان ثوری نے امامؑ سے پوچھا تخضیر کیا ہے فرمایا انصار میں ایک شخص مر گیا حضرت رسولخدا کو اطلاع دی گئی آپ نے مرنے والے کے ایک قریبی رشتہ دار سے فرمایا اپنے ساتھی کے لئے تازگی فراہم کرو اس نے کہا وہ کیا فرمایا تازہ جریدہ جو رکھا جو دونوں ہاتھوں کی جڑ سے ہنسلی تک۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یوخذ جریدۃ رطبۃ قدر ذراع فتوضع واشار بیدہ من عند ترقوتہ الی یدہ تلف مع ثیابہ قال فقال الرجل لقیت ابا عبد اللہ علیہ السلام بعد فسالتہ عنہ فقال نعم قال حدثت بہ عیسی بن عبادہ (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جریدہ برابر قدر ایک ہاتھ کے ہو اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے ہاتھ تک کپڑے کے اندر رکھا جائے ایک شخص نے کہا میں حضرت ابو عبد اللہ سے بعد میں ملا اور اسی مسئلہ کے متعلق پوچھا فرمایا ہاں میں نے عیسی بن عبادہ سے یہ بیان کیا تھا۔

۴۔ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ما رایت المیت اذا مات لم تجعل معہ الجریدۃ فقال تجافی عنہ العذاب کلہ فی یوم واحد فی ساعۃ واحدۃ قدر ما یدخل القبر ویرجع القوم وانما جعلت السعفتان لذلک فلا یصیبہ عذاب ولا حساب بعد جفوفہما ان شاء اللہ (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یہ کیا بات ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے ساتھ جریدہ رکھا جاتا ہے فرمایا جب تک وہ تازہ رہتا ہے اس سے حساب و عذاب رکا رہتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ بڑا عذاب ایک دن اور ایک ساعت میں ہوتا ہے جب مردہ قبر میں جاتا ہے اور لوگ بعد دفن واپس آتے ہیں ہم یہ سامان حفاظت اس کے لئے رکھتے ہیں کہ بعد خشکی بھی عذاب نہ ہو

۵ - قال ان الجريدة قدر شبر توضع واحدة من عند الترقوة الى ما بلغت مما يلي الجلد والاخرى في الايسر من عند الترقوة الى ما بلغت من فوق القميص (حسن)

فرمایا جریدہ بقدر ایک بالشت کے ہو ایک کو ہنسلی کے پاس جلد سے متصل رکھا جائے اور دوسرا بائیں جانب ہنسلی کے پاس کفنی سے ملا کر

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال يوضع للميت جريدتان واحدة في الايمن والاخرى في الايسر (ضعيف)

ایک جریدہ داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف

۷ - قيل لابي عبد الله عليه السلام لاى شئ توضع الجريدة مع الميت قال يتجافى عنه العذاب ما دامت رطبة (حسن)

حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا گیا جریدہ کیوں رکھا جاتا ہے فرمایا تاکہ جب تک ہرا رہے عذاب اس سے دور رہے

۸ - قال قيل له جعلت فداك ربما حضرني الميت من اخافه فلا يمكن وضع الجريدة على ما رويتنا قال ادخل حيث ما امكن (ضعيف)

حضرت سے کسی نے کہا بسا اوقات میت میں ایسے لوگ (مخالف مذہب ہوتے ہیں جن سے میں (مخالفت کا) خوف کرتا ہوں تو ایسی صورت میں جریدہ کیسے رکھا جائے فرمایا جہاں تک ممکن ہو رکھا جائے۔

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام سألته عن الجريدة توضع في القبر قال لا بأس (مرسل)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا جریدہ قبر میں بھی رکھا جاسکتا ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے

۱۰ - قال قلنا له جعلنا فداك ان لم نقدر على الجريدة فقال عود السدر قيل ان لم نقدر على السدر قال عود الخلاف (ح)

حضرت سے ہم نے سوال کیا اگر جریدہ نہ ملے تو فرمایا بیری کی لکڑی کا بنا ہو ہم نے کہا اگر وہ بھی نہ ملے فرمایا پھر بید کی لکڑی کا ہو۔

۱۱ - علي بن بلال كتب اليه يسأله عن الجريدة اذا لم يجد يجعل بدلها غيرها في موضع لا يمكن النخل فكتب يجوز اذا اعوزت الجريدة والجريدة افضل وبه جاءت الرواية وفي رواية يجعل بدلها عود الرمان (ح)

راوی نے کہا جہاں درخت خرما نہ ہو تو جریدہ اس درخت کا بنایا جاسکتا ہے جو وہاں پایا جاتا ہے امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا اگر درخت خرما کا جریدہ نہ ملے تو جائز ہے لیکن افضل وہی ہے جیسا کہ روایت میں ہے اگر اس کے بدلے انار کی لکڑی ہو تو بہتر ہے

۱۲ - قال سألته عن الجريدة توضع من دون الثياب او من فوقها قال فوق القميص ودون الخاصرة فسألته من اى جانب فقال من جانب الايمن (حسن)

میں نے پوچھا جریدہ کفن کے نیچے رکھا جائے یا اوپر فرمایا قمیص کے اوپر ناف سے ملا ہوا میں نے کہا کس طرف فرمایا داہنی جانب۔

باب ۲۳

میت اگر جنب، حائض یا نفاس والی ہو

۱۔ قال قلت له مات میت وهو جنب کیف یغسل و ما یجزیه من الماء قال یغسل غسلاً واحداً یجزی ذلک عنه لجنابته ولغسل المیت لانهما حرمتان اجتمعتا فی حرمة واحدة (حسن)

میں نے کہا اگر میت جنب ہو تو کیسے غسل دیا جائے اور پانی کتنا ہو فرمایا اگر کئی غسل جمع ہوں فرمایا ایک ہی غسل جنابت کافی ہوگا اور غسل میت بھی کیونکہ دو حرمتیں ایک حرمت میں جمع ہوگئی ہیں

۲۔ قال سالته عن المرأة اذا ماتت فی نفاسها کیف تغسل قال مثل غسل الطاهرة وکذلک الحائض وکذلک الجنب وانما الغسل غسلاً واحداً فقط (موثق)

میں نے سوال کیا اس عورت کے متعلق جو زمانہ نفاس میں مرجائے اسے کیسے غسل دیا جائے فرمایا جیسے بحالت حیات اسے طاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے یہی صورت حائض اور جنب کی ہے صرف ایک غسل

۳۔ فی المرأة اذا ماتت نفساً وکثر دمها دخلت فی السرّة فی الادم او مثل الادم نظف ثم تکفن بعد ذلک (ع)

پوچھا ایسی عورت کے بارہ میں جو بحالت نفاس مری ہو اور کثرت سے خون نکلا ہو اور جلد بدن پر بھی ہو فرمایا اسے صاف کیا جائے اس کے بعد کفنایا جائے

باب ۲۴

جب بچہ عورت کے شکم میں مرجائے

۱۔ عن علی بن یقطین قال سئلت العبد الصالح علیه السلام عن المرأة تموت وولدها فی بطنها قال لیشق بطنها ویخرج ولدها (حسن)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو فرمایا پیٹ چاک کرکے بچہ نکال دیا جائے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سالته عن المرأة تموت و یتحرک الولد فی بطنها الیشق بطنها ویخرج ولدها قال نعم وفی روایة ابن عمیر زاد فیه یخرج الولد ویخاط بطنها (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ نے جب یہ سوال کیا گیا کہ اگر عورت مرجائے اور بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہو تو شکم چاک کرکے بچہ نکال لیا جائے اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ شکم کو سی دیا جائے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام اذا ماتت المرأة وفی بطنها ولد یتحرک

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب عورت مرجائے اور بچہ اس کے شکم میں حرکت کررہا ہو

شق بطنها ویخرج الولد وقال فی المرأۃ فی بطنها الولد فیتخوف علیها قال لاباس ان یدخل الرجل یدہ فیقطعہ ویخرجہ (صحیح)

اس کا پیٹ چاک کرکے بچہ نکال لیا جائے اور فرمایا اس عورت کے بارہ میں جس کے پیٹ میں بچہ مرگیا ہو اور اس کی جان جانے کا خوف ہو تو کوئی حرج نہیں ایک شخص ہاتھ ڈال کر بچے کے ٹکڑے کرے اور نکال لے

باب ۲۵ میّت کے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لایمس من المیت الشعر ولاظفر وان سقط منہ شئی فاجعلہ فی کفنہ (حسن)

فرمایا حضرت نے میت کے بال اور ناخن نہ کاٹو اور اگر کوئی شے ان میں سے گر جائے تو اسے کفن میں رکھ دو

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کرہ امیر المومنین علیہ السلام ان یحلق عانۃ المیت اذا غسل ویقلم لہ ظفر ویجز لہ شعر (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مکروہ جانا ہے وقت غسل میت کے موئے زہار مونڈنے کو اور ناخن اور بال کاٹنے کو

۳۔ قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن المیت یکون علیہ الشعر فیحلق عنہ او یقلم قال لایمس منہ شئی۔ اغسلہ وادفنہ (ضعیف)

میں نے حضرت سے پوچھا اگر میت کے بدن پر بال ہوں تو انہیں مونڈا جائے اور ناخن تراش دیئے جائیں فرمایا نہیں کچھ نہ کرو غسل دے کر دفن کر دو

باب ۲۶ غسل کے بعد اگر کوئی چیز بدن سے نکلے

۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا خرج من منخر المیت الدم او الشئی بعد الغسل واصاب العمامۃ والکفن قرضہ بالمقراض (ضعیف)

فرمایا حضرت نے اگر غسل کے بعد میت کے نتھنوں سے خون یا کوئی اور شے نکلے اور عمامہ یا کفن کو لگ جائے تو وہ جگہ قینچی سے کاٹ دو

۲۔ قال اذا غسل المیت ثم احدث بعد الغسل فانہ یغسل الحدث ولا یعاد الغسل (مرسل)

فرمایا غسل کے بعد اگر کوئی شے از قسم پیشاب یا پاخانہ نکلے تو اسے دھو ڈالو اعادہ غسل کی ضرورت نہیں۔

باب ۲۷

مرد عورت کو غسل دے سکتا ہے اور عورت مرد کو

۱ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الرجل يموت وليس عنده من يغسله الا النساء قال يغسله امرأته او ذات قرابته ان كانت له و يصب النساء عليه الماء صباً و في المرأة اذا ماتت يدخل زوجها يده تحت قميصها فيغسلها (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر کوئی مرد مر جائے اور غسل دینے والا عورتوں کے سوا کوئی نہ ہو تو اس کی زوجہ غسل دے یا کوئی قوی رشتہ دار عورت اگر موجود ہو ہاں عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں اور اگر عورت مر جائے تو اس کا شوہر قمیص کے نیچے ہاتھ ڈال کر غسل دے۔

۲ ـ سالت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل ايصلح له ان ينظر الى امرأته حين تموت او يغسلها ان لم يكن عندها من يغسلها وعن المرأة هل تنظر مثل ذلك من زوجها حين يموت فقال لا بأس بذلك انما يفعل ذلك اهل المرأة كراهة ان ينظر زوجها الى شئ يكرهونه منها (صحيح)

٢ ان لم يكن عندها من يغسلها

میں نے حضرت سے پوچھا آیا مرد کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مرتے وقت یا غسل دیتے وقت اپنی زوجہ کے (اعضائے مخصوصہ پر) نظر کرے اگر کوئی اور غسل دینے والا ہو اسی طرح اگر شوہر مر جائے۔ فرمایا جائز تو نہیں لیکن زوجہ کے اعزہ اس کو برا سمجھیں گے

۳ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام سالته عن الرجل يغسل امرأته قال نعم من وراء الثوب (صحيح)

فرمایا حضرت نے مرد اپنی زوجہ کو غسل تو دے سکتا ہے لیکن لباس کے اندر

۴ ـ سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يغسل يموت وليس عنده من يغسله الا النساء هل تغسله النساء فقال تغسله امرأته او ذات محرم وتصب النساء عليه الماء صباً فوق الثياب (مرسل)

میں نے کہا اگر مرد مر جائے اور عورتوں کے سوا کوئی غسل دینے والا نہ ہو تو۔ فرمایا اس کی بی بی غسل دے یا محرم عورت ہاں عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں کپڑے کے اوپر سے۔

۵ ـ عن ابا عبد الله عليه السلام عن المرأة تموت مع رجال ليس فيهم ذو محرم هل يغسلونها وعليها ثيابها قال اذن يدخل ذلك عليهم ولكن يغسلون كفيها (صحيح)

فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس عورت کے متعلق جو مر جائے اور مرد ہی مرد ہوں (فلاں فلاں) ہیں اس کا کوئی محرم نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اس پر کپڑا ڈال کر اسے غسل دیدیں فرمایا اس صورت میں غسل دینے والے کو لوگ عیب لگائیں گے ہاں نامحرم مرد اس کے ہاتھ دھو سکتا ہے

۶ ـ قال سئلت عن المرأة اذا ماتت فقال يدخل

ن وجها یدہ تحت قمیصها الی المرافق (موثق)

اس کا شوہر اپنا ہاتھ کہنیوں تک اس کی قمیص کے نیچے ڈال کر غسل دے سکتا ہے

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یموت فی السفر او فی الارض لیس معہ فیہا الا النساء قال یدفن بغیر غسل وقال فی المرأۃ تکون مع الرجال بالمنزلۃ الا ان یکون معہا زوجہا فان کان معہا زوجہا فلیغسلہا من فوق الدرع ویسکب علیہا الماء سکبا ولتغسلہ امرأتہ اذا مات والمرأۃ لیست مثل الرجال المرأۃ اسوء منظراً حین تموت (ضعیف)

فرمایا حضرت نے اس مرد کے بارہ میں جو سفر میں مر جائے یا ایسی جگہ جہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو تو اس کو بے غسل کے دفن کر دیا جائے اور فرمایا اس عورت کے بارہ میں جہاں مرد ہی مرد ہوں کہ وہ اسی منزل میں ہے لیکن اگر شوہر موجود ہو تو وہ خود غسل دے کپڑے پر پانی ڈال کر۔ اسی طرح اگر شوہر مرے تو زوجہ غسل دے عورت مرد کی طرح نہیں اس کے مرنے کا منظر برا ہوتا ہے

۸۔ سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یخرج فی السفر ومعہ امرأتہ یغسلہا قال نعم وامہ واختہ ونحو ہذا یلقی علی عورتہا خرقۃ (صحیح)

میں نے پوچھا اگر کوئی مرد سفر میں جائے اور اس کی زوجہ اس کے ساتھ ہو اور زوجہ مر جائے تو وہ اسے غسل دے سکتا ہے فرمایا اپنی ماں بہن اور اپنی مثل کو بھی لیکن اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دے

۹۔ قال سمعت صاحبا لنا یسئل اباعبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ تموت مع رجال لیس معہم ذو محرم ہل یغسلونہا وعلیہا ثیابہا قال اذن یدخل علیہم ولکن یغسلون کفیہا (ضعیف)

کسی نے حضرت سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو ایسی جگہ مرے جہاں مردوں کے سوا کوئی عورت ہی نہ ہو اور وہ سب نامحرم ہوں تو وہ غسل دے سکتے ہیں درانحالیکہ عورت کے بدن پر لباس ہو۔ فرمایا ان پر الزام عاید ہوگا۔ بصورت مجبوری یہ بہتر ہوگا کہ وہ اس کے صرف ہاتھ دھو دیں

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المرأۃ اذا ماتت ولیس معہا امرأۃ تغسلہا قال یدخل زوجہا یدہ تحت قمیصہا فیغسلہا الی المرافق (ضعیف)

فرمایا جب عورت مر جائے اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہ ملے تو اس کے شوہر کو چاہیئے کہ اس کی قمیص میں ہاتھ داخل کر کے اسے غسل دے

۱۱۔ قال سالتہ عن الرجل یغسل امرأتہ قال نعم من ماء اہلہا تعصبا (حسن)

میں نے حضرت امام علیہ السلام سے دریافت کیا کیا مرد اپنی زوجہ کو غسل میت دے سکتا ہے فرمایا ہاں مگر عورت کے رشتہ دار ازراہ تعصب روکیں گے

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن الرجل المسلم یموت فی السفر ولیس معہ رجل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا اس مرد کے بارہ میں جو سفر میں مر جائے اور کوئی مرد اس کے ساتھ ہو

مسلم ومعه رجال نصاریٰ ومعه عمته وخالته مسلمتان کیف یصنع فی غسله قال تغسله عمته وخالته فی قمیصه ولا یقربه النصاریٰ وعن المرأة تموت فی السفر و لیس معها امرأة مسلمة ومعها نساء نصاریٰ وعمها و خالها معها مسلمان قال یغسلونها ولا تقربها النصرانیة کما کانت المسلمة تغسلها غیر انه یکون علیها درع فیصب الماء فوق الدرع

مسلمان نہیں بلکہ یا تو نصاری ہوں یا اسکی مسلمان پھوپی اور خالہ ایسی صورت میں اسے غسل کون دے فرمایا پھوپی یا خالہ در انحالیکہ بدن میت پر کپڑا ہو اور نصاری کو اس کے پاس نہ آنے دیا جائے اسی طرح اگر عورت سفر میں مرے اور نصاری عورتوں کے سو کوئی مسلمان عورت نہ ہو اور اس کے مسلمان چچا اور ماموں ہوں تو وہ غسل دیں جیسے مسلمان عورت غسل دیتی مگر ہاں اس کے اوپر لباس ہو اسی کے اوپر پانی ڈالا جائے

قلت فان مات رجل مسلم ولیس معه رجل مسلم ولا امرأة مسلمة ذی قرابة ومعه رجال نصاریٰ ونساء مسلمات لیس بینه وبینهن قرابة قال یغسله النصرانی ثم یغسله فقد اضطر

میں نے کہا اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کے ساتھ کوئی رشتہ دار عورت نہ ہو بلکہ یا تو نصرانی مرد ہوں یا ایسی عورتیں جن سے کوئی رشتہ نہو فرمایا ایسی صورت میں نصرانی غسل دے لیکن اگر ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے کیونکہ وہ اضطراری حالت تھی۔

وعن المرأة المسلمة تموت ولیس معها امرأة مسلمة ولا رجل مسلم من ذوی قرابتها ومعها نصرانیة ورجال مسلمین لیس بینها وبینهم قرابة فقال تغتسل النصرانیة ثم تغسلها وعن النصرانی یکون فی السفر وهو مع المسلمین فیموت قال لا یغسله مسلم ولا کرامة ولا یدفنه ولا یقوم علیٰ قبره (ضعیف)

اور اگر مسلمان عورت مر جائے اور وہاں نہ کوئی مسلمان عورت ہو اور نہ اس کا رشتہ دار مسلمان مرد۔ یا تو نصرانی عورت ہو یا ایسے مسلمان جن کے درمیان کوئی قرابت نہ ہو فرمایا مجبوراً نصرانیہ غسل دے لیکن ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے اگر کوئی نصرانی مسلمانوں کا ہم سفر ہو اور مر جائے تو مسلمان اسے غسل نہ دے نہ اس کا احترام کرے اور نہ اسے دفن کرے اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو۔

۳۱۔ قال قلت لابی عبد الله علیه السلام من غسل فاطمة علیها السلام قال ذاک امیر المومنین کانما استقطعت ذلک من قوله فقال لی کانک ضقت مما اخبرتک فقلت قد کان ذلک جعلت فداک قال لا تضیقن فانها صدیقة لم یکن یغسلها الا صدیق اما علمت ان مریم علیها السلام لم یغسلها الا عیسیٰ علیه السلام قلت جعلت فداک فما تقول فی المرأة تکون فی السفر مع الرجال لیس معهم لها ذو محرم ولا معها امرأة فتموت المرأة ما یصنع بها قال یغسل منها ما اوجب الله علیه التیمم

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب فاطمہؑ کو کس نے غسل دیا تھا فرمایا وہ امیر المومنین تھے جیسا کہ ان کے غم نگبر کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو میں نے کہا تم بھی اس دل تنگ ہوئے میں نے کہا ہے تو ایسا ہی فرمایا دل تنگ نہو۔ وہ صدیقہ تھیں صدیق کے سوا کوئی ان کو غسل نہیں دے سکتا تھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ نے غسل دیا تھا

میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عورت کے لئے جو سفر میں مر گئی ہو اور اس کے ساتھ جو مرد ہوں وہ سب نامحرم ہوں عورت کوئی نہ ہو تو اس کو غسل کیسے دیا جائے فرمایا وہی غسل دیا جائے جو اللہ نے واجب کیا یعنی تیمم

ويحشی ولا يكشف شیء من محاسنها الذی امر الله عزوجل سترهٗ قلت كيف يصنع بها قال يغسل بطن كفيها ووجهها ويغسل ظهر كفيها (ضعيف)

لیکن چھوتے وقت ان مقامات خاصہ کو نہ کھولے جن کے چھپانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ میں نے کہا پھر کیا کیا جائے فرمایا اس کے اعضائے تیمم (ہتھیلیوں اور چہرہ کو دھویا جائے اور ہاتھوں کے اوپر کا حصہ بھی

باب ۲۸

لڑکے کی وہ عمر جس میں عورت اسے غسل دے سکتی ہے

۱ - قلت لابی عبدالله علیه السلام حدثنی عن الصبی الی کم تغسله النساء فقال الی ثلث سنین (مجہول)

میں نے پوچھا کس عمر تک کے لڑکے کو عورت غسل دے سکتی ہے فرمایا تین سال تک۔

باب ۲۹

غسل مسِ میت اور غسّال

۱ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال من غسّل میتاً فلیغتسل قلت فان مسّه ما دام حاراً قال فلا غسل علیه واذا برد ثم مسّه فلیغتسل قلت فمن ادخلهٗ القبر قال لا غسل علیه انما یمسّ الثیاب (حسن)

۲ - قال قلت الرجل یغمض عین المیت علیه الغسل قال اذا مسّه بحرارته فلا ولکن اذا مسّه بعد ما یبرد فلیغتسل قلت فالذی یغسلهٗ یغتسل قال نعم قلت فیغسله ثم یکفنه قبل ان یغتسل قال یغسله ثم یغسل یدیه من العاتق ثم یلبسهٗ اکفانه ثم یغتسل قلت فمن حملهٗ علیه غسل قال لا قلت من دخله القبر علیه غسل قال لا انما یتوضأ من تراب القبر (صحیح)

حضرت نے فرمایا جو میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے میں نے کہا اگر وہ بدن کو ایسی حالت میں چھوئے جبکہ وہ گرم ہو فرمایا تو غسل نہیں۔ لیکن اگر بدن ٹھنڈا ہو جائے تو غسل ہے۔ میں نے کہا اور جو قبر میں اتارے فرمایا اس پر غسل نہیں وہ تو کپڑوں کو چھوتا ہے

میں نے پوچھا جو شخص میت کی آنکھ بند کرے کیا اس پر غسل ہے فرمایا اگر بدن گرم ہونے کی صورت میں بند کی ہے تو نہیں اور اگر سرد ہو جانے کے بعد بند کی ہے تو غسل کرے میں نے کہا اگر غسال غسل دے کر اپنے نہانے سے پہلے کفن پہنائے تو کوئی حرج تو نہیں فرمایا غسل دینے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک دھوئے پھر کفن پہنائے پھر خود غسل کرے میں نے کہا جو میت کو اٹھا کر جنازہ پر لائے اس پر غسل ہے فرمایا نہیں میں نے کہا جو قبر میں اتارے اس پر فرمایا نہیں احتیاطاً قبر کی مٹی سے تیمم کرے۔

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یغتسل الذی غسّل المیت وان قبّل المیت انسان بعد موتہ وھو حارّ فلیس علیہ الغسل ولکن اذا مسّہ وقبّلہ وقد برد فعلیہ الغسل ولا باس ان یمسّہ بعد الغسل ویقبّلہ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جو میت کو غسل دے وہ غسل مس میت کرے۔ اگر کوئی میت کو ایسی حالت میں بوسہ دے کہ وہ گرم ہو تو اس پر غسل نہیں اور اگر سرد ہونے کے بعد بوسہ دے تو اس پر غسل ہوگا ہاں بعد غسل چھولے اور بوسہ دینے میں مضائقہ نہیں

۴ - سألتہ عن الرجل یمسّ المیتۃ اینبغی لہ ان یغتسل منہ قال لا انما ذلک من الانسان وحدہ وقال سألتہ عن الرجل یصیب ثوبہ جسد المیت فقال یغسل ما اصاب الثوب (حسن)

میں نے پوچھا اگر کوئی مردہ جانور کو چھولے تو اس پر غسل ہے یا نہیں فرمایا نہیں یہ حکم تو صرف انسان کے لئے ہے۔ میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا جسد میت پر جا پڑے فرمایا اتنا ہی حصہ دھو ڈالے

۵ - سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام نفی عن الغسل اذا دخل القبر (صحیح)

فرمایا قبر میں داخل ہونے والے کے لئے غسل کی ضرورت نہیں

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ قبّل عثمان بن مظعون بعد موتہ (ضعیف)

رسول اللہ نے عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد اس کے جسم کو بوسہ دیا

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یقع طرف ثوبہ علی جسد المیت قال ان کان غُسّل المیت فلا تغسل ما اصاب ثوبک منہ وان کان لم یغسّل فاغسل ما اصاب ثوبک منہ (ضعیف)

حضرت نے فرمایا اگر قبل غسل میت کسی کا کپڑا جسد میت سے مس ہوا ہے تو اسے دھونا چاہیے اور اگر بعد غسل ہے تو نہیں

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ ایغتسل من غسّل المیت قال نعم قلت من ادخلہ القبر قال لا انما یمس الثیاب (ضعیف)

میں نے حضرت سے پوچھا کیا اس پر غسل واجب ہے جو میت کو غسل دے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا جو قبر میں داخل کرے فرمایا اس پر نہیں وہ تو کپڑوں کو چھوتا ہے

باب ۳۰

علّت غسل میّت و غسل جنابت

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دخل عبد اللہ بن قیس الماصر علی ابی جعفر علیہ السلام فقال اخبرنی عن المیت لم یغسل غسل الجنابۃ فقال ابو جعفر ع لا اخبرک فخرج من عندہ فلقی بعض الشیعۃ فقال لہ العجب لکم یا معشر الشیعۃ تولیتم ھذا الرجل

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد اللہ بن قیس الماصر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں تجھے نہیں بتاؤں گا وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور ایک شیعہ سے مل کر کہنے لگا اے گروہ شیعہ تم پر تعجب ہے

واطعتموه فلو دعاكم إلى عبادته لاجبتموه وقد سالته عن مسئلة فما كان عنده فيها شئ

تم نے اس شخص کو اپنا دینی بنا رکھا ہے اور اس کی اطاعت اس حد تک کرتے ہو کہ اگر وہ تم سے کہے کہ میری عبادت کرو تو تم ضرور کرنے لگو گے میں نے ایک مسئلہ پوچھا تو جواب دینے نہ بن پڑا۔

فلما كان من قابل دخل عليه ايضا فسئله عنها فقال عليه السلام لا اخبرك بها فقال عبد الله بن قيس لرجل من اصحابه انطلق الى الشيعة فاصحبهم واظهر عندهم موالاتك اياهم والعني وتبرأ مني فاذا كان وقت الحج فائتني حتى ادفع اليك ما تحج به وسئلهم ان يدلوك على محمد بن علي فاذا صرت اليه فسئله عن الميت لم يغسل غسل الجنابة فانطلق الرجل الى الشيعة وكان معهم الى وقت الموسم فنظر الى دين القوم فقبله بقبوله وكتم بن قيس امره مخافة ان يحرم الحج فلما كان وقت الحج اتاه فاعطاه حجة وخرج فلما صار بالمدينة قال له اصحابه تخلف بالمنزل حتى نذكرك له ونسأله ليأذن لك

دوسرے سال وہ پھر حضرت کے پاس آیا اور وہی سوال کیا حضرت نے پھر وہی فرمایا کہ میں تجھے نہ بتاؤں گا۔ عبداللہ بن قیس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تو شیعوں کے پاس جا اور ان سے میل جول کر اور اپنی دوستی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ پر لعنت کر اور تبرا کر جب موسم حج ہو تو میرے پاس آنا میں تیری ضرورت کو پورا کروں گا شیعہ دوستوں سے کہنا کہ وہ تجھے محمد بن علی کے پاس لے جائیں جب ان کے پاس جانا تو ان سے پوچھنا کہ میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے پس وہ شخص شیعوں کے پاس آیا اور حج کے زمانہ تک ان کے ساتھ رہا اور اس نے شیعوں کے مذہب پر غور کیا اور اسے دل سے قبول کیا مگر ابن قیس سے اس امر کو چھپائے رہا اس خوف سے کہ حج سے محروم نہ رہ جائے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ ابن قیس کے پاس آیا اور اس نے اس کو سفر حج کا خرچ دیا۔ پھر وہاں سے مدینہ کو چلا اس کے شیعہ ساتھیوں نے کہا اپنا راستہ چھوڑ تاکہ ہم حضرت سے تیرا ذکر کریں اور تیری حاضری کے لئے اجازت حاصل کریں

فلما صاروا الى ابي جعفر عليه السلام قال لهم اين صاحبكم ما انصفتموه قالوا لم تعلم ما يوافقك من ذلك فامر من حضر ان يأتيه به فلما دخل على ابي جعفر عليه السلام قال له مرحبا كيف رايت ما انت فيه اليوم مما كنت فيه فقال يا ابن رسول الله لم اكن في شئ فقال صدقت اما عبادتك يومئذ كانت اخف عليك من عبادتك اليوم ان الحق ثقيل والشيطان موكل لشيعتنا ان سائر الناس قد كفوه انفسهم

جب وہ لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہارا ساتھی کہاں ہے تم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا انھوں نے کہا آپ نے کیسے جانا کہ اس کا معاملہ آپ کے موافق ہے حضرت نے ایک شخص سے کہا اسے بلا لاؤ جب وہ حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا مرحبا تم جس حالت میں پہلے تھے اور اب جس حالت میں ہو اس کا فرق دیکھا اس نے کہا پہلی حالت تو کچھ بھی نہ تھی۔ فرمایا تم نے سچ کہا۔ تمہاری پہلی عبادت اب کی عبادت سے ہلکی تھی۔ حق بات کو قبول ہی کیا جاتا ہے۔ شیطان ہمارے شیعوں پر مسلط ہے رہے ان کے علاوہ اور لوگ چونکہ وہ شیطان کی مراد کے موافق کام کرتے ہیں لہذا ان کے اعمال کو بگاڑنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھا

انی ساخبرک بما قال لک ابن قیس الماصر قبل ان تسئلنی عنه و امیر المومنین فی تعریفه ایاه الیک

میں تجھے بتائے دیتا ہوں جو تجھ سے ابن قیس ماصر نے کہا ہے قبل اس کے کہ تو مجھ سے بیان کرے اور وہ ایسی صورت میں ہو گا گویا تو نے ہی بیان کیا

ان شئت اخبرته وان شئت لم تخبره

اگر تو چاہے تو بیان کر دوں ورنہ نہیں

ان الله عزوجل خلق خلاقین فاذا اراد ان یخلق خلقاً امرهم فاخذوا من التربة التی قال فی کتابه منها خلقناکم ومنها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری فعجن النطفة بتلک التربة التی یخلق منها بعد ان اسکنها الرحم اربعین لیلة فاذا تمت لها اربعة اشهر قالوا یا رب تخلق ماذا فیامرهم بما یرید من ذکر او انثی ابیض او اسود فاذا خرجت الروح من البدن خرجت هذه النطفة بعینها منه کائناً ما کان صغیراً او کبیراً ذکراً او انثی فلذلک یغسل المیت غسل الجنابة فقال الرجل یابن رسول الله لا والله لا اخبر ابن قیس الماصر فقال ذاک الیک (ضعیف)

خدا نے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے ان کو حکم دیتا ہے وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے تم کو نکالیں گے پس نطفہ انسانی کا خمیر اسی مٹی سے ہوتا ہے جس سے وہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد وہ نطفہ رحم میں چالیس روز رہتا ہے جب چار ماہ ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ کہتے ہیں اے میرے رب تو کیا پیدا کرنا چاہتا ہے پس جو ارادہ وہ رکھتا ہے اس کا حکم دیتا ہے مذکر، مونث، سفید، سیاہ۔ جب روح بدن سے نکلتی ہے تو یہ نطفہ بھی بعینہ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا مونث یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔ اس نے کہا یا بن رسول اللہ خدا کی قسم ابن قیس کو یہ راز نہ بتاؤں گا۔ فرمایا تمہیں اختیار ہے

۲۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال سئل ما بال المیت یمنی قال النطفة التی خلق منها یرمی بها (ضعیف)

میں نے پوچھا کہ منی سے کیا مراد ہے فرمایا وہ نطفہ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے نکال دیا جاتا ہے یعنی خارج ہوتا ہے وہ غلیظ پانی جو منی سے مشابہ ہوتا ہے

۳۔ عن علی بن الحسین علیه السلام قال قال ان المخلوق لا یموت حتی تخرج منه النطفة التی خلق منها من فیه او من غیره (مرسل)

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کوئی ذی روح نہیں مرتا جب تک وہ نطفہ اس سے خارج نہ ہو جس سے وہ پیدا ہوا ہے خواہ وہ منہ سے نکلے یا کہیں اور سے

باب ۳

جو مومن کو غسل دے

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ایما مومن غسل مومناً فقال اذا قلبه اللهم ان هذا بدن عبدک

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب مرد مومن مرد مومن کو غسل دے تو پہلے اس کو کروٹ دلائے اور کہے یا اللہ یہ تیرے بندہ مومن کا بدن ہے

المومن قد خرجت روحه منه و فرقت بینهما نفعوك عفوك الاغفرالله ذنوب سنة الا الکبایر (ضعیف)

اس کی روح اس سے نکل گئی ہے اور ان دونوں کے درمیان جدائی ہو گئی ہے عفوک عفوک۔ سوائے گناہان کبیرہ کے باقی ایک سال کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام من غسل میتاً فادی فیہ الامانة قلت وکیف یودی فیہ الامانة قال لایخبر بما یریٰ (مختلف فیہ)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو میت کو غسل دے تو حق امانت ادا کرے میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے فرمایا میت کی جو حالت دیکھے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال مامن مومن یغسل مومناً و یقول و ھو یغسلہ رب عفوک عفوک الاعفا اللہ عنہ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی مومن کو غسل دیتے وقت کہے رب عفوک عفوک تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ قال رب ما لمن غسل الموتیٰ فقال اغسلہ من ذنوبہ کما ولدتہ امہ (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے وقت مناجات اپنے رب سے کہا کیا ثواب ہے مردہ کو غسل دینے کا فرمایا میں اس کے گناہ اس طرح دھو دیتا ہوں جیسے وہ بطن مادر سے پیدا ہوا ہے

باب ۳۲

مومن کو کفن دینے کا ثواب

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من کفن المومن کان کمن ضمن کسوتہ الیٰ یوم القیامہ (مختلف فیہ)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کو کفنائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو اس کے لباس کا روز قیامت تک ضامن ہو جائے۔

باب ۳۳

ثواب قبر کھودنے کا

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من حفر المیت قبراً

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کی قبر کھودے

کان کمن بوّأه بیتاً موافقاً الی یوم القیامة (مختلف فیہ)

وہ اس شخص کی مانند ہے جو قیامت تک کے لئے اسے گھر بنوادے

باب ۳۴

حد قبر و لحد

۱۔ روی اصحابنا ان حد القبر الی الترقوة وقال بعضهم الی الثدی وقال بعضهم قامة الرجل حتی یمد الثوب علی راسه من فی القبر واما اللحد فبقدر ما یمکن فیه الجلوس قال ولما حضر علی بن الحسین علیهما السلام الوفاة اغمی علیه فبقی ساعة ثم رفع عنه الثوب ثم قال الحمد لله الذی اورثنا الجنة نتبوأ منها حیث نشاء فنعم اجر العاملین ثم قال احفروا لی وابلغوا الی الرشح قال ثم مد الثوب علیه فمات علیه السلام (ضعیف)

ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ حد قبر ہنسلی تک ہے اور بعض نے کہا ہے چھاتی تک اور بعض نے کہا ہے کہ قد آدم ہو اس طرح کہ جو قبر میں ہو اس کے سر پر چادر تان دی جائے اور لحد اتنی گہری ہو کہ اس میں آدمی بیٹھ جائے اور مروی ہے کہ جب علی بن الحسین کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک ساعت آپ بیہوش رہے پھر حضرت کے اوپر سے کپڑا ہٹایا گیا پھر فرمایا۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے ہم کو جنت کا وارث بنایا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں پس عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے پھر فرمایا میرے لئے اتنی گہری قبر کھودو کہ زمین کی تری نمایاں ہو جائے پھر آپ نے کپڑا اپنے اوپر لیا اور انتقال فرمایا۔

۲۔ عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال قال ابو جعفر علیه السلام حین احتضر اذا انا مت فاحفروا لی وشقوا لی شقاً فان قیل لکم ان رسول الله الحد له فقد صدقوا (ضعیف)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا جب میں مروں تو میری قبر کھودنا اور لحد بنانا اور اگر لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی لحد کھودی گئی تھی تو انھوں نے سچ کہا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان رسول الله صلی الله علیه وآله الحده ابوعیلی الانصاری (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی لحد کھودی تھی ابوعیلی انصاری نے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان النبی صلی الله علیه وآله نهی ان یعمق القبر فوق ثلاثة اذرع (ضعیف)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے تین ہاتھ سے زیادہ اونچی قبر کو۔

باب ۳۵
اعلانِ میّت

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ینبغی لاولیاء المیت منکم ان یؤذنوا اخوان المیت بموتہ فیشھدون جنازتہ ویصلون علیہ ویستغفرون لہ فیکتب لھم الاجر ویکتب للمیّت الاستغفار ویکتسب ھو الاجر فیھم و فیما اکتسب لمیتہ من الاستغفار (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میت کے ولیوں کو چاہیے کہ وہ میت کے بھائی بندوں کو اس کی موت سے آگاہ کر دیں تاکہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں تاکہ ان کے لئے اجر ہو اور میت کے لئے استغفار ہو اور اس کا اجر ان کو ملے اور میت کو ان کے استغفار کا۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الجنازۃ یؤذن بہ الناس قال نعم (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جنازہ کی اطلاع لوگوں کو دی جائے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان الجنازۃ یؤذن بہ الناس (ضعیف)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۳۶
جنازہ دیکھکر کیا کلمات کہے جائیں

۱۔ کان علی بن الحسین اذا رای جنازۃ قد اقبلت قال الحمد للہ الذی لم یجعلنی من السواد المخترم (مرسل)

امام زین العابدین علیہ السلام جب کسی جنازہ کو آتا دیکھتے تو فرماتے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے مرنے والوں میں قرار نہ دیا۔

۲۔ کان ابو جعفر علیہ السلام اذا رای جنازۃ قال الحمد للہ الذی لم یجعلنی من السواد المخترم (مرفوع)

ترجمہ اوپر ہے

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من استقبل جنازۃ او راٰھا فقال اللہ اکبر ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ اللھم زدنا ایماناً وتسلیماً الحمد للہ الذی تعزز بالقدرۃ و

حضرت رسولخدا نے فرمایا جو کوئی استقبال جنازہ کرے یا اسے دیکھے تو کہے اللہ اکبر یہ وہ ہے جو اللہ نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے یا اللہ ہمارے ایمان اور تسلیم کو زیادہ کر حمد ہے اس خدا کے لئے جو اپنی قدرت سے عزت والا ہے

وَ قہر العبادَ بالموتِ لم یبق فی السّماء مَلک اِلّا بکٰی رحمۃ لصوتہ

اور موت سے اپنے بندوں پر غالب ہے۔ آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہ رہے گا مگر اس آواز پر دہ از روئے رحمت رو دے گا

باب ۳

جنازہ اٹھانے میں امور مسنونہ

۱۔ عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال سمعتہ یقول السُّنۃ فی حمل الجنازۃ ان تستقبل جانب السریر بشقک الایمن فتلزم بالایسر بکفک الایمن ثم تمر علیہ الی الجانب الاخر وتدور من خلفہ الی الجانب الثالث من السریر ثم تمر علیہ الی جانب الرابع مما یلی یسارک۔ (کالحسن)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جنازہ میں سنت ہے کہ جنازہ کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے اپنے داہنے کندھے پر سرہانے کی طرف سے لے پھر داہنے پیر کی طرف آئے پھر پیروں کی طرف سے ہوتا ہوا بائیں پیر کی طرف کندھا دے پھر آگے جاکر سرہانے کی جانب اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال السُّنۃ ان تحمل السریر من جوانبہ الاربع وما کان بعد ذلک من حمل فھو تطوع (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ چاروں طرف سے جنازہ اٹھانا سنت ہے اور اس کے بعد کا حمل کرنا خوشی پر موقوف ہے

۳۔ قال سئلت ابا ابراھیم علیہ السلام عن تربیع الجنازۃ قال اذا کنت فی موضع تقیۃ فابدا بالید الیمنیٰ ثم بالرجل الیمنیٰ ثم ارجع من مکانک الیٰ میامن المیت لا تمر خلف رجلیہ البتۃ حتی تستقبل الجنازۃ فتاخذ یدہ الیسریٰ ثم رجلہ الیسریٰ ثم ارجع من مکانک لا تمر خلف الجنازۃ البتۃ حتی تستقبلھا تفعل کما فعلت اولاً وان لم تکن تتقی فیہ فان تربیع الجنازۃ التی جرت بہ السنۃ ان تبدأ بالید الیمنیٰ ثم بالرجل الیمنیٰ ثم بالرجل الیسریٰ ثم بالید الیسریٰ حتی تدور حولھا (ضعیف)

میں نے امام علیہ السلام سے جنازہ کو کندھا دینے کے متعلق پوچھا فرمایا درصورت تقیہ داہنے ہاتھ کی طرف سے ابتدا کرو پھر داہنے پاؤں کی طرف آؤ پھر میت کے آگے کی طرف جاؤ پیچھے کی طرف نہ جاؤ جنازہ کے سامنے سے ہوکر بائیں طرف آؤ اور بائیں ہاتھ کو کندھا دو پھر بائیں پیر کی طرف آؤ۔ پھر اپنی جگہ پر پھرو جنازہ کے پیچھے کی بجائے آگے جاؤ اور پھر وہی عمل کرو جو پہلے کیا ہے اور اگر تقیہ کی صورت نہ ہو تو تربیع جنازہ کی وہی صورت ہوگی جو ہم میں جاری ہے یعنی پہلے داہنی طرف داہنے ہاتھ سے سر کی جانب پھر داہنے پیر کی طرف پھر بائیں پیر کی طرف پھر بائیں کندھے کی طرف اس طرح ایک دور پورا کیا جائے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تبدأ فی حمل السریر من الجانب الایمن ثم تمر علیہ من خلفہ الی الجانب الاخر ثم تمر

فرمایا حضرت نے جنازہ کو اٹھانے کی ابتدا داہنی طرف سے کرو پھر پیچھے کی طرف سے ہوکر دوسری طرف آؤ

حتی ترجع الی المقدم کذلک دور الرحیٰ علیہ (مرسل)

اور سرہانے کی طرف پہنچو اسی طرح چکی کا سا دور ہو

باب ۳۸
جنازہ کے ساتھ چلنا

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال المشی خلف الجنازۃ افضل من المشی بین یدیہا

فرمایا حضرت نے جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے بہتر ہے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال امش امام جنازۃ المومن العارف ولا تمش امام جنازۃ الجاحد فان امام جنازۃ المسلم ملائکۃ تسرعون الی الجنۃ وان امام جنازۃ الکافر ملائکۃ تسرعون الی النار (ضعیف)

فرمایا حضرت نے مومن عارف کے جنازہ کے آگے چلو اور منکر خدا کے جنازہ کے آگے نہ چلو مسلمان کے جنازہ کے آگے ملائکہ تیزی سے جنت کی طرف جاتے ہیں اور کافر کے جنازہ کے آگے کے ملائکہ تیزی سے دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال مشی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ خلف جنازۃ فقیل لہ یا رسول اللہ مالک تمشی خلفها فقال ان الملائکۃ رایتہم یمشون امامها ونحن تبع لهم (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا ایک جنازہ کے پیچھے چل رہے تھے کسی نے کہا حضور آپ پیچھے کیوں چل رہے ہیں فرمایا میں ملائکہ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے آگے چل رہے ہیں ہم ان کے پیچھے ہیں۔

۴۔ سألتہ عن المشی مع الجنازۃ فقال بین یدیہا عن یمینها وشمالها وخلفها (صحیح)

میں نے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق پوچھا فرمایا اس کے آگے داہنے بائیں اور پیچھے چلو۔

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من احب ان یمشی مشی الکرام الکاتبین فلیمش جنبی السریر (مرسل)

فرمایا حضرت نے جو کرام کاتبین کا سا چلنا چاہتا ہے وہ جنازہ کے دونوں پہلوؤں میں چلے۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئل کیف اصنع اذا خرجت مع الجنازۃ امشی امامها او خلفها وعن یمینها او عن شمالها فقال ان کان مخالفاً فلا تمش امامہ فان ملائکۃ العذاب یستقبلونہ بالوان (ضعیف)

کسی نے امام علیہ السلام سے پوچھا جنازہ کے پیچھے کیسے چلوں فرمایا اگر مخالف کا جنازہ ہے تو اس کے آگے نہ چلو کیونکہ ملائکہ عذاب طرح طرح کا عذاب دیتے ہوئے اس کے آگے چلتے ہیں۔

باب ۳۹

جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قوماً خلف جنازۃ رکباناً فقال ما استحی ھؤلاء ان یتبعوا صاحبھم رکباناً وقد اسلموہ علی ھذہ الحالۃ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے کچھ لوگوں کو ایک جنازہ کے پیچھے سوار دیکھا فرمایا ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ اپنے ساتھی کے پیچھے سوار ہو کر چل رہے ہیں۔ حالانکہ انھوں نے خود اس کو اس حالت کے سپرد کیا ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مات رجل من الانصار من اصحاب رسول اللہ فخرج رسول اللہ فی جنازتہ یمشی فقال لہ بعض اصحابہ الا ترکب یا رسول اللہ فقال انی لاکرہ ان ارکب والملائکۃ یمشون (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ ایک انصاری اصحاب رسول میں سے مر گیا حضرت رسولخدا اس کے جنازہ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے کسی نے کہا حضور آپ سوار کیوں نہیں ہوتے فرمایا میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں سوار ہوں اور ملائکہ پیادہ ہوں۔

باب ۴۰

کون جنازہ کے ساتھ چلے اور لوٹے

۱۔ کنت مع ابی جعفر علیہ السلام فی جنازۃ لبعض قرابتہ فلما ان صلی علی المیت قال ولیہ لابی جعفر علیہ السلام ارجع یا ابا جعفر ماجوراً ولا تعنی لانک تضعف عن المشی فقلت انا لابی جعفر قد اذن لک فی الرجوع فارجع ولی حاجۃ ارید ان اسئلک عنھا فقال ابو جعفر علیہ السلام انما ھو فضل واجر فبقدر ما یمشی مع الجنازۃ یوجر الذی یتبعھا فاما باذنہ فلیس باذنہ جئنا ولا باذنہ نرجع (ضعیف)

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ان کے ایک رشتہ دار کے جنازہ میں تھا بعد نماز ولی میت نے حضرت سے کہا اب آپ تشریف لے جائیں آپ عند اللہ ماجور ہوئے آپ کمزور ہیں جنازہ کے ساتھ چلنے کی آپ میں طاقت نہیں میں نے کہا جب اذن مل گیا تو واپس چلئے میں بھی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں فرمایا یہ چلنا باعث فضل و اجر ہے جتنا بقدر امکان جنازہ کے ساتھ چلے باعث اجر ہے۔ میں نہ اس کے اذن سے آیا اور نہ اس کے اذن سے جاؤنگا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ امیران ولیسا بامیرین

فرمایا حضرت رسولخدا نے دو شخص امیر (حکم دینے والے) ہیں حالانکہ وہ امیر نہیں ہوتے۔

ليس لمن تبع جنازة ان يرجع حتى يدفن او يوذن له ورجل يحج مع امرأة فليس له ان ينفر حتى تقضي نسكها (مرفوع)

جو جنازہ کے ساتھ چلے وہ دفن سے پہلے واپس نہ ہو مگر جب ولی میت واپس جانے کی اجازت دے دوسرے حج میں جس کے ساتھ عورت ہو وہ مرد بغیر عورت کا حج تمام کئے نہیں جا سکتا۔

۳۔ قال حضر ابو جعفر عليه السلام جنازة رجل من قريش وانا معه وكان فيها عطاء فصرخت صارخة فقال عطا لتسكتن او لنرجعن قال فلم تسكت فرجع عطا قال فقلت لابي جعفر عليه السلام ان عطا قد رجع قال ولم قلت صرخت هذه الصارخة فقال لتسكتن او لنرجعن فلم تسكت فرجع فقال امض به فلو انا رأينا شيئاً من الباطل مع الحق تركنا له الحق لم نقض حق مسلم قال فلما صلى على الجنازة وليها لابي جعفر صلوات الله عليه ارجع رحمك الله فانك لا تقوى على المشي فابى ان يرجع قلت له قد اذن لك في الرجوع ولي حاجة اريد ان اسئلك عنها فقال امض فليس باذنه جئنا ولا باذنه نرجع انما هو فضل واجر طلبناه فبقدر ما يتبع الجنازة الرجل يوجر على ذلك (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام ایک قریشی کے جنازہ میں شریک تھے میں حضرت کے ساتھ تھا اور عطا بھی ایک عورت چیخ رہی تھی عطا نے اس سے کہا یا تو خاموش ہو جا ورنہ یہاں سے چلی جا وہ نہ مانی عطا واپس آ گیا میں نے امام علیہ السلام سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم اس سے جا کر کہو اگر ہم کسی امر باطل کو امر حق کے ساتھ دیکھیں تو کیا حق کو ترک کر دیں، اس نے ایک مسلمان کے حق کو کیوں ترک کیا۔

جب نماز جنازہ ہو چکی تو ولی میت نے حضرت سے کہا اب آپ تشریف لے جائیں کیونکہ آپ میں چلنے کی طاقت نہیں حضرت نے واپس جانے سے انکار کیا میں نے کہا حضور واپس چلیں مجھے بھی آپ سے کچھ پوچھنا ہے فرمایا تم جاؤ ہم نہ کسی کے اذن سے آئے تھے نہ کسی کے اذن سے جائیں گے یہ کام تو باعث فضل و اجر ہے ہر ایک کو چاہیے کہ بقدر طاقت جنازہ کے ساتھ چلے جس کے اجر کا

باب ۴۱
جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب

۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام اذا دخل المومن قبره نودي الا ان حباءك الجنة الا وان حباء من تبعك المغفرة (حسن)

جب بندہ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے بے منت تحفہ تیرے لئے جنت ہے اور جو تیرے جنازہ کے ساتھ آیا ہے اس کے لئے مغفرت۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال من شيع جنازة مومن حتى يدفن في قبره وكل الله عز وجل به سبعين ملكا من المشيعين يشيعونه ويستغفرون له اذا خرج من قبره الى الموقف

حضرت نے فرمایا جو قبر میں دفن ہونے تک جنازہ مومن کے ساتھ رہے اللہ ستر فرشتے معین کرتا ہے جو اس کے ساتھ رہیں گے اور اس کے لئے استغفار کریں گے جب وہ قبر سے نکل کر موقف کی طرف جائے گا

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام اول ما یتحف بہ المومن یغفر لمن تبع جنازتہ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے سب سے پہلا تحفہ مومن کا یہ ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے چلتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من شیع میتاً حتی یصلی علیہ کان لہ قیراط من الاجر و من مشیٰ معھا حتی یدفن کان لہ قیراطان والقیراط مثل جبل الاحد (ضعیف)

فرمایا جو کوئی جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کی نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک شریک رہے اس کے لیے دو قیراط اور ہر قیراط مثل کوہ احد کے ہے

۵۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام من مشیٰ مع جنازۃ حتی یصلی علیھا ثم رجع کان لہ قیراط فاذا مشیٰ معھا حتی تدفن کان لہ قیراطان والقیراط مثل جبل الاحد

فرمایا امام علیہ السلام نے جو جنازہ کے ساتھ چلے اور نماز پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو دفن میں شریک ہو اس کے لیے دو قیراط اور قیراط برابر ہے کوہ احد کے۔

۶۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام من تبع جنازۃ مسلم اعطی یوم القیامۃ اربع شفاعات ولم یقل شیئاً الا قال الملک ولک مثل ذلک (ضعیف)

حضرت نے فرمایا جو جنازہ مسلم کے ساتھ چلے اس کے لیے روز قیامت چار شفاعتیں ہیں وہ جو مانگے گا فرشتہ کہے گا یہ اس کے لیے ہے۔

۷۔ قال امیر المومنین علیہ السلام من تبع جنازۃ کتب اللہ اربع قراریط باتباعہ وقیراط للصلوٰۃ علیھا وقیراط بانتظار حتی یفرغ من دفنھا وقیراط للتعزیۃ (ضعیف)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو جنازہ کے ساتھ چلے اس کے لیے چار قیراط لکھے جاتے ہیں۔ ایک ساتھ چلنے پر دوسرا نماز پر تیسرا انتظار دفن پر اور چوتھا تعزیت پر۔

۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال فیما ناجی بہ موسیٰ ربہ قال رب ما لمن شیع جنازۃ قال اوکل بہ ملائکۃ من ملائکتی معھم رایات یشیعونہ من قبورھم الی محشرھم

فرمایا حضرت نے کہ موسیٰ نے وقت مناجات پوچھا جو جنازہ کے ساتھ چلے اس کا ثواب کیا ہے خدا نے کہا میں اس پر اپنے کچھ ملائکہ تعینات کرتا ہوں جن کے ساتھ جھنڈے ہوتے ہیں روز قیامت جب وہ قبر سے نکلیں گے تو وہ ملائکہ عرصہ محشر تک ان کے ساتھ جائیں گے۔

باب ۴۲
جنازہ اٹھانے کا ثواب

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من حمل جنازۃ

فرمایا حضرت نے جو جنازہ اٹھائے

من اربع جوانبها غفر الله له اربعين كبيرة (حسن)

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اخذ بقائمة السرير غفر الله له خمساً و عشرين كبيرة و اذا ربّع خرج من الذنوب (ضعیف)

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته يقول من اخذ بجوانب السرير الاربعة غفر الله اربعين كبيرة (ضعیف)

چاروں طرف سے تو اللہ اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخش دیتا ہے

فرمایا حضرت نے جو جنازہ کا پایہ پکڑے اللہ اس کے پچیس گناہ کبیرہ معاف کر دیتا ہے اور جب چاروں طرف سے اٹھائے تو گناہ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

فرمایا حضرت نے جو جنازہ کو چاروں طرف سے کندھا دے تو اللہ تم اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخش دیتا ہے

باب ۴۳

مردوں عورتوں بچوں آزاد اور غلام کے جنازے

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال سالته كيف يصلّى على الرّجال والنساء فقال يوضع الرّجل ممّا يلي الرجال والنّساء خلف الرّجال (ضعیف)

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل يصلّى على ميتين او ثلاثة موتى كيف يصلّى عليهم قال ان كان ثلثة او اثنين او عشرة او اكثر من ذلك فليصلّ عليهم صلوة واحدة يكبّر عليهم خمس تكبيرات كما يصلّى على ميت واحد و قد صلّى عليهم جميعاً يضع ميتاً واحداً ثم يجعل الآخر الى الية الاوّل ثم يجعل راس الثالث الى الية الثانى شبه المدرج حتى يفرغ منهم كلهم ما كانوا فاذا سوّاهم هكذا اقام فى الوسط فكبّر خمس تكبيرات يفعل كما يفعل اذا صلّى على ميت واحد وسئل فان كان موتى رجالاً و نساءً قال يبدأ بالرجال فيجعل راس الثانى الى الية الاول حتى يفرغ من الرجال كلهم ثم يجعل راس المرأة الى الية الرجل الآخر ثم يجعل راس المرأة الاخرى الى الية المرأة الاولى

میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا مرد اور عورتوں کی میتیں وقت نماز کیسے رکھی جائیں فرمایا مرد کا جنازہ نماز پڑھنے والے مردوں کے قریب ہو اور عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں

امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کو دو یا تین جنازوں کی نماز پڑھنا ہو فرمایا ایسی صورت میں چاہے کتنے ہی جنازے ہوں ان پر ایک ہی نماز پانچ تکبیروں کے ساتھ اسی طرح پڑھے جیسے ایک میت پر پڑھتا جنازے اس طرح رکھے جائیں کہ دوسرے جنازہ کا سر پہلی میت کے کولھے کے مقابل ہو اور تیسرے کا سر دوسری میت کے کولھے کے مقابل اسی طرح جتنے جنازے ہوں درجہ بدرجہ رکھے جائیں جب ایسا ہو جائے تو نماز پڑھنے والا بیچ میں کھڑے ہو کر اسی پانچ تکبیروں سے نماز پڑھے جیسے ایک جنازہ کی پڑھتا۔ پوچھا گیا اگر مرد اور عورتوں دونوں کے جنازے ہوں فرمایا پہلے بہ ترتیب سابق مردوں کی میتیں رکھی جائیں پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے عورتوں کی یعنی میت کے بعد دوسری عورت کا سر پہلی عورت کی کمر کے مقابل ہو اور تیسری کا دوسری کی کمر کے مقابل۔

حتی یفرغ منهم کلهم فاذا سوّی هکذا قام فی الوسط وسط الرجال فکبر وصلی علیهم کما یصلّی علی میت واحد وسئل عن میت صلی علیه فلمّا سلّم الامام فاذا المیت مقلوب رجلاه الی موضع رأسه قال یسوّی ویعاد الصلوة علیه وان کان قد حمل ما لم یدفن فان کان قد دفن فقد مضت الصلوة لا یصلّی علیه وهو مدفون (موثق)

جب سب جنازے ٹھیک طور سے رکھے جائیں تو مردوں کے جنازوں کے وسط میں کھڑا ہو اور اسی طرح نماز پڑھے جیسے ایک میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ وقت نماز سرہانے کی جگہ میت کے پاؤں تھے تو ٹھیک کر کے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر دفن کے بعد معلوم ہو تو پھر نماز نہ پڑھی جائے گی

٣۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا صلّی علی المرأة والرجل قدّم المرأة واخّر الرجل واذا صلّی علی العبد والحرّ قدّم العبد واخّر الحرّ واذا صلّی علی الصغیر والکبیر قدّم الصغیر واخّر الکبیر (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جب عورت اور مرد دو کی نماز جنازہ پڑھنی ہو تو عورت کو مرد پر مقدم کیا جائے اور اگر غلام اور آزاد کے جنازے ہوں تو غلام کو مقدم کیا جائے اور اگر چھوٹے اور بڑے دو جنازے ہوں تو بڑے سے پہلے چھوٹے پر نماز پڑھی جائے

٤۔ سألته عن الرجال والنساء کیف یصلّی علیهم قال الرجال امام النساء مما یلی الامام یصف بعضهم علی اثر بعض (صحیح)

میں نے پوچھا اگر مرد اور عورتیں ہوں تو نماز کیسے پڑھی جائے فرمایا امام سے مل کر مرد کھڑے ہوں اور ایک دوسرے کے پیچھے صفیں باندھیں

٥۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی جنائز الرجال والصبیان والنساء قال توضع النساء مما یلی القبلة والصبیان دونهم والرجال دون ذلک ویقوم الامام مما یلی الرجال (مرسل)

فرمایا اگر مردوں، عورتوں اور بچوں کے جنازے بیک وقت ہوں تو آگے عورتوں کے آگے رکھے جائیں پھر بچوں کے پھر مردوں کے اور امام مردوں کے جنازوں کے متصل کھڑے ہو کر نماز پڑھے

٦۔ سألت اباعبد الله علیه السلام عن جنائز الرجال والنساء اذا اجتمعت فقال یقدّم الرجال فی کتاب علیّ علیه السلام (مرسل)

حضرت نے مردوں اور عورتوں کے جنازوں کے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ مردوں کے جنازے آگے رکھے جائیں

باب ٤٤

نادرہ

١۔ قلت اباعبد الله علیه السلام عن رجل یصلّی

حضرت سے میں نے اس شخص کے متعلق جو نماز پڑھے

علی جنائز وحدہ قال نعم قلت فاثنان یصلیان علیها قال نعم لکن یقوم واحد خلف الآخر ولا یقوم بجنبه

جنازہ کی تن تنہا فرمایا پڑھ سکتا ہے۔ میں نے پوچھا اگر دو ہوں فرمایا ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہو برابر نہیں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یصلی علی الجنائز بحذاء ولا باس بالخف (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جنازہ کی نماز جوتوں کو پہن کر نہیں پڑھنی چاہیے ہاں موزہ پہن کر پڑھ سکتے ہیں

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خیر الصفوف فی الصلوٰۃ المقدم وخیر الصفوف فی الجنائز المؤخر قیل یا رسول اللہ ولِمَ قال صار سترۃ للنساء

حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز میں بہتر صف اول میں ہونا ہے اور نماز جنازہ کی آخری صف میں ہونا کسی نے کہا یہ کیوں فرمایا یہ آخری صف پردہ بن جاتی ہے ان عورتوں کے لئے جو شریک نماز ہوں۔

باب ۴۵

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ من صلی علی امراۃ فلا یقوم فی وسطها ویکون مما یلی الصدر واذا صلی علی الرجل فلیقم فی وسطه (مرسل)

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کے جنازہ کی نماز پڑھانے والا اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور مرد کے جنازہ میں اس کی کمر کے مقابل۔

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال اذا صلیت علی المراۃ تم عند راسها واذا صلیت علی الرجل فقم عند صدرہ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جب عورت کی نماز پڑھو تو اس کے سر کے پاس کھڑے ہو اور مرد کے لئے اس کے سینہ کے پاس۔

باب ۴۶

نماز میت پڑھانے کا زیادہ حقدار

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یصلی علی الجنازۃ اولی الناس بها او یامر من یحب (حسن)

نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ مستحق ان کا بہترین آدمی ہے یا جس اپنے دوست کو مرنے والے نے حکم دیا ہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ المرأۃ تموت من احق بالصلوٰۃ علیہا قال زوجہا قلت الزوج احق من الاب والولد والاخ قال نعم ویغسلہا (ضعیف)

میں نے کہا عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے فرمایا اس کا شوہر میں نے کہا کیا وہ باپ بیٹے اور بھائی سے زیادہ مستحق ہے فرمایا ہاں وہی اس کو غسل دے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سالتہ عن المرأۃ تموت من احق ان یصلی علیہا قال الزوج قلت الزوج احق من الاب والاخ والولد قال نعم (مجہول)

ترجمہ اوپر ہے۔

۴۔ عن اباعبد اللہ علیہ السلام اذا حضر امام الجنازۃ فھو احق الناس بالصلوٰۃ علیہا (ضعیف)

اگر امام علیہ السلام موجود ہوں تو نماز جنازہ پڑھانے کے سب سے زیادہ مستحق وہی ہیں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یصلی علی الجنازۃ اولی الناس بہا او یامر من یحب (ضعیف)

ترجمہ ۲ میں گزرا

باب ۴۷
کیا بے وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے

۱۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الجنازۃ اصلی علیہا علی غیر وضوء فقال نعم انما ھو تکبیر وتسبیح وتحمید وتھلیل کما تکبر وتسبح فی بیتک علی غیر وضوء (موثق)

میں نے حضرت سے پوچھا کیا نماز جنازہ بے وضو پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں۔ وہ تکبیر و تسبیح و تحمید و تہلیل ہے جیسے تم اپنے گھر میں بے وضو پڑھ لیا کرتے ہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل تدرکہ الجنازۃ وھو علی غیر وضوء فان یتوضأ فاتتہ الصلوٰۃ علیہا قال یتیمم ویصلی (حسن)

میں نے پوچھا ایک شخص بے وضو نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے ایسی صورت میں کہ اگر وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہو جائے گی فرمایا تیمم کر کے پڑھ لے

۳۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام الجنازۃ یخرج بہا ولست علی وضوء فان ذھبت اتوضا فاتتنی الصلوٰۃ الی ان اصلی علیہا وانا علی غیر وضوء قال تکون علی طہر احب الی (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اگر جنازہ آجائے اور میں بے وضو ہوں اگر وضو کرتا ہوں تو نماز جنازہ اس وقت تک ختم ہو جائے گی تو کیا ہو فرمایا میرے نزدیک بہتر تو یہی ہے کہ با طہارت ادا کرو۔

۴۔ قال سالتہ عن الرجل تفجاءہ الجنازۃ وھو علیٰ غیر طھر قال فلیکبر معھم

میں نے پوچھا ایک شخص بے وضو ہو اور اس کے سامنے جنازہ آجائے تو کیا کرے فرمایا ان کے ساتھ تکبیر کہے

۵۔ قالَ سالتہ عن رجل مرت بہ جنازۃ وھو علیٰ غیر طھر قال فلیکبر معھم

ترجمہ اوپر ہے

باب ۱۴۸

عورتوں کی نماز جنازہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل کیف یصلی النساء علی الجنازۃ اذا لم یکن معھن رجل قالَ یصففن جمیعاً ولا یتقدمھن امراۃ (ضعیف)

حضرت سے پوچھا گیا کہ اگر مرد نہوں تو کسی جنازہ پر عورتیں کیسے نماز پڑھیں فرمایا وہ سب صف باندھکر کھڑی ہوں مگر ان میں سے کوئی بطور پیشنماز آگے نہ کھڑی ہو۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا لم یحضر الرجل تقدمت امراۃ وسطھن وتقام النساء عن یمینھا وشمالھا وھی وسطھن تکبر حتی تفرغ من الصلوۃ (ضعیف)

فرمایا جب نماز جنازہ پڑھنے والے مرد نہوں تو عورت عورتوں کے بیچ میں کھڑے ہوکر اس طرح پڑھے کہ عورتیں اس کے داہنے اور بائیں ہوں اور وہ ان کے بیچ میں ہو تکبیریں کہہ کر نماز تمام کرے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت تصلی الحائض علی الجنازۃ قال نعم ولا تصف معھم تقوم منفردۃ (موثق)

حائض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے لیکن صف میں کھڑی نہ ہو بلکہ علحدہ کھڑی ہو

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الطامث تصلی علی الجنازۃ لانہ لیس فیھا رکوع ولا سجود والجنبۃ تتیمم وتصلی علی الجنازۃ (حسن)

فرمایا حضرت نے حائض نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے کیونکہ نہ اس میں رکوع ہے نہ سجدہ اور جنب عورت تیمم کرکے نماز جنازہ پڑھے۔

باب ۱۴۹

وقت نماز جنازہ

۱۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام ھل یمنعک

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا

نخو من عدة الساعات عن الصلوٰت علی الجنایز قال لا (مرسل)

کیاکوئی چیز اوقات شب و روز میں نماز جنازہ سے روکتی ہے فرمایا نہیں

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یصلی علی الجنازة فی کل ساعة انها لیست بصلوٰة رکوع ولا سجود وانما تکرہ الصلوٰة عند طلوع الشمس و عند غروبها التی فیها الخشوع والسجود لانها تغرب بین قرنی شیطان و تطلع بین قرنی شیطان (صحیح)

فرمایا امام علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے ہر وقت کیونکہ اس میں رکوع و سجدہ نہیں ہے ہاں سورج کے طلوع و غروب کے وقت پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ وقت خضوع و خشوع کے ہوتے ہیں سورج طلوع و غروب کرتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (یعنی ان دو وقتوں میں شیطان حرکت میں آتا ہے لوگوں سے سورج کی پرستش کراتا ہے۔

باب ۵۰

نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کی علت

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام لم جعل التکبیر علی المیت خمساً قال فقال وردمن کل صلوٰة تکبیرة (مرفوع)

پوچھا گیا پانچ تکبیریں کیوں ہیں فرمایا ہر نماز پنجگانہ کے بدلے کی ایک تکبیر۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یکبر علی قوم خمساً و قوم اخرین اربعاً فاذا کبر علی رجل اربعاً اتهم بالنفاق (حسن)

رسول اللہ بعض لوگوں کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہتے تھے اور بعض پر چار جن پر چار تکبیریں کہتے ان پر نفاق کی تہمت لگائی جاتی تھی۔

۳۔ سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اذا صلی علی میت کبر و تشهد ثم کبر ثم صلی علی الانبیاء و دعا ثم کبر و دعا للمؤمنین ثم کبر الرابعة و دعا للمیت ثم کبر و انصرف فلما نهاه اللہ عزوجل عن الصلوٰة علی المنافقین کبر و تشهد ثم کبر و صلی علی النبیین صلی اللہ علیهم ثم کبر و دعا للمؤمنین ثم کبر الرابعة و انصرف ولم یدع للمیت (مجہول)

فرمایا حضرت نے رسول اللہ جب نماز میت پڑھتے تھے تو تکبیر کہہ کر کلمہ شہادت جاری کرتے تھے پھر تکبیر کہہ کر انبیاء پر درود بھیجتے تھے اور دعا کرتے تھے پھر تیسری تکبیر کے بعد مومنین کے لئے دعا کرتے تھے چوتھی تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا۔ پانچویں تکبیر پر ختم۔ جب خدا نے منافقوں پر نماز پڑھنے کے لئے منع کیا تو بجائے پانچ کے چار تکبیریں کہیں پہلی کے بعد تشہد دوسری کے بعد انبیاء پر صلوات تیسری کے بعد مومنین کے لئے دعا۔ چوتھی کے بعد ختم میت کے لئے دعا نہ دارد۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ تبارک وتعالیٰ فرض الصلوٰۃ خمساً وجعل للمیت من کل صلوٰۃ تکبیرۃ (مرسل)

رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اور نماز میت میں ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر رکھی ہے

۵۔ عن ابوبکر الحضرمی قال قال ابوجعفر علیہ السلام یا ابابکر تدری کم الصلوٰۃ علی المیت قلت لا قال خمس تکبیرات فتدری من این اخذت الخمس قلت لا قال اخذت الخمس تکبیرات من الخمس صلوٰۃ من کل صلوٰۃ تکبیرۃ (مجہول)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر تم جانتے ہو کہ نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں میں نے کہا نہیں فرمایا پانچ ہیں۔ کیا جانتے ہو یہ پانچ میں نے کہاں سے اخذ کی ہیں میں نے کہا نہیں فرمایا نمازیں پانچ ہیں لہٰذا ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر ہے

باب ۵۱

مساجد میں نماز جنازہ

۱۔ کنت فی المسجد وقد جیٔ بجنازۃ فاردت ان اصلی علیہا فجاء ابوالحسن الاول علیہ السلام فوضع مرفقہ فی صدری فجعل یدفعنی حتی خرج من المسجد وقال یا ابابکر ان الجنائز لا یصلی علیہا فی المساجد (ضعیف)

میں مسجد میں تھا کہ ایک جنازہ آگیا اور امام رضا علیہ السلام بھی آئے آپ نے اپنی کہنی میرے سینہ پر رکھی اور مجھے ہٹایا اور خود بھی مسجد سے نکل آئے اور فرمایا مساجد میں نماز جنازہ نہیں ہونی چاہیے۔

باب ۵۲

مومن پر نماز تکبیر اور دعا

۱۔ قال سألتہ عن الصلوٰۃ علی المیت فقال تکبر خمس تکبیرات تقول اول ما تکبر

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ اللّٰہم صل علی محمد وآل محمد وعلی الائمۃ الھداۃ

میں نے پوچھا نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں فرمایا پانچ پہلی تکبیر کے بعد کہے۔

واغفر لنا ولاخواننا الذین یسبقون بالایمان
ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا ربنا انک
رؤف رحیم اللھم اغفر احیاءنا واموتنا
من المومنین والمومنات والف قلوبنا
علی قلوب اخیارنا واھدنا لما اختلف فیہ
من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی
صراط مستقیم

اگر تکبیر ثانی قطع ہو جائے تو کوئی حرج نہیں
پھر کہے ۔ (تیسری تکبیر کے بعد)

اللھم عبدک وابن عبدک وابن امتک
انت اعلم بہ افتقر الی رحمتک واستغنیت
عنہ اللھم تجاوز عن سیاتہ وزد فی
حسناتہ واغفرلہ وارحمہ ونور لہ فی قبرہ
ولقنہ حجتہ والحقہ بنبیہ صلی اللہ علیہ
والہ ولا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

اس کے بعد چوتھی تکبیر کے بعد پڑھے اور پانچویں تکبیر پر ختم کرے

۲ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الصلوٰۃ
علی المیت قال تکبر ثم تصلی علی النبی صلی اللہ علیہ
والہ ثم تقول

فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں تکبیر کہے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے پھر کہے

اللھم عبدک وابن عبدک ابن امتک لا نعلم
منہ الا خیراً وانت اعلم بہ منا اللھم ان
کان محسناً فزد فی احسانہ وان کان مسیئاً
فاغفرلہ ذنبہ وافسح لہ فی قبرہ واجعلہ
من رفقاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

ثم تکبر الثانیہ وتقول

پھر دوسری تکبیر کے بعد کہو

اللھم ان کان زاکیاً فزکہ وان کان خاطئاً
فاغفرلہ

پھر تیسری تکبیر کے بعد کہے

اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

اور چوتھی تکبیر کے بعد کہے

اللھم اکتبہ عندک فی علیین واخلف علی عقبہ فی الغابرین واجعلہ من رفقاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز تمام کرے (ضعیف)

۲- سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن التکبیر علی المیت فقال خمس تقول فی اولھن

میں نے نماز میت کی تکبیروں کے متعلق پوچھا فرمایا پانچ ہیں پہلے کہو۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم صل علی محمد وآل محمد پھر کہو

اللھم ان ھذا المسجی قدامنا عبدک ابن عبدک وقد قبضت روحہ الیک وقد احتاج الی رحمتک وانت غنی عن عذابہ اللھم انا لا نعلم من ظاھرہ الا خیرا وانت اعلم بسریرتہ منا اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عن سیئاتہ ثم تکبر الثانیہ وتفعل ذلک فی کل تکبیر (حسن)

یا اللہ یہ کفن میں لپٹا ہوا تیرا بندہ ہے تیرے بندے کا بیٹا ہے اس کی روح قبض کر لی گئی ہے یہ تیری رحمت کی طرف محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے یا اللہ ہم بظاہر اسے نیک جانتے ہیں اور تو اس کے اندرونی حال کو جانتا ہے یا اللہ اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر بدکار ہے تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما۔
پھر دوسری تکبیر کہو اور ہر تکبیر میں یہی کہو

۳- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تکبر ثم تشھد ثم تقول انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین رب الموت والحیاۃ صل علی محمد واھل بیتہ جزی اللہ محمدا عنا خیر الجزاء بما صنع بامتہ من رسالات ربہ ثم تقول

فرمایا حضرت نے تکبیر کہہ کر کلمہ شہادت پڑھو پھر کہو ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی طرف جانے والے ہیں اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو رب العالمین ہے اور مالک موت وحیات ہے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اللہ محمدؐ کو جزا دے بہتر جزا جو انھوں نے رسالت کی خدمات اپنی امت کے لئے انجام دی ہیں۔ پھر کہو

اللھم عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتہ بیدک خلا من الدنیا واحتاج الی رحمتک وانت غنی عن عذابہ اللھم انا لا نعلم منہ الا خیرا وانت اعلم

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بندہ ہے اس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے یا اللہ ہم اس کے متعلق خیر کے سوا نہیں جانتے

اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وتقبل منہ وان کان مسیئا فاغفرلہ ذنبہ وارحمہ وتجاوز عنہ برحمتک اللھم الحقہ بنبیک وثبتہ بالقول الثابت فی حیاۃ الدنیا والاخرۃ

اور تو جانتا ہے یا اللہ اگر یہ نکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں زیادتی کر اور اگر گنہگار ہے تو اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم کر اور اپنی رحمت سے اس کے گناہوں سے درگزر فرما یا اللہ اس کو اپنے نبی سے ملحق کر اور اس کو کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھ دنیا و آخرت میں

اللھم اسلک دبنا وبہ سبیل الھدیٰ واھدنا وایاہ صراطک المستقیم اللھم عفوک عفوک ثم تکبر الثانیہ وتقول مثل ما قلت حتی تفرغ من خمس تکبیرات (حسن)

یا اللہ اسے اور ہم کو راہ ہدایت پر چلا اور ہم کو اور اس کو اپنی صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ یا اللہ معاف کر معاف کر پھر دوسری تکبیر کہو اور یہی کہو اسی طرح پانچ تکبیریں پوری کرو

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الصلوٰۃ علی الجنایز تقول

فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں کہے

اللھم انت خلقت ھذہ النفس وانت امتھا تعلم سرھا وعلانیتھا اتیناک شافعین فیھا فشفعنا اللھم ولھا من تولت واحشرھا مع من احبت (ضعیف)

یا اللہ تو نے ہی اس نفس کو پیدا کیا ہے تو نے ہی اسے مارا ہے تو ہی اس کے ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے ہم تیرے سامنے اس کی سفارش کرتے ہیں ہماری سفارش قبول فرما اے اللہ ولی بنا جس نے اسے ولی بنایا اور محشور کر اس کے ساتھ جسے وہ دوست رکھتا تھا۔

باب ۵۳
نماز میت کے لئے دعا کا حکم

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام لیس فی الصلوٰۃ علی المیت قراءۃ ولا دعاء موقت تدعو بما بدالک و احق الموتیٰ ان یدعولہ المومن وان یبدأ بالصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ (حسن)

فرمایا حضرت نے نماز میت میں نہ قرات ہے نہ کوئی وقتی دعا جو چاہے کرے مردہ کا حق ہے کہ مومن اس کے لئے دعا کرے اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ شروع کرے

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لیس فی الصلوٰۃ علی المیت تسلیم (ضعیف)

فرمایا حضرت نے نماز میت میں سلام نہیں۔

۳۔ عن ابی جعفر و عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قالا لیس فی الصلوٰۃ علی المیت تسلیم (حسن)

میت کی نماز میں سلام نہیں۔

باب ۵۴
پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال صلّی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ علی حمزۃ سبعین صلوٰۃ (ضعیف)

حضرت رسولخدا نے جناب حمزہ کے جنازہ پر ستر نمازیں پڑھیں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کبّر امیر المومنین صلوات اللہ علیہ علی سہل بن حنیف و کان بدریا خمس تکبیرات ثم مشی ساعۃ ثم وضعہ و کبّر علیہ خمسۃ الاخری فصنع ذلک حتی کبّر علیہ خمساً و عشرین تکبیرۃ (حسن)

حضرت علی علیہ السلام نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر جو بدری صحابی تھے پانچ تکبیریں کہیں پھر ذرا دور چل کر جنازہ کو رکھا اور پانچ تکبیریں کہیں پھر رکھا اور پانچ تکبیریں کہیں اسی طرح ۲۵ تکبیریں کہیں۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کبّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ علی حمزۃ سبعین تکبیرۃ و کبّر علی علیہ السلام علی سہل بن حنیف خمساً و عشرین تکبیرۃ قال کبّر خمساً خمساً کلما ادرک الناس قالوا یا امیر المومنین لم ندرک الصلوٰۃ علی سہل فیضعہ فیکبّر حتی انتہی الی قبرہ خمس مرات (ضعیف)

رسول اللہ نے جناب حمزہ پر ستر تکبیریں کہیں اور حضرت علی نے سہل بن حنیف پر پچیس، دوسرا ایک قول ہے پچپن۔ صورت یہ ہوئی کہ پہلی نماز کے بعد جن لوگوں نے کہا امیر المومنین ہم سہل کی نماز میں شریک نہ ہو سکے آپ نے جنازہ رکھوا کر پھر نماز پڑھائی اس طرح پانچ نمازیں پڑھی گئیں

باب ۵۵
ضعیف الایمان پر نماز

۱۔ عن احدہما قال الصلوٰۃ علی المستضعف والذی لا یعرف الصلوٰۃ علی محمد و آلہ والدعاء للمومنین والمومنات

فرمایا ضعیف الایمان اور اس شخص کی نماز میں جو محمد و آل محمد پر درود بھیجنا نہیں جانتا اور مومنات کے لئے دعا نہیں کرتا

تقول ربنا اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم الی آخر الآیتین

کہے اے ہمارے رب ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ پر چلے جہنم کے عذاب سے انہیں پناہ دے آخر دو آیتوں تک پڑھے - وہ یہ ہیں

ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من آبائھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم ۝ وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم ۝

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان صلیت علی المومن فادع لہ واجتھد لہ فی الدعاء وان کان واقفاً مستضعفاً فکبر وقل اللھم اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر مومن کے جنازہ پر نماز پڑھو تو اس کے لئے اچھی طرح دعا کرو اگر وہ واقفیہ فرقہ کا ہو یا ضعیف الایمان ہو تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ پر چلے جہنم کے عذاب سے انہیں بچا لے

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان کان مستضعفاً فقل اللھم اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم واذا کنت لاتدری ما حالہ فقل اللھم ان کان یحب الخیر واھلہ فاغفرلہ وارحمہ وتجاوز عنہ وان کان المستضعف منک بسبیل فاستغفر لہ علی وجہ الشفاعۃ لا علی وجہ الولایۃ (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر وہ ضعیف الایمان ہے تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جو تائب ہوئے اور تیرے راستہ پر چلے عذاب جہنم سے انہیں بچا لے اور اگر اس کا حال نہیں جانتے تو کہو یا اللہ اگر یہ نیکی کو اور نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا تھا تو اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کی خطاؤں سے درگزر اور اگر یہ ضعیف الایمان ہے تو اسے بذریعہ شفاعت بخش دے نہ از روئے محبت -

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الترحم علی جھتین جھۃ الولایۃ وجھۃ الشفاعۃ (مرسل)

فرمایا حضرت نے رحم کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو از روئے محبت ہوگا یا از روئے شفاعت -

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تقول اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ اللھم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعتہ وبیض وجھہ واکثر تبعہ اللھم اغفرلی وارحمنی وتب علی اللھم اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم فان کان مومناً دخل فیھا وان کان لیس بمومن خرج منھا (مرسل)

فرمایا حضرت صادق آل محمد نے - کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور ان کی شفاعت کو قبول کر اور ان کا چہرہ روشن رکھ اور اس کی پیروی کو زیادہ کر یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر - یا اللہ توبہ کرنے والوں اور تیرے راستہ پر چلنے والوں کو بخش دے عذاب جہنم سے بچا لے اگر مومن ہے تو اس دعا میں داخل ہوگا ورنہ خارج

۶ - قال کنت مع ابی جعفر علیه السلام فاذا بجنازة لقوم من جیرته فحضرها وکنت قریباً منه فسمعته یقول اللهم انک انت خلقت هذه النفوس وانت تمیتها وانت تحییها وانت اعلم بسرائرها وعلانیتها منا ومستقرها ومستودعها اللهم هذا عبدک ولا اعلم منه شراً وانت اعلم به وقد جئناک شافعین له بعد موته فان کان مستوجباً فشفعنا فیه واحشره مع من کان یتولاه

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آیا آپ نے شرکت کی اور فرمایا یا اللہ تو نے ہی ان نفوس کو پیدا کیا تو ہی مارتا اور جلاتا ہے اور تو ہی ان کے باطن و ظاہر کا جاننے والا ہے اور ان کے قرار پکڑنے اور سونپے جانے کی جگہ کا علم رکھتا ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے میں اس کی برائیوں کو نہیں جانتا تو ان کا جاننے والا ہے ہم تیری بارگاہ میں سفارش لے کر آئے ہیں اس کے مرنے کے بعد اگر یہ بخشش کا سزاوار ہے تو ہماری سفارش اس کے حق میں قبول فرما ۔ اور جن کو یہ دوست رکھتا تھا ان کے ساتھ اسے محشور کر

باب ۵۶

نواصب کی نماز جنازہ

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما مات عبد الله بن اُبی بن سلول حضر النبی صلی الله علیه وآله جنازته فقال عمر لرسول الله صلی الله علیه وآله یا رسول الله الم ینهاک الله ان تقوم علی قبره فقال له ویلک وما یدریک ما قلت انی قلت اللهم احش جوفه ناراً واملأ قبره ناراً واصله ناراً قال ابو عبد الله علیه السلام فابدأ من رسول الله صلی الله علیه ما کان یکره (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب عبد اللہ بن اُبی کا انتقال ہوا تو حضرت رسول خدا اس کے جنازہ میں شریک ہوئے عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا اللہ نے آپ کو اسکی قبر پر کھڑا ہونے کے لئے منع نہیں فرمایا ۔ حضرت نے فرمایا تم کیا جانو میں نے کیا کہا میں نے کہا یا اللہ اس کے شکم کو، اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسے واصل جہنم کر ۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ اعتراض کرنا حضرت کو برا معلوم ہوا ۔

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام ان رجلاً من المنافقین مات فخرج الحسین بن علی صلوات الله علیه یمشی معه فلقیه مولی له فقال له الحسین علیه السلام این تذهب یا فلان قال فقال له مولاه افر من جنازة هذا المنافق ان اصلی علیها فقال له الحسین علیه السلام

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک منافق مر گیا امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے آپ نے اس کے غلام سے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھوں ۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ۔

انظروا ان تقوم على يميني فما سمعتني اقول فقل مثله فلما ان
كبّر عليه وليه قال الحسين عليه السلام الله اكبر
اللهم العن فلاناً عبدك الف لعنة موتلفة غير
مختلفة اللهم اخز عبدك في عبادك وبلادك
واصله حرّ نارك واذقه اشدّ عذابك فانه
كان يتولى اعداءك ويعادي اولياءك ويبغض
اهل بيت نبيك (حسن)

۳- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان كان جاحداً
للحق فقل اللهم املأ جوفه ناراً وقبره ناراً وسلط
عليه الحيات والعقارب وذلك قال ابو جعفر عليه السلام
لامرأة سوء من بني امية صلى عليها ابي وقال هذه
المقالة واجعل الشيطان لها قريناً قال محمد بن مسلم
فقلت له لاي شيء يجعل الحيات والعقارب في قبرها
فقال ان الحيات يعضضنها والعقارب يلسعنها و
الشيطان يقارنها في قبرها قلت اتجد الم ذلك قال
نعم شديداً (حسن)

۴- عن احمد بن محمد بن ابي نصر قال يقول اللهم اخز عبدك
في بلادك وعبادك اللهم اصله في حرّ نارك واذقه
اشدّ عذابك فانه كان يعادي اولياءك ويوالي اعداءك
ويبغض اهل بيت نبيك (حسن)

۵- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ماتت امرأة من
بني امية فحضرتها فلما صلوا عليها ورفعوها وصارت
على ايدي الرجال قال اللهم ضعها ولا ترفعها ولا
تزكها وقال كانت عدوة لله قال ولا اعلمه الا قال
ولنا (مرسل)

تو میرے داہنی طرف کھڑا ہو اور جو میں کہوں وہ کہنا
جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا اللہ اکبر
یا اللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ مختلف
طور سے نہیں یا اللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں
میں ذلیل کر اور اس کو آتش جہنم کی سپرد کر اور سخت عذاب کا
مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے
دوستوں کا دشمن تھا اور تیرے نبی کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا
فرمایا حضرت نے اگر وہ منکر حق ہو تو کہو اے خدا اس کے شکم
کو اور قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر سانپ بچھوؤں کو
مسلط کر ایسا ہی کہا تھا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بنی امیہ
کی بد عورت کے لئے کہ میرے والد نے جب اس کی نماز پڑھی تو
یہی کلمات کہے اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کو اس کا ساتھی قرار دے
محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سے کہا کہ قبر میں سانپ
اور بچھوؤں کے ہونے سے کیا فائدہ فرمایا سانپ اس کو ڈسیں گے
اور بچھو اسے کاٹیں گے اور شیطان قبر میں اس کا ساتھی ہوگا میں نے کہا
کیا وہ ان سے تکلیف محسوس کرے گی۔ فرمایا ہاں شدید تکلیف
راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ اپنے اس بندہ کو اپنے
شہروں اور بندوں میں ذلیل کر اور واصل جہنم کر اور اپنے
سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دوستوں کا دشمن اور
تیرے دشمنوں کا دوست تھا اور تیرے نبی کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا
فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ کی ایک عورت مر گئی
تو لوگ جمع ہوئے جب نماز پڑھ چکے اور جنازہ کندھوں پر اٹھایا
تو راوی کہتا ہے حضرت نے فرمایا یا اللہ اسے پست کر بلند نہ کر
اور اسے متحرک نہ کر یہ اللہ کی دشمن ہے اس کے بعد اتنا اور
میں نے سنا اور ہماری دشمن ہے۔

باب 57

دوسرے جنازہ پر نماز

۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن قوم کبروا علیٰ جنازۃ تکبیرۃ او اثنتین و وضعت معہا اخریٰ کیف یصنعون قال ان شاء واترکوا الاولیٰ حتی یفرغوا من التکبیر علی الاخیرۃ وان شاء وا رفعوا الاولیٰ واتموا ما بقی علی الاخیرۃ کل ذلک لاباس بہ (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیر کہہ چکے ہیں کہ ایک دوسرا جنازہ رکھا گیا تو اب کیا صورت نماز ہوگی فرمایا اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کرکے شروع سے تکبیریں کہیں اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب 58

قبر کے پاس جنازہ رکھنا

۱۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام لا تفدح میتک بالقبر ولکن ضعہ اسفل منہ بذراعین او ثلاثۃ ودعہ یاخذ اھبتہ (ضعیف)

فرمایا کہ ایک میت کو قبر میں داخل نہ کرو اسے قبر سے دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر رکھو اور ہلکے ہلکے قبر کی طرف لے جاؤ

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام ما ذکرتہ وانا فی بیت الحضا فی علیؑ یقول اذا اتیت علی المیت الی شفیر قبرہ فامھلہ ساعۃ فانہ یاخذ اھبتہ للسوال (مجہول)

راوی کہتا ہے جب میں نے حضرت سے ذکر کیا تو بہت میں دل تنگ تھا فرمایا جب تم میت کو قبر کے کنارہ لاؤ تو ذرا دیر ٹھہرو اور سوال کے لئے ہلکے ہلکے قبر میں اتارو

باب 59

نادر

قال کنت عند ابی جعفر علیہ السلام وعندہ رجل من الانصار فمرت بہ جنازۃ فقام الانصاری ولم یقم ابو جعفرؑ

میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور ایک انصاری بھی تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا انصاری کھڑا ہوگیا مگر حضرت نہ اٹھے

فقعدت معه ولم يزل الانصاری قائماً حتی مضوا بهم ثم جلس فقال له ابو جعفر والله ما فعله الحسين عليه ولا قام احد منا اهل البيت قط فقال الانصاری شككتني اصلحك الله قد كنت اظن اني رايت (صحيح)

میں بھی حضرت کے پاس بیٹھا رہا لیکن انصاری کھڑا ہی رہا جب جنازہ آگے بڑھ گیا تب بیٹھا امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا خدا کی قسم حسین علیہ السلام نے بھی ایسا نہیں کیا اور نہ ہم اہلبیت میں سے کسی نے کبھی ایسا کیا انصاری نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ نے مجھے شک میں ڈال دیا میرا گمان تھا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹھنا واجب ہے اور بعض سے ظاہر ہوتا ہے مستحب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنازہ کسی غیر مسلم کا ہوگا جس کی تعظیم کی ضرورت امام نے نہ سمجھی۔

٢ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان علي بن الحسين عليهما السلام جالساً فمرت عليه جنازة فقام الناس حين طلعت الجنازة فقال علي بن الحسين عليهما السلام مرت جنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه وآله على طريقها جالساً فكره ان تعلو راسه جنازة يهودي فقام لذلك (ضعيف)

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کسی جگہ بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا لوگ کھڑے ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ ایک یہودی کا جنازہ جس راستہ سے گزر رہا تھا حضرت رسولخدا وہاں بیٹھے تھے آپ نے مکروہ سمجھا کہ آپ کے سر کے اوپر یہودی کا جنازہ گزرے لہذا آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

باب ٦٠

دخول وخروج قبر

١ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا ينبغي لاحد ان يدخل القبر في نعلين ولا خفين ولا عمامة ولا رداء ولا قلنسوة (ضعيف)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کسی کے لئے لائق نہیں کہ وہ قبر میں جوتا یا موزے پہن کر داخل ہو یا عمامہ بر سر اور ردا دربر ہو ٹوپی بھی سر پر نہ ہونی چاہیے۔

٢ - سمعت ابا الحسن يقول لا تنزل في القبر وعليك العمامة والقلنسوة والحذاء ولا الطيلسان وحلّل ازرارك وبذلك سنة رسول الله صلى الله عليه وآله جرت وليتعوذ بالله من الشيطان الرجيم وليقرأ فاتحة الكتاب والمعوذتين وقل هو الله احد وآية الكرسي وان قدر ان يحسر عن خده ويلصقه الارض فليفعل

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قبر میں جب داخل ہو تو سر پر نہ تو عمامہ ہو نہ ٹوپی نہ پیر میں جوتا ہو نہ کندھوں پر ردا اور اپنے پائچے اٹھالو یہ سنت رسول جاری ہے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو اور سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور آیۃ الکرسی اور ممکن ہو تو میت کا چہرہ کھول کر زمین سے ملادے ایسا ضرور کرے

ولیشھد ولیذکر ما یعلم حتی ینتھی الی صاحبہ (حسن)

اور کلمہ شہادت زبان پر جاری کرے اور جو جانتا ہو وہ ذکر الٰہی کرتا ہوا میت کے پاس پہنچے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لاتنزل القبر و علیک العمامۃ ولا القلنسوۃ ولا رداء ولا حذاء حتی تحلّہ قال قلت والخف قال لاباس بالخف فی وقت الضرورۃ۔ (مجہول)

فرمایا مت اترو قبر میں عمامہ اور ٹوپی یا ردا اور جوتے کے ساتھ اور پائیچے اوپر کو چڑھالو ہاں وقت ضرورت موزے ہوں تو مضائقہ نہیں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من دخل القبر فلا یخرج الّا من قبل الرجلین (ضعیف)

قبر میں داخل ہونے والا پیروں کی طرف سے باہر نکلے

۵۔ قال یدخل الرجل القبر من حیث یشاء ولا یخرج الّا من قبل رجلیہ وفی روایۃ اخری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان لکل بیت بابا وان باب القبر من قبل الرجلین (ضعیف)

فرمایا قبر میں داخل چاہے کسی طرف سے ہو جائے لیکن نکلے پیروں کی طرف سے حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے قبر کا دروازہ پیروں کی طرف ہے

باب ۶۱

کون قبر میں داخل ہو کون نہیں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الرجل ینزل فی قبر والدہ ولا ینزل الوالد فی قبر ولدہ (مجہول)

فرمایا حضرت نے بیٹا اپنے باپ کی قبر میں اترے لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یکرہ للرجل ان ینزل فی قبر ولدہ (۔۔)

فرمایا حضرت نے مرد کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما مات اسمٰعیل بن ابو عبد اللہ علیہ السلام اتی ابو عبد اللہ القبر فارخی نفسہ فقعد ثم قال رحمک اللہ وصلی علیک ولم ینزل فی قبرہ وقال ھکذا فعل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ بابراھیم (مرسل)

جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل کا انتقال ہوا تو حضرت دلگیر ہوئے اور انکی قبر کے پاس بیٹھکر کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اور اپنی رحمت نازل کرے آپ انکی قبر میں اترے نہیں اور فرمایا رسول اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر ایسا ہی کیا تھا

۴۔ سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن القبر

حضرت سے قبر کے متعلق سوال کیا گیا۔

کم یدخله قال ذاک الی الولی ان شاء ادخل وترا وان شاء شفعاً (صحیح)

کہ قبر میں کتنے آدمی داخل ہوں فرمایا یہ ولی میت کی مرضی پر موقوف چاہے ایک داخل کرے یا دو۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام مضت السنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان المرأۃ لا یدخل قبرھا الا من کان یراھا فی حیاتھا (ضعیف)

حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے بیان فرمایا کہ یہ سنت رسول جاری ہے کہ عورت کی قبر میں وہ داخل ہو جس کے سامنے وہ بحالت حیات آتی تھی۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الزوج احق بامرأتہ حتی یضعھا فی قبرھا (ضعیف)

فرمایا حضرت نے عورت کا شوہر زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو قبر میں رکھے

۷۔ قال کنت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام حین مات اسمعیل ابنہ علیہ السلام فانزل فی قبرہ ثم رمی بنفسہ علی الارض مما یلی القبر ثم قال ھکذا صنع رسول اللہ صلعم بابراھیم ثم قال ان الرجل ینزل فی قبر والدہ و لا ینزل فی قبر ولدہ (مجہول)

میں حضرت ابو عبد اللہؑ کے پاس تھا جب ان کے فرزند اسمعیل کا انتقال ہوا آپ قبر میں اترے پھر (قبر سے نکل کر) قبلہ رخ اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر فرمایا رسول خدا نے ایسا ہی کیا تھا اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر اور فرمایا بیٹا باپ کی قبر میں اترے باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔

۸۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یدفن ابنہ قال لا یدفنہ فی التراب قال قلت فالابن یدفن اباہ قال نعم لا باس (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ باپ بیٹے کو دفن نہ کرے ہاں اگر بیٹا باپ کو دفن کرے تو مضائقہ نہیں

باب ۶۲

میّت کا قبر میں اتارنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اتیت بالمیت القبر فسلہ من قبل رجلیہ فاذا وضعتہ فی القبر فاقرأ آیت الکرسی وقل بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اللھم افسح لہ فی قبرہ والحقہ بنبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وقل کما قلت فی الصلوۃ علیہ مرۃ واحدۃ من عند اللھم ان کان محسناً

فرمایا جب تم میت کو قبر کے پاس لاؤ تو پیروں کی طرف سے آہستہ آہستہ قبر میں اتارو جب قبر میں رکھ دو تو آیت الکرسی پڑھ کر کہو

پھر جیسے نماز میں کہا تھا ایک بار پھر کہو

فزد فی احسانه وان کان مسیئاً فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه واستغفر له ما استطعت

وقال وکان علی بن الحسین علیهما السلام اذا ادخل المیت القبر قال اللهم جاف الارض عن جنبیه وصاعد عمله ولقه منک رضواناً (حسن)

اور حضرت علی بن الحسین جب کسی میت کو قبر میں رکھتے تو یہ کلمات فرماتے

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا سللت المیت فقل بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله صلی الله علیه وآله اللهم الی رحمتک لا الی عذابک فاذا وضعته فی اللحد فضع یدک علی اذنه فقل الله ربک والاسلام دینک ومحمد نبیک والقرآن کتابک وعلی امامک (صحیح)

فرمایا جب میت کو قبر میں اتارو تو کہو

جب میت کو قبر میں رکھو تو اپنا ہاتھ اس کے کان پر رکھ کر کہو

۳- قال سئلت احدهما علیهما السلام عن المیت فقال تسله من قبل الرجلین وتلزق القبر بالارض الی قدر اربع اصابع مفرجات وترفع قبره

میں نے امام محمد باقر یا جعفر صادق ع سے پوچھا میت کے متعلق فرمایا قبر میں ہلکے سے اتارو پیروں کی جانب سے اور قبر زمین سے چار کھلی انگلیوں کی برابر بلند کرو

۴- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سله سلاً رفیقاً فاذا وضعته فی لحده فلیکن اولی الناس مما یلی رأسه لیذکر الله ویصلی علی النبی صلعم ویتعوذ من الشیطان الرجیم ولیقرأ فاتحة الکتاب والمعوذتین وقل هو الله احد وآیة الکرسی وان قدر یحسر عن خده ویلزقه بالارض ویتشهد ویذکر ما یعلم الله حتی ینتهی الی صاحبه (ضعیف)

فرمایا حضرت نے بہت آہستہ سے میت کو قبر میں اتارو جب اسے لحد میں رکھو تو جو سب سے بہتر آدمی ہو وہ اس کے سر سے قریب ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور نبی پر درود بھیجے اور پناہ مانگے شیطان رجیم سے سورہ حمد، معوذتین، قل ہو اللہ اور آیت الکرسی پڑھے اور اگر قادر ہو تو اس کا رخسارہ کھول کر زمین پر رکھے اور جو کچھ آتا ہو ذکر الٰہی کرے تاکہ اس میت کو اس کا ثواب ملے

۵- عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اردت ان تدفن المیت فلیکن اعقل من تنزل فی قبره عند رأسه ولیکشف خده الایمن حتی یفضی به الارض ویدنی فمه الی سمعه ویقول اسمع وافهم ثلاث مرات الله ربک ومحمد نبیک والاسلام دینک وفلان امامک اسمع وافهم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میت کو دفن کرو تو ایک اچھا سمجھ والا آدمی قبر میں اترے اور اس کے سرہانے جا کر اس کا داہنا رخسارہ کھول کر زمین پر رکھدے اور اپنا منہ اس کے کان کے پاس لے جا کر کہے اسمع افہم تین بار اللہ تیرا رب ہے محمد تیرے نبی ہیں اسلام تیرا دین ہے اور فلاں تیرا امام ہے۔ اسمع وافہم

واعدها علیه ثلث مرات هذا التلقین (ضعیف)

اور اس کا تین بار اعادہ کرے۔ یہ تلقین ہے

۶۔ عن احدھما علیہما السلام قال اذا وضع المیت فی لحدہ فقل

اور امام نے فرمایا جب میت لحد میں رکھی جائے تو کہو

بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عبدک ابن عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ اللھم افسح لہ فی قبرہ والحقہ بنبیہ اللھم انا لانعلم الا خیراً وانت اعلم بہ

فاذا وضعت علیہ اللبن فقل

جب اس کے سرہانے اینٹ رکھو تو کہو

اللھم صل وحدتہ وآنس وحشتہ واسکن الیہ من رحمتک رحمۃ تغنیہ عن رحمۃ من سواک

واذا خرجت من قبرہ فقل

اور جب قبر سے نکلو تو کہو

انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین اللھم ارفع درجتہ فی اعلی علیین واخلف علی عقبہ فی الغابرین یا رب العالمین (حسن)

۷۔ قال اذا وضعت المیت فی لحدہ قرأت آیۃ الکرسی واضرب یدک علی منکبیہ الایمن ثم قل

اور جب میت کو لحد میں رکھدو تو آیۃ الکرسی پڑھو اور اپنا ہاتھ اس کے داہنے کندھے پر رکھکر کہو۔

یا فلان قد رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ نبیاً وبعلی علیہ السلام اماماً وسم امام زمانہ (حسن)

اور امام زمانہ کا نام لو

۸۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما اقول اذا دخلت المیت منا قبرہ قال قل

میں امام علیہ السلام سے پوچھا جب میں میت کو قبر میں داخل کروں تو کیا کہوں فرمایا کہو

اللھم ھذا عبدک فلان وابن عبدک قد نزل بک وانت خیر منزول بہ قد احتاج الی رحمتک اللھم و لانعلم منہ الا خیراً وانت اعلم بسریرتہ و نحن الشھداء بعلانیتہ اللھم جاف الارض عن جنبیہ ولقنہ حجتہ واجعل ھذا الیوم خیر یوم اتی علیہ واجعل ھذا القبر خیر بیت نزل فیہ وصیرہ الی خیر

ثم کان فیه وو سع له فی مدخلہ وآنس وحشتہ واغفر ذنبہ ولا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ (موثق)

۹ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یشق الکفن من عند راس المیت اذا دخل قبرہ (حسن)

جب میت کو قبر میں پہنچا دو تو سر پر سے کفن ہٹا دو

۱۰ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سل المیت سلا (مرسل)

فرمایا میت کو قبر میں آہستہ اتارو

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا وضعت المیت علی القبر قلت

فرمایا جب میت کو قبر پر رکھو تو کہو

اللّٰھم عبدک ابن عبدک وابن امتک نزل بک اللّٰھم افسح له فی قبرہ ولقنہ حجتہ وثبتہ بالقول الثابت وقنا وایاہ عذاب القبر

واذا سویت علیہ التراب قلت

اور جب مٹی ڈالو تو کہو

اللّٰھم جاف الارض عن جنبیہ وصعد روحہ الی ارواح المومنین فی علیین والحقہ بالصالحین (موثق)

باب ۶۳

لحد کا فرش

۱ - قال کتب علی بن بلال الی ابی الحسن علیہ السلام انہ ربما مات المیت عندنا وتکون الارض ندیۃ فیفرش القبر بالساج او نطبق علیہ فہل یجوز ذلک فکتب ذلک جایز

راوی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ لبا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کوئی مر جاتا ہے اور قبر کی زمین تر ہوتی ہے ہم لکڑی یا اینٹ کا فرش بچھا دیتے ہیں آیا یہ جایز ہے آپ نے لکھا جایز ہے۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال القی شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی قبرہ القطیفہ

شقران غلام رسول کی قبر میں چادر بچھائی گئی

۳ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول جعل علی علیہ السلام علی قبر النبی لبنا فقلت ارایت ان جعل الرجل علیہ

فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام نے قبر رسول پر اینٹ بچھائی راوی نے کہا اگر کوئی قبر پر

علیہ آجرا فہل یضر المیت قال لا

اینٹ بچھا دے تو میت کے لئے نقصان رساں تو نہیں فرمایا نہیں

باب ۶۴

قبر پر مٹی ڈالنا

۱۔ قال رایت ابا الحسن علیہ السلام یقول ما شاء اللہ لا ما شاء الناس فلما انتہی الی القبر تنحی وجلس فلما ادخل المیت لحدہ قام فحثا علیہ التراب ثلث مرات بیدہ (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو کہتے سنا جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندوں کا چاہا نہیں ہوتا۔ جب قبر کے پاس آتے تو ایک طرف بیٹھ جاتے جب میت کو دفن کر دیتے تو تین مرتبہ اپنے ہاتھ سے اس پر مٹی ڈالتے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا حثوت التراب علی المیت فقل ایمانا بک وتصدیقا ببعثک ھذا ما وعد اللہ ورسولہ

فرمایا جب قبر پر مٹی ڈالو تو کہو۔

وقال قال امیر المومنین علیہ السلام سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من حثا علی میت وقال ھذا القول اعطاہ اللہ بکل ذرۃ حسنۃ (ضعیف)

امیر المومنین نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو میت پر مٹی ڈالے اور یہ کلمات کہے تو اللہ ہر ذرہ کے عوض ایک نیکی لکھتا ہے

۳۔ قال کنت مع ابی جعفر علیہ السلام فی جنازۃ رجل من اصحابنا فلما ان دفنوہ قام علیہ السلام الی قبرہ فحثا علیہ مما یلی راسہ ثلاثا بکفہ ثم بسط کفہ علی القبر ثم قال

اللھم جاف الارض عن جنبیہ واصعد روحہ ولقہ منک رضوانا واسکن فی قبرہ من رحمتک ما تغنیہ بہ عن رحمۃ من سواک ثم مضی (مرسل)

ایک شخص کے جنازہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ جب لوگ دفن کر چکے تو حضرت قبر کے پاس آئے اور سرہانے سے تین مٹھی مٹی لے کر ڈالی پھر اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا

۴۔ قال رایت ابا عبد اللہ علیہ السلام یطرح التراب علی المیت فیمسکہ ساعۃ فی یدہ ثم یطرحہ ولا یزید علی ثلاثۃ اکف قال فسالتہ عن ذلک قال یا عمر کنت اقول

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ قبر پر مٹی ڈال رہے تھے مٹی کو کچھ دیر ہاتھ میں روک کر ڈالتے تھے لیکن تین مٹھی سے زیادہ نہیں میں نے اس کے متعلق سوال کیا فرمایا

عمر بن اذینہ۔ میں یہ پڑھ کر ڈالتا ہوں

یمانا بک و تصدیقا ببعثک ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ الی قولہ تسلیما

ھکذا کان یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بجرت السنۃ (حسن)

رسول اللہ ایسا ہی کرتے تھے اور حضرت کی یہ سنت جاری ہے

۔ قال مات لبعض اصحاب ابی عبداللہ علیہ السلام لہ فحضر ابو عبداللہ علیہ السلام فلما الحد تقدم ابوہ فطرح علیہ التراب فاخذ ابو عبداللہ علیہ السلام بکفیہ وقال لا تطرح علیہ التراب ومن کان منہ ذارحم فلا یطرح علیہ التراب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نھی ان یطرح الوالد او ذو رحم علی میتہ التراب فقلنا یا ابن رسول اللہ انھانا عن ھذا وحدہ قال انھا کم ان تطرحوا التراب علی ذوی ارحامکم فان ذلک یورث القسوۃ ومن قسی قلبہ بعد من ربہ (موثق)

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا لڑکا مرگیا۔ دفن کے بعد وہ قبر پر مٹی ڈالنے لگا حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم مٹی نہ ڈالو اور نہ وہ لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں۔ رسول اللہ نے منع کیا ہے باپ اور رشتہ داروں کو مٹی ڈالنے سے اس نے کہا یا ابن رسول اللہ کیا آپ ہم کو صرف اسی میت پر مٹی ڈالنے کو منع فرما رہے ہیں فرمایا میں تو رشتہ دار کی قبر پر بھی مٹی ڈالنے کو منع کرتا ہوں اس لئے کہ اس سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے اور جس کے دل میں سختی پیدا ہو جائے وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے

باب ۶۵

قبر بنانا۔ پانی چھڑکنا اور اس کو بلند کرنا

۱۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سل ابراھیم ابنہ سلا و ربع قبرہ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کو قبر میں آتارا اور انکی قبر مربع بنائی۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یستحب ان یدخل معہ جریدۃ رطبۃ ویرفع قبرہ من الارض قدر اربع اصابع مضمومۃ وینضح علیہ الماء ویخلی عنہ (موثق)

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مستحب ہے کہ قبر میں میت کے ساتھ ہری لکڑی کا ایک جریدہ رکھا جائے اور قبر کو بقدر چار ملی ہوئی انگلیوں کے بلند کیا جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے تب چھوڑا جائے

۳۔ قال سالتہ عن وضع الرجل یدہ علی القبر ما ھو ولم صنع فقال صنعہ رسول اللہ علی ابنہ بعد النضح

میں نے پوچھا قبر پر ہاتھ کیوں رکھا جاتا ہے فرمایا رسول اللہ نے اپنے بیٹے کی قبر پر پانی چھڑکے جانے کے بعد ایسا ہی کیا تھا

قال وسالته کیف اضع یدی علیٰ قبور المسلمین فاشار بیدہ فی الارض ووضعها علیها ثم رفعها وهو مقابل القبلة (مرسل)

میں نے پوچھا قبور مسلمین پر کیسے ہاتھ رکھا جائے۔ حضرت نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھکر بتایا اور پھر اسے اٹھالیا اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله یصنع لمن مات من بنی هاشم خاصة شیئاً لا یصنعه باحد من المسلمین کان اذا صلیٰ علی الهاشمی ونضح قبرہ بالماء وضع رسول الله صلی الله علیه وآله کفه علی القبر حتی یریٰ اصابعه فی الطین فکان الغریب یقدم او المسافر اهل المدینة فیری القبر الجدید علیه اثر کف رسول الله صلی الله علیه وآله فیقول مَن مات مِن آل محمد صلی الله علیه وآله (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جب بنی ہاشم میں کوئی مرتا تھا تو رسول اللہ ایک بات ایسی کرتے تھے جو اور مسلمانوں کے لئے نہ تھی۔ جب نماز جنازہ ہو چکتی اور پانی چھڑکا جاتا تو حضرت اپنا ہاتھ اس طرح قبر پر رکھتے کہ انگلیاں مٹی میں در آتیں جب مدینہ کا کوئی مسافر ادھر سے گزرتا اور رسول کے دست مبارک کا نشان دیکھتا تو کہتا آل محمدؐ میں سے کون مر گیا ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان ابی قال لی ذات یوم فی مرضه یا بنیّ ادخل اناساً من قریش من اهل المدینة حتی اشهدهم قال فادخلت علیه اناساً منهم فقال یا جعفر اذا انا مت فغسلنی وکفنی وارفع قبری اربع اصابع ورشه بالماء فلما خرجوا قلت یا ابت لو امرتنی بهذا الصنعة ولم ترد ان ادخل علیك قوماً تشهدهم فقال یا بنیّ اردت ان لا تنازع (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے اپنی بیماری میں فرمایا بیٹا۔ مدینہ کے قریشی خاندان کے کچھ لوگوں کو بلا لاؤ تاکہ میں انہیں گواہ بناؤں۔ میں بلا لایا۔ پھر فرمایا اے جعفر جب میں مر جاؤں تو تم مجھے غسل دینا کفن دینا اور میری قبر کو چار انگل بلند کرنا اور پانی چھڑکنا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے کہا بابا جان آپ نے اس کام کے لئے لوگوں کو کیوں بلایا آپ مجھے حکم دیتے تو اس خدمت کو بجا لاتا فرمایا اس لئے میں نے ایسا کیا کہ میرے بعد کوئی اس امر میں تم سے جھگڑا نہ کرے

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی رش الماء علی القبر قال یتجافیٰ عنه العذاب ما دام الندیٰ فی التراب (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق سوال کیا فرمایا صاحب قبر سے اس وقت تک عذاب دور رہتا ہے جب تک مٹی میں تری ہے

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان رش القبر علی عهد رسول الله (ضعیف)

فرمایا قبر پر پانی چھڑکنے کا رواج عہد رسول سے چلا آرہا ہے

۸۔ قال ابو عبد الله ع اذا فرغت من القبر فانضحه ثم ضع یدك عند راسه وتغمز کفك علیه بعد النضح (حسن)

فرمایا جب قبر بن چکے تو اپنا ہاتھ سرہانے کی طرف رکھو اور تری کے بعد اپنی انگلیاں مٹی میں داخل کرو

۹۔ قال قام ابو جعفر علیه السلام علی قبر رجل من الشیعة

راوی نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام ایک شیعہ کی قبر کے پاس آئے

و قال اللھم صل وحدتہ و آنس وحشتہ واسکن الیہ من رحمتک ما یستغنی عن رحمۃ من سواک (مرسل)

اور کہے

۱۰ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال یدعی علی المیت حین ید خل حفرتہ و یرفع القبر فوق الارض اربع اصابع (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے میت کے لئے دعا کی جائے جب میت کو دفن کیا جائے اور قبر کو چار انگل بلند کر دیا جائے

۱۱ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ما علی اھل المیت منکم ان یدرءوا عن میتھم لقاء منکر و نکیر قلت کیف یصنع قال اذا افرد المیت منکم فلیتخلف عندہ اولی الناس بہ فیضع فمہ عند راسہ ثم ینادی باعلی صوتہ یا فلان بن فلان یا فلانہ بنت فلان

ھل انت علی العھد الذی فارقتنا علیہ من شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ سید النبیین و ان علیاً امیر المومنین سید الوصیین و ان ما جاء بہ محمد حق و ان الموت حق و ان البعث حق و ان اللہ یبعث من فی القبور

قال فیقول منکر لنکیر انصرف بنا عن ھذا فقد لقن حجتہ (مرسل)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اپنی میت کو قبر میں منکر و نکیر کے آنے تک تنہا نہ چھوڑو میں نے کہا پھر کیا جائے فرمایا ایک بہتر آدمی کو جب اور سب چلے جائیں قبر کے پاس چھوڑا جائے وہ اپنا منہ قبر کے سرہانے رکھکر بلند آواز سے کہے اے فلاں بن فلاں یا اے فلانہ بنت فلاں

یہ سنکر منکر نکیر سے کہتا ہے چھوڑو اسے اسے حجت کی تلقین ہو گئی۔

باب ٦٦

قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من خلق من تربۃ دفن فیھا (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہوگا۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قبر رسول اللہ محصب حصباء حمراء (مرسل)

فرمایا حضرت رسولخدا کی قبر پر سرخ کنکریاں ڈالی گئی تھیں

۳۔ قال لما رجع ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام من بغداد و مضیٰ الی المدینة ماتت له ابنة بفید فدفنها و امر بعض مواليه ان يجصص قبرها ويكتب على لوح اسمها ويجعله في القبر (ضعيف)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جب بغداد سے مدینہ آرہے تھے تو مقام فید میں آپ کی لڑکی کا انتقال ہو گیا آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ قبر پختہ کرا دو اور ایک تختی پر اس کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان النبی صلی الله علیه و آله نهیٰ ان یزاد علی القبر تراب لم یخرج منه (ضعیف)

حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ سوائے قبر کی مٹی کے دوسری مٹی نہ ڈالی جائے۔

باب ۶۷

وہ مٹی جس میں میت دفن کیجاتی ہے

۱۔ عن احدهما علیهما السلام قال من خلق من دفن فيها (صحيح)

فرمایا جس مٹی سے آدمی پیدا کیا جاتا ہے اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔

۲۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام يقول ان النطفة اذا وقع في الرحم بعث الله عز و جل ملكا فاخذ من التربة التي يدفن فيها فماثها في النطفة فلا يزال قلبه يحن اليها حتى يدفن فيها (ضعيف)

فرمایا نطفہ جب رحم میں واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس مٹی کو لائے جس میں وہ دفن ہو گا پس فرشتہ اس کو نطفہ میں ملا دیتا ہے۔ اسی لئے قلب انسان اس جگہ کا مشتاق ہوتا ہے جس میں اسے دفن ہونا ہے

باب ۶۸

تعزیت اور صاحب مصیبت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ليس التعزية الا عند القبر ثم ينصرفون لا يحدث في الميت حدث فيسمعون الصوت (ضعيف)

تعزیت میت کے دفن ہونے کے بعد ہے۔ دفن کے بعد لوگ چلے جائیں اور میت کے متعلق کوئی بات جیت نہ کریں اگر آواز کو سنتا ہو

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال التعزية لاهل

فرمایا حضرت نے تعزیت کرنا

المصيبة بعد ما يدفن (حسن)

اہل مصیبت سے بعد دفن ہے۔

۳ - قال ليس التعزية الا عند القبر ثم ينصرفون لا يحدث في الميت حدث فيسمعون الصوت (موثق)

ترجمہ اوپر ہے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال التعزية الواجبة بعد الدفن (مرسل)

فرمایا تعزیت واجبہ بعد دفن ہے

۵ - قال لما مات اسمٰعيل ابن ابي عبد الله خرج ابو عبد الله عليه السلام فتقدم السرير بلا حذاء ولا رداء (ضعيف)

جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل کا انتقال ہوا تو حضرت جنازہ کے پاس برہنہ پا اور بلا ردا کے آئے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ينبغي لصاحب المصيبة ان يضع رداءه حتى يعلم الناس انه صاحب المصيبة (حسن)

فرمایا صاحب مصیبت کو چاہیئے کہ وہ ردا نہ اوڑھے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ صاحب مصیبت ہے

۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال عزّى ابو عبد الله عليه السلام رجلاً بابن له فقال الله خير لابنك منك وثواب الله خير لك من ابنك فلما بلغه جزعه بعد عاد اليه فقال له قد مات رسول الله فما لك به اسوة فقال له انه كان مرهقاً فقال ان امامه ثلث خصال شهادة ان لا اله الا الله ورحمة الله وشفاعة فلن تفوته واحدة منهن ان شاء الله (مجهول)

ایک شخص کا لڑکا مرگیا حضرت جعفر صادق علیہ السلام اس کی تعزیت کو گئے اور فرمایا اللہ کی ذات تیرے لیے تیرے بیٹے سے بہتر ہے اور اللہ کا ثواب تیرے حق میں تیرے فرزند سے زیادہ اچھا ہے۔ جب حضرت چلے گئے تو اس نے بے قراری ظاہر کی آپ نے پلٹ کر اس سے کہا جب رسول اللہ اس دنیا میں نہ رہے تو تجھے صبر کرنا چاہیے اس نے کہا وہ متہم بہ گناہ تھا فرمایا اس کی بخشش کے لئے تین چیزیں ہیں اول توحید باری تعالیٰ کی گواہی دوسرے اللہ کی رحمت تیسرے رسول اللہ کی شفاعت ان میں سے کوئی ایک تو انشاء اللہ اسے نصیب ہوگی۔

۸ - قال رايت موسیٰ عليه السلام يعزّي قبل الدفن وبعده (حسن)

تعزیت قبل دفن بھی ہے اور بعد دفن بھی

۹ - كتب ابو جعفر الثاني الى رجل ذكرت مصيبتك بعلي ابنك وذكرت انه كان احب ولدك اليك وكذلك الله عز وجل انما ياخذ من الولد وغيره ازكى ما عند اهله ليعظم به اجر المصاب بالمصيبة فعظم الله اجرك واحسن عزاك وربط على قلبك انه قدير وعجل الله

امام علیہ السلام نے ایک شخص کو لکھا تو نے اپنے فرزند علی کے مرنے کا حال لکھا اور یہ کہ وہ تیرا محبوب فرزند تھا۔ اللہ تعالیٰ اولاد میں سے ان کو موت دیتا ہے جو اس کے نزدیک پاکیزہ نفس ہوتے تاکہ بڑی مصیبت پر بڑا اجر دیا جائے پس اللہ نے تیرا اجر زیادہ کیا اور تیرے دل کو صبر و ضبط کی قوت دی وہ صاحب قدرت ہے

علیک بالخلف و ارجو ان یکون اللہ قد فعل انشاء اللہ (ضعیف)

اور اللہ تجھے بیٹا دے گا اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ ہوگا

باب ۶۹

تعزیت کا ثواب

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ من عزّی حزیناً کسی فی الموقف حلۃ یحبربھا (ضعیف)

حضرت نے اپنے آباد طاہرین سے روایت کی ہے کہ جو کسی رنجیدہ کو تسلی دے روز حشر خدا اس کو ایسا لباس پہنائے گا جس سے وہ خوش ہوگا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ من عزّی مصاباً کان لہٗ مثل اجرہٖ من غیر ان ینقص من اجر المصاب شیئاً (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس کو بغیر کمی کے مصیبت زدہ کے اجر کی برابر ملے گا

باب ۷۰

اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرّک ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المرأۃ تموت و یتحرک الولد فی بطنھا ایخرج الولد قال فقال نعم و یخاط بطنھا (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر عورت مر جائے اور بچہ اس کے شکم میں متحرک ہو تو بچہ کو پیٹ سے نکال کر شکم کو سی دیا جائے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام اذا ماتت المرأۃ و فی بطنھا ولد یتحرک فیتخوف علیہ فشق بطنھا و یخرج الولد و قال فی المرأۃ یموت ولدھا فی بطنھا فیتخوف علیھا قال لا بأس ان یدخل الرجل یدہ فیقطعہ و یخرجہ اذا لم ترفق النساء (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب عورت مر جائے اور بچہ پیٹ میں متحرک ہو تو شکم چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے اور اگر عورت کے پیٹ میں بچہ مر جائے اور عورت کے مر جانے کا خوف ہو تو اگر عورتیں یہ کام نہ کر سکیں تو مرد ہاتھ ڈال کر بچہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال لے۔

باب ۷۱

بچوں کا غسل اور ان پر نماز

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال السقط اذا تم بہ اربعۃ اشہر غسّل (ضعیف)

فرمایا حضرت نے اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو تو اس کو غسل دیا جائے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال انہ سئل عن الصلوۃ علی الصبی متی یصلّی علیہ قال اذا عقل الصلوۃ قلت متی تجب الصلوۃ فقال اذا کان ابن ست سنین والصیام اذا اطاقہ (حسن)

حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا گیا بچہ پر نماز میت پڑھنے کے متعلق کہ کب اس پر پڑھی جائے فرمایا جب وہ نماز کو سمجھنے لگے اور پھر سائل نے پوچھا لڑکے پر نماز کب واجب ہوتی ہے فرمایا جب چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت ہوتا ہے جب روزہ رکھنے کی طاقت آجائے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ علمائے شیعہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ وجوب نماز کا حکم کس عمر میں ہوتا ہے۔ اکثر کا مسلک یہ ہے کہ بلوغ کے بعد ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ غالباً وجوب نماز سے سائل کا مقصد مستحب نماز ہو۔ ایک حدیث میں ہے مروا صبیانکم اذا بلغوا سبعاً واضربوھم اذا بلغوا عشراً۔ (اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور ان کو مارو جب دس برس کے ہو جائیں اور نہ پڑھیں۔

۳۔ عن زرارۃ قال رأیت ابناً لابی عبداللہ علیہ السلام فی حیاۃ ابی جعفر یقال عبداللہ فطیم قد درج فقلت لہ یا غلام من ذا الذی الیٰ جنبک لمولی لھم فقال ھذا مولای فقال لہ المولیٰ یمازحہ لست لک بمولیٰ فقال ذلک شرٌ لک فطعن فی جنانہ الغلام فمات فاخرج فی سفط الی البقیع فخرج ابوجعفر علیہ السلام علیہ جبۃ خز صفراء وعمامۃ خز صفراء ومطرف خز اصفر فانطلق یمشی الی البقیع وھو معتمد علیّ والناس یعزونہ علی ابنہ فلما انتہیٰ الی البقیع تقدم ابوجعفر علیہ السلام فصلّی علیہ وکبّر علیہ اربعاً ثم امر بہ فدفن ثم اخذ بیدی فتنحیٰ بی ثم قال انہ لم یصلّی علی الاطفال انما کان امیر المومنین علیہ السلام

زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبداللہ فطیم تھا وہ چلنے پھرنے لگا تھا میں نے کہا یہ تمہارے پہلو میں کون ہے یہ غلام تھا امام علیہ السلام کے خاندان کا۔ لڑکے نے کہا یہ میرا غلام ہے۔ غلام نے ازروئے مزاح کہا میں تمہارا غلام نہیں ہوں۔ لڑکے نے کہا یہ تیرے لئے بدبختی ہے غلام نے نیزہ ان کے دل پر مارا جس سے وہ بچہ مر گیا کسی چیز پر اسے رکھکر بقیع میں لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح گھر سے نکلے کہ زرد ریشمی جبہ تھا اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر ریشمی پا پیادہ مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے لوگ حضرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے بقیع پہنچکر آپ نے اس بچہ پر چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی پھر دفن کرایا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں بچوں پر نماز نہیں پڑھا کرتا حضرت علیؑ

صلوات الله عليه يأمر بهم فيدفنون من وراء و
لا يصلي عليهم انما صليت عليه من اجل اهل المدينة
كراهية ان يقولوا لا يصلون على اطفالهم (حسن)

علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرا دیتے تھے۔ میں نے
کراہتہً اہل مدینہ کے ہونے کی وجہ سے پڑھی ہے تاکہ لوگ یہ نہ
کہیں یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔

۴ ـ عن زرارة قال مات ابن لابي جعفر فاخبر بموته
فامر به فغسل وكفن ومشى معه وصلى عليه وطرحت
خمرة فقام عليها ثم قام على قبره حتى فرغ منه ثم
انصرف وانصرفت معه حتى انى لامشي معه فقال اما
انه لم يكن يصلي على مثل هذا وكان ابن ثلاث
سنين كان علي عليه السلام يأمر به فيدفن و
لا يصلي عليه ولكن الناس صنعوا شيئا فنحن نصنع
مثله قال قلت فمن تجب عليه الصلوة فقال اذا
اعقل الصلوة وكان ابن ست سنين قال فقلت فما
تقول في الولدان فقال سئل رسول الله صلى الله عليه
وآله عنهم قال الله اعلم بما كانوا عاملين (صحيح)

امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ نے انتقال کیا حضرت
کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپ نے حکم دیا کہ غسل و کفن دیا
جائے۔ آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی۔ میں نے
چٹائی کا مصلیٰ بچھا دیا آپ اس پر کھڑے ہو گئے۔ بعد دفن قبر
کے پاس آئے اس کے بعد واپس ہوئے میں آپ کے ساتھ ساتھ
چل رہا تھا۔ مجھ سے فرمایا ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی
میرا بیٹا صرف تین سال کا تھا۔ لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے
اس میں تصرف کر لیا یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے۔ ہم کو بھی
ان کا سا عمل کرنا پڑا۔ میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچہ پر نماز پڑھی
جائے فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے میں
نے کہا آپ لڑکوں کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ
سے ان کے بارہ میں پوچھا گیا فرمایا اللہ جانتا ہے جو تم کر رہے ہو

۵ عن ابي الحسن الاول قال سألته عن السقط اذا
استوى خلقه يجب عليه الغسل واللحد والكفن فقال
كل ذلك يجب عليه (موثق)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا اگر کامل الخلقت
ہو کر ساقط ہو تو اس پر غسل و لحد و کفن واجب ہے فرمایا
یہ سب باتیں واجب ہیں

۶ ـ قال كتبت الى ابي جعفر عليه السلام عن السقط
كيف يصنع به فكتب عليه السلام الى السقط يدفن بدمه
في موضعه (موثق)

میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام کو لکھا کہ ساقط شدہ بچہ کے
لئے کیا کیا جائے فرمایا مع خون کے کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔

۷ ـ سمعت ابا الحسن موسى عليه السلام يقول انه لما
قبض ابراهيم بن رسول الله جرت فيه ثلاث سنن
اما واحدة فانه لما مات انكسفت الشمس فقال
الناس انكسفت الشمس لفقد ابن رسول الله صلى الله
عليه وآله فصعد رسول الله المنبر فحمد الله واثنى عليه
قال يا ايها الناس ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے فرماتے سنا کہ جب ابراہیم
ابن رسول اللہ کا انتقال ہوا۔
ایک یہ ہے کہ جب انتقال ہوا تو سورج گرہن ہوا لوگوں نے کہنا
شروع کیا کہ ایسا فرزند رسول کے مرنے کی وجہ سے ہوا ہے
یہ سنکر حضور منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے
بعد فرمایا لوگو سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں

يجريان بامره مطيعان له لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته
فان انكسفا او واحدة منهما فصلوا ثم نزل عن المنبر
وصلى بالناس صلاة الكسوف فلما سلم قال يا علي
قم فجهز ابني فقام علي فغسل ابراهيم وحنطه و
كفنه ثم خرج به ومضى رسول الله حتى انتهى الى قبره

یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع فرمان ہیں
اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو پھر منبر سے
اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی۔ ختم نماز کے
بعد فرمایا اے علی اٹھو اور تجہیز و تکفین کا بندوبست کرو۔
حضرت علی نے غسل دیا حنوط کیا اور کفن پہنایا۔ حضرت علی ہی
میت کو لے کر نکلے رسول اللہ قبر تک ساتھ گئے

فقال الناس ان رسول الله صلى الله عليه وآله نسي
ان يصلي على ابراهيم لما دخله من الجزع عليه
فانتصب قائماً ثم قال ايها الناس اتاني جبرئيل عليه
السلام بما قلتم زعمتم اني نسيت ان اصلي على ابني
لما دخلني من الجزع الا وانه ليس كما ظننتم ولكن اللطيف
الخبير فرض عليكم خمس صلوات وجعل لموتاكم من
صلاة تكبيرة

لوگ کہنے لگے رسول اللہ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی
کہ آپ اس کی موت پر رنجیدہ ہیں
آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو جو کچھ تم نے کہا ہے جبرئیل نے مجھے
اس کی خبر دی ہے۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے پر
اس لئے نماز نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں۔ آگاہ ہو
ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے خدائے لطیف و خبیر نے
تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے تمہارے
مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں

وامرني ان لا اصلي الا على من صلى - ثم قال يا علي
انزل فالحد ابني فنزل فالحد ابراهيم في لحده
فقال الناس انه لا ينبغي لاحد ان ينزل في قبر ولده
اذ لم يفعل رسول الله فقال لهم رسول الله يا ايها
الناس انه ليس عليكم بحرام ان تنزلوا في قبور اولادكم
ولكني لست آمن اذا حل احدكم الكفن عن ولده
ان يلعب به الشيطان فيدخله عند ذلك من الجزع
ما يحبط اجره ثم انصرف صلى الله عليه وآله (مصنف)

خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جنازہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا
ہو پھر فرمایا اے علی قبر میں اترو اور ابراہیم کو لحد میں رکھو چنانچہ
حضرت علی نے ایسا ہی کیا لوگوں نے کہا چونکہ رسول اللہ نے ایسا
نہیں کیا لہذا کسی کو اپنے بیٹے کی قبر میں نہیں اترنا چاہیے۔
حضرت نے فرمایا لوگو تمہارے لئے اولاد کی قبروں میں اترنا حرام
نہیں ہے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ قبر میں جب اپنے بیٹے کا کفن
ہٹا کر منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمہارے
دلوں میں ایسی بے قراری پیدا نہ کر دے جس سے تمہارے اعمال
حبط ہو جائیں۔

۸ - قلت لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يكلمون
ويردون علينا قولنا ان لا يصلى على الطفل لانه
لم يصل فيقولون لا يصلى الا على من صلى فنقول نعم فيقولون
ارايتم لو ان رجلا نصرانيا او يهوديا اسلم ثم مات

میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ لوگ ہمارے اس قول کی
تردید کرتے ہیں کہ بچہ چونکہ نماز نہیں پڑھتا لہذا اس پر نماز
نہیں پڑھنی چاہیے۔ ہم نے کہا ہاں تو وہ کہتے ہیں اگر ایک
نصرانی یا یہودی ایمان لانے کے بعد فوراً ہی مرجائے

فی ساعته فما الجواب فیه فقال قولوا لھم ان ھذا الذی سلم الساعۃ ثم افتری علی انسان ما کان یجب علیه فی فریته فانھم سیقولون یجب علیه الحد فاذا قالوا ھذا قیل لھم فلو ان ھذا الصبی الذی لم یصل افتری علی الانسان ھل کان یجب علیه الحد فانھم سیقولون لا فیقال لھم صدقتم انما یجب ان یصلی علی من وجبت علیه الصلوٰۃ والحد ولا یصلی علی من لا تجب علیه الصلوٰۃ والحد الخ (مجہول)

تو اس بارہ میں تمہارا جواب کیا ہوگا یعنی اس پر نماز پڑھی جائے گی یا نہیں حالانکہ اس نے نماز نہیں پڑھی) حضرت نے فرمایا تم ان سے کہو یہ مسلمان اگر کسی پر افترا کرے تو اس افترا پردازی کی اسے سزا دی جائے گی یا نہیں ۔ اگر وہ کہیں کہ اس پر حد جاری کیجائے گی تو ان سے پوچھا جائے اولا گر یہ لڑکا جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی کسی پر افترا پردازی کرے تو اس پر حد جاری ہوگی یا نہیں وہ کہیں گے نہیں تو ان سے کہا جائے تم نے ٹھیک کہا پس معلوم ہوا کہ نماز اسی پر پڑھی جائے گی جس پر نماز اور حد واجب ہے اور نہیں پڑھی جائے گی اس پر جس پر نماز اور حد واجب نہیں ۔

باب ۲۷

غریق اور برق زدہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام فی المصعوق والغریق فانما ینتظر به ثلاثة ایام الا ان یتغیر قبل ذلک (حسن)

۲۔ سالته عن الغریق الغسل قال نعم ویستبرأ قلت وکیف یستبرأ قال بترک ثلاثة ایام قبل ان یدفن وکذلک ایضاً صاحب الصاعقة فانھم ربما ظنوا انه مات ولم یمت (موثق)

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال کان امیر المومنین علیه السلام یقول الغریق یغسل (ضعیف)

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال الغریق یحبس حتی یتغیر ویعلم انه مات ثم یغسل ویکفن قال وسئل عن المصعوق فقال اذا صعق حبس یومین ثم یغسل ویکفن (موثق)

حضرت نے فرمایا جو کوئی بجلی سے جل کر مرا ہو یا ڈوب گیا ہو۔ اگر اس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو تو تین دن انتظار کے بعد دفن کیا جائے

میں نے پوچھا ڈوب کر مرنے والے کو غسل دیا جائے فرمایا اور استبراء کیا جائے میں نے کہا استبراء کیا ہے فرمایا تین دن انتظار کے بعد دفن کیا جائے یہی حکم برق زدہ کے لیے ہے لبا اوقات لوگ گمان کرتے ہیں مر گیا ہے حالانکہ وہ نہیں مرتا ۔

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیه السلام نے فرمایا ہے کہ ڈوبنے والے کو غسل دیا جائے

فرمایا حضرت نے غریق کو روکا جائے جب تک اس کے جسم میں تغیر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مر گیا پھر غسل و کفن دیا جائے اور حضرت سے پوچھا گیا برق زدہ کے متعلق فرمایا دو روز روکا جائے پھر غسل و کفن دیا جائے

۵ - قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام خمس ینتظر بھم الا ان یتغیروا الغریق والمصعوق والمبطون والمھدوم والمدخن (صحیح)

حضرت نے فرمایا کہ پانچ آدمی ایسے ہیں کہ ان کے دفن میں تاخیر کرنی چاہیئے اور تب تک جسم میں تغیر نہ ہو دفن نہ کیا جائے۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا، بجلی سے مرنے والا، مبطون یعنی استسقا والا علامہ مجلسی نے تحریر فرمایا ہے غالباً اس سے مراد سبیعہ والا ہے اور جو مکان وغیرہ گرنے سے مرے اور جو دھوئیں سے مرے

۶ - قال اصاب الناس بمکة سنة من السنین صواعق کثیرة مات من ذلک خلق کثیر فدخلت علی ابی ابراھیم ع فقال مبتدءً من غیر ان اسئله ینبغی للغریق والمصعوق ان یتربص به ثلاثاً لایدفن الا ان یجیء منه ریح تدل علی موته قلت جعلت فداك کانك تخبرنی انه دفن ناس کثیر احیاء فقال نعم یا علی قد دفن ناس کثیر احیاء ماتوا الا فی القبور (ضعیف)

کہ ہمیں سال دو سال بہ کثرت بجلیاں گریں اور بہ کثرت لوگ ہلاک ہو گئے میں حضرت ابوابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا قبل اس کے کہ میں حضرت سے سوال کروں آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ڈوب مرے ہوں یا بجلی سے جل گئے ہوں تین دن انکو دفن نہ کیا جائے بشرطیکہ ان کے بدن سے بو نہ آئے۔ میں نے کہا حضور کے بیان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ زندہ دفن ہو گئے ہیں فرمایا بہت سے لوگ ایسے دفن ہوئے ہیں جو قبر میں جا کر مرے ہیں۔

باب ۷۳

مقتول

۱ - قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن الذی یقتل فی سبیل اللہ ایغسل ویکفن ویحنط قال یدفن کما ھو فی ثیابه الا ان یکون به رمق ثم مات فانه یغسل ویکفن ویحنط ویصلی علیه

میں نے حضرت سے مقتول فی سبیل اللہ کے متعلق پوچھا آیا اسے غسل و کفن و حنوط دیا جائے فرمایا وہ جس طرح اپنے لباس میں ہو دفن کر دیا جائے لیکن اگر جنگ کے بعد رمق جان باقی ہو اور بعد میں وہ مرے تو اسے غسل و کفن دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله صلی علی حمزة وکفنه لانه قد کان جرد (صحیح)

حضرت رسولخدا نے حمزہ پر نماز پڑھی اور کفن دیا کیونکہ دشمن نے انکی لاش برہنہ کر دی تھی۔

۳ - عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت کیف رأیت الشھید یدفن بدمائه قال نعم فی ثیابه بدمائه

میں نے حضرت سے پوچھا شہید کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کیا اسے اپنے خون کے دفن کیا جائے فرمایا اپنی خون آلود کپڑوں میں

ولا یحنط ولا یغسل ویدفن کما هو ثم قال دفن رسول الله عمه حمزة فی ثیابه بدمائه التی اصیب فیها وردّاه النبی صلی الله علیه وآله برداء فقصر عن رجلیه فدعا له باذخر فطرحه علیه وصلی علیه سبعین صلاة و تکبیرة (حسن)

اور بے حنوط و غسل جس حال میں ہو دفن کیا جائے ۔ پھر فرمایا رسول اللہ نے اپنے چچا حمزہ کو انہی خون آلود کپڑوں میں دفن کیا اور اپنی چادر اوپر ڈالدی مگر وہ چھوٹی تھی پیر کھلے رہے آپ نے گھاس منگا کر ان کو ڈھکا اور ستر نمازیں اور ستر تکبیریں کہیں ۔

۳ ۔ سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول الشهید اذا کان به رمق غسل وکفن وحنط وصلی علیه وان لم یکن به رمق دفن فی اثوابه

فرمایا حضرت نے شہید میں اگر رمق جان باقی ہو تو اسے غسل و کفن و حنوط دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر رمق جان باقی نہ ہو تو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے ۔

۴ ۔ قال قال امیرالمؤمنین علیه السلام ینزع عن الشهید الفرو والخف والقلنسوة والعمامة والمنطقة والسراویل الا ان یکون اصابه دم فان اصابه دم ترک ولا یترک علیه شیء معقود الا حل (کالموثق)

فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے شہید کے بدن سے داستانہ موزہ ۔ ٹوپی ۔ عمامہ ۔ پٹکا اور پاجامہ اتارا جائے مگر جبکہ یہ چیزیں خوں آلود ہوں اگر خوں آلود ہوں تو ان کو چھوڑ دیا جائے ۔ اور جو چیز بندھی ہوئی ہو اسے کھول دیا جائے

باب ۴۷

درندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا

۱ ۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال سألته عن الرجل یأکله السبع والطیر فتبقی عظامه بغیر لحم کیف یصنع به قال یغسل ویکفن ویصلی علیه ویدفن واذا کان المیت نصفین یصلی علی النصف الذی فیه القلب (مجہول)

میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جسے درندوں اور پرندوں نے کھا لیا ہو اور ہڈی کے سوا گوشت کا نام نہ رہا ہو تو اسے کیا کیا جائے فرمایا غسل و کفن دے کر اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور اگر دو حصے ہو گئے ہوں تو جس حصہ میں دل ہو اس پر نماز پڑھی جائے ۔

۲ ۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا قتل قتیل فلم یوجد الا لحم بلا عظم لم یصل علیه وان یوجد عظم بلا لحم صلی علیه قال وروی انه لا یصلی علی الرأس اذا افرد من الجسد (حسن)

فرمایا حضرت نے جب کوئی مقتول اس حالت میں پایا جائے کہ گوشت بلا ہڈی کے ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے ہاں اگر ہڈی بلا گوشت کے ہو تو اس پر نماز پڑھی جائے اور ایک روایت ہے کہ جو سر بدن سے جدا ہو اس پر بھی نماز نہ پڑھی جائے

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا وجد الرجل قتیلاً فان وُجد لہ عضو تام صلّی علیہ وان لم یوجد لہ عضو تام لم یُصلّ علیہ ودفن (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کسی مقتول کا پورا عضو پایا جائے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر پورا نہ ہو تو بغیر نماز کے دفن کر دیا جائے۔

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا قطع من الرجل قطعة فھو میتة فاذا مسّہ الرجل فکلما کان منہ عظم فقد وجب علیٰ من مسّہ الغسل وان لم یکن فیہ عظم فلا غسل علیہ (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی عضو جسم انسان سے جدا ہو جائے تو وہ مردار ہے اگر اس میں ہڈی ہے تو چھونے والے پر غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

۵۔ عن ابائہ علیہم السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام سئل عن الرجل یحترق بالنار فامرھم یصبوا علیہ الماء صباً وان یصلی علیہ (موثق)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جو شخص جل کر مرے اس پر بہت سا پانی ڈالا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے

۶۔ قال اغسل کل شئ من الموتی الغریق واکیل السبع وکل شئ الا ما قتل بین الصفین فان کان بہ رمق غسّل والا فلا

فرمایا مری ہوئی ہر شے کو غسل دیا جائے خواہ ڈوب کر مرے یا درندے کھالیں ہاں جو شخص میدان جہاد میں دونوں صفوں کے درمیان مر جائے اس کے لئے غسل نہیں لیکن اگر رمق جان باقی ہو تو غسل دیا جائے گا۔

باب ۵۷

کشتی میں مرنے والا

۱۔ قال سئل ابو عبداللہ علیہ السلام عن رجل مات فی سفینة فی البحر کیف یُصنع بہ قال یوضع فی خابیة و یوکیٰ راسھا ویطرح فی الماء (صحیح)

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سفر دریا میں کشتی کے اندر مر جائے تو اسے ایک مٹکے میں رکھ کر اس کا منہ بند کیا جائے اور پانی میں ڈال دیا جائے۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال فی الرجل یموت مع القوم فی البحر فقال یغسّل ویکفن ویصلی علیہ ویثقل ویرمی بہ فی البحر (مرسل)

فرمایا اگر کوئی لوگوں کے ساتھ بحری سفر میں مر جائے تو اس کو غسل وکفن دیا جائے اور نماز پڑھی جائے اور پھر اسے دریا میں ڈال دیا جائے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا مات الرجل فی السفینة ولم یقدر علی الشط قال یکفن ویحنط فی

فرمایا اگر کوئی کشتی میں مر جائے اور کنارہ پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو اسے کفن دیا جائے حنوط کیا جائے

الثوب ویلقی فی الماء (مرسل)

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما تقول فی قوم کانوا فی سفر فھم یمشون علی ساحل البحر فاذا ھم برجل میت عریان قد لفظہ البحر وھو عریان لیس علیھم الا ازار کیف یصلون علیہ وھو عریان ولیس معھم فضل ثوب یکفنونہ فیہ قال یحفر لہ ویوضع فی لحدہ یوضع اللبن علی عورتہ لتستر عورتہ بہ اللبن ثم یصلی علیہ اذا دفن قال لا یصلی علی المیت بعد ما یدفن ولا یصلی علیہ وھو عریان حتی تواری عورتہ (موثق)

اور کپڑے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا جائے

میں نے کہا کیا حکم ہے ان لوگوں کے بارہ میں جو ساحلِ بحر پر سفر کر رہے ہوں اور وہ ایک برہنہ میت کو دیکھیں جسے دریا نے باہر پھینک دیا ہو اور ان کے پاس ازار کے سوا کوئی کپڑا نہ ہو تو اس صورت میں کہ میت عریاں ہے وہ اس پر نماز کیسے پڑھیں اور کیسے کفن دیں جبکہ ان کے پاس کوئی زائد کپڑا بھی نہ ہو فرمایا ایک گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اسکی شرمگاہ پر ایک اینٹ رکھ دیں اور پھر نماز پڑھکر اسے دفن کر دیں اور یہ بھی فرمایا کہ دفن کے بعد نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ برہنہ پر جب تک اس کی ستر پوشی نہ ہو۔

باب ۷۶

سولی دیئے ہوئے اور رجم والے پر نماز

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المرجوم والمرجومۃ یغسلان ویحنطان ویلبسان الکفن قبل ذلک ثم یرجمان ویصلی علیھما والمقتص منہ بمنزلۃ ذلک یغسل ویحنط ویلبس الکفن ویصلی علیہ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے رجم کیا ہوا مرد ہو یا عورت ان دونوں کو غسل دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا اور رجم سے پہلے ان کو کفن پہنایا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور مقتص بھی ایسا ہی ہے اسے غسل دیا جائے حنوط کیا جائے اور کفن پہنایا جائے اور نماز پڑھی جائے۔

۲۔ سئلت الرضا علیہ السلام عن المصلوب فقال اما علمت ان جدی علیہ السلام صلی علی عمہ قلت اعلم ذلک ولکنی لا افھمہ منھا قال ابینہ لک ان کان وجہ المصلوب الی القبلۃ فقم علی منکبہ الایمن وان کان قفاہ الی القبلۃ فقم علی منکبہ الایسر فان بین المشرق والمغرب قبلۃ وان کان منکبہ الایسر الی القبلۃ فقم علی منکبہ الایمن وان کان منکبہ الایمن الی القبلۃ فقم علی

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سولی دئے ہوئے پر نماز کے متعلق پوچھا فرمایا تو نہیں جانتا کہ میرے جد (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے چچا (زید شہید) کے اوپر نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا اس طریقہ نماز کی وضاحت کیجیے فرمایا میں بتاتا ہوں اگر مصلوب کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے داہنے کندھے کی طرف کھڑے ہو اور اگر اسکی پشت قبلہ کی طرف ہو تو اس کے بائیں کندھے کی طرف کھڑے ہو کیونکہ قبلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہے

منكبه الايسر كيف كان منحرفاً فلا تزايلن مناكبه وليكن وجهك الى ما بين المشرق والمغرب ولا تستقبله ولا تستدبره البتة قال ابو هاشم وقد فهمت ان شاء الله فهمته والله (صحیح)

اور اگر اس کا بایاں شانہ قبلہ رو ہے تو داہنی طرف کھڑے ہو اور اگر داہنی طرف ہے تو بائیں طرف۔ قبلہ سے منحرف ہونے کے لئے اس کے شانوں سے جو نہیں تمہارا منہ مشرق و مغرب کے درمیان رہے نہ استقبال قبلہ ہو نہ استدبار قبلہ ابو ہاشم راوی کہتا ہے میں نے کہا میں سمجھ گیا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله لا تقربوا المصلوب الا بعد ثلاثة حتی ینزل ویدفن

فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ مصلوب کے پاس تین دن بعد جاؤ جب تختہ دار سے اتر آئے اور دفن کیا جائے

باب ۷۷

میت کے ہمسایوں کا فرض

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام لما قتل جعفر بن ابی طالب امر رسول الله صلی الله علیه و آله فاطمة علیها السلام ان تتخذ طعاماً لاسماء بنت عمیس ثلاثة ایام وتاتیها ونساءها فتقیم عندها ثلاثة ایام فجرت بذلك السنة ان یصنع لاهل المصیبة طعاماً ثلاثاً (حسن)

جب جعفر ابن ابو طالب شہید ہوئے تو رسول اللہ نے جناب فاطمہ سے فرمایا کہ اسماء بنت عمیس (زوجہ جعفر) کے یہاں تین روز کھانا بھیجو اور ان کی اور دیگر عورتوں کے پاس تین دن جا کر رہو۔ پس یہ امر سنت رسول قرار پایا تاکہ اہل مصیبت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال یصنع لاهل المیت مأتماً ثلاثة ایام من یوم مات (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اہل میت کے ساتھ تین روز شریک غم ہونا چاہیے موت کے دن سے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ینبغی لجیران صاحب المصیبة ان یطعموا الطعام عنه ثلاثة ایام (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صاحب مصیبت کے ہمسایوں کو چاہیے کہ تین دن کھانا بھیجیں۔

۴۔ اوصی ابو جعفر علیه السلام بثمان مائة درهم لمأتمه وکان یری ذلك من السنة لان رسول الله صلی الله علیه و آله قال اتخذوا لآل جعفر طعاماً فقد شغلوا (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام نے آٹھ سو درہم کی وصیت کی اپنا غم منانے جانے کے لئے اور یہ سنت رسول ہے کیونکہ حضرت نے حکم دیا تھا اولاد جعفر کے لئے کھانا بھیجنے کا۔

۵ - قلت لابي الحسن عليه السلام ان امرأتي وامرأة ابن مارد تخرجان في المأتم فانهاهما فتقول امرأتي لي ان كان حراماً فانهنا عنه حتى نتركه وان لم يكن حراماً فلأي شيء تمنعنا عنه فاذا مات لنا ميت لم يجئنا احد قال فقال ابو الحسن عن الحقوق تسألني كان ابي يبعث امي وام فروة تقضيان حقوق اهل المدينة (ضعيف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے بیان کیا کہ میری اور ابن مارد کی بی بی ایک جگہ پرسے کے لئے جا لگیں ہم نے منع کیا۔ میری بی بی کہنے لگی اگر یہ فعل حرام ہے تو ہم رکے جاتے ہیں اور اگر حرام نہیں تو آپ لوگ کیوں روکتے ہیں۔ اتفاقاً ہمارے یہاں ایک میت ہوگئی تو کوئی پرسے کو نہ آیا۔ حضرت نے فرمایا تم مجھ سے حقوق کے متعلق پوچھتے ہو تو سنو میرے والد میری ماں اور ام فروہ کو حقوق اہل مدینہ ادا کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال امير المؤمنين عليه السلام مروا اهاليكم بالقول الحسن عند موتاكم فان فاطمة عليها السلام لما قبض ابوها عليه السلام اسعدتها بنات هاشم فقالت اتركن التعداد وعليكن بالدعاء (ضعيف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ؑ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو حکم کرو کہ وہ تمہارے مردوں کے متعلق اچھی اچھی باتیں بیان کریں جب حضرت فاطمہ کے باپ کا انتقال ہوا تو زنان بنی ہاشم نے حضرت فاطمہ کے متعلق تعریفی کلمات کہے فرمایا ان کو چھوڑو تمہارے اوپر دعائے خیر کرنا فرض ہے

باب ۸۰ — مرگ پسر

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ولد يقدمه الرجل افضل من سبعين ولداً يخلفهم بعده كلهم قد ركب الخيل وجاهد في سبيل الله (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو بیٹا باپ کے سامنے مرجائے وہ افضل ہے ان ستر بیٹوں سے جو اس کے بعد مریں اور وہ سب سوار ہو کر راہ خدا میں جہاد کریں۔

۲ - عن ابي جعفر عليه السلام قال دخل رسول الله على خديجة حيث مات القاسم ابنها فقال لها ما يبكيك فقالت درت دريرة فبكيت فقال يا خديجة اما ترضين اذا كان يوم القيامة ان تجيء الى باب الجنة وهو قائم فيأخذ بيدك فيدخلك الجنة وينزلك افضلها وذلك لكل مؤمن ان الله عز وجل احكم واكرم ان يسلب المؤمن ثمرة فؤاده ثم يعذبه بعدها ابدا (ضعيف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت خدیجہ کے فرزند قاسم کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ کو روتا دیکھ کر فرمایا کیوں روتی ہو انہوں نے کہا چھاتی سے دودھ بہتا ہے تو بچہ کی یاد میں روتی ہوں فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ قیامت کے دن جب تم باب جنت پر آؤ تو بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ اور وہ تم کو جنت کے بہترین مقام تک پہنچا دے اور یہ ہر مومن کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کی شان الطاف و کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی سے اس کا بیٹا چھین کر پھر عذاب کرے

۳ - قال کتب رجل الی ابی جعفر الثانی علیه السلام یشکو الیه مصابه بولده و شدة ما دخله فکتب الیه اما علمت ان الله عزوجل یختار من مال المؤمن و من ولده انفسه لیاجره علی ذلک (صحیح)

ایک شخص نے امام علی نقی علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے مرنے اور اپنے شدت غم کے متعلق لکھا آپ نے اسے تحریر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تو مومن کے مال اور اولاد سے نفیس ترین کو انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کو اجر دے

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله اذا قبض ولد المؤمن والله اعلم بما قال العبد قال الله تبارک و تعالی لملائکته قبضتم ولد فلان فیقولون نعم قال فیقول فما قال عبدی قالوا حمدک و استرجع فیقول الله تبارک و تعالی اخذتم ثمرة فؤاده و قرة عینه فحمدنی و استرجع ابنوا له بیتا فی الجنة و سموه بیت الحمد (ضعیف)

حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مومن کا لڑکا مرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اللہ اسے جانتا ہے اللہ ملائکہ سے کہتا ہے تم نے فلاں شخص کے بیٹے کی روح قبض کی وہ کہتے ہیں ہاں خدا فرماتا ہے پھر میرے بندہ نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور تیری طرف رجوع کی۔ اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا چین لے لیا اور آنکھوں کی ٹھنڈک۔ اس نے میری حمد کی اور میری طرف رجوع کی پس اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

۵ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان الله عزوجل اذا احب عبدا قبض احب ولده الیه (مجہول)

فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندہ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے اس کے سب سے زیادہ محبوب فرزند کو لے لیتا ہے

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قدم من المسلمین ولدین یحتسبهما عند الله عزوجل حجباه من النار باذن الله (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کہ اگر مسلمان اپنے دو لڑکوں کو پہلے بھیج دیتا ہے تو وہ باذن خدا اس کے اور نار جہنم کے درمیان دو پردے بن جانے کا سبب بن جاتے ہیں۔

۷ - عن ابی جعفر علیه السلام قال لما توفی طاهر بن رسول الله صلی الله علیه و آله نهی رسول الله خدیجة عن البکاء فقالت بلی یا رسول الله ولکن درت علیه الدریرة فبکیت فقال لها اما ترضین ان تجدیه قائما علی باب الجنة فاذا رآک اخذ بیدک فادخلک اطهرها مکانا و اطیبها قالت و ان ذلک کذلک قال الله اعز و اکرم من ان یسلب عبدا ثمرة فؤاده فیصبر و یحتسب و یحمد الله عزوجل ثم یعذبه (ضعیف)

فرمایا جب حضرت رسول خدا کے فرزند طاہر کا انتقال ہوا تو آپ نے جناب خدیجہ کو رونے سے منع فرمایا انھوں نے کہا جب اس کا دودھ چھاتی سے بہتا ہے تو میں روتی ہوں فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اسے جنت کے دروازہ پر کھڑا پاؤ اور وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر جنت کے بہترین پاک و پاکیزہ مقام پر لیجائے انھوں نے کہا کیا ایسا ہے فرمایا خدائے عزوجل کیسے عذاب دے گا اسے جس کے دل کے چین کو چھین لیا ہو اور اس نے صبر کیا ہو اور خدا کی حمد کی ہو۔

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثواب المؤمن

حضرت نے فرمایا مومن کا ثواب

حتی تلقیہ ابواب الجنۃ صبر او لم یصبر (ضعیف)

جب اس کا فرزند مر جائے نیت ہے اگر وہ صبر کرے مگر وہ اس پر بھی صبر نہیں کرتا۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ و ابی الحسن علیہما السلام قال ان اللہ عزوجل لیعجب من رجل یموت ولدہ وھو یحمد اللہ فیقول یا ملائکتی عبدی اخذت نفسہ وھو یحمدنی (حسن)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ اور امام رضا علیہما السلام نے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص پر جس کا بیٹا مر جائے اور وہ حمد خدا کرے اللہ فرماتا ہے اے میرے ملائکہ میں نے اس کی جان لے لی اور یہ میری تعریف کرتا ہے۔

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قدم اولاداً یحتسبھم عند اللہ عزوجل حجبوہ من النار باذن اللہ عزوجل

فرمایا حضرت نے جس کی اولاد اس کی حیات میں مر جاتی ہے وہ سبب بن جاتی ہے اس کے لئے حجاب از نار کا۔

باب ۷۹

تعزیت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اصیب بمصیبۃ فلیذکر مصابہ بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فانہ من اعظم المصاب (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس پر کوئی مصیبت آجائے تو حضرت رسول خدا کی مصیبتوں کو یاد کرے کیونکہ وہ سب سے بڑی مصیبت تھی۔

۲۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ان اصبت بمصیبۃ فی نفسک او فی مالک او فی ولدک فاذکر مصابک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فان الخلائق لم یصابوا بمثلہ (ضعیف)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اگر کوئی مصیبت تمہاری جان مال یا اولاد پر آجائے تو رسول اللہ کی مصیبت کو یاد کرو کہ ایسی مصیبت کسی پر نہیں آئی۔

۳۔ قال لما اصیب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نعی الحسن الی الحسین علیہ السلام وھو بالمدائن فلما قرء الکتاب قال یا لھا من مصیبۃ ما اعظمھا مع ان رسول اللہ صلوات اللہ علیہ قال من اصیب منکم بمصیبۃ فلیذکر مصابہ بی فانہ لن یصاب بمصیبۃ اعظم منھا وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ (ضعیف)

فرمایا جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسن علیہ السلام نے مرنے کی خبر امام حسین کے پاس بھیجی جو مدائن میں تھے۔ جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا ہائے کیسی بڑی مصیبت ہے اور رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی مصیبت پر تم پر آئے تو میری مصیبت کو یاد کر لیا کرو کہ اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں رسول اللہ نے سچ فرمایا ہے

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما مات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ سمعوا صوتاً ولم یروا شخصا یقول کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورھم یوم القیامۃ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وقال ان فی اللہ خلفاً من کل ہالک وعزاء کل مصیبۃ ودرکاً لما فات فثقوا وایاہ فارجوا وانما المحروم من حرم الثواب (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنی اور کہنے والے کو نہ دیکھا وہ کہہ رہا تھا ہر نفس کے لئے مرنا ہے تم روز قیامت اجر پاؤ گے جو آتش جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا اسے کامیابی ہوگئی اور اس نے کہا اور اللہ کی تمام مخلوق مرنے والی ہے اور ہر مصیبت میں صبر کرتا ہے اور جو چیز جاتی رہی اس کا بھگتنا ہے پس اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید وابستہ رکھو۔ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جاءھم جبرئیل علیہ السلام والنبی مسجّی وفی البیت علی وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام فقال السلام علیکم یا اہل بیت الرحمۃ کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ان فی اللہ عزوجل عزاء کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک ودرکاً لما فات فباللہ فثقوا وایاہ فارجوا فان المصاب من حرم الثواب ہذا آخر وطئی من الدنیا قالوا فسمعنا الصوت ولم نر الشخص (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو جبرئیلؑ آئے درانحالیکہ حضرت کو کفن دیا جا چکا تھا اور گھر میں اس وقت علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام تھے انھوں نے کہا اے اہل بیت رحمت تم پر سلام ہو ہر نفس کے لئے موت کا ذائقہ ہے تم صبر کا اجر روز قیامت پاؤ گے پس جو نار جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہو گیا اور زندگانی دنیا متاع غرور ہے اور ہر مصیبت میں صبر کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ہر ایک مرنے والا اس کی مخلوق ہے جو فوت ہو گیا اس کو پاؤ اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید وابستہ رکھو۔ ثواب سے محرومی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ یہ میرا دنیا میں آخری آنا ہے ہم نے آواز سنی اور اس کا وجود نہ دیکھا۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جاءت التعزیۃ اتاھم آت یسمعون حسّہ ولا یرون شخصہ فقال السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ان فی خلق اللہ عزوجل عزاء من کل مصیبۃ

فرمایا حضرت نے جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو آنے والا تعزیت کے لئے آیا جس کی خفی آواز تو سنی گئی مگر وجود نظر نہ آیا اس نے کہا سلام ہو تم پر اے اہل بیت اور اللہ کی رحمت ہو بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے تم روز قیامت صبر کا اجر پاؤ گے جو نار سے دور ہوا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہو گیا اور زندگی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں پس مرضی خدا کے لئے ہر مصیبت میں صبر کرنا چاہیے۔

وخلفاً من كل هالك ودركاً لما فات فبالله فثقوا واياه فارجوا فان المحروم من حرم الثواب والسلام عليكم (ضعيف)

اور احساس ہے مافات کا اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو السلام علیکم

۷ ۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال لما قبض رسول الله اتاهم آت فوقف بباب البيت فسلم عليهم ثم قال السلام عليكم يا آل محمد كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيامة فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور في الله خلف من كل هالك وعزاء من كل مصيبة ودرك لما فات فبالله فثقوا وعليه فتوكلوا وبنصره لكم في المصيبة فارضوا فانما المصاب من حرم الثواب والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ولم يروا احداً فقال بعض في البيت هذا ملك من السماء بعثه الله عزوجل اليكم ليعزيكم وقال بعضهم هذا الخضر جاءكم يعزيكم بنبيكم صلى الله عليه وآله (ضعيف)

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ایک آنے والا دروازہ پر آیا اور کہا السلام علیکم یا آل محمد ہر نفس ایک دن مرنے والا ہے اور روز قیامت تم صبر کا بدلہ پاؤ گے پس جو آتش جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہو گیا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں اور اللہ ہر ہلاک ہونے والے کے لیے اس کی اولاد کو پیچھے چھوڑنے والا اور مصیبت میں صبر دینے والا ہے اور مافات کا پورا کرنے والا ہے پس اس پر اعتماد کرو اور اس پر توکل کرو مصیبت میں وہی مدد کرنے والا ہے مصیبت میں اس کے احکام پر راضی ہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کہنے والے کو دیکھا کسی نے نہیں بعض نے کہا وہ فرشتہ آسمانی تھا تو تمہارے پاس تعزیت کو آیا تھا بعض نے کہا وہ خضر تھے جو تمہارے نبی کی تعزیت کو آئے تھے

باب ۷۹

صبر و جزع و استرجاع

۱ ۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قلت ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالويل والعويل ولطم الوجه والصدر وجز الشعر من النواصي ومن اقام النواحة فقد ترك الصبر واخذ في غير طريقه ومن صبر واسترجع وحمد الله عزوجل فقد رضي بما صنع الله ووقع اجره على الله ومن لم يفعل ذلك جرى عليه القضاء

فرمایا حضرت نے جب میں نے پوچھا جزع کیا ہے۔ شدید جزع زور سے رونا پیٹنا منہ پر طمانچے مارنا۔ سینہ کوٹنا سر کے بال نوچنا نوحہ کرانا ہے یہ صورت ترک صبر کی ہے اور صحیح طریقہ کو چھوڑ دینا ہے اور جس نے صبر کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اللہ کی حمد کی تو وہ اللہ کی مشیت پر راضی ہوا اور اپنا اجر اللہ پر رکھا اور جس نے ایسا نہ کیا حکم خدا تو جاری ہو کر رہا

وھو ذمیم و احبط اللہ اجرہ (ضعیف)

اور وہ قابل مذمت قرار پاتا ہے اور اس کا اجر ختم کر دیا جاتا ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصبر و البلاء لیستبقان الی المومن فیاتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء لیستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وھو جزوع (ضعیف)

فرمایا حضرت نے صبر اور مصیبت مومن کی طرف آتے ہیں پس مصیبت کے وقت وہ صبر کرتا ہے اور جزع اور بلا جب کافر کی طرف آتے ہیں تو وہ وقت مصیبت جزع و فزع کرتا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ضرب مسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبۃ احباط لاجرہ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ وقت مصیبت مسلمان کا ران پر ہاتھ مارنا اس کے اجر کو کھو دیتا ہے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من عبد اصاب بمصیبۃ فیسترجع عند ذکرہ المصیبۃ ویصبر حین یفجاہ الا غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وکلما ذکر مصیبۃ فاسترجع عند ذکرہ المصیبۃ غفر اللہ کل ذنب اکتسب فیما بینھما

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جو بندہ وقت مصیبت استرجاع کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے اور جب کبھی ذکر مصیبت اور نزول مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے تو جتنے گناہ اس کے مصیبت اور صبر کے درمیان کئے ہوتے ہیں اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ذکر مصیبۃ ولو کان بعد حین فقال انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین اللھم اجرنی علی مصیبتی واخلف علی افضل منھا کان لہ من الاجر مثل ما کان عند اول صدمۃ (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جو مصیبت کو ذکر کر کے اگرچہ ایک مدت بعد ہو انا للہ وانا الیہ راجعون اور الحمد للہ رب العالمین کہے اور کہے یا اللہ میری مصیبت پر مجھے اجر دے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہے اس سے بہتر مجھے عطا کر تو اللہ بقدر اس کی مصیبت کے چاہے کتنی ہی کم ہو اسے اجر دیتا ہے

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یا اسحاق لا تعدن مصیبۃ اعطیت علیھا الصبر واستوجبت علیھا من اللہ عز وجل الثواب انما المصیبۃ التی یحرم صاحبھا اجرھا وثوابھا اذا لم یصبر عند نزولھا (حسن)

فرمایا حضرت نے اے اسحٰق اسے مصیبت نہ شمار کرو جس پر تمہیں صبر دیا گیا ہے اور جس پر تم ثواب کے مستحق ہو مصیبت تو وہ ہوتی ہے جس پر صبر نہ کرنے سے اجر و ثواب نہ ملے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی الصیاح علی المیت ولا تشق الثیاب (ضعیف)

فرمایا میت پر چیخ کر نہ رونا چاہیے اور نہ کپڑے پھاڑنا

۸۔ عن ابی الحسن ع قال ضرب الرجل علی فخذہ عند المصیبۃ احباط الاجر (ضعیف)

مصیبت میں ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کا ضائع کرنا ہے

۹۔ قال کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فجاءہ رجل فشکی الیہ مصیبۃ اصیب بہا فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام انک ان تصبر توجر وان لم تصبر یمض علیک قدر اللہ الذی قدر علیک وانت مازور

حضرت کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی مصیبت کی شکایت کی فرمایا اگر صبر کرو گے تو اجر ملے گا اور نہ کرو گے تو جو حکم الٰہی ہے وہ جاری ہو کر رہے گا اور تم بے اجر ہو گے

۱۰۔ قال لقیت اباعبد اللہ علیہ السلام عوداً ابناً لہ فوجدتہ علی الباب فاذا ہو مہتم حزین فقلت جعلت فداک کیف الصبی فقال واللہ انہ لما بہ ثم دخل فمکث ساعۃ ثم خرج الینا وقد اسفر وجہہ وذہب التغیر والحزن قال فطمعت ان یکون قد صلح الصبی فقلت کیف الصبی فقال قد مضی لسبیلہ فقلت جعلت فداک لقد کنت وہو حی مہتما حزیناً وقد رایت حالک وقد مات غیر تلک الحال فکیف ہذا فقال نحن اہل البیت انما نجزع قبل المصیبۃ فاذا وقع امر اللہ رضینا بقضائہ وسلمنا لامرہ (صحیح)

میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند کی عیادت کو گیا حضرت کو محزون و مغموم دروازہ پر کھڑا پایا میں نے کہا لڑکا کیسے ہے فرمایا ویسے ہی ہے پھر آپ گھر میں چلے گئے اور کچھ دیر کے بعد تشریف لائے تو چہرہ پر رونق تھی اور تغیر زائل ہو گیا تھا میں تو یہ امید رکھتا تھا کہ لڑکا اچھا ہو گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ گیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں جب وہ زندہ تھا تو آپ محزون و مغموم تھے لیکن مرنے کے بعد آپ کی وہ حالت نہیں فرمایا ہم اہلبیت بیقرار ہوتے ہیں قبل مصیبت لیکن جب مصیبت آجاتی ہے تو قضائے الٰہی پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کے حکم کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یصلح الصیاح علی المیت ولا ینبغی ولکن الناس لا یعرفونہ والصبر خیر (مجہول)

فرمایا حضرت نے کہ رونا پیٹنا اچھا نہیں ہے اور نہ سزاوار لیکن لوگ اسے جانتے نہیں اور صبر بہتر ہے

۱۲۔ کنت جالساً عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فخرجت الصارخۃ من الدار فقام ابو عبد اللہ علیہ السلام ثم جلس واسترجع وعاد فی حدیثہ حتی فرغ منہ ثم قال انا لنحب ان نعافی فی انفسنا واولادنا واموالنا فاذا وقع القضاء فلیس لنا ان نحب ما لا یحب اللہ لنا (صحیح)

میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر میں سے کسی کے زور سے رونے کی آواز آئی۔ حضرت کھڑے ہوئے پھر بیٹھے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر اپنی بات شروع کر دی جب بات ختم ہوئی تو فرمایا ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ عافیت چاہیں اپنے نفسوں اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لئے لیکن جب قضائے الٰہی جاری ہو جاتی ہے تو ہم وہی پسند کرتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے

۱۳۔ قال قوم اتوا اباجعفر علیہ السلام فوافقوا لہ صبیاً مریضاً فراوا منہ اہتماماً وغماً وجعل لا یقر قال فقالوا واللہ لئن اصابہ شیء انا لنتخوف ان نری منہ ما نکرہ قال فما لبثوا ان سمعوا الصیاح علیہ فاذا ہو قد خرج علیہم منبسط الوجہ فی غیر الحال التی کان علیہا

کچھ لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کے بیمار فرزند کی عیادت کو آئے دیکھا کہ آپ غمگین ہیں اور آپ کو قرار نہیں ان لوگوں نے کہا اگر کوئی مصیبت آپ پر آگئی تو اندیشہ ہے کہ ہم آپ کو ایسی حالت میں دیکھیں جسے نہیں دیکھنا چاہیے۔ تھوڑی دیر بعد گھر میں سے رونے کی آواز آئی حضرت باہر آئے تو چہرہ پر بشاشت تھی اور پہلا سا حال نہ تھا۔

فقالوا له جعلنا الله فداك لقد كنا نخاف مما نرى منك ان لو وقع ان نرى منك ما يغمنا فقال لهم انا لنحب ان نعافى فيمن نحب فاذا جاء امر الله سلمنا فيما احب (ضعیف)

انھوں نے کہا ہم آپ پر فدا ہوں ہمیں آپ کی پہلی حالت دیکھ کر خوف ہو گیا تھا کہ یہ حادثہ ہو گیا تو آپ کی ایسی حالت ہو جائے گی جو ہمارے لئے باعث غم ہو گی۔ فرمایا پہلے ہم اپنی محبوب چیز کی عافیت چاہتے ہیں مگر جب امر خدا آ جاتا ہے تو ہم اسے تسلیم کر لیتے ہیں

باب ۸۰
ثواب تعزیت

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان فیما ناجی بہ موسیٰ علیہ السلام ربہ قال یا رب ما لمن عزی الثکلیٰ قال اظلہ فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے مناجات میں کہا زن پسر مردہ کو صبر دلانے والے کی کیا جزا ہے فرمایا میں اس کو اپنے سایہ میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم من عزی حزیناً کسی فی الموقف حلۃ یحبر بہا (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو کسی رنجیدہ کو صبر دلائے روز قیامت اس کو لباس پہنایا جائے گا جس سے وہ خوش ہو

۳۔ عن جدہ علیہ السلام قال امیر المومنین علیہ السلام من عزی الثکلیٰ اظلہ اللہ فی ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو زن پسر مردہ کو صبر دلائے خدا اسے اپنے عرش کے سایہ میں اس روز لے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ من عزی مصاباً کان لہ مثل اجرہ غیر انہ ینتقص من اجر المصاب شئی (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مصیبت زدہ کو صبر دلائے تو اللہ اسے وہی اجر دے گا جو مصیبت زدہ کا ہے بغیر اس کے اجر میں سے کچھ کم کئے۔

باب ۸۱
تسلی دینا

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ یقول ان المیت

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مر جائے

بعث الله ملکا الی اوجع اهله فمسح علی قلبه فانساه لوعة الحزن ولولا ذلک لم تعمر الدنیا (مجہول)

تو اللہ ایک فرشتہ کو اس کنبہ کے سب سے زیادہ غمناک کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کے قلب پر ہاتھ پھیرتا ہے جس سے غم کی سوزش مٹ جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا آباد ہی نہ رہتی (یعنی لوگ فرط غم سے اپنی عورتوں کے پاس جاتے ہی نہیں

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله تبارک و تعالی تطول علی عباده بثلاث القی علیهم الریح بعد الروح ولولا ذلک ما دفن حمیم حمیما والقی علیهم السلوی ولولا ذلک لانقطع النسل والقی علی هذه الحبة الدابة ولولا ذلک لکنزها ملوکهم کما یکنزون الذهب والفضة (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو اپنے بندوں پر مسلط کیا ہے۔ روح نکل جانے پر اجسام میں بو پیدا ہو جانا ورنہ ایک عزیز اپنے عزیز کو دفن ہی نہ کرتا دوسرے تسلی کا سد و لبت اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل تباہ ہو جاتی (لوگ اپنی ازواج کے پاس ہی نہ جاتے کہ یہ غم پھر نصیب نہ ہو۔ اور غلہ کے دانوں پر کیڑوں کو مسلط کر دیا ورنہ بادشاہ سونے چاندی کی طرح غلہ کا بھی ذخیرہ کرتے۔

۳۔ سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول اذا مات المیت بعث الله ملکا الی اوجع اهله فمسح علی قلبه فانساه لوعة الحزن ولولا ذلک لم تعمر الدنیا۔ (مجہول)

ترجمہ نمبر ا میں گزرا۔

باب ۸۲

زیارت قبور

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی زیارة القبور قال انهم یأنسون بکم فاذا غبتم عنهم استوحشوا (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیارت قبور کے متعلق کہ مردے تم سے مانوس ہوتے ہیں جب تم ان سے الگ ہوتے ہو تو وہ گھبراتے ہیں۔

۲۔ قال سألته عن زیارة القبور وبناء المساجد فیها فقال اما زیارة القبور فلا بأس بها ولا یبنی عندها المساجد (موثق)

میں نے سوال کیا زیارت قبور اور مسجد بنانے کے متعلق فرمایا زیارت تو ٹھیک ہے لیکن وہاں مسجد نہیں بنانی چاہیے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول عاشت فاطمة علیها السلام خمسة وسبعین یوما لم تر کاشرة

فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ رسول اللہ کے انتقال کے بعد ۷۵ یوم زندہ رہیں کسی نے ان کو مسکراتے دیکھا

ولا ضاحكة تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين، الاثنين والخميس فتقول ههنا كان رسول الله صلى الله عليه وآله ههنا وكان المشركون ههنا (حسن)

اور نہ ہنستے ہوئے اُحد میں زیارت شہدا کو جاتی تھیں ہر جمعہ، پیر اور جمعرات کو اور وہاں بتاتی تھیں یہ رسول اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور یہ مشرکین کے۔

٤ - عن ابي الحسن عليه السلام قال قلت له المؤمن يعلم بمن يزور قبره قال نعم لا يزال مستأنساً به ما دام عند قبره فاذا قام وانصرف من قبره دخله في انصرافه عن قبره وحشة (ضعيف)

میں نے کہا کیا بندہ مومن جانتا ہے اس شخص کو جو اس کی زیارت قبر کو جاتا ہے فرمایا ہاں جب تک وہ قبر کے پاس رہتا ہے وہ اس سے مانوس رہتا ہے اور جب قبر سے چلا جاتا ہے تو اسے وحشت ہوتی ہے۔

٥ - قلت لابي عبدالله عليه السلام كيف التسليم على اهل القبور فقال نعم تقول السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين انتم لنا فرط ونحن ان شاء الله بكم لاحقون

میں نے حضرت سے پوچھا اہل قبور پر سلام کیسے کیا جائے فرمایا کہو سلام ہو اہل دیار مومنوں اور مسلمانوں پر تم ہم سے پہلے گئے ہو ہم بھی انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

٦ - قال مررت مع ابي جعفر عليه السلام بالبقيع فمررنا بقبر رجل من اهل الكوفة من الشيعة قال فوقف عليه فقال اللهم ارحم غربته وصل وحدته وآنس وحشته واسكن اليه من رحمتك ما يستغني بها عن رحمة من سواك والحقه بمن كان يتولاه (ضعيف)

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ بقیع میں جا رہا تھا آپ ایک قبر پر ٹھہر گئے جو کوفہ کے ایک شیعہ کی تھی اور فرمایا یا اللہ اس کی غربت پر رحم کر اس کی تنہائی کو دور کر وحشت کو انس سے بدل اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے تاکہ وہ غیر کی رحمت سے بے پرواہ ہو جائے اور اس کو ملحق کر اس سے جس سے اس کو محبت ہو

٧ - قال تقول السلام عليكم من ديار قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون (مجهول)

اور ایک راوی کہتا ہے حضرت نے فرمایا کہو اے اہل ایمان تم پر سلام اور انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

٨ - قال سألت اباعبدالله عليه السلام كيف التسليم على اهل القبور قال تقول السلام على اهل الديار من المسلمين والمؤمنين رحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم لاحقون (صحيح)

میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ اہل قبور پر سلام کیسے کیا جائے فرمایا کہو سلام ہو ان مسلمانوں اور مومنوں پر جو اس بستی کے رہنے والے ہیں رحم کرے اللہ ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد کے جانے والوں پر اور انشاءاللہ ہم ان سے ملنے والے ہیں

٩ - عن الرضا عليه السلام قال من اتى قبر اخيه ثم وضع يده على القبر وقرأ انا انزلناه في ليلة القدر سبعين مرات امن من يوم الفزع الاكبر و يوم الفزع (صحيح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو اپنے بھائی کی قبر پر جائے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر ستر بار سورہ انا انزلناہ پڑھے تو روز قیامت کے بڑے خوف سے اور چھوٹے خوف سے امن میں رہے گا

١٠ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال قال امير المؤمنين

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی نے فرمایا

تزوروا موتاکم فانهم یفرحون بزیارتکم ولیطلب احدکم حاجته عند قبر ابیه وعند قبر امه بما یدعو لهما (ضعیف)

اپنے مردوں کی زیارت کرو کہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے باپ اور ماں کی قبر کے پاس دعا کرو اور اپنی حاجت بھی خدا سے طلب کرو۔

باب ۸۳
مرنے والا اپنے گھر والوں کی زیارت کرتا ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المومن لیزور اهله فیری ما یحب ویستر عنه ما یکره وان الکافر لیزور اهله فیری ما یکره ویستر عنه ما یحب وقال و فیهم من یزور کل جمعة ومنهم من یزور علی قدر عمله (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی روح اپنے خاندان والوں کی زیارت کو آتی ہے اس کو وہ چیزیں دکھائی جاتی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ چیزیں اس سے پوشیدہ رکھی جاتی ہیں جن کو برا جانتا ہے کافر کی روح بھی آتی ہے اسے وہ دکھایا جاتا ہے جسے وہ دوست نہیں رکھتا اور چھپایا جاتا ہے اس سے جسے وہ دوست رکھتا ہے مُردوں میں بعض جمعہ کے روز آتے ہیں اور بعض بقدر اپنے عمل کے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من مومن ولا کافر الا وهو یاتی اهله عند زوال الشمس فاذا رای اهله یعملون بالصالحات حمد اللہ علی ذلک واذا رای الکافر اهله یعملون بالصالحات کانت علیه حسرة (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر مومن و کافر زوال شمس کے بعد اپنے اہل کے پاس آتا ہے اگر اپنے اہل کو مومن نیک کام کرتے پاتا ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور کافر جب نیک کام کرتے دیکھتا ہے تو اس پر حسرت چھا جاتی ہے۔

۳۔ عن ابی الحسن الاول علیہ السلام قال سالته عن المیت یزور اهله قال نعم فقلت فی کم یزور قال فی الجمعة وفی الشهر وفی السنة علی قدر منزلته فقلت فی ای صورة یاتیهم فقال فی صورة طایر لطیف یسقط علی جدرهم ویشرف علیهم فان رآهم بخیر فرح وان رآهم بشر حزن واغتم (ضعیف)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا مردہ اپنے اہل کی زیارت کو آتا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا کتنی بار فرمایا جمعہ کو مہینہ میں سال میں بقدر اپنی منزلت کے۔ میں نے کہا کس صورت میں آتا ہے فرمایا بصورت خوبصورت طایر کے جو ان کی دیواروں پر آتا ہے ان کے سامنے بیٹھتا ہے اگر ان کو اچھے پاتا ہے خوش ہوتا ہے اور اگر برے حال میں پاتا ہے رنجیدہ ہوتا ہے۔

۴۔ قال وقلت له المومن یزور اهله قال نعم یستاذن ربه فیاذن له فیبعث معه ملکین فیاتیهم فی بعض صور الطیر یقع فی داره ینظر الیهم ویسمع کلامهم (ضعیف)

میں نے کہا کیا مومن اپنے اہل کے پاس آتا ہے فرمایا ہاں اپنے رب سے اذن لے کر خدا دو فرشتے اس کے ساتھ بھیجتا ہے وہ پرندہ کی صورت میں آتا ہے بات سنتا ہے اور انکو دیکھتا ہے

۵۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام یزور المومن اهله قال نعم فقلت فی کم یزور قال علی قدر فضائلهم منهم من یزور فی کل یوم ومنهم من یزور فی کل یومین ومنهم من یزور فی کل ثلاثة ایام قال ثم رأیت فی مجری کلامه یقول ادناهم منزلة یزور کل جمعة قال قلت فی ای ساعة قال عند زوال الشمس ومثل ذلک قال قلت فی ای صورة قال فی صورة العصفور او اصغر من ذلک فیبعث الله عزوجل معه ملکا فیریه ما یسره ویستر عنه ما یکره فیری ما یسره ویرجع الی قرة عین (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن اپنے اہل سے ملنے آتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کتنی مدت میں فرمایا بقدر اپنے فضائل کے بعض ہر روز بعض دو روز بعد بعض تین روز بعد۔ پھر اثنائے کلام میں فرمایا کم منزلت والا ہر جمعہ کو میں نے کہا کس وقت آتا ہے فرمایا وقت زوال شمس یا اس کے قریب میں نے کہا کس صورت میں فرمایا چڑیا یا اس سے کم جسم والے پرندے کی صورت میں۔ اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے ساتھ بھیجتا ہے وہ اسے دکھاتے ہیں وہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور پوشیدہ رکھتے ہیں وہ جسے وہ برا جانتا ہے پھر وہ خوش خوش لوٹ جاتا ہے

باب

مرنے سے پہلے مال و اولاد و عمل سامنے آتے ہیں

۱۔ قال قال امیر المومنین علیہ السلام ان ابن آدم اذا کان فی آخر یوم من ایام الدنیا واول یوم من ایام الآخرة مثل له ماله وولده وعمله فیلتفت الی ماله فیقول والله انی کنت حریصا علیک شحیحا فما لی عندک فیقول خذ منی کفنک قال فیلتفت الی ولده فیقول والله انی کنت لکم لمحبا وانی کنت لکم لمحامیا فماذا لی عندکم فیقولون نودیک الی حفرتک نواریک فیها قال فیلتفت الی عمله فیقول والله انی کنت فیک لزاهدا وان کنت علی لثقیلا فماذا عندک فیقول انا قرینک فی قبرک ویوم نشرک حتی اعرض انا وانت علی ربک قال فان کان ولیا اتاه اطیب الناس ریحا

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب آدمی کا آخری دن زندگانی دنیا سے ہوتا ہے اور آخرت کا پہلا دن تو اس کا مال اس کی اولاد اور اس کے اعمال سامنے آتے ہیں تو وہ اپنے مال سے کہتا ہے میں تیرا حریص بنا رہا اب بتا تیرے پاس میرے لئے کیا ہے وہ کہتا ہے مجھ سے اپنا کفن لے لے پھر وہ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے میں تمہارا دوست اور حمایتی بنا رہا اب بتاؤ تم میرے ساتھ کیا کرو گے وہ کہیں گے ہم تجھے قبر تک پہنچا دیں گے اور اس میں دفن کر دیں گے پھر وہ اپنے عمل سے کہے گا میں تیرے بارہ میں محتاط رہا اگرچہ وہ میرے لئے بار تھا پس اب تو میرے ساتھ کیا کرے گا وہ کہے گا میں قبر تک اور یوم نشر تک تیرا ساتھی ہوں جب تک کہ تو خدا کے سامنے پیش ہو۔ امام نے فرمایا اگر وہ ولی خدا ہے تو اس کے پاس ایک خوشبو

واحسنهم منظراً واحسنهم رياشاً فيقول أبشر بروح وريحان وجنة نعيم ومقدمك خير مقدم

مہکتا ہوا قبول صورت بہترین لباس میں ایک مجسمہ اس کے سامنے آئے گا اور کہے گا بشارت ہو تجھے راحت و آرام اور جنت نعیم کی تیرا آنا اچھا آنا ہے

فيقول له من انت فيقول انا عملك الصالح ارتحل من الدنيا الى الجنة وانه ليعرف غاسله ويناشد حامله ان يعجله

وہ کہے گا تو کون ہے وہ جواب دے گا میں تیرا عمل صالح ہوں دنیا سے اب جنت کی طرف چل - اور وہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہوگا اور خوش ہوگا اپنے اٹھانے والوں سے اور کہے گا جلدی کرو

واذا دخل قبره اتاه ملكا القبر يجران اشعارهما ويخدان الارض باقدامهما اصواتهما كالرعد القاصف وابصارهما كالبرق الخاطف فيقولان له من ربك وما دينك ومن نبيك فيقول الله ربي وديني الاسلام ونبيي محمد صلى الله عليه وآله

جب قبر میں جائے گا تو قبر والے دونوں فرشتے آئیں گے اپنا لباس کھینچتے ہوئے زمین کو اپنے قدموں سے دہلاتے ہوئے ان کی آوازوں میں رعد کی سی گرج ہوگی اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک وہ کہیں گے بتا تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرے نبی کون ہیں وہ کہے گا اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ میرے نبی ہیں

فيقولان ثبتك الله فيما يحب ويرضى وهو قول الله عز وجل يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا والاخرة

وہ کہیں گے تجھے اللہ ثابت قدم رکھے اس چیز پر جسے وہ دوست رکھتا ہے اور راضی ہے اور اس کا قول ہے جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے دنیا و آخرت میں

ثم يفسحان في قبره مد بصره ثم يفتحان له باباً الى الجنة ثم يقولان له قر عيناً نم نوم الشاب الناعم

پھر حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھولتے ہیں اور کہتے ہیں۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کے ساتھ عیش و راحت والے جوان کی سی نیند سو

فان الله عز وجل يقول اصحاب الجنة يومئذ مستقراً واحسن مقيلاً قال واذا كان لربه عدواً فانه ياتيه اقبح من خلق الله زياً ورئياً وانتنه ريحاً فيقول له ابشر بنزل من حميم وتصلية جحيم وانه ليعرف غاسله ويناشد حملته ان يحبسوه فان دخل القبر اتاه ممتحنا القبر فالقيا عنه اكفانه يقولان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اصحاب جنت اس روز اچھے مقام پر ہوں گے اور فرمایا اگر مرنے والا دشمن خدا ہوتا ہے تو وہ اس طرح آئے گا کہ از روئے شکل و صورت بدترین مخلوق خدا معلوم ہوگا اور اس کے بدن سے بدبو آتی ہوگی اس سے کہا جائے گا کہ تجھے گرم پانی پینے اور دوزخ کی آگ میں جلنے کی بشارت ہو وہ پہچانے گا اپنے غسل دینے والے کو اور اٹھانے والوں کو اور کہے گا کہ اسے روک لیں جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو دونوں فرشتے آتے ہیں اور اس کا کفن اتار لیتے ہیں - اور کہتے ہیں -

من ربک و ما دینک و من نبیک فیقول لا ادری فیقولان لا دریت ولا هدیت فیضربان یافوخه بمرزبة معهما ضربة ما خلق الله من دابة الا و یذعر بها ما خلا الثقلین ثم یفتحان بابا الی النار ثم یقولان نم بشر حال فیه من الضیق مثل ما فیه القنا من الزج حتی ان دماغه لیخرج من بین ظفره و لحمه

تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تو نے نہ سمجھا نہ ہدایت پائی پھر وہ اس کے سر پر اپنی ہتوڑا مارتے ہیں جو ان کے ساتھ ہوتا ہے یہ ایسی ضرب ہوتی ہے کہ جتنے چوپائے خدا نے پیدا کئے ہیں وہ سب ڈر جاتے ہیں جن و انس کے کانوں میں یہ آواز نہیں پہنچتی پھر وہ دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں بشارت ہو تجھے اس میں رہنے کی جو تنگ تر ہے نیزہ کی بھال سے۔ اس کا بھیجا ناخنوں اور گوشت سے باہر آجاتا ہے

ولیسلط علیه حیات الارض و عقاربها و هوامها فتنهشه حتی یبعثه الله من قبره و انه یتمنی قیام الساعة فیما هو من الشر

اور پھر اس پر مسلط ہوتے ہیں زمین کے سانپ بچھو اور حشرات الارض اس کو وقت بعث تک نوچتے رہیں گے اور وہ قیامت کے جلد آنے کی تمنا کرے گا اس تکلیف سے جو اس کو پہنچ رہی ہوگی

و قال جابر قال ابو جعفر علیه السلام قال النبی صلی الله علیه و آله انی کنت انظر الی الابل و الغنم و انا ارعاها و لیس من نبی الا و قد رعی الغنم و کنت انظر الیها قبل النبوة و هی متمکنة فی المکینة ما حولها شیء یهیجها حتی یذعر فتطیر فاقول ما هذا و اعجب

اور جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ میں اونٹ اور بکریوں کی دیکھ بھال کیا کرتا اور ان کو چرایا کرتا تھا اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں قبل نبوت میں انکی دیکھ بھال کرتا تھا ایک بار ایسا ہوا کہ بکریاں اپنی رہائش کی جگہ میں تھیں اور آس پاس کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ ان کو ہیجان میں لاتی اور وہ ڈر کر بھاگ جاتیں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ یہ خوف زدہ ہیں

حتی حدثنی جبرئیل ان الکافر یضرب ضربة ما خلق الله شیئا الا سمعها و یذعر بها الا الثقلین فقلنا ذلک لضربة الکافر فنعوذ بالله من عذاب القبر (ضعیف)

جبرئیل نے آکر بتایا کہ یہ کسی کافر کی پٹائی ہو رہی ہے جس کو سوائے انس و جن کے ہر شے سنتی ہے ہم نے کہا یہ کافر کے پٹنے کی آواز ہے۔ عذاب قبر سے خدا پناہ دے

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله اذا حمل عدو الله الی قبره نادی حملته الا تسمعون یا اخوتاه انی اشکو الیکم ما وقع فیه اخوکم الشقی ان عدو الله خدعنی فاوردنی ثم لم یصدرنی

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ روایت کی جابر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب دشمن خدا قبر کی طرف لیجایا جاتا ہے تو اپنے اٹھانے والوں سے کہتا ہے اے میرے بھائیو کیا تم نہیں سنتے میں تم سے بیان کرتا ہوں ان مصائب کو جو تمہارے اس شقی بھائی پر نازل ہوئے واللہ مجھے دشمن خدا شیطان نے دھوکا دیا اس نے مصیبت میں پھانسا تو مگر نکالا نہیں۔

واقسم لی انه ناصح لی فغشنی واشکوا الیکم دنیا غرتنی حتی اذا اطمانت الیها صرعتنی واشکوا الیکم اخلاء الهوی منونی ثم تبراء منی وخذلونی واشکو الیکم اولادی حمیت عنهم واثرتهم علی نفسی فاکلوا مالی واسلمونی واشکوا الیکم مالا ضیعت فیه حق الله وکان وباله علی فکان نفعه لغیری

اوراس نے قسم کھا کر کہا کہ وہ میرا ناصح ہے پس اس نے مجھے دھوکہ میں لے لیا اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے دنیا کی کہ اس نے مجھے دھوکا دیا اور جب میں اس کی طرف سے مطمئن ہو گیا تو اس نے مجھے دے پٹکا اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے اپنے خود غرض دوستوں کی انھوں نے اظہار محبت کیا اور پھر مجھ سے بیزار ہو گئے اور مجھے ذلیل کیا اور میں تم سے شکایت کرتا ہوں اپنی اولاد کی میں نے انکی حمایت کی اور اپنے نفس پر ان کو ترجیح دی انھوں نے میرا مال کھایا اور مجھ سے الگ ہو گئے اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے مال کی میں نے حق اللہ کو اس کی وجہ سے ضایع کیا اس کا وبال میرے اوپر ہے اور اس سے نفع غیر حاصل کر رہے ہیں

انی اشکوا الیکم دارا انفقت علیها حریبتی وصارت سکانها غیری واشکوا الیکم الثوی طول الثوی فی قبر ینادی انا بیت الدود وانا بیت الظلمة والوحشة والضیق یا اخوتاه

اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی کہ اس پر میں نے اپنا مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر ہو گئے اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے قبر کی طولانی قید کی جو ندا کرتی ہے میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں میں بیت ظلمت و وحشت ہوں اور تنگی کا مقام ہوں۔

فاحبسونی ما استطعتم واحذروا مثل ما لقیت وانی لبشرت بالنار وبالذل والصغار وغضب العزیز الجبار

اور اے میرے بھائیو مجھے اپنی طاقت بھر روکو اور جو مجھے پیش آیا ہے اس سے بچو مجھے خبر دی گئی ہے نار جہنم کی ذلت کی حقارت اور خدائے عزیز و جبار کے غضب کی

واحسرتا علی ما فرطت فی جنب الله ویا طول عولتاه فما لی من شفیع یطاع ولا صدیق یرحمنی فلو ان لی کرة فاکون من المومنین (ضعیف)

ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارہ میں کیسی بے پروائی کی ہائے اب میرا نہ کوئی شفیع ہے کہ جس کی اطاعت کی جائے اور نہ کوئی دوست ہے جو مجھ پر رحم کرے اگر بار دیگر مجھے دنیا میں لوٹ آنا ہو تا تو میں مومنوں میں سے ہو جاتا۔

نم ۔ قال علی بن الحسین علیهما السلام ما تدری کیف تصنع بالناس ان حدثناهم بما سمعنا من رسول الله ضحکوا وان سکتنا لم یسعنا قال فقال ضمرة بن معبد حدثنا

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے تم کیا جانو لوگوں کا کیا حال؟ اگر ہم وہ حدیثیں بیاں کریں جو رسول اللہ سے سنی ہے تو وہ ہنستے ہیں اور اگر ہم چپ رہیں تو ہم سے پوچھتے نہیں ضمرہ بن معبد نے کہا آپ بیان کریں

فقال هل تدرون ما یقول عدو الله اذا حمل علی سریره قال فقلنا لا قال فانه یقول لحملته الا تسمعون

فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ دشمن خدا اپنے جنازہ اٹھانے والوں سے کیا کہتا ہے ہم نے کہا نہیں فرمایا وہ کہتا ہے کیا تم نہیں سنتے۔

إني اشكوا اليكم عدو الله خدعني واورد ني ثم لم يصدرني واشكو اليكم إخواناً واخيتهم فخذ لوني واشكوا اليكم اولاداً حاميت عليهم فخذ لوني واشكوا اليكم داراً انفقت فيها حريبتي فصار سكانها غيري فارفقوني ولا تستعجلوا

میں تم سے دشمن خدا (شیطان) کی شکایت کرتا ہوں اس نے مجھے دھوکا دیا مجھے مصیبت میں پھنسایا اور نکالا نہیں اور شکایت کرتا ہوں میں تم سے بھائیوں اور بہنوں کی جنہوں نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے اپنی اولاد کی جنکی میں نے حمایت کی انھوں نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی جس میں میں نے مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر بن گئے پس تم مجھ پر مہربانی کرو اور لیجانے میں جلدی نہ کرو۔

قال فقال ضمرة بن معبد يا ابا الحسن ان كان هذا يتكلم بهذا الكلام يوشك ان يثب على اعناق الذين يحملونه قال فقال علي بن الحسين اللهم ان كان ضمرة هزأ من حديث رسولك فخذه اخذ اسف

یہ سنکر ضمرہ نے کہا اے ابوالحسن اگر یہ صورت ہے کہ وہ اس طرح کلام کرتا ہے تو کیا بعید ہے کہ وہ ان لوگوں کی گردنوں پر آکودے جو اسے اٹھائے ہوئے ہیں حضرت نے فرمایا یا اللہ اگر ضمرہ نے حدیث رسول کے ساتھ مذاق کیا ہے تو تو اسے سخت پکڑ

قال فمكث اربعين يوماً ثم مات فحضره مولى له قال فلما دفن اتى علي بن الحسين فجلس اليه فقال له من اين جئت يا فلان قال من عند قبر ضمرة فوضعت وجهي عليه حين سوي عليه فسمعت صوته والله اعرفه كما كنت اعرفه وهو حي يقول ويلك يا ضمرة بن معبد خذلك كل جليل وعاد مصيرك الى الجحيم فيها مسكنك و مبيتك والمقيل قال فقال علي بن الحسين عليه السلام اسئل الله العافية هذا جزاء من هزأ من حديث رسول الله صلى الله عليه وآله (ضعيف)

چالیس دن کے بعد ضمرہ مر گیا اس کا غلام موجود تھا جب وہ دفن ہو گیا وہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا۔ حضرت نے اس سے پوچھا کہاں سے آتا ہے اس نے کہا ضمرہ کی قبر کے پاس سے جب اس کی قبر بن چکی تو میں نے اپنا سر اس پر رکھا میں نے اس کی آواز سنی خدا کی قسم وہی آواز جو میں اس سے زندگی میں سنتا تھا وہ کہہ رہا تھا وائے ہو تجھ پر اے ضمرہ ہر صاحب عزت کی نظر میں تو ذلیل ہے اور جہنم میں تیرا مسکن اور خوابگاہ قرار دیا گیا۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں اللہ سے طالب عافیت ہوں یہی سزا ہے اس کی جو حدیث رسول کا مذاق اڑائے۔

باب ٨٥

قبر میں کس سے پوچھا جاتا ہے کس سے نہیں

١- قال ابو عبد الله علیه السلام لا یسئل فی القبر الا من محض الایمان محضا و محض الکفر محضا والآخرون یلهون عنهم (حسن)

فرمایا حضرت نے قبر میں صرف ایمان محض اور کفر محض کے متعلق پوچھا جاتا ہے اور دوسری باتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے

٢- عن ابی عبد الله علیه السلام انما یسئل فی قبره من محض الایمان محضا والکفر محضا واما ما سوی ذلک فیلهی عنه (ضعیف)

ترجمہ اوپر ہے

٣- عن ابی جعفر علیه السلام قال انما یسئل فی قبره من محض الایمان والکفر محضا واما ما سوی ذلک فیلهی عنه (موثق)

"

٤- قال ابو عبد الله علیه السلام لا یسئل فی القبر الا من محض الایمان محضا و محض الکفر محضا (صحیح)

"

٥- عن ابی بصیر قال ابو عبد الله علیه السلام یسأل وهو مضغوط (صحیح)

فرمایا سوال ہوگا درانحالیکہ وہ ضغطہ ہوگا۔

٦- عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد الله علیه السلام ایفلت من ضغطة القبر احد قال فقال نعوذ بالله منها ما اقل من یفلت من ضغطة القبر ان رقیة لما قتلها عثمان وقف رسول الله علی قبرها فرفع راسه الی السماء فدمعت عیناه وقال للناس انی ذکرت هذه وما لقیت فرققت لها واستوهبتها من ضمة القبر فوهبها الله لی۔

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کیا ضغطہ قبر سے کوئی چھوٹ بھی جاتا ہے فرمایا نعوذ باللہ بہت کم ہے ضغطہ قبر سے چھوٹنا۔ رقیہ کو جب عثمان نے ... تو رسول اللہ ان کی قبر پر آئے اور سر کو آسمان کی طرف اٹھایا آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور لوگوں سے کہا میں نے جب اس کا ذکر کیا تو دل میں رقت پیدا ہوئی اور میں نے فشار قبر کے لئے خدا سے بخشش چاہی پس خدا نے بخش دیا

قال ان رسول الله خرج فی جنازة سعد وقد شیعه سبعون الف ملک فرفع رسول الله راسه الی السماء ثم قال مثل سعد یضم قال قلت جعلت فداک انا نحدث انه کان

رسول اللہ سعد کے جنازہ کے ساتھ تھے فرمایا مشایعت کی اس کی ستر ہزار فرشتوں نے۔ رسول اللہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا سعد جیسے لوگوں کے لئے بھی فشار ہے میں نے کہا ہم نے سنا ہے

خفیف بالبول قال معاذ الله انما کان من نمائه فی خلقه علی اهله قال فقالت امّ سعد هنیئاً لک یا سعد قال فقال لها رسول الله یا امّ سعد لا تحتمی علی الله (ضعیف)

خفیف الحرکات تھے فرمایا معاذ اللہ وہ اپنے اہل سے بہ سختی پیش آتے تھے۔ سعد کی ماں نے کہا مبارک ہو تیرے لئے اے سعد رسول اللہ نے فرمایا اے مادرِ سعد اس کو حتمی طور سے خدا کے مقابل نہ کہو

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال یجیئ الملکان منکر ونکیر الی المیت حین یدفن اصواتهما کالرعد القاصف وابصارهما کالبرق ویخطان الارض بانیابهما ویطئان فی شعورهما فیسالان المیّت من ربک وما دینک قال اذا کان مومناً قال الله ربی ودینی الاسلام فیقولان له ما تقول فی هذا الرجل الذی خرج بین ظهرانیکم فیقول عن رسول الله تسالانی فیقولان له تشهد انه رسول الله فیقول اشهد انه رسول الله فیقولان له تشهد انه رسول الله فیقول اشهد انه رسول الله فیقولان له نم لاحلم فیها ویفسح له فی قبره تسعة اذرع ویفتح له باب الی الجنة ویری مقعده فیها

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے منکر و نکیر میت کے پاس آتے ہیں ان کی آوازوں میں رعد کی سی کڑک اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ہوتی ہے وہ اپنے دانتوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں وہ میت سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو تمہارے پاس ہدایت کے لئے آیا وہ کہتا ہے کیا تم رسول اللہ کے متعلق پوچھتے ہو وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں وہ کہتا ہے بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو چین کی نیند سو اور اس کی قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے

واذا کان الرجل کافراً دخلا علیه واقیم الشیطان بین یدیه عیناه من نحاس فیقولان له من ربک وما دینک وما تقول فی هذا الرجل قد خرج بین ظهرانیکم فیقول لا ادری فیخلیان بینه وبین الشیطان فیسلط علیه فی قبره تسعة وتسعین تنیناً لو ان تنیناً واحداً منها نفخ فی الارض ما انبتت شجراً ابداً ویفتح له باباً الی النار ویری مقعده فیها (مجهول)

اور اگر کافر ہوتا ہے تو دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور شیطان اس کے پاس ہوتا ہے اس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تیرا رب اور تیرا دین کیا ہے اور کیا کہتا ہے تو اس شخص کے بارہ میں جو ہدایت کو تمہارے پاس آیا تھا۔ وہ کہتا ہے میں اسے نہیں جانتا پس اسے اور شیطان کو چھوڑتے ہیں اور مسلط کرتے ہیں اس پر ۹۹ ایسے اژدہوں کو کہ اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو کوئی درخت پھر اس پر نہ اگ سکے اور اس کی قبر میں ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں

۸ - قلت لابی جعفر علیه السلام اصلحک الله من المسئولون

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کس امر کے

قال مِن محض الایمان و مِن محض الکفر قال قلتُ فبقیة هذا الخلق قال يلهو والله عنهم وما يعبأ بهم قال قلت وعمّ يسألون قال عن الحجة القائمة بين اظهركم فيقال للمومن ما تقول فی فلان بن فلان فيقول ذاك امامی فيقال نَمْ انام الله عينك ويفتح لهٗ باباً من الجنة فما يزال يتحفه من روحها الى يوم القيامه

متعلق سوال کیا جاتا ہے فرمایا محض ایمان و محض کفر کے متعلق۔ میں نے کہا اور باقی باتوں کے متعلق کیا ہوتا ہے فرمایا وہ چھوڑ دی جاتی ہیں میں نے کہا اور کس امر کے متعلق پوچھا جاتا ہے فرمایا حجت قائم کے متعلق مومن سے کہا جائے گا تیرا اعتقاد کیا ہے فلاں بن فلاں کے متعلق وہ کہے گا وہ میرا امام ہے پس اس سے کہا جائے گا سو رہو اللہ تیری آنکھوں کو سلائے اور ایک دروازہ جنت کی طرف اس کے لئے کھول دیا جائے گا اور روز قیامت تک اس کے لئے تحفے آئیں گے۔

ويقال للكافر ما تقول فی فلان بن فلان قال فيقول قد سمعت به وما ادری ما هو قال فيقال له لا دريتَ قال ويفتح له بابٌ من النار فلا يزال يتحفه من حرّها الى يوم القيامه (ضعیف)

اور اگر کافر ہے تو جب اس سے پوچھا جائے گا تو فلاں بن فلاں کے بارہ میں کیا کہتا ہے تو وہ کہے گا میں نے سنا تو تھا لیکن میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔ اس سے کہا جائے گا اچھا تو نہیں جانتا پس اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی حرارت کے تحفے تا قیامت اس تک پہنچیں گے

۹- سمعت اباعبد الله عليه السلام يقول يُسأل الرجل فاذا اثبت فسح لهٗ فی قبره سبعة اذرع وفتح له بابٌ الجنّة وقيل لهٗ نَمْ نومة العروس قرير العين

فرمایا حضرت نے قبر میں سوال کیا جاتا ہے اگر وہ صحیح عقیدہ کا ثابت ہوتا ہے تو اس کی قبر کو بقدر سات ہاتھ کے کشادہ کر دیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے سکون کے ساتھ دلہنوں کی طرح سو رہو

۱۰- سمعت اباعبد الله عليه السلام يقول اذا وضع الرجل فی قبره اتاه ملكان ملك عن يمينه و ملك عن يساره ويقيم الشيطان بين عينيه عيناه من نحاس فيقال له كيف تقول فی الرجل الذی كان بين ظهرانيكم قال فيفزع له فزعة فيقول اذا كان مومناً عن محمد رسول الله تسألانی

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے آتے ہیں ایک اس کے داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے اور دوسرا بائیں ہاتھ پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے اس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارہ میں جو ہدایت کے لئے تیرے سامنے آیا۔ پس وہ خوف زدہ ہو جاتا ہے اگر مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے کیا تم محمد رسول اللہ کے متعلق پوچھتے ہو

فيقولان له نَمْ نومه لا حلم فيها ويفسح لهٗ فی قبره تسعة اذرع ويرى مقعده من الجنة وهو قول الله عز وجل يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فی الحيوة الدنيا و

وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سو رہو اور تو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے جو قول ثابت پر ایمان لاتے اللہ ان کو ثابت قدم رکھتا ہے دنیا میں

و فی الآخرة و اذا کان کافراً قال له من هذا الرجل الذی
خرج بین ظهرانیکم فیقول لا ادری فیخلیان بینه و بین
الشیطان (ضعیف)

۱۱ - عن ابی الحسن موسیٰ علیه السلام قال یقال للمؤمن
فی قبره من ربک قال فیقول الله فیقال ما دینک فیقول
الاسلام فیقال له من نبیک فیقول محمد فیقال له
من امامک فیقول فلان فیقال له کیف علمت بذلک
فیقول امر هدانی الله له و ثبتنی علیه فیقال له نم نومة
العروس ثم یفتح له باب الی الجنة فیدخل الیه من روحها
و ریحانها فیقول یا رب عجل قیام الساعة لعلی ارجع
الی اهلی و مالی

و یقال للکافر من ربک فیقول الله فیقال من نبیک
فیقول محمد فیقال ما دینک فیقول الاسلام فیقال من
این علمت فیقول سمعت الناس یقولون فقلته فیضربانه
بمرزبة لو اجتمع الثقلان الانس و الجن لم یطیقوها قال
فیذوب کما یذوب الرصاص ثم یعیدان فیه الروح
فیوضع بین لوحین من نار فیقول یا رب اخر قیام الساعة
(ضعیف)

۱۲ - عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان
المؤمن اذا خرج من بیته شیعه الملائکة الی قبره
یزدحمون علیه حتی اذا انتهی به الی قبره قالت له الارض مرحبا بک و اهلا اما
و الله لقد کنت احب ان یمشی علی مثلک لترین ما اصنع
بک فیوسع له مد بصره و یدخل فی قبره ملکا القبر و هو
قعید القبر منکر و نکیر فیلقیان فیه الروح الی حقویه
فیقعدانه و یسألانه فیقولان من ربک فیقول الله فیقولان
ما دینک فیقولان الاسلام

اور آخرت میں اور جب کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے تو جانتا
ہے اس کو جو تیری ہدایت کے لئے آیا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا
پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا مومن سے قبر میں پوچھا جائے گا تیرا رب
کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھا جائے گا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام
پھر پوچھا جائے گا نبی کون ہے وہ کہے گا محمد پھر پوچھا جائے گا امام
کون ہے وہ کہے گا فلاں سوال ہوگا تو نے کیسے جانا
وہ کہے گا اللہ نے مجھے ہدایت کی اور ثابت قدم رکھا اس سے کہا جائے گا
سو رہو دلہنوں کا سا سونا پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ
کھولا جائے گا اور وہ خوش خوش اس میں داخل ہوگا ، وہ کہے گا
اے میرے رب قیامت جلدی لا تاکہ میں لوٹوں اپنے اہل و مال کی طرف
اور کافر سے کہا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر کہا جائے
گا تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمد پھر کہا جائے گا تیرا دین کیا ہے وہ کہے
گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا پس میں نے بھی کہدیا پس فرشتے وہ
گرز ماریں گے جس کی سہار کل تمام جن و انس میں طاقت نہیں وہ کافر
اس طرح پگھل جائے گا جیسے رانگ پھر وہ اس کی روح کو لوٹائیں گے
اور اس کے دل کو دو آگ کے تختوں کے درمیان رکھیں گے
وہ کہے گا اے میرے رب قیامت میں تاخیر کر۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن کا جنازہ نکلتا ہے
تو ملائکہ قریب اس کے پیچھے چلتے ہیں اور ان کا ہجوم ہوتا ہے
جب وہ قبر کے پاس آتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے خوش آمدید و اہلاً
میں پسند کرتی تھی اس کو کہ تجھ جیسا انسان میرے اوپر چلے اب تو
دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پھر وہ حد نظر تک اس کے
لئے کشادہ ہو جائے گی۔ اس کی قبر میں دو فرشتے منکر و نکیر داخل
ہونگے اور وہ قبر میں اٹھ بیٹھے گا۔ فرشتے اس کے اندر اس کی
کوکھوں سے روح ڈالیں گے اسے بٹھا کر پوچھیں گے تیرا رب کون
ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے، وہ کہے گا اسلام

فیقولان ومن نبیک فیقول محمدؐ فیقولان من امامک فیقول فلان فینادی مناد من السماء صدق عبدی افرشوا لہٗ فی قبرہ من الجنۃ وافتحوا لہ فی قبرہ باباً الی الجنۃ والبسوہ ثیابَ الجنۃ حتی یاتینا ما عندنا خیرٌ لہٗ

وہ پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمد۔ پھر پوچھیں گے تیرا امام کون ہے وہ کہے گا فلاں تب ایک منادی آسمان سے ندا دے گا میرے بندہ نے سچ کہا اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاؤ اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو اور لباس جنت اس کو پہناؤ یہاں تک کہ یہ ہمارے پاس آئے اور جو نیکی اس کی ہمارے پاس ہے اسے پیش کرے

ثم یقال لہٗ نم نومۃ عروس نم نومۃ لا حلم فیہا قال وان کان کافراً خرجت الملائکۃ تشیعہ الی قبرہ ویلعنونہ حتیٰ اذا انتہیٰ الی قبرہ قالت لہ الارض لا مرحباً بک ولا اھلاً اَمَا واللہ لقد کنت ابغض ان یمشی علیّ مثلکَ لا جرم لترین مَا اصنع بک الیوم فتضیق علیہ حتی یلتقی جوانحہ قال ثم یدخل علیہ ملکا القبر وھما قعیدا القبر منکر ونکیر قال ابو بصیر جعلت فداک یدخلان علی المومن والکافر فی صورۃ واحدۃ فقالَ لا قال فیقعدانہ فیلقیان فیہ الروحَ الی حقویہ فیقولان من ربک فیتلجلج ویقول قد سمعت الناس یقولون فیقولان لہ مَا دریت ویقولان لہٗ مَا دینک فیتلجلج فیقولان لہٗ لا دریت ویقولان لہ من نبیک فیقول قد سمعت الناس یقولون فیقولون لہٗ لا دریت ویسأل عن امام زمانہ قالَ وینادی مناد من السماء کذب عبدی افرشوا لہ فی قبرہ من النار والبسوہ من الثیاب النار وافتحوا لہٗ باباً الی النار حتی یاتینا وما عندنا شیٔ لہٗ فیضربانہ بمرزبۃ ثلاث ضرباتٍ لیس منہا ضربۃ الا یتطایر قبرہ ناراً لو ضرب بتلک المرزبۃ جبالُ تہامۃ لکانت رمیماً وقالَ ابو عبد اللہ علیہ السلام ویسلط اللہ علیہ فی قبرہ الحیات تنہشہ نہشاً والشیطان تغمہ غماً

پھر اس سے کہا جائے گا بے کھٹکے دلہنوں کا سا سونا سو رہو اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملائکہ قبر تک لعنت کرتے آتے ہیں زمین اس سے کہتی ہے برا آنا ہے تیرا میں ناخوش تھی اس بات سے کہ تجھ جیسا آدمی مجھ پر چلے اب تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پس وہ اتنا تنگ ہوتی ہے کہ اس کے پہلوؤں سے جا ملتی ہے۔ پھر منکر نکیر قبر میں آتے ہیں

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے کہا کیا مومن و کافر دونوں کی قبر میں فرشتے ایک ہی صورت میں آتے ہیں فرمایا نہیں وہ میت کو بٹھلاتے ہیں اس میں روح ڈال کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ گھبرا جائے گا اور کہے گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا وہ کہیں گے تو تو نے خود نہیں سمجھا۔ پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ گھبرا جائے گا فرشتے کہیں گے تو نے سمجھا نہیں پھر پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا وہ کہیں گے تو نے سمجھا نہیں پھر امام کے متعلق پوچھیں گے اس وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا میرا بندہ جھوٹا ہے اس کی قبر میں آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کے کپڑے پہناؤ اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو جب تک یہ ہمارے پاس آئے اور ہمارے پاس اس کے نیک عمل سے کوئی چیز نہیں وہ اپنے گرز سے تین ضربیں مارتے ہیں ایک ہی ضرب میں قبر آگ سے بھر جاتی ہے اس گرز کی ضرب ایسی ہے کہ اگر تہامہ پہاڑ پر پڑ جائے تو چکنا چور ہو جائے اور حضرت نے فرمایا اس کی قبر میں سانپوں کو مسلط کیا جاتا ہے جو اس کو نوچتے ہیں اور

قال ویسمع عذابه خلق الله الا الجن والانس وانه لیسمع خفق نعالهم ونفض ایدیهم وهو قول الله عزوجل یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰة الدنیا والاخرة ویضل الله الظالمین ویفعل الله ما یشاء (مجہول)

اور شیطان رنجیدہ ہوتا ہے اور خدا کی تمام مخلوق سوائے جن و انس کے اس عذاب کو سنتی ہے اگر آدمی سن لیتا تو اس کے جوتے چرچرانے لگتے اور ہاتھ جھڑ پڑتے اللہ فرماتا ہے۔ جو ایمان والے قول ثابت پر ثابت قدم رہے اللہ ان کو دنیا و آخرت میں ثابت و برقرار رکھتا ہے

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام اذا وضع المومن فی قبره کانت الصلوٰة علی یمینه والزکوٰة علی یساره والبر یظل علیه قال ویتنحی الصبر ناحیة فاذا دخل علیه الملکان اللذان یلیان مسئلته قال الصبر للصلوٰة والزکوٰة دونکما صاحبکم فان عجزتم عنه فانا دونه (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوئے ہوتی ہے اور صبر ایک طرف ہوتا ہے جب فرشتے آکر سوال کرتے ہیں تو صبر نماز اور روزہ سے کہتا ہے تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ اگر تم اس کے معاملہ میں عاجز ہو تو میں تو موجود ہیں

۱۴۔ قال ابوعبدالله علیه السلام اذا وضع المیت فی قبره مثل له شخص فقال له یا هذا کنا ثلاثة کان رزقک فانقطع بانقطاع اجلک وکان اهلک فخلفوک وانصرفوا عنک وکنت معک فبقیت معک اما انی کنت اهون الثلاثة علیک (مجہول)

فرمایا حضرت نے جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک وجود اس سے کہتا ہے اے شخص ہم تین تیرے ساتھی ہیں تیرا رزق تو تیری موت سے قطع ہو گیا اور تیرے اہل نے تجھے چھوڑ دیا میں (عمل) تیرے ساتھ ہوں اور رہوں گا اگرچہ تو مجھ کو حقیر سمجھتا تھا۔

۱۵۔ قال ابوعبدالله علیه السلام یسأل المیت فی قبره عن خمس عن صلوٰته وزکوٰته وحجه وصیامه وولایته ایانا اهل البیت فیقول الولایة من جانب القبر للاربع ما دخل فیکن من نقص فعلی تمامه (مجہول)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے قبر میں پانچ چیزوں سے سوال ہوگا نماز۔ زکوٰۃ۔ حج۔ روزہ اور ولایت ہم اہلبیت کی ولایت قبر کی ایک جانب سے ان چار سے کہے گی تم میں جو نقص ہوگا میں اسے پورا کر دوں گی۔

۱۶۔ قال سألته عن المصلوب یعذب عذاب القبر قال فقال نعم ان الله عزوجل یامر الهواء ان یضغطه وفی روایة اخری سئل ابوعبدالله عن المصلوب یصیبه عذاب القبر فقال ان رب الارض هو رب الهواء فیوحی الله عزوجل الی الهواء فیضغطه ضغطة هو اشد من ضغطة القبر (مرفوع)

میں نے پوچھا کیا جسے سولی دی جائے اس پر بھی عذاب قبر ہوگا؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے ہوا کو کہ اسے فشار دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا جو زمین کا رب ہے وہی ہوا کا رب ہے اللہ ہوا کو وحی کرتا ہے کہ فشار دے اس کو پس ہوا کا فشار قبر کے فشار سے زیادہ سخت ہوتا ہے

۱۷۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما ماتت رقیه بنت رسول الله قال قال رسول الله الحقی بسلفنا الصالح

فرمایا حضرت نے جب رقیہ پروردہ رسول کا انتقال ہوا تو رسول اللہ نے دعا کی یا اللہ اس کو ہمارے نیک لوگوں سے ملا دے

عثمان بن مظعون واصحابه قال وفاطمة علیها السلام على شفير القبر تنحدر دموعها في القبر ورسول الله يتلقاه بثوبه قائماً يدعو قال اني لاعرف ضعفها وسألت الله عزوجل ان يجيرها من ضمة القبر (صحیح)

عثمان بن مظعون اور اس کے اصحاب کے ساتھ اور فاطمہ علیہا السلام رو رہی تھیں اور رسول کپڑا ڈالے ہوئے قبر پر دعا کر رہے تھے یا اللہ میں اس کی کمزوریوں کو جانتا ہوں اس کو فشار قبر سے پناہ دے

اس حدیث میں رقیہ کو جو بنت رسول کہا گیا ہے یا تو بنا بر تقیہ کے ہے یا عرب کے اس دستور کے مطابق کہ لے پالک کو بیٹا کہتے تھے جیسے زید بن حارثہ کو ابن رسول اللہ کہنے لگے یا جناب ابراہیم کو آزر کا فرزند کہتے تھے ۔ یہ صاحبزادی پروردۂ رسول تھیں ۔

باب ۸۶

قبر کیا کہتی ہے

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما من موضع قبر الا وهو ينطق كل يوم ثلاث مرات انا بيت التراب انا بيت البلاء وانا بيت الدود قال فاذا دخله عبد مومن قال مرحباً واهلاً اما والله لقد كنت احبك وانت تمشي على ظهري فكيف اذا دخلت في بطني فسترى ذلك قال فتفسح له مد البصر ويفتح له باب يرى مقعده من الجنة قال ويخرج من ذلك رجل لم تر عيناه شيئاً قط احسن منه فيقول يا عبد الله ما رايت شيئاً قط احسن منك

فيقول انا رأيك الحسن الذي كنت عليه وعملك الصالح الذي كنت تعمله قال ثم يؤخذ روحه فتوضع في الجنة حيث رأى منزله ثم يقال له نم قرير العين فلا يزال نفحة من الجنة تصيب جسده ويجد لذتها وطيبها حتى يبعث

قال واذا دخل الكافر قالت لا مرحباً بك ولا اهلا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز تین مرتبہ نہ کہتی ہو میں مٹی کا گھر ہوں میں مصیبتوں کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں ۔ فرمایا جب بندہ مومن اس میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا تو بہت جلد دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پھر وہ حدنگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے ۔ اور وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے فرمایا کہ اس سے ایک شخص نکلتا ہے جس کا سا حسین اس نے کبھی نہیں دیکھا وہ کہے گا اے بندہ خدا میں نے تجھ جیسا حسین آدمی کبھی نہیں دیکھا وہ کہے گا میں وہ تیری صائب رائے ہوں جس پر تو قائم رہا تھا اور میں تیرا عمل نیک ہوں جو تو بجا لایا تھا پھر فرشتہ اس کی روح کو جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ اپنا مقام دیکھے گا پھر اس سے کہا جائے گا اب چین سے سو رہو پس یوم بعثت تک جنت کی ہوائیں اس کے جسم کو لگتی رہیں گی اور وہ ان سے لذت حاصل کر کے خوش ہوتا رہے گا اور جب کافر داخل ہوتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا برا ہو ۔

انا والله لقد كنت ابغضك وانت تمشى على ظهرى فكيف اذا دخلت فى بطنى سترى ذلك قال فتضم عليه فتجعله رميماً وتعيده كما كان ويفتح له باب الى النار فيرى مقعده من النار ثم قال ثم انه يخرج منه رجل اقبح من راى قط

فيقول يا عبد الله من انت ما رايت شيئاً اقبح منك قال فيقول انا عملك السئ الذى كنت تعمله ورايك الخبيث قال ثم يؤخذ روحه فيوضع حيث راى مقعده من النار ثم لم تزل نفخة من النار يصيب جسده فيجد المها وحرها فى جسده الى يوم يبعث ويسلط على روحه تسعة وتسعين تنيناً تنهشه ليس فيها تنين ينفخ على روحه الارض فتنبت شيئاً (مختلف فیہ)

۲ ـ عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان للقبر كلاماً فى كل يوم يقول انا بيت الغربة انا بيت الوحشة انا بيت الدود القبر اما روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار (ضعيف)

۳ ـ قلت لابى عبد الله عليه السلام انى سمعتك وانت تقول كل شيعتنا فى الجنة على ما كان فيهم قال صدقتك كلهم والله فى الجنة قال قلت جعلت فداك ان الذنوب كثيرة كبار فقال اما فى القيامة فكلكم فى الجنة بشفاعة النبى المطاع او وصى النبى ولكنى والله اتخوف عليكم فى البرزخ قلت وما البرزخ قال القبر منذ حين موته الى يوم القيامة

واللہ جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے سخت ناگوار ہوتا تھا اور اب تو تو میرے اندر آگھسا ہے اب تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں پس وہ فشار دینا شروع کرتی ہے اور پیس کر خاکستر بنا دیتی ہے اور اس کے لیے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھل جاتا ہے اور وہ اپنا مقام دوزخ میں دیکھ لیتا ہے پھر ایک شخص نہایت بدصورت نکلتا ہے وہ کہتا ہے اے بندہ خدا تو کون ہے میں نے تجھ سے زیادہ بدصورت کسی کو نہیں پایا وہ کہے گا میں تیرا عمل بد ہوں اور تیری خبیث رائے ہوں فرمایا پھر اس کی روح نکالی جائے گی اور پھر دوزخ میں اپنی جگہ کو دیکھے گا۔ پھر روز قیامت تک دوزخ کے شعلے اس کے بدن تک پہنچیں گے اور ان کی گرمی سے تکلیف محسوس کرے گا اور اس پر ننانوے اژدہے مسلط کیے جائیں گے جن میں ہر اژدھا ایسا ہوگا کہ زمین پر پھنکار مار دے تو وہاں گھاس نہ اگے

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ قبر ہر روز تین بار کلام کرتی ہے کہتی ہے میں غربت، وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

میں نے حضرت سے کہا میں نے آپ کو کہتے سنا ہے کہ تمام شیعہ جنت میں جائیں گے فرمایا ٹھیک ہے واللہ سب جنت میں جائیں گے۔ میں نے کہا جا ہے [illegible] بہت سے اور بڑے بڑے ہوں فرمایا قیامت میں وصی نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے مجھے تم لوگوں کے متعلق جو خوف ہے وہ برزخ سے ہے میں نے کہا برزخ کیا ہے فرمایا وہ قبر ہے جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہے۔

باب ۸۷
ارواح مومنین کے بارہ میں

۱۔ عن حبة العربی قال خرجت مع امیرالمومنین علیہ السلام الی الظہر فوقف بوادی السلام کانہ مخاطب لاقوام فقمت بقیامہ حتی اعییت ثم جلست حتی مللت ثم قمت حتی نالنی مثل ما نالنی اولاً ثم جلست حتی مللت ثم قمت و جمعت ردائی فقلت یا امیرالمومنین انی اشفقت علیک من طول القیام فراحة ساعة ثم طرحت الرداء لیجلس علیہ فقال لی یا حبة ان ھو الا محادثة مومن او موانسة قال قلت یا امیرالمومنین وانھم لکذلک قال نعم ولو کشف لک لرایتھم حلقاً حلقاً محتبین یتحادثون فقلت اجسام ام ارواح فقال ارواح وما من مومن یموت فی بقعة من بقاع الارض الا قیل لروحہ الحقی بوادی السلام وانھا لبقعة من جنة عدن (مجہول)

حبہ عربی سے مروی ہے کہ وقت ظہر میں امیرالمومنین کے ساتھ۔ آپ وادی السلام میں ٹھہرے گویا آپ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے میں جب کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا جب بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو پھر کھڑا ہو گیا اور پھر وہی پہلی سی صورت ہو گئی جب تھک گیا تو پھر کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چادر لی اور کہا اے امیرالمومنین کھڑے کھڑے آپ تھک گئے ہونگے تھوڑی دیر آرام کر لیجئے۔ میں نے چادر بچھا دی تاکہ آپ اس کے اوپر بیٹھ جائیں حضرت نے فرمایا اے حبہ یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے مولانست تو میں نے کہا اے امیرالمومنین ایسا ہے فرمایا ہاں اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دئے جائیں تو تم انکے گردہ کے گردہ آپس میں محبت سے باتیں کرتے پاؤ گے۔ میں نے کہا یہ اجسام ہیں یا ارواح فرمایا ارواح۔ کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے اس کی روح سے کہا جاتا ہے وادی السلام میں چلی جا اور وہ جنت کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ ان اخی ببغداد واخاف ان یموت بھا فقال ما تبالی حیث ما مات اما انہ لا یبقی مومن فی شرق الارض وغربھا الا حشر اللہ روحہ الی وادی السلام قلت لہ واین وادی السلام قال ظھر الکوفة اما انی کانی بھم حلق حلق قعود یتحدثون (ضعیف)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میرا بھائی بغداد میں ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ وہاں مرجائے گا فرمایا کچھ پروا نہیں۔ کوئی مومن مشرق میں مرے یا مغرب میں اللہ اس کی روح کو وادی السلام میں محشور کرے گا۔ میں نے کہا وادی السلام کہاں ہے فرمایا پشت کوفہ پر میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں

باب ۸۸

ارواح مومنین کہاں رہتی ہیں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ جعلت فداک یرووں ان ارواح المؤمنین فی حواصل طیور خضر حول العرش فقال لا۔ المؤمن اکرم علی اللہ من ان یجعل روحہ فی حوصلۃ طیر لکن فی الابدان کابدانہم (حسن)

میں نے حضرت سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں عرش کے گرد رہتی ہیں فرمایا نہیں مومن کی عزت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ اس کی روح کو پرندے کے پوٹے میں رکھے وہ ایسے ہی بدن میں رہتی ہیں جیسا ان کا تھا۔

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان ارواح المؤمنین علی شجرۃ من الجنۃ یاکلون من طعامہا ویشربون من شرابہا ویقولون ربنا اقم لنا الساعۃ وانجز لنا ما وعدتنا والحق آخرنا باولنا (ضعیف)

فرمایا حضرت نے ارواح مومنین درخت جنت پر رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں یا رب قیامت کو جلد لے آ اور جو وعدہ تو نے کیا ہے وہ پورا کر اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے ملا دے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الارواح فی صفۃ الاجسام فی شجرۃ فی الجنۃ تعارف وتسائل فاذا قدمت الروح علی الارواح یقول دعوہا فانہا اقبلت من ہول عظیم ثم یسئلونہا ما فعل فلان وما فعل فلان فان قالت لہم ترکتہ حیاً ارتجوہ وان قالت لہم قد ہلک قالوا قد ہوی قد ہوی (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درخت جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی اور سوال کرتی ہیں جب کوئی نئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو وہ کہتی ہیں اسے چھوڑو یہ دور دراز سے آئی ہے۔ پھر اس سے پوچھتی ہیں فلاں نے کیا کیا وہ کہتی ہے میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر وہ کہتی ہے فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتے ہیں ہلاک ہو گیا ہلاک ہو گیا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الارواح المؤمنین قال فی حجرات فی الجنۃ یاکلون من طعامہا ویشربون من شرابہا ویقولون ربنا اقم لنا الساعۃ وانجز لنا ما وعدتنا والحق آخرنا باولنا (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ارواح مومنین کے متعلق پوچھا فرمایا وہ جنت کے حجروں میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے رب قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے ملا دے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا مات المیت اجتمعوا عندہ یسالونہ عمن مضی وعمن بقی فان کان مات ولم یرد علیہم قالوا قد ہوی ہوی ویقول بعضہم لبعض

فرمایا حضرت نے جب کوئی مر جاتا ہے تو ارواح مومنین جمع ہو کر اس سے پوچھتی ہیں کون کون مر گیا اور کون باقی ہے اگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مر گیا اور ان تک نہیں پہنچا تو کہتے ہیں ہلاک ہو گیا اور بعض بعض سے

دعوة حتی لیکن ممّا مرّ علیه من الموت (مجہول)

کہتے ہیں اسے چھوڑ دو تاکہ وہ سکون حاصل کرے موت کی اس سختی سے جو اس پر گزری ہے

۶۔ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال ما یقول الناس فی ارواح المومنین فقلت یقولون تکون فی حواصل طیور خضر فی قنادیل تحت العرش فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام سبحان اللہ المومن اکرم عند اللہ من ان یجعل روحہ فی حوصلۃ طیر یا یونس! اذا کان ذلک اتاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والملائکۃ المقربون علیہم السلام فاذا قبضہ اللہ عزوجل صیّر تلک الروح فی قالب کقالبہ فی الدنیا فیاکلون ویشربون فاذا قدم علیہم قادم عرفوہ بتلک الصورۃ التی کانت فی الدنیا (موثق)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواح مومنین کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہتے ہیں عرش کے زیر سایہ سبز رنگ طیور کے پوٹوں میں رہتی ہیں فرمایا سبحان اللہ مومن کی عزت نحمد اللہ اس سے بالاتر ہے کہ وہ اس کی روح پرندے کے پوٹے میں رکھے اے یونس جب کوئی مرنے کو ہوتا ہے تو حضرت رسول خدا حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور ملائکہ مقربین اس کے پاس آتے ہیں موت کے بعد اسکی روح ایک ایسے جسم میں جاتی ہے جو اس کے دنیوی جسم کی مانند ہوتا ہے وہ کھاتے پیتے ہیں اور اگر کوئی ان کے پاس آتا ہے تو اسے پہچانتے ہیں اسی صورت میں جو دنیا میں اس کی تھی۔

۷۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انا نتحدث فی ارواح المومنین انھا فی حواصل طیور خضر ترعیٰ فی الجنۃ وتاوی الی قنادیل تحت العرش قال لا اذا ما ھی فی حواصل طیور قلت فاین ھی قال فی روضۃ کھیئۃ الاجساد فی الجنۃ

میں نے حضرت سے کہا ہم ارواح مومنین کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ جنت میں سبز طیور کے پوٹوں میں رہتی ہیں فرمایا نہیں کیا تعلق ان کا طیور کے پوٹوں سے وہ تو جنت میں ایسے ہی اجسام کے ساتھ رہتی ہیں جیسے دنیا میں تھے۔

باب ۸۹

ارواح کفار کا مقام

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن ارواح المشرکین فقال فی النار یعذبون یقولون ربنا لا تقم لنا الساعۃ ولا تنجز لنا ما وعدتنا ولا تلحق آخرنا باولنا (حسن)

میں نے ارواح مشرکین کے متعلق پوچھا فرمایا وہ دوزخ میں معذب ہونگی اور کہیں گی ہمارے رب قیامت کو ہمارے لئے قایم نہ کر اور جو تو نے ہمارے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے اسے پورا نہ کر اور ہمارے اول کو آخر سے نہ ملا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان ارواح الکفار فی نار جھنم یعرضون علیھا یقولون لا تقم لنا الساعۃ

فرمایا حضرت نے کفار کی ارواح نار جہنم میں ہونگی اور کہیں گی اے ہمارے رب قیامت کو برپا نہ کر

ولا تخزنا لما وعدتنا ولا تلحق اخرنا باولنا (ضعیف)

اور ہمارے لئے اپنے وعدۂ عذاب کو پورا نہ کر اور ہمارے آخر کو اول سے نہ ملا۔

۳۔ قال امیر المومنین علیہ السلام شر بئر فی النار برھوت الذی فیہ ارواح الکفار (مرسل)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دوزخ کا بدترین کنواں برہوت ہے جس میں ارواح کفار ہوں گی۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وعن آبائہ علیہم السلام قال قال امیر المومنین ع شر ماء علی الارض برھوت وھو الذی بحضرموت یردہ ھام الکفار

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بدترین پانی برہوت کا ہے اور وہ حضرموت میں ہے جہاں کفار کی روحیں ہوں گی۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ شر الیھود یہود بیسان وشر النصاریٰ نصاریٰ نجران وخیر ماء علی وجہ الارض ماء زمزم وشر ماء علی وجہ الارض ماء برھوت وھو واد بحضرموت یرد علیہ الکفار

فرمایا رسول اللہ نے بدترین یہودی بیسان فرقہ کے ہیں اور بدترین نصرانی نجران کے اور روئے زمین پر بہترین پانی زمزم ہے اور بدترین پانی برہوت کا ہے جو حضرموت کا ایک وادی ہے اس میں ارواح کفار رہتی ہیں

باب ۹

دیگر احوال ارواح

۱۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام ان الناس یذکرون ان فراتنا یخرج من الجنۃ فکیف وھو یقبل من المغرب وتصب فیہ العیون والاودیۃ قال فقال ابو جعفر علیہ السلام وانا اسمع ان للہ جنۃ خلقھا اللہ فی المغرب وماء فراتکم ھذہ یخرج منھا والیھا یخرج ارواح المومنین من حفرھم عند کل مساء فتسقط علی ثمارھا وتاکل منھا وتتنعم فیھا وتتلاقی وتتعارف فاذا طلع الفجر ھاجت من الجنۃ فکانت فی الھواء فیما بین السماء والارض تطیر ذاھبۃ وجائیۃ وتعھد حفرھا اذا طلعت الشمس وتتلاقی فی الھواء وتتعارف

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی لوگ بیان کرتے ہیں کہ دریائے فرات کا منبع جنت ہے یہ کیسے ممکن ہے یہ دریا تو مغرب سے آتا ہے اور اس میں چشمے اور دریا گرتے ہیں حضرت نے فرمایا اور میں یہ سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی ہے اور اسی سے تمہاری یہ فرات نکلی ہے۔ ہر شام کو ارواح مومنین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی اور لذت اندوز ہوتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ملتی جلتی اور تعارف کرتی ہیں۔ صبح ہوتے ہی جنت سے چل دیتی ہیں اور مابین آسمان و زمین ہوا میں رہتی ہیں آتی جاتی ہیں پھر قبروں میں صبح ہوتے ہی چلی جاتی ہیں

قال وان لله ناراً فی المشرق خلقها لیسکنها ارواح الکفار یاکلون من زقومها ویشربون من حمیمها لیلتهم فاذا طلع الفجر هاجت الی واد بالیمن یقال له برهوت اشد حراً من نیران الدنیا کانوا فیها یتلاقون ویتعارفون فاذا کان المساء عادوا الی النار جهنم کذلک یوم القیامة قال قلت اصلحک الله فما حال الموحدین المقرین بنبوة محمد صلی الله علیه وآله من المسلمین المذنبین الذین یموتون ولیس لهم امام ولا یعرفون ولایتکم فقال اما هولاء انهم فی حفرهم لا یخرجون منها فمن کان منهم له عمل صالح ولم یظهر منه عداوة

اور فرمایا اللہ نے مشرق میں ایک دوزخ کو پیدا کیا ہے جہاں ارواح کفار رہتی ہیں وہ وہاں کڑوے پھل کھاتی اور گرم پانی پیتی ہیں۔ رات کو رہتی ہیں اور صبح ہوتے ہی وادی یمن کے مقام برہوت میں چلی جاتی ہیں برہوت کی آگ دنیا کی آگ سے تیز تر ہوتی ہے۔ یہ روحیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور یہ جہنم کی آگ میں قیامت تک اسی صورت سے رہیں گی
میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے کیا حال ہوتا ہے ان توحید پرستوں اور رسول کی رسالت کے اقرار کرنے والے مسلمانوں کا جو گنہگار ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں مرتے ہیں کہ ان کا نہ کوئی امام ہوتا ہے اور نہ آپ کی ولایت کو مانتے ہیں فرمایا ایسے لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے اور وہیں سے نکلیں گے جن کے عمل نیک ہونگے اور ہماری عداوت کا اظہار نہ کیا ہوگا

فانه یخد له خداً الی الجنة التی خلقها الله فی المغرب فیدخل علیه منها الروح فی حفرته الی یوم القیامة فیلقی الله فیحاسبه بحسناته وسیئاته فاما فی الجنة واما فی النار فهولاء موقوفون لامر الله قال وکذلک یفعل بالمستضعفین والبله والاطفال واولاد المسلمین الذین لم یبلغوا الحلم واما النصاب من اهل القبلة فانهم یخد لهم خداً الی النار التی خلقها الله فی المشرق فیدخل منها اللهب والشرر والدخان وفورة الحمیم الی یوم القیامة ثم مصیرهم الی الجحیم ثم فی النار یسجرون ثم قیل لهم این ما کنتم تدعون من دون الله این امامکم الذی اتخذتموه دون الامام الذی جعل الله للناس اماماً (صحیح)

ایسے شخص کے لئے ایک راستہ بنا دیا جائے گا اس جنت تک جو مغرب میں ہے تاکہ اس سے اس کی روح داخل ہوا کرے اپنی قبر میں قیامت تک پس جب خدا کا سامنا ہوگا تو بلحاظ اپنے حسنات اور سیئات کے یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں۔ یہ لوگ امر الٰہی پر موقوف رہیں گے ایسا ہی اللہ کرے گا ضعیف الایمان، احمقوں بچوں اور نابالغ مسلمان لڑکوں کے ساتھ۔ لیکن ناصبی جو اہل قبلہ ہیں ان کے لئے اس آگ کی طرف راستہ بنایا جائے گا جس کو مشرق میں خدا نے پیدا کیا ہے اس سے شعلے، چنگاریاں دھواں اور کھولتے پانی کے فوارے قیامت تک اس میں داخل ہونگے اور ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ تمہارے خدا جن کو اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے اور کہاں ہے وہ تمہارا امام جو اس امام سے الگ تھا جسے اللہ نے لوگوں کا امام بنایا تھا۔

توضیح اس حدیث میں دو باتیں توضیح طلب ہیں اول یہ کہ جنت سے مراد یہاں دار الخلد نہیں بلکہ جنت ارضی مراد ہے جہاں انسان کو یوم بعث تک رہنا ہوگا۔ اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر وہ جنت تو کہیں نظر آتی ہی نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کیا ضرور ہے کہ قدرت اپنے کارخانہ کا ہر گوشہ آپ کو دکھاتی ہی رہے۔ جو روح آپ کو نظر نہیں آتی اس کے رہنے کا مقام

آپ کو کیوں نظر آئے آپ کو تو صرف وہی باغ دکھائے جا سکتے ہیں جن کا تعلق آپ کے وجود مادی سے ہے باقی رہے وہ تمام معاملات جن کا تعلق آپ کی روح سے ہے وہ آپ کو ان کھلی آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتے۔ اس جنت ارضی ہی پر کیا موقوف ہے آپ کو خدا کی بہت سی مخلوق نظر نہیں آتی حالانکہ آپ اس کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ جن آپ کو کب نظر آتے ہیں۔ شیطان آپ کو کب دکھائی دیتا ہے چشمہ آب حیات کب آپ کی نظر کے سامنے ہے۔ حیات بعد الموت کی تمام منازل قدرت نے بیشمار مصالح کے تحت ہم سے پوشیدہ رکھی ہیں دوسرے اس حدیث میں فرات کا منبع جنت ارضی کو بتایا جو بظاہر غیر معقول سی بات ہے کیونکہ اب تو ایک ایک دریا کی ابتدا اور انتہا معلوم کر لی گئی ہے روئے زمین پر کوئی باغ ایسا نہیں جس کو دریائے فرات کا منبع کہا جا سکے اس کا جواب یہ ہے کہ جب وہ جنت ہی آپ کی نظر سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا وہ دہانہ ہی آپ کو کیوں دکھا جائے جہاں تک پانی کے دہانہ کا تعلق ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں لیکن جو اس دریا کی خیر و برکت کا منبع ہے وہ آپ کو نظر نہیں آ سکتا۔ آپ ہوا کی موجیں برقی لہریں مقناطیس کی کشش کب دیکھتے ہیں جو فرات میں گم ہوا پانی کا دھارا دیکھتے۔

۴۔ قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن جنة آدم علیه السلام فقال جنة من جنان الدنیا یطلع فیه الشمس والقمر ولو کان من جنان الآخرة ماخرج منها ابداً (مجمل)

میں نے ابا عبداللہ علیہ السلام سے جنت دنیا کے متعلق پوچھا فرمایا وہ دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا جس میں چاند سورج طلوع و غروب کرتے اور اگر وہ جنت آخرت ہوتی تو اس سے نکلتے نہیں۔

باب ۹۱

اطفال

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال سالته هل سئل رسول الله صلی الله علیه وآله من الاطفال فقال قد سئل فقال الله اعلم بما کانوا عاملین ثم قال یا زرارة هل تدری قوله الله اعلم بما کانوا عاملین قلت لا قال لله فیهم المشیة انه اذا کان یوم القیامة اجمع الله عزوجل الاطفال والذی مات من الناس فی الفترة والشیخ الکبیر الذی ادرک النبی صلی الله علیه وآله وهو لا یعقل والاصم والابکم الذی لا یعقل والمجنون والابله الذی لا یعقل فکل واحد منهم یحتج علی الله عزوجل فیبعث الله الیهم ملکا من الملائکة فیوجج لهم النار ثم یبعث الیهم

میں نے حضرت سے کہا کیا رسول اللہ سے اطفال کے بارہ میں سوال کیا گیا تھا فرمایا ہاں پوچھا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اے زرارہ تم اس کا مطلب سمجھے میں نے کہا نہیں فرمایا ان کے بارہ میں جو خدا کی مشیت ہوگی وہ کرے گا وہ روز قیامت جمع کرے گا بچوں کو اور ان لوگوں کو جو زمانہ فترت میں مرے ہوں اور ان بڈھوں کو جو عہد رسول میں عقل کھو چکے ہوں اور نا سمجھ بہرے اور گونگوں کو اور دیوانوں اور بے وقوفوں کو پھر ایک فرشتہ کو ان کے پاس بھیجے گا وہ آگ روشن کرے گا پھر ایک اور فرشتہ کو ان کے پاس بھیجے گا

علمًا فيقول لهم ان ربكم يامركم ان تثبوا فيها فمن دخلها كانت عليه بردًا وسلامًا وادخل الجنة ومن تخلف عنها دخل النار (حسن)

وہ کہے گا ان سے اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ اس آگ میں کود پڑو پس جو ایسا کرے گا آگ اس پر سلامتی سے ٹھنڈی ہو جائے گی اور جو اس سے خوف کرے گا وہ داخل دوزخ ہوگا

۲- انه سئل عن الاطفال فقال اذا كان يوم القيامة جمعهم الله واجج لهم النار وامرهم ان يطرحوا انفسهم فيها فمن كان في علم الله عز وجل انه سعيد رمى بنفسه فيها وكانت عليه بردًا وسلامًا ومن كان في علمه انه شقي امتنع فيامرهم الله بهم الى النار فيقولون يا ربنا تامر بنا الى النار ولا يجر علينا القلم فيقول الجبار قد امرتكم مشافهة فلم تطيعوني فكيف ولو ارسلت رسلي بالغيب اليكم

اور حضرت سے سوال کیا گیا اطفال کے بارہ میں فرمایا روز قیامت ان کے لئے آگ روشن کی جائے گی اور کہا جائے گا تم اپنے کو اس میں ڈال دو پس جو علم الٰہی میں سعید ہوگا وہ اپنے کو اس میں گرا دے گا اور وہ آگ سرد ہو جائے گی اور جو اس کے علم میں شقی ہوگا وہ منع کر دے گا خدا ان کے لئے آگ میں ڈالنے کا حکم دے گا وہ کہیں گے اچھا تو ہمیں آگ میں ڈالنے کا حکم دے لیکن ہمارے لئے اپنے حکم کو جاری نہ کر۔ خدا کہے گا۔ میں نے اپنے سامنے تم کو حکم دیا تم نے میری اطاعت نہ کی پس اگر میں تمہارے پاس اپنے رسول بھیجتا تو کیا تم میری اطاعت کرتے

۳- قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن الولدان فقال سئل رسول الله عن الولدان والاطفال فقال الله اعلم بما كانوا عاملين

میں نے حضرت سے لڑکوں کے متعلق پوچھا فرمایا یہ سوال رسول اللہ سے بھی کیا گیا تھا فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے وہ کیا کرنے والے ہیں

وفي حديث آخر اطفال المؤمنين يلحقون بآبائهم واولاد المشركين يلحقون بآبائهم وهو قول الله تعالى بايمان الحقنا بهم ذريتهم (ضعيف)

اور ایک حدیث میں ہے کہ مومنین کی اولاد ان کے ساتھ کر دی جائے گی اور مشرکین کی اولاد ان کے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے

۳- قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن الولدان فقال سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن الولدان والاطفال فقال الله اعلم بما كانوا عاملين

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق پوچھا فرمایا اس سوال کے جواب میں رسول اللہ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جاننے والا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں

۴- قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن الولدان فقال سئل رسول الله عن الولدان فقال الله اعلم بما كانوا عاملين (صحيح)

ترجمہ اوپر گزرا

۵- قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ما تقول في الاطفال الذين ماتوا قبل ان يبلغوا فقال سئل عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله اعلم بما كانوا عاملين

حضرت سے میں نے پوچھا کیا فرماتے ہیں آپ ان بچوں کے متعلق جو قبل بلوغ مر گئے ہوں فرمایا یہی سوال رسول اللہ سے کیا گیا تھا تو فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں

ثم قیل علیٰ علیہ السلام فقال یا زرارة هل تدری ما عنیٰ بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال قلت لا فقال انما عنیٰ کفوا عنهم ولا تقولوا فیهم شیئاً وردوا علمهم الی اللہ (حسن)

پھر علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے زرارہ تم سمجھے حضرت نے کیا فرمایا میں نے کہا نہیں فرمایا حضرت کا مقصد یہ ہے کہ ان کے بارہ میں خاموش رہو کچھ نہ کہو اور ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم قال: فقال قصرت الابناء عن عمل الآباء فالحقوا الابناء بالآباء لتقر بذلک اعینهم (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق - جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں انکی پیروی کی تو ہم نے انکی اولاد کو ان سے ملا دیا - پھر فرمایا اگر قاصر ہے بیٹوں کا باپ کے عمل پر بیٹے باپ کے ساتھ رکھے جائیں گے تاکہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں ۔

۷۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ سئل عمن مات فی الفترة وعمن لم یدرک الحنث والمعتوہ فقال یحتج اللہ علیهم یرفع لهم ناراً فیقول لهم ادخلوها فمن دخلها کانت علیہ برداً وسلاماً ومن ابیٰ قال ها انتم قد امرتکم فعصیتمونی وبهذا الاسناد قال ثلاثة یحتج علیهم الابکم والاصم والطفل ومن مات فی الفترة فترفع لهم نار فیقال لهم ادخلوها فمن دخلها کانت علیہ برداً وسلاماً ومن ابیٰ قال تبارک وتعالیٰ هذا قد امرتکم فعصیتمونی (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا اس کے بارہ میں جو زمانہ فترت (دو نبیوں کے درمیان) میں مرا ہو اور جو عقل سے خالی ہو یا ناقص العقل ہو فرمایا ان پر حجت اس طرح قائم ہو گی کہ آگ روشن کی جائیگی اور ان سے کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ جو داخل ہو جائے گا اس پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا اس سے کہا جائے گا میں نے تم کو حکم دیا تم نے میری نافرمانی کی - انہی اسناد کے ساتھ امام نے فرمایا یہ حجت تین گروہ پر قائم ہوگی - گونگے بہرے - بچے اور ان لوگوں پر جو زمانہ فترت میں پیدا ہوئے آگ روشن کرکے ان سے داخلہ کو کہا جائے گا جو داخل ہوگا اس پر وہ آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا اس سے خدا کہے گا میں نے تجھے حکم دیا تھا تو نے نافرمانی کی

باب ۹۲

نوادر

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الجنب یغسل المیت او من غسل میتاً لہ ان یاتی اهلہ ثم یغتسل فقال سواء لا باس بذلک اذا کان جنباً غسل یدیہ و

میں نے پوچھا بحالت جنابت میت کو غسل دے سکتا ہے یا جو میت کو غسل دے وہ اپنے اہل و عیال کے پاس جاکر پھر غسل کرلے فرمایا کیا مضائقہ ہے - اگر جنب ہو گی اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ دھوئے

توضأ و غسل المیت وان غسّل المیت توضأ ثم اتی اھلہ و یجزیہ علی واحد منھما (حسن)

اور وضو کرنے کے بعد میت کو غسل دے اور وضو کر کے ہی اپنے بال بچوں کے پاس جائے

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المیت اذا حضرہ الموت اوثقہ ملک الموت ولولا ذلک ما استقر (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے تسلی دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ پر ٹھہر نہیں سکتی

۳ - قال شکوت الی ابی عبد اللہ علیہ السلام وجداً وجدتہ علی ابن لی ھلک حتی خفت علی عقلی فقال اذا اصابک من ھذا الشئ فافض من دموعک فانہ یسکن عنک (مجہول)

میں نے حضرت سے اپنی اس سوزش قلبی کا حال بیان کیا جو میرے اندر میرے بیٹے کے مرنے سے پیدا ہوئی جس سے مجھے اپنی عقل کے جانے کا خوف پیدا ہوا فرمایا ایسی مصیبت میں رو لینا چاہیے کہ اس سے قلب کو تسکین ہو جاتی ہے ۔

۴ - قال لما مات ذر ابن ابی ذر مسح ابو ذر القبر بیدہ ثم قال رحمک اللہ یا ذر واللہ ان کنت بی باراً و لقد قبضت وانی عنک لراض اما واللہ مالی فقدک ومالی من غضاضۃ ومالی الی احد سوی اللہ حاجۃ ولولا ھول المطلع لسرنی ان اکون مکانک ولقد شغلنی الحزن لک عن الحزن علیک واللہ ما بکیت لک ولکن بکیت علیک فلیت شعری ماذا قلت وماذا قیل لک ثم قال اللھم انی قد وھبت لہ ما افترضت لہ من حقی فھب لہ ما افترضت علیہ من حقک فانت احق بالجود منی (مرفوع)

جب ابوذر رضی اللہ عنہ کے فرزند ذر نے انتقال کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا بخدا تو میرے ساتھ نیکی کرنے والا تھا تو ایسی حالت میں مرا ہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں واللہ تیرا مرنا میرے لئے باعث ذلت نہیں اور نہ سوائے خدا کے میری کسی سے حاجت ہے اگر روز قیامت کا خوف نہ ہوتا تو میں خوش ہوتا یہ کہکر کہ میں تیری جگہ مر جاتا مجھے تیری موت کے غم نے اس خوف سے بے پروا کر دیا جو تیرے لئے ہے میں تیرے فائدہ پر نظر کر کے نہیں رویا بلکہ تیری مصیبت پر نظر کر کے رویا ہوں کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ تو نے کیا کہا اور تجھ سے کیا کہا گیا یا اللہ جو میرا حق اس پر تھا میں نے اسے بخش دیا اب جو تیرا حق اس پر ہے تو بھی اسے بخش دے تو مجھ سے بڑھکر صاحب جود و کرم ہے

۵ - قال لما قبض ابو جعفر علیہ السلام امر ابو عبد اللہ علیہ السلام بالسراج فی البیت الذی کان یسکنہ حتی قبض ابو عبد اللہ ثم امر ابو الحسن علیہ السلام بمثل ذلک فی بیت ابی عبد اللہ حتی خرج بہ الی العراق ثم لا ادری ما کان (ضعیف)

جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جس میں حضرت رہا کرتے تھے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام موسیٰ کاظم نے ایسا ہی کیا لیکن جب وہ عراق گئے پھر نہیں معلوم کیا ہوا ۔

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن اول من جعل لہ النعش فقال فاطمۃ علیھا السلام (حسن)

میں نے پوچھا سب سے پہلے کس کے جنازہ پر گہوارہ بنایا گیا فرمایا فاطمہ علیہا السلام کے

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل عن المیت

سوال کیا گیا ایسی میت کے متعلق ۔

يُبلى جسده قال نعم حتى لا يبقى لحم ولا عظم إلا طينته
التي خلق منها فإنها لا تبلى تبقى في القبر مستديرة حتى يخلق
منها كما خلق أول مرة (موثق)

جو گل سڑ جائے فرمایا اگر گوشت اور ہڈی سے کچھ بھی نہ رہے
تب بھی وہ طینت (اجزاء اصلیہ) باقی رہے گی جس سے اللہ
نے اسے پیدا کیا ہے۔ قیامت میں اسی سے پھر پیدا کر دے گا
جس طرح اول بار پیدا کیا تھا۔

۸۔ قال سُئل عيسى بن عبد الله أبا عبد الله عليه السلام
وأنا حاضر فقال تخرج النساء في الجنازة۔ كان متكيا
فاستوى جالساً قال الفاسق۔۔ آوى عمه المغيرة بن
أبي العاص وكان ممن هدر رسول الله صلى الله عليه
وآله دمه فقال لابنة رسول الله لا تخبري أباك
بمكانه كأنه لا يوقن أن الوحي يأتي محمداً فقالت ما كنت
لأكتم رسول الله عدوه فجعله بين مشجب له ولحفه
بقطيفة فأتى رسول الله الوحي فأخبره بمكانه فبعث إليه
علياً وقال اشتمل على سيفك وائت بيت ابنة ابن عمك فإن
ظفرت بالمغيرة فاقتله فأتى البيت فجال فيه فلم يظفر به
فرجع إلى رسول الله فأخبره يا رسول الله لم أره فقال
إن الوحي أتاني فأخبرني أنه في المشجب ودخل عثمان بعد
خروج علي عليه السلام فأخذ بيد عمه فأتى به النبي صلى الله
عليه وآله فلما رآه أكب عليه ولم يلتفت وكان رسول الله حيياً كريماً
فقال يا رسول الله هذا عمي هذا المغيرة بن أبي العاص
والذي بعثك بالحق أمنته قال أبو عبد الله عليه السلام
وكذب والذي بعثه بالحق ما أمنه فأعادها ثلاثاً وأعادها
أبو عبد الله ثلاثاً أني أمنته إلا أنه يأتيه عن يمينه ثم
يأتيه عن يساره فلما كان في الرابعة رفع رأسه إليه فقال
قد جعلت لك ثلاثاً فإن قدرت عليه بعد ثالثة قتلته فلما
أدبر قال رسول الله اللهم العن مغيرة بن أبي العاص والعن

کسی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا عورتیں جنازہ کے
ساتھ نکل سکتی ہیں آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہوئے اور فرمایا
سنو جب عثمان نے اپنے چچا مغیرہ ابن العاص کو جس کا خون رسول
اللہ نے ہدر کر دیا تھا اپنے گھر میں پناہ دی تو اپنی بی بی پر دختر رسول
سے کہا خبردار اس کی اطلاع رسول اللہ کو نہ دینا گویا ان کو رسول
پر وحی آنے کا یقین نہ تھا انھوں نے کہا کیا میں رسول کے دشمن کو
ان سے چھپا رکھونگی پس اس کو ایک کھونٹی کا ساگوارہ بنا کر چھپایا گیا
اور اس پر ایک لحاف ڈالدیا۔ وحی نے رسول کو وہ جگہ بتادی
حضرت نے امیر المومنین سے فرمایا کہ تلوار لے کر بنت محمد کے گھر جاؤ
یعنی حضرت عثمان کے گھر اور مغیرہ ملجائے تو اسے قتل کر ڈالو۔
حضرت وہاں گئے اور گھر میں تلاش کیا لیکن نہ پایا آپ نے رسول
اللہ کو آکر خبر دی کہ میں نے اسے نہیں پایا آپ نے فرمایا وحی نے مجھے
خبر دی ہے کہ وہ لحاف کے اندر ایک ڈھانچہ میں ہے۔ جب حضرت
علی خانۂ عثمان سے نکل آئے تھے تو عثمان اپنے چچا کا ہاتھ پکڑے ہوئے
حضرت رسولخدا کے پاس آئے۔ جب حضرت نے دیکھا تو منہ پھیر لیا اور
کوئی توجہ اس کی طرف نہ کی اور حضرت حیادار اور کریم تھے۔
عثمان نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا چچا ہے مغیرہ ابن ابی العاص
اور کہا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو حق پر بھیجا ہے آپ نے اس کو
امان دی ہے یہ تین بار کہا اور امام علیہ السلام نے بھی تین بار کہکر
فرمایا اس نے جھوٹ بولا۔ پھر عثمان کئی بار حضرت کے داہنی بائیں طرف آئے
گئے چوتھی بار آپ نے سر اٹھا کر کہا میں نے تین دن کی مہلت دی اس کے
بعد اگر مجھے قدرت ہوئی تو اس کو قتل کر دونگا۔ جب وہ چلے گئے
تو حضرت نے فرمایا یا اللہ مغیرہ ابن ابی العاص پر لعنت کر اور اس پر

من يؤويه والعن من يحمله والعن من يطعمه والعن من يسقيه والعن من يجهزه والعن من يعطيه سقاءً وحذاءً ورشاءً ووعاءً وهو يعدهن بيمينه وانطلق به عثمان فآواه وأطعمه وسقاه وحمله وجهزه حتى فعل جميع ما لعن عليه النبي صلى الله عليه وآله من يفعله به

اس پر جو اسے پناہ دے اور لعن کر اس پر جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے پلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور اسے توشہ دے لباس دے اور کوئی ظرف دے وہ ان باتوں کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر گنتا رہا۔ عثمان اسے اپنے ساتھ لے گئے اور وہ سب کچھ کیا جس کے متعلق آنحضرت نے لعن کی تھی۔

ثم أخرجه في اليوم الرابع لسوقه فلم يخرج من أبيات المدينة حتى عطب الله راحلته ونقب حذاءه ودميت قدماه واستعان بيديه وركبتيه وأثقله جهازه حتى وجس به فأتى شجرة فاستظل بها لو أتاها بعضكم ما أبهره ذلك

پھر اس کو بازار کی طرف نکال دیا ابھی وہ مدینہ کی حدود سے باہر بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اللہ نے اس کی سواری کو ہلاک کر دیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا اور اس کے پیروں سے خون بہنے لگا اب اس نے ہاتھوں اور گھٹنوں سے چلنا شروع کیا اور اس کا سامان اس کے لئے بھاری بوجھ بن گیا اور خوف زدہ ہو گیا اسی حالت میں وہ ایک درخت کے پاس آیا تاکہ اس کے سایہ میں دم لے اور کوئی آجائے تو دم لے باوجود تھوڑی مسافت کے وہ کتنا تھک گیا تھا۔

فأتى رسول الله صلى الله عليه وآله الوحي فأخبره بذلك فدعا علياً عليه السلام فقال خذ سيفك وانطلق أنت وعمار وثالث لهما فأت المغيرة بن أبي العاص تحت شجرة كذا وكذا فأتاه علي عليه السلام فقتله فضرب عثمان بنت رسول الله وقال أنت أخبرت أباك بمكانه فبعثت إلى رسول الله تشكو ما لقيت فأرسل إليها رسول الله صلى الله عليه وآله اقني حياءك ما أقبح بالمرأة ذات حسب ودين في كل يوم تشكو زوجها فأرسلت إليه مراراً كل ذلك يقول لها ذلك فلما كان في الرابعة دعا علياً عليه السلام وقال خذ سيفك واشتمل عليه ثم ائت بيت ابنة عمك فخذ بيدها فإن حال بينك وبينها أحد فاحطمه بالسيف وأقبل رسول الله صلى الله عليه وآله كالواله من منزله إلى دار عثمان فأخرج علي عليه السلام

رسول خدا کے پاس وحی آئی اور اس واقعہ کی خبر دی رسول اللہ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا تلوار لو اور تم اور عمار وہاں جاؤ مغیرہ فلاں درخت کے نیچے ہے چنانچہ علی علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا عثمان نے بنت رسول کو مارا اور کہا تو نے اس کی جگہ اپنے باپ کو بتائی ہے۔ رقیہ نے کسی کو رسول اللہ کے پاس بھیجا اور جو مصیبت آئی تھی اس کی شکایت کی حضور نے کہلا کر بھیجا تو نے اپنی حیا کھو دی ایک صاحب حسب اور دیندار عورت کے لئے کتنی معیوب بات ہے کہ وہ ہر روز اپنے شوہر کی شکایت کرے۔ اس نے بار بار حضور کے پاس آدمی بھیجے اور ان سب باتوں کی اطلاع دی جو اس سے شوہر نے کہی تھیں تب آپ نے حضرت علی کو بلایا اور فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور عثمان سے ملو اور رقیہ کے پاس جا کر اس کا ہاتھ پکڑ لو اگر کوئی مانع آئے تو تلوار سے اس کی خبر لو۔ پھر حضرت بے تابانہ انداز میں اپنے گھر سے دار عثمان کی طرف چلے:

بنت رسول الله فلمّا نظرت الیه رفعت صوتها بالبکاء وبکی رسول الله وبکی ثمّ ادخل منزله

حضرت علی نے بنت رسول کو گھر میں سے نکالا رسول اللہ کو دیکھ کر رقیہ نے زور زور سے رونا شروع کیا اور رسول کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے آپ روئے اور رقیہ کو اپنے گھر لے آئے

وکشفت عن ظهرها فلمّا ان رأی ما بظهرها قال ثلاث مرات قتلک قتله الله وکان ذلک یوم الاحد وبات عثمان متلحفاً بجاریتها فمکثت اثنین والثلثا ومانت فی یوم الرابع فلمّا حضر ان یخرج بها امر رسول الله فاطمة فخرجت ونساء المؤمنین معها وخرج عثمان یشیع جنازتها فلمّا نظر الیه النبی صلعم قال من اطاف البارحة باهله وبفتیاته فلا یتبعن جنازتها قال ذلک ثلاثاً فلم ینصرف

جب پیٹھ کھول کر زخم دیکھے تو تین بار فرمایا تجھے مارڈالا اللہ اسے قتل کرے یہ یکشنبہ کا دن تھا اور عثمان اس رات کو ایک کنیز کے ساتھ شب باش تھے دوشنبہ اور سہ شنبہ کو یہی حال رہا چوتھے روز انتقال ہوا۔ جب جنازہ تیار ہوا تو حضور نے جناب فاطمہ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا چنانچہ وہ نساء مومنین کے ساتھ چلیں جنازہ کی مشایعت عثمان بھی کر رہے تھے جب حضرت نے دیکھا تو فرمایا جو کل رات اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کر چکا ہو اور کنیزوں کے جھرمٹ میں رہا ہو وہ جنازہ کے ساتھ نہ چلے یہ حضور نے تین بار فرمایا مگر وہ پلٹے نہیں

فلمّا کان فی الرابعة قال لینصرفن والا لاسمین باسمه فاقبل عثمان متوکیاً علی مولی له ممسک ببطنه فقال یا رسول الله انی اشتکی بطنی فان رأیت ان تاذن لی ان انصرف قال انصرف قال انصرف وخرجت فاطمة علیها السلام ونساء المؤمنین والمهاجرین فصلّین علی الجنازة (مجہول)

چوتھی بار فرمایا اگر واپس نہ جائے گا تو میں اس کا نام لے کر کہوں گا پس عثمان ایک غلام پر ٹیک لگائے ہوئے حضرت کے سامنے آئے پیٹ کو پکڑے ہوئے اور کہا میرے پیٹ میں درد ہے اگر آپ اجازت دیں تو واپس جاؤں فرمایا جاؤ۔ وہ چلے گئے اور حضرت فاطمہ اور زنان مہاجرین و انصار نے نماز جنازہ پڑھی۔

۸۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال اعدّ الرجل الکفن فهو ماجور کلّما نظر الیه

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی اپنا کفن تیار رکھے تو جب بھی اسکی طرف نظر کرے گا اجر حاصل کرے گا

وبهذا الاسناد ان امیر المؤمنین علیه السلام اشتکی عینیه فعاده النبی صلی الله علیه وآله فاذا هو یصیح فقال له النبی صلعم اجزعاً ام وجعاً فقال یا رسول الله ما وجعت وجعاً قط اشدّ منه فقال یا علی ان ملک الموت علیه السلام اذا نزل لقبض روح الکافر نزل معه سفود من النار فنزع روحه به فتصیح جهنم فاستوی علی علیه السلام جالساً فقال یا رسول الله اعد علیّ حدیثک فلقد انسانی وجعی ما قلت ثمّ قال هل یصیب ذلک احداً

اور اسی اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو درد چشم کی شکایت ہوئی حضرت رسولخدا عیادت کے لئے تشریف لائے آپ کو کراہتے پایا حضرت نے فرمایا یہ قلت صبر ہے یا درد ہے حضرت علی نے کہا ایسا شدید درد ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا فرمایا اے علی جب ملک الموت کافر کی قبض روح کو آتا ہے تو اس کے پاس آگ کی ایک سیخ ہوتی ہے اس سے اس کی روح اس طرح نکالتا ہے کہ جہنم چیخ اٹھتا ہے۔ یہ سنکر حضرت علی سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اس کا اعادہ فرمائیے اس نے میرے درد کو بھلا

قال نعم حاکم جائر و اکل مال الیتیم ظلماً و شاهد زور (ضعیف)

کیا اور کسی کے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے آپ کی امت میں
فرمایا ہاں حاکم جابر۔ مال یتیم کو ظلم سے کھانے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اعد الرجل کفنہ فهو ماجور کلما نظر الیہ (حسن)

فرمایا جو کوئی اپنے لئے کفن مہیا کر لے تو جب اس پر نظر کرے گا اجر پائے گا

۱۰۔ قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول اذا مات المؤمن بکت علیہ الملائکۃ و بقاع الارض التی کان یعبد اللہ علیها و ابواب السماء التی کان یصعد اعمالہ فیها و ثلم ثلمۃ فی الاسلام لا یسدها شیء لان المؤمنین حصون الاسلام کحصون سور المدینۃ لها (ضعیف)

میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے سنا جب مومن مر جاتا ہے تو اس پر ملائکہ روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ عبادت کرتا تھا اور آسمانوں کے وہ دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے تھے اور اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے کہ کوئی شے اسے بند نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسلام کے قلعے ہیں اور وہ اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے دیواریں شہر کی حفاظت کرتی ہیں۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یقول کان علی قبر ابراهیم بن رسول اللہ عذق یظلہ من الشمس یدور حیثما دارت الشمس فلما ایبس ذهب القبر فلم یعلم مکانہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابراہیم ابن رسول اللہ کی قبر پر ایک کھجور کا درخت تھا جو سایہ کئے رہتا تھا جدھر سورج گھومتا وہ اسی طرف گھوم جاتا۔ جب وہ سوکھ گیا تو قبر اس طرح بیٹھ گئی کہ کہیں اس کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان البراء ابن معرور التمیمی الانصاری بالمدینۃ و کان رسول اللہ بمکۃ و انہ حضرہ الموت و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و المسلمون یصلون الی بیت المقدس فاوصی البراء اذا دفن ان یجعل وجهہ الی رسول اللہ الی القبلۃ فجرت بہ السنۃ و انہ اوصی بثلث مالہ فنزل بہ الکتاب و جرت بہ السنۃ (ضعیف)

فرمایا براء بن معرور تمیمی انصاری مدینہ میں تھا اور رسول اللہ مکہ میں جب وہ مر گیا تو اس وقت حضرت رسولخدا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ براء نے وصیت کی کہ جب میں دفن کیا جاؤں تو میرا رخ رسول اللہ طرف قبلہ کی سمت کر دینا یہی چیز سنت قرار پا گئی اور اس نے تہائی مال کی وصیت کی اس کے متعلق بھی آیت نازل ہوئی اور یہ بھی سنت قرار پائی

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام جاء جبرئیل علیہ السلام الی النبی فقال یا محمد عش ما شئت فانک میت و احبب من شئت فانک مفارقہ و اعمل ما شئت فانک ملاقیہ (ضعیف)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جبرئیل حضرت رسولخدا کے پاس آئے اور کہا اے محمد جب تک چاہو زندہ رہو لیکن ایک دن مرنا ہے جس سے چاہو محبت کرو لیکن ایک دن جدائی ہے۔ جو چاہو عمل کرو ایک دن تم کو اس سے ملنا ہے

۱۴ - قلت لابی جعفر علیہ السلام حدثنی ما انتفع بہ فقال یا ابا عبیدہ اکثر ذکر الموت فانہ لم یکثر ذکرہ انسان الا زھد فی الدنیا (ضعیف)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کوئی چیز ایسی بیان کیجیے جس سے مجھے فائدہ پہنچے فرمایا موت کا ذکر زیادہ کیا کرو۔ اس سے آدمی کا دل دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے

۱۵ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال منادٍ ینادی فی کل یوم ابن آدم لد للموت واجمع للفنا وابن للخراب (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر روز ایک منادی ندا دیتا ہے پیدا کرو موت کے لئے جمع کرو فنا ہونے کے لئے اور تعمیر کرو خراب ہونے کے لئے

۱۶ - عن ابی بصیر قال شکوت الی ابی عبد اللہ علیہ السلام الوسواس فقال یا ابا محمد اذکر تقطع اوصالک فی قبرک ورجوع احبابک عنک اذا دفنوک فی حفرتک وخروج بنات الارض من منخریک واکل الدود لحمک فان ذلک یسلی عنک ما انت فیہ قال ابو بصیر فواللہ ما ذکرتہ الا سلی عنی وما انا فیہ من ھم الدنیا (ضعیف)

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ ع سے شیطانی وسوسہ کی شکایت کی فرمایا اے ابو محمد تم یہ یاد کیا کرو کہ قبر میں تمہارا جوڑ جوڑ الگ ہو جائے گا اور دفن کے بعد احباب پلٹ جائیں گے اور تمہارے نتھنوں سے نباتات آگے گی اور کیڑے تمہارا گوشت کھائیں گے اس ذکر سے تمہیں ان وساوس سے نجات مل جائے گی۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے غم دنیا سے نجات مل گئی۔

۱۷ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام جعلت فداک یعلم ملک الموت نفس من یقبض قال لا انما ھی صکاک تنزل من السماء اقبض نفس فلان بن فلان (ضعیف)

میں نے حضرت سے پوچھا کیا ملک الموت اس شخص کو جانتے ہیں جس کی روح قبض کرنا ہوتی ہے فرمایا نہیں آسمان سے ایک تحریر آتی ہے کہ فلاں بن فلاں کی روح کو قبض کرو۔

۱۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من کان معہ کفنہ فی بیتہ لم یکتب من الغافلین وکان ماجوراً کلما نظر الیہ

فرمایا حضرت نے جس نے اپنا کفن اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہو وہ غفلت کرنے والوں میں نہ لکھا جائے گا اور وہ جب بھی اس پر نظر ڈالے گا اس کے لئے باعث اجر ہو گا

۱۹ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من اھل بیت شعر ولا وبر الا وملک الموت یتصفحھم فی کل یوم خمس مرات (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کسی گھر میں ایک بال یا ایک روواں بھی ایسا نہیں جسے ہر روز پانچ بار ملک الموت نہ دیکھ لیتے ہوں

۲۰ - قال سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن ملک الموت فقال الارض بین یدیہ کالقصعۃ یمد یدہ منہ حیث یشاء قال نعم

کسی نے پوچھا ملک الموت کے متعلق کہ کہا جاتا ہے یہ دنیا اس کے سامنے ایک پیالہ کی مانند ہے وہ جدھر چاہتا ہے اپنا ہاتھ بڑھا دیتا ہے۔ فرمایا ہاں ایسا ہی ہے

۲۱ - دخلنا علی ابی عبد اللہ علیہ السلام لتعزیہ باسمعیل فترحم علیہ ثم قال ان اللہ عز وجل نعی الی نبیہ نفسہ فقال انک میت وانھم میتون

ہم حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں ان کے فرزند اسمعیل کی تعزیت کے لئے آئے حضرت نے نزول رحمت کی دعا کر کے فرمایا اللہ نے اپنے نبی کو مرنے کی خبر دی کہ تم مرنے والے ہو اور سب مرنے والے ہیں

وکل نفس ذائقة الموت ثم انشاء یحدث فقال انه یموت اهل الارض حتی لا یبقی احد ثم یموت اهل السماء حتی لا یبقی احد الا ملک الموت وحملة العرش وجبرئیل ومیکائیل علیهما السلام قال فیجیء ملک الموت حتی یقوم بین یدی الله عز وجل فیقال له من بقی وهو اعلم فیقول یا رب لم یبق الا ملک الموت وحملة العرش وجبرئیل ومیکائیل فیقال له قل لجبرئیل ومیکائیل فلیموتا فیقول الملائکة عند ذلک یا رب رسولیک وامینیک فیقول انی قد قضیت علی کل نفس فیها الروح الموت ثم یجیء ملک الموت حتی یقف بین یدی الله عز وجل فیقال له من بقی وهو اعلم فیقول یا رب لم یبق الا ملک الموت وحملة العرش فیقول لحملة العرش فلیموتوا۔ قال ثم یجیء ملک الموت کئیبا لا یرفع طرفه فیقال من بقی فیقول یا رب لم یبق الا ملک الموت فیقال له مت یا ملک الموت فیموت ثم یاخذ الارض بیمینه والسموات مطویات بیمینه ویقول این الذین کانوا یدعون معی شریکا این الذین کانوا یجعلون مع الها آخر (حسن)

اور ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اس کے بعد حضرت باتیں کرنے لگے فرمایا کہ تمام اہل زمین مر جائیں گے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ پھر آسمان والے ان میں سوائے ملک الموت جبرئیل و میکائیل اور حاملان عرش کے کوئی باقی نہ رہے گا ملک الموت خدا کے سامنے حاضر ہوگا۔ خدا پوچھے گا دراں حالیکہ وہ جانتا ہوگا اب کون باقی ہے وہ کہے گا سوائے ملک الموت حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل کے اور کوئی باقی نہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ جبرئیل و میکائیل سے کہو تم بھی مر جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے یہ دونوں تو تیرے رسول اور امین ہیں۔ خدا کہے گا میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہر اس کے مارنے کا جس میں روح ہے پھر ملک الموت پیش خدا آئے گا خدا دریافت کرے گا دراں حالیکہ اس کو علم ہوگا اب کون باقی ہے وہ کہے گا ملک الموت اور حاملان عرش کے سوا اور کوئی باقی نہیں خدا ان سے کہے گا اے حاملان عرش تم بھی مر جاؤ پھر ملک الموت رنجیدہ آئے گا وہ نیچی نظر کئے ہوگا خدا کہے گا اب کون باقی ہے وہ جواب دے گا صرف ملک الموت باقی ہے خدا کہے گا تو بھی مر جا پس وہ بھی مر جائے گا پھر وہ اپنے ید قدرت سے زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا اور فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرا شریک دوسروں کو بناتے تھے کہاں ہیں وہ جو میرے سوا دوسروں کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔

۱۲ـ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله اخبرنی جبرئیل علیه السلام ان ملکا من ملائکة الله کانت له عند الله منزلة عظیمة فعتب علیه فاهبط من السماء الی الارض فاتی ادریس علیه السلام فقال ان لک من الله منزلة فاشفع لی عند ربک فصلی ثلاث لیال لا یفتر وصام ایامها لا یفطر ثم طلب الی الله عز وجل فی السحر فی الملک فقال الملک انک قد اعطیت سؤالک وقد اطلق لی جناحی وانا احب ان اکافیک

فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ ایک فرشتہ کی عند اللہ بڑی عظمت تھی اتفاقاً وہ عتاب میں آگیا اور آسمان سے زمین پر اتر آیا۔ وہ حضرت ادریس کے پاس آیا اور ان سے کہا آپ کی پیش خدا بڑی منزلت ہے آپ اپنے رب سے میری سفارش کیجئے انھوں نے تین راتیں لگاتار نماز پڑھی اور دنوں کو بے افطار روزے رکھے پھر وقت سحر فرشتہ کے لئے دعا کی فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کی دعا قبول ہوئی اور میرے بازو قوی ہوگئے اب میں آپ کو کچھ عوض دینا

فاطلب مني حاجة فقال تريني ملک الموت لعلّي آنس به فانه ليس يهنئني مع ذکره شيء فبسط جناحه ثم قال اركب فصعد به يطلب ملک الموت في السماء الدنيا فقيل له اصعد فاستقبله بين السماء الرابعة والخامسة فقال الملک يا ملک الموت اني اراک قاطبا قال العجب اني تحت ظل العرش حيث امرت ان اقبض روح آدمي بين السماء الرابعة والخامسة فسمع ادريس ع فامتعض فخر من جناح الملک فقبض روحه مکانه قال الله عز وجل ورفعناه مکانا عليا (مجہول)

چاہتا ہوں لہذا اب آپ مجھ سے کچھ طلب کیجیے ادریس نے کہا مجھے ملک الموت کو دکھا دے تاکہ میں اس سے مانوس ہو جاؤں کیونکہ اس کے ذکر کے بعد پھر کوئی چیز مجھے پسند نہیں آتی۔ فرشتہ نے اپنے بازو پھیلا کر ان کو بٹھا لیا اور پرواز کر گیا ملک الموت پہلے آسمان پر نہ ملے کہا گیا اور اوپر جاؤ چوتھے پانچویں آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی فرشتہ نے کہا اے ملک الموت میں نے تم کو ہر جگہ تلاش کیا۔ انھوں نے کہا میں عرش الٰہی کے سایہ تلے رہتا ہوں اب مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ایک آدمی کی روح چوتھے اور پانچویں آسمانوں کے درمیان قبض کروں۔ ادریس نے سنا وہاں کے پیٹ میں درد ہوا اور وہ فرشتہ کے بازو سے گر گئے اور وہیں انکی روح قبض ہو گئی خدا فرماتا ہے ہم نے ان کو ایک بلند مقام پر اٹھا لیا۔

۲۲ ـ عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله الموت الموت الا ولابد من الموت جاء الموت بما فيه جاء بالروح والراحة والكرة المباركة الى جنة عالية لاهل دار الخلود الذين كان لهم سعيهم وفيها رغبتهم وجاء بما فيه بالشقوة والندامة وبالكرة الخاسرة الى نار حامية لاهل دار الغرور الذين كان لهم سعيهم وفيها رغبتهم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے الموت الموت۔ موت سے چارہ نہیں جس بدن میں روح و راحت ہے وہاں موت سے پھر جنت عالیہ کی طرف جانا ہے اور وہ اہل جنت کے لیے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے یہ وہ لوگ ہونگے جن کی کوشش اور رغبت جنت کی طرف ہوگی اور وہ ان لوگوں تک بھی پہنچے گی جو بدبختی اور ندامت والے ہیں یہ وہ لوگ ہونگے جن کو ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے یہ مغرور لوگوں کی جگہ ہے کیونکہ کوشش اور رغبت اسی کے حاصل کرنے کے لئے تھی۔ اور فرمایا جس کے لئے ولایت خدا اور سعادت ثابت ہے اسکے سامنے موت ہوتی ہے اور امید لپیٹ کے پیچھے اور جس کے لئے ولایت شیطان اور شقاوت ہوتی ہے۔ تو امید اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے اور موت پیٹھ کے پیچھے۔ رسول اللہ سے سوال کیا گیا عقلمند مومن کون ہے فرمایا جو موت کا ذکر زیادہ کرے اور اعمال خیر مہیا کرنے میں زیادہ کوشاں ہو

قال وقال اذا استحقت ولاية الله والسعادة جاء الاجل بين العينين وذهب الامل وراء الظهر واذا استحقت ولاية الشيطان والشقاوة جاء الامل بين العينين وذهب الاجل وراء الظهر قال وسئل رسول الله اي المومنين اكيس فقال اكثرهم ذكرا للموت واشدهم له استعدادا (مجہول)

۲۳ ـ قال سمعت علي بن الحسين عليهما السلام يقول

فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے

عجباً كل العجب لمن انكر الموت وهو يرى من يموت كل يوم وليلة والعجب كل العجب لمن انكر النشاة الاخرى وهو يرى نشأة الاولى (حسن)

سخت تعجب ہے اس پر جو منکر موت ہے حالانکہ وہ ہر روز صبح و شام مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور سب سے بڑا تعجب ہے اس پر جو آخرت کی زندگی سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ پیدا ہونے والوں کو دیکھتا ہے۔

۲۴ - قال لي ابو عبد الله عليه السلام يا ابا صالح اذا انت حملت جنازة فكن كانك انت المحمول و كانك سالت ربك الرجوع الى الدنيا ففعل فانظر ماذا تستانف قال ثم قال عجباً لقوم اولهم من اخرهم ثم نودي فيهم الرحيل وهم يلعبون (حسن)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے ابو صالح جب تم کسی کا جنازہ اٹھاؤ تو یہ خیال کرو گویا تم اٹھائے جا رہے ہو اور گویا تم نے خدا سے دعا کی کہ وہ پھر تمہیں دنیا کی طرف پلٹا دے پس اس نے پلٹا دیا ہے تو اب سوچو اپنی زندگی کا آغاز کس طرح کرتا ہے پھر فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر جن کے اول جانے والے پچھلوں کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان منادی جاری ہے کوچ کوچ اور وہ کھیل رہے ہیں

۲۵ - قال امير المومنين عليه السلام ما انزل الموت حق منزلته من عد غداً من اجله قال وقال امير المومنين ما اطال عبد الامل الا اساء العمل وكان يقول لو راى العبد اجله وسرعته اليه لابغض العمل من طلب الدنيا (حسن)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے اپنی موت کا دن آنے والے دن کو شمار کیا اس نے موت کی عزت نہیں کی اور یہ بھی فرمایا۔ امید و آرزو کے طول نے بندوں کے برے اعمال کتنے بڑھا دیے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنی موت کو اور اس کے جلدی آنے کو دیکھ لے تو عمل دنیا سے بیزار ہو جائے

۲۶ - عن ابي جعفر عليه السلام سالته عن لحظة ملك الموت قال اما رايت الناس يكونون جلوساً فتعتريهم السكتة فما يتكلم احد منهم فتلك لحظة ملك الموت حيث يلحظهم (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ملک الموت کے نگاہ کرنے کی کہ جیسے لوگ بیٹھے ہوں اور انہیں سکتہ ہو جائے اور بات کرنے کی قابل نہ رہیں۔ یہ حالت ہوتی ہے جب ملک الموت ان کو دیکھتا ہے۔

۲۷ - عن ابي جعفر عليه السلام قال سالته عن قول الله عزوجل وقيل من راق وظن انه الفراق قال فان ذلك ابن آدم اذا حل به الموت قال هل من طبيب انه الفراق ايقن بمفارقة الاحباء قال والتفت الساق بالساق التفت الدنيا بالاخرة ثم الى ربك يومئذ المساق قال المصير الى رب العالمين (صحيح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام اس آیت کے متعلق کہا جائے گا ایک کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور مرنے والا گمان کرے گا اب فراق کا وقت آ گیا فرمایا حضرت نے یہ وہ وقت ہوگا جب آدمی کے پاس موت آئے گی اور وہ کہے گا کوئی طبیب ہے بچانے والا اور وہ یقین کرے گا مفارقت احبا کا اور اس پر پنڈلی پر پنڈلی چڑھے گی اور دنیا چھوٹے گی اور اپنے رب العالمین کی طرف کوچ ہوگا۔

قلت لابي عبد الله عليه السلام قول الله عز وجل نعد لهم عدا قال ما هو عندك قلت عدد الايام قال ان الآباء والامهات يحصون ذلك لا ولكنه عدد الانفاس

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا ہم شمار کریں گے پورا شمار کرنا فرمایا تم نے کیا سمجھا ہے میں نے کہا عدد ایام فرمایا یہ تو ماں باپ کہا کرتے ہیں اللہ تو سانسوں کا شمار کرنے والا ہے

عن ابي جعفر عليه السلام قال الحياة والموت خلقان من خلق الله فاذا جاء الموت فدخل في انسان لم يدخل في شيء الا وخرجت منه الحيوة (صحیح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حیات و موت خدا کی دو مخلوق ہیں موت انسان میں داخل ہوتی ہے اور اس کے داخل ہونے پر زندگی اس سے باہر نکل جاتی ہے

۳۰ ـ قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الرجل يقول استأثر الله بفلان فقال ذا مكروه فقيل فلان يجود بنفسه فقال لا بأس اما تراه يفتح فاه عند موته مرتين او ثلاثة فذلك حين يجود بها لما يرى من ثواب الله عز وجل وقد كان بها ضنينا (صحیح)

حضرت نے اس شخص سے فرمایا جو کہتا تھا کہ فلاں کو اللہ نے مارا کہ یہ کہنا مکروہ ہے اس نے کہا تو یہ کہا جائے فلاں نے اپنی جان دیدی فرمایا اس میں مضائقہ نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ موت کے وقت اپنا منہ کھول دیتا ہے اور ثواب خدا پر نظر رکھتے ہوئے اس جان کو جس کے دینے میں بخیل تھا اپنے منہ سے نکال دیتا ہے

۳۱ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان قوما مضوا قالوا لنبي لهم ادع لنا ربك يرفع عنا الموت فدعا لهم فرفع الله عنهم الموت فكثروا حتى ضاقت عليهم المنازل وكثر النسل وصار الرجل يطعم اباه وجده وامه وجد جده ويوضيهم ويتعاهدهم فشغلوا عن طلب المعاش فقالوا سل لنا ربك ان يردنا الى حالنا التي كنا عليها فسأل نبيهم ربه فردهم الى حاله (حسن)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ ماضی میں ایک قوم نے اپنے نبی سے کہا آپ دعا کیجئے اللہ ہم سے موت کو اٹھالے۔ نبی نے دعا کی اللہ نے موت کو ان سے اٹھا لیا۔ پس انکی تعداد اتنی بڑھی کہ گھروں میں سمانے کی جگہ نہ رہی نسل بڑھتی ہی چلی گئی۔ اب حال یہ ہو گیا کہ ایک شخص پر لازم ہوا کھانا دینا اپنے باپ دادا ماں دادی اور پر دادی کو اور ان کے متعلق لوگوں سے کہنا سننا انکی دیکھ بھال کی ذمہ داری نتیجہ یہ ہوا کہ کسب معاش سے جاتے رہے۔ اب انھوں نے نبی سے کہا خدا سے دعا کیجئے کہ ہم کو پہلی ہی حالت پر لوٹا دے چنانچہ نبی نے دعا کی اور خدا نے ان کو پہلی حالت پر لوٹا دیا۔

۳۲ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان عيسى بن مريم عليه السلام جاء الى قبر يحيى بن زكريا عليه السلام وكان سأل ربه ان يحييه له فدعاه فاجابه وخرج اليه من القبر فقال له ما تريد مني فقال له اريد تونسني كما كنت في الدنيا فقال له يا عيسى

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ جناب یحییٰ کی قبر پر آئے اور خدا سے دعا کی کہ وہ ان کو زندہ کر دے خدا نے زندہ کر دیا اور وہ قبر سے نکل آئے اور کہنے لگے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں فرمایا وہی انس و محبت جو دنیا میں مجھ سے رکھتے تھے۔ انھوں نے کہا اے عیسیٰ ۔

تعالیٰ لهُ یا عیسیٰ ما سکنت عنی حرارة الموت فترکه فعاد
الی قبره (ضعیف)

۳۳ ـ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان فتیة من
اولاد الملوک بنی اسرائیل کانوا متعبدین وکانت العبادة
فی اولاد ملوک بنی اسرائیل وانهم خرجوا یسیرون
فی البلاد لیعتبروا فمروا بقبر علی ظهر الطریق قد سفی
علیه السافی لیس تبین منه الا رسمه فقالوا لو دعونا الله
الساعة فینشر لنا صاحب هذا القبر فسألناه کیف وجد
طعم الموت فدعوا الله وکان دعاءهم الذی دعوا الله
به انت الهنا یا ربنا لیس لنا اله غیرک والبدیع الدائم
غیر الغافل والحی الذی لا یموت لک فی کل یوم شأن
تعلم کل شئ بغیر تعلیم انشر لنا هذا المیت بقدرتک

فرمایا اے عیسیٰ ابھی تو موت کی حرارت بھی مجھ سے نہیں گئی اس کے
بعد وہ اپنی قبر میں چلے گئے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شاہان بنی اسرائیل میں کچھ
جوان تھے جو عبادت گزار تھے اور اولاد ملوک کی یہ عادت
تھی۔ وہ ایک بار حصول عبرت کے لئے شہروں کی سیر کو نکلے
راستہ میں ایک قبر دیکھی جس پر کسی نے پانی چھڑکا تھا اور اس کا
معمولی سا نشان باقی تھا۔ انھوں نے کہا ہم کو خدا سے دعا کرنی
چاہیے کہ اس صاحب قبر کو زندہ کرکے اٹھا دے تاکہ ہم اس سے
پوچھیں کہ موت کو اس نے کیسا پایا پس انھوں نے خدا سے دعا کی
یا اللہ تو ہمارا رب ہے ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی معبود
نہیں تو نئی سے نئی چیزیں پیدا کرنے والا ہے عالم ہے غافل
نہیں زندہ ہے مرنے والا نہیں ہر روز تیری نئی شان ہے
تو بغیر کسی کی تعلیم کے ہر شے کا جاننے والا ہے اپنی قدرت سے
اس صاحب قبر کو زندہ کردے

قال فخرج من ذلک القبر رجل ابیض الراس واللحیة
ینفض من راسه التراب فزعا شاخصا بصره الی السماء
فقال لهم ما یوقفکم علی قبری فقالوا لنسألک کیف
وجدت طعم الموت فقال لهم لقد مکثت فی قبری
تسعة وتسعین سنة ما ذهب عنی الم الموت وکربه
ولا خرج مرارة طعم الموت من حلقی فقالوا له مت
یوم مت وانت علی ما نری ابیض الراس واللحیة
قال لا ولکن لما سمعت الصیحة اخرج اجتمعت تربة
عظامی الی روحی فنفخت فیه فخرجت فزعا شاخصا
بصری مهطعا الی صوت الداعی فابیض لذلک راسی
ولحیتی (ضعیف)

اس قبر سے ایک شخص نکلا جس کا سر اور داڑھی سفید تھی اور
اس کے سر سے مٹی گر رہی تھی۔ خوف زدہ آسمان کی طرف دیکھ
رہا تھا ان سے کہنے لگا تمہارا اس قبر سے کیا مطلب ہے انھوں
نے کہا ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا اس نے
کہا میں ۹۹ سال سے اس قبر میں ہوں ابھی تک موت کا رنج اور
اس کا کرب دور نہیں ہوا۔ اور نہ موت کی تلخی گئی ہے
انھوں نے کہا مرے تو تم کیسے ہو گیا اس وقت سر اور داڑھی کے بال
سفید تھے اس نے کہا نہیں بلکہ جب میں نے ایک چیخ سنی کہ قبر
سے باہر نکل تو میری ہڈیاں میری روح کے ساتھ جمع ہوگئیں اور
میں ان میں بصورت اصلی بن گیا جب میں نکلا تو خوف مجھ پر طاری تھا
اور میری آنکھیں بھی ہوئی پکارنے والے کی صورت دیکھنا چاہتی
تھیں اس وجہ سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے

۳۴ ـ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال النبی صلعم

حضرت رسول خدا نے فرمایا۔

من اشراط الساعة ان يفشوا الفالج وموت الفجاءة (حسن)

شرائط قیامت میں سے یہ ہے کہ لوگوں پر فالج زیادہ گرے گا اور ناگہانی موت زیادہ ہوگی۔

۳۴۔ قال جاء امير المومنين الى الاشعث بن القيس يعزيه باخ له يقال عبد الرحمن فقال له امير المومنين ان جزعت فحق الرحم اتيت وان صبرت فحق الله اديت ان انت صبرت جرى عليك القضاء وانت محمود وان جزعت جرى عليك القضاء وانت مذموم فقال له الاشعث انا لله وانا اليه راجعون فقال امير المومنين عليه السلام اتدرى ما تاويلها فقال الاشعث لا انت غاية العلم ومنتهاه فقال له اما قولك انا لله فاقرار منك بالملك واما قولك انا اليه راجعون فاقرار منك بالهلاك (مجهول)

امیر المومنین علیہ السلام اشعث ابن قیس کے پاس اس کے بھتیجے کی تعزیت کے لئے گئے آپ نے فرمایا اگر تو نے بیقراری ظاہر کی تو رشتہ داری کا حق ادا کیا اور اگر صبر کیا تو اللہ کا حق ادا کیا اگر صبر کرے گا تو بھی حکم خدا جاری ہوگا مگر تیری تعریف ہوگی اور اگر بے چینی کا اظہار کرے گا حکم خدا تو بھی جاری ہوکر رہے گا مگر تو قابل مذمت ہو جائے گا یہ سنکر اشعث نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا حضرت نے فرمایا تم اس کا مطلب بھی سمجھے اس نے کہا نہیں آپ غایت علم اور انتہائے علم ہیں فرمایا تیرا کہنا انا للہ اقرار ہے خدا کے مالک ہونے کا اور وانا الیہ راجعون اقرار ہے اس کے معبود ہونے کا

۳۵۔ عن امير المومنين عليه السلام قال دعا نبى من الانبياء على قومه فقيل له اسلط عليهم عدوهم فقال لا فقيل له فالجوع فقال لا فقيل له ما تريد فقال موت ذفيف يحزن القلب ويقل العدد فارسل اليهم الطاعون (ضعيف)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نبی نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی۔ اس سے کہا گیا میں ان پر انکے دشمن کو مسلط کرتا ہوں نبی نے کہا نہیں۔ خدا نے کہا پھر بھوک کو مسلط کردوں کہا نہیں۔ خدا نے پوچھا پھر کیا چاہتے ہو۔ کہا پے در پے موت تاکہ ان کا دل محزون ہو اور تعداد گھٹتی جائے پس خدا نے طاعون کو بھیج دیا۔

۳۶۔ قال كان ابو عبد الله عليه السلام يقول عند المصيبة الحمد لله الذى لم يجعل مصيبتى فى دينى والحمد لله الذى لو شاء ان تكون مصيبتى اعظم مما كانت والحمد لله الذى على الامر الذى شاء ان يكون فكان

فرمایا حضرت نے وقت مصیبت کہنا چاہیے حمد ہے اس خدا کی جس نے میری مصیبت کو دین کی مصیبت نہ بنایا اور حمد ہے اس خدا کی جو اگر چاہتا تو اس مصیبت کو اور زیادہ سخت بنا دیتا حمد ہے اس خدا کی کہ جو جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے

۳۷۔ قالوا اتى ابا جعفر عليه السلام القلع ضرس من اضراسه فوضعه فى كفه ثم قال الحمد لله ثم قال يا جعفر اذا انت دفنتنى فادفنه معى ثم مكث بعد حين ثم انقلع ايضاً آخر فوضعه على كفه ثم قال يا جعفر اذا مت فدفنتنى فادفنه معى (ضعيف)

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی ایک داڑھ اکھڑوائی اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا الحمد للہ پھر امام جعفر صادق ع سے فرمایا جب مجھے دفن کرو تو اسے میرے ساتھ دفن کر دینا۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے دوسری داڑھ اکھڑوائی اور ہتھیلی پر رکھ کر امام جعفر صادق علیہ السلام سے پھر ویسا ہی فرمایا۔

۳۸ ـ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم الی قولہ تعملون تکال یعتد السنین ثم بعدد الشہور ثم بعدد الایام ثم بعدد الساعات ثم بعدد النفس فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا فرماتا ہے جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم کو پالے گی آخر آیت تک پھر فرمایا برس شمار کیے جاتے ہیں پھر مہینے پھر دن پھر گھنٹے پھر سانس پس جب موت آتی ہے تو نہ ایک گھڑی آگے بڑھتے ہیں نہ ایک گھڑی پیچھے جاتے ہیں۔

۳۹ ـ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ امراۃ حین مات عثمان بن مظعون وھی تقول ھنیئاً لک یا ابا السائب الجنۃ فقال النبی صلعم وما علمک حسبک ان تقولی کان یحب اللہ ورسولہ فلما مات ابراھیم بن رسول اللہ ھملت عین رسول اللہ بالدموع ثم قال النبی تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول ما یسخط الرب وانا بک یا ابراھیم لمحزونون ثم رای النبی فی قبرہ خللاً فسواھا بیدہ ثم قال اذا عمل احدکم عملاً فلیتقن ثم قال الحق بسلفک الصالح عثمان بن مظعون (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ عثمان بن مظعون کے مرنے پر حضرت رسولخدا نے ایک عورت کو کہتے سنا اے ابو السائب تمہیں جنت مبارک ہو حضرت نے فرمایا تجھے اس کا علم نہیں ہاں تجھے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا تھا۔ جب ابراہیم ابن رسول کا انتقال ہوا تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ نے فرمایا آنکھیں روتی ہیں اور قلب محزون ہوتا ہے ایسی بات نہ کہی جائے جو خدا کے غضب کا باعث ہو اے ابراہیم ہم تمہاری موت پر محزون ہیں پھر آنحضرت نے انکی قبر میں شگاف دیکھا تو اپنے ہاتھ سے قبر کو صاف کیا اور فرمایا جب تم کوئی عمل کرو تو یقین کے ساتھ کرو، پھر فرمایا اے ابراہیم جا ملو صالح بزرگ عثمان بن مظعون سے

۴۰ ـ قال کتب الی ابی جعفر رجل یشکو الیہ مصابہ بولدہ وشدۃ ما یدخلہ فقال وکتب الیہ اما علمت ان اللہ عز وجل یختار من مال المومن ومن ولدہ انفسہ لیاجرہ علی ذلک (مج)

امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک شخص نے اپنے بیٹے کے مرنے اور اپنے شدت غم کا حال لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا اللہ تو مومن کے مال اور اولاد سے جو زیادہ اچھا ہوتا ہے اسی کو انتخاب کرتا ہے تاکہ وہ اس کے لیے باعث اجر ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصّلوٰۃ

باب ۱
فضیلت نماز

۱۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن افضل ما یتقرب بہ العباد الی ربھم و احبّ ذلک الی اللہ عزّ وجلّ ما ھو فقال ما اعلم شیئاً بعد المعرفۃ افضل من ھذہ الصلوٰۃ الا تری ان العبد الصالح عیسی بن مریم علیہ السلام قال و اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ بندوں کو اپنے رب سے زیادہ قریب کرنے والی اور خدا کے نزدیک زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا فرمایا معرفت کے بعد نماز ہے کیا تم نہیں جانتے کہ عبد صالح حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے جب تک زندہ ہوں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول احب الاعمال الی اللہ عزّ وجلّ الصلوٰۃ وھی آخر وصایا الانبیاء علیھم السلام فما احسن الرجل یغتسل او یتوضا فیسبغ الوضوء ثم یتنحی حیث لا یراہ انیس فیشرف علیہ و ھو راکع او ساجد ان العبد اذا سجد فاطال السجود نادی ابلیس یا ویلہ اطاع وعصیت وسجد وابیت (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل نماز ہے اور وہ انبیا علیہم السلام کی آخری وصیت ہے کیا اچھا ہے وہ شخص جو غسل کرے یا وضو کرے اور پھر الگ جا کر کسی گوشہ میں رکوع و سجود کرے اور کوئی دوست اس کو دیکھ نہ رہا ہو۔ جب بندہ سجدہ کو طول دیتا ہے تو شیطان کہتا ہے میرے لئے ہلاکت ہو اس نے خدا کی اطاعت کی اور میں نے معصیت کی اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا

۳۔ سمعت الرضا علیہ السلام یقول اقرب ما یکون العبد من اللہ عزّ وجلّ وھو ساجد وذلک قولہ عزّ وجلّ واسجد واقترب (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ بندہ کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والا اس کا سجدہ کرنا ہے جیسا کہ فرمایا ہے سجدہ کرو اور قربت حاصل کرو۔

۴ - سمعتُ اباعبدالله علیه السلام یقول اذا قام المصلّی الی الصّلوٰة نزلت الیه الرحمة من اعنان السّماء الی اعنان الارض وحفّت به الملائکة ونادیٰ ملک لو یعلم هذا المصلّی ما فی الصّلوٰة ما انفتل (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر اطراف آسمان سے زمین کے اطراف تک رحمت خدا نازل ہوتی ہے اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اگر یہ مصلّی جان لیتا کہ نماز کا ثواب کیا ہے تو وہ نماز کو ترک نہ کرتا

۵ - عن ابی جعفر علیه السّلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله اذا قام العبد المؤمن فی صلوٰته نظر الله الیه او قال اقبل الله علیه حتی ینصرف واظلّته الرحمة من فوق راسه الی افق السّماء والملائکة تحفّه من حوله الی افق السّماء ووکّل الله ملکاً قائماً علی راسه یقول ایها المصلّی لو تعلم من ینظر الیک ومن تناجی ما التفت ولا زلت من موضعک ابداً (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی بندہ مومن اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اسکی طرف نظر کرتا ہے یا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہے اس کے سر پر افق سما تک رحمت الٰہی سایہ فگن رہتی ہے اور ملائکہ اس کے گرد رہتے ہیں افق آسمان تک اور اللہ ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے جو اس کے سرہانے کھڑا کہتا ہے اے مصلّی اگر تو جان لیتا کہ کون تیری طرف دیکھ رہا ہے اور کس سے تو مناجات کر رہا ہے تو تو کبھی کسی کی طرف نہ متوجہ ہوتا اور نہ جگہ سے ہٹتا۔

۶ - عن ابی الحسن الرضا علیه السّلام انه قال الصلوٰة قربان کل تقی

فرمایا نماز ہر پرہیزگار کے لئے زیادہ باعث قرب ہے

۷ - قال ابو عبدالله علیه السلام صلوٰة فریضة خیر من عشرین حجّة وحجّة خیر من بیت مملوّ ذهباً یتصدق منه حتی یفنیٰ (ضعیف)

فرمایا نماز فریضہ بیس حج سے بہتر ہے اور ایک حج بہتر ہے اس گھر سے جو سونے سے بھرا ہوا ہو اور وہ سب راہ خدا میں دیدیا جائے

۸ - عن ابی عبدالله علیه السّلام قال مرّ بالنبی ص رجل وهو یعالج بعض حجراته فقال یا رسول الله الا اکفیک فقال شانک فلما فرغ قال رسول الله حاجتک قال الجنة فاطرق رسول الله ثم قال نعم فلما ولّی قال له یا عبدالله اعنّا بطول السجود

فرمایا حضرت رسولِ خدا کے پاس سے گزرا وہ شخص جس نے بعض ازواج کا علاج کیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میری حذمات ٹھیک ہوگئیں فرمایا ٹھیک ہیں۔ جب وہ فارغ ہوکر چلنے لگا تو آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا جنت حضرت نے سر جھکا لیا پھر فرمایا ہاں اے بندہ خدا ہم مدد کرتے ہیں طول سجدہ کے ساتھ۔

۹ - عن ابی عبدالله علیه السّلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله مثل الصلوٰة مثل عمود الفسطاط اذا ثبت العمود نفعت الاطناب والاوتاد والغشاء واذا انکسر العمود لم ینفع طنب ولا وتد ولا غشاء (مجہول)

فرمایا حضرت رسولِ خدا نے نماز کی مثال ستون خیمہ کی ہے جب تک ستون قائم ہے رسیاں اور میخیں اور پردوں سے فائدہ ہے اور جب ستون گر گیا پھر یہ سب بیکار ہیں

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ ان الحسنات یذھبن السیئات قال صلوٰۃ المؤمن باللیل تذھب بما عمل من ذنب بالنھار (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق حسنات گناہوں کو کھا جاتے ہیں فرمایا نماز جو مرد مومن رات کو پڑھتا ہے وہ اس کے دن کے گناہوں کو دور کر دیتی ہے

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من قبل منہ صلوٰۃ واحدۃ لم یعذبہ ومن قبل منہ حسنۃ لم یعذبہ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ نے جس کی ایک نماز قبول ہوگئی اس پر عذاب نہ ہوگا اور جس کی ایک نیکی قبول ہوئی اس پر بھی نہیں

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من صلی رکعتین یعلم ما یقول فیہا انصرف ولیس بینہ وبین اللہ ذنب (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو دو رکعت نماز پڑھے اور جو کہتا ہو اس کو جانتا بھی ہو تو اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے گا۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الصلوٰۃ میزان من وفی استوفی (ضعیف)

فرمایا حضرت رسولخدا نے نماز ایک ترازو ہے جس نے پورا رکھا پورا پایا

باب ۲
نماز کی حفاظت کرنے والا اور ضائع کرنے والا

۱۔ عن ابان بن تغلب قال کنت صلیت خلف ابی عبد اللہ علیہ السلام بالمزدلفۃ فلما انصرف التفت الیّ و قال یا ابان الصلوٰۃ الخمس المفروضات من اقام حدودھن وحافظ علی مواقیتھن لقی اللہ یوم القیامۃ ولہ عندہ عھد یدخل بہ الجنۃ ومن لم یقم حدودھن ولم یحافظ علی مواقیتھن لقی اللہ ولا عھد لہ ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہ (صحیح)

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں مزدلفہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا جب حضرت وہاں سے لوٹے تو مجھ سے فرمایا اے ابان پانچ نمازیں فرض ہیں جو ان کے حدود کو قائم رکھتا ہے اور ان کے وقتوں کی حفاظت کرتا ہے وہ روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ایک معاہدہ اللہ کے ساتھ ہوگا اور خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جس نے حدود کا لحاظ نہیں رکھا اور نمازوں کے اوقات کی نگہداشت نہیں کی تو اللہ کے ساتھ اس کا کوئی معاہدہ نہیں چاہے گا عذاب کرے گا اور چاہے گا بخشے گا

۲۔ عن ابان بن تغلب قال صلیت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام بمزدلفۃ فلما انصرف اقام الصلوٰۃ

ابان بن تغلب نے کہا میں مزدلفہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہاں سے چلنے لگے تو آپ نماز پڑھی

فصلی عشاء الآخرة لم یرکع بینهما ثم صلیت معه بعد ذلک سنة فصلی المغرب ثم قام فتنفل بأربع رکعات ثم قام فصلی العشاء الآخرة ثم التفت الی فقال یا ابان هذه الصلوٰة الخمس المفروضات من اقامهن وحافظ علی مواقیتهن لقی الله یوم القیامة وله عنده عهد یدخله به الجنة ومن لم یصلهن لمواقیتهن ولم یحافظ علیهن فذاک الیه ان شاء غفر له وان شاء عذبه (صحیح)

پھر آپ نے نماز عشا پڑھی اور ان کے درمیان تاخیر نہ کی۔ اس کے بعد میں ایک سال تک میں حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا رہا۔ آپ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ پڑھتے تھے پھر نماز عشا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا اے ابان یہ ہیں پانچ واجب نمازیں جس نے ان کو قائم کیا اور ان کے وقت کی حفاظت کی جب روز قیامت خدا سے ملے گا تو داخل جنت ہوگا اور جو ایسا نہ کرے گا تو اللہ کو اختیار ہے چاہے عذاب دے یا بخش دے

۳- عن ابی عبد الله علیه السلام قال قیل له وانا حاضر الرجل یکون فی صلوٰته خالیاً فیدخله العجب فقال اذا کان اول صلوٰته بنیة یرید بها ربه فلا یضره ما دخله بعد ذلک فلیمض فی صلوٰته ولیخس الشیطان (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جو نماز میں مشغول ہو اور شیطانی وسوسہ اس کے دل میں داخل ہو کہ اگر اول نماز میں پر خلوص نیت ہو اور خالصاً للہ ہو تو اپنی نماز جاری رکھے اور شیطان کو دھتکار دے

۴- قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول کل سهو فی الصلوٰة یطرح منها غیر ان الله یتم بالنوافل ان اول ما یحاسب به العبد الصلوٰة فان قبلت قبل ما سواها ان الصلوٰة اذا ارتفعت فی غیر وقتها بغیر حدودها رجعت الی صاحبها وهی سوداء مظلمة تقول ضیعتنی ضیعک الله (موثق)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہر سہو جو نماز میں ہو وہ اس سے نکال لیا جائے گا سوائے اس سہو کے جسے اللہ نوافل سے پورا کر دے بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب کیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ قبول ہو جائے گی تو بقیہ اعمال بھی قبول ہو جائیں گے جو نماز ناوقت اور خلاف شرائط پڑھائی جائے گی وہ اپنے صاحب کے پاس سیاہ رنگ میں تاریکی سے بھری ہوئی آئے گی اور کہے گی تو نے مجھے ضائع کیا اللہ تجھے ضائع کرے

۵- قال سألت عبداً صالحاً علیه السلام عن قول الله عز وجل الذین هم عن صلوٰتهم ساهون قال هو التضییع (مجهول)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو لوگ اپنی نماز کے لیے ساہون ہیں فرمایا یعنی ضائع کرنے والے ہیں

۶- عن ابی جعفر علیه السلام قال بینا رسول الله جالس فی المسجد اذ دخل رجل فقام یصلی فلم یتم رکوعه وسجوده فقال رسول الله صلی الله علیه وآله نقر کنقر الغراب لئن مات هذا وهکذا صلوٰته لیموتن وهو علی غیر دینی (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی ناقص رکوع و سجود سے حضرت نے فرمایا اس نے کوے کی طرح ٹھونگ ماردی اگر یہ مر گیا اور اس کی نماز اسی طرح کی ہے تو یہ میرے دین پر نہیں مرے گا

۷- عن ابی جعفر علیه السلام قال لا تتهاون بصلوٰتک فان النبی صلی الله علیه وآله قال عند موته لیس منی

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اپنی نماز میں سستی نہ کرو رسول اللہ نے مرتے وقت فرمایا وہ شخص مجھ سے نہیں ہے

نوٹ آگے سلسلہ صفحہ ۲۳۳ سے ملتا ہے

نماز کے فائدے

چونکہ کتابت میں غلطی سے ص ۲۳۱ و ص ۲۳۲ خالی چھوٹ گئے تھے۔ پوری کتاب لکھی جانے کے بعد جب تقسیم کے وقت پتہ چلا تو احادیث کا سلسلہ
لانا دشوار ہو گیا لہذا مجبوراً ان دو صفحوں کو پر کرنے کے لیے یہ مضمون درج کیا جا رہا ہے ناظرین کو چاہیے کہ احادیث کا سلسلہ
ص ۲۳۰ کے بعد ص ۲۳۳ سے ملائیں۔

نماز فروع دین میں سب سے پہلا فریضہ ہے اور قدرت نے اس کو ایسا ضروری سمجھا ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں کیا۔
سفر میں نہ حضر میں نہ بیماری میں نہ دشواری میں حتی جنگ میں بھی جب چکا چک تلوار چل رہی ہو اور گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہو
اس اہمیت سے واضح ہوتا ہے کہ اس فریضہ میں انسان کے لیے بیشمار فوائد ہیں ورنہ شریعت کو اس سختی سے پابند بنانے کی ضرورت
پیش نہ آتی

یہ تمام عبادات سے زیادہ عبد کو اپنے معبود سے زیادہ قریب کرنے والی عبادت ہے بشرطیکہ پورے شرائط کے ساتھ بجا لائی
جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّ الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نماز تمام برائیوں سے انسان کو روکنے والی ہے۔ اور یہ اسی
وقت ہو سکتا ہے جبکہ نمازی نماز کو نماز سمجھ کر پڑھے اگر وہ بدکاریوں سے اپنے کو نہیں بچاتا تو نماز اس کے لیے ذریعہ نجات نہیں
ہو سکتی۔

حضرت رسولخدا نے کہ نماز دین کا ستون ہے اگر بارگاہ باری میں یہ قبول ہو گئی تو تمام عبادتیں قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ رد
کر دی گئی تو تمام عبادتیں رد کر دی جائیں گی۔ سمجھنا چاہیے کہ جب تمام عبادتوں کا قبول ہونا نماز کے قبول ہونے پر منحصر ہے تو
ضرور اس میں کوئی خاص بات ہے اور وہ یہی ہے کہ نماز سے زیادہ عبدیت کا اظہار اور کسی عبادت سے نہیں ہوتا۔

ارکان نماز میں عاجزی اور انکساری ذلت و خواری کے تمام پہلو مضمر ہیں۔ انسان پہلے کھڑے ہو کر۔ پھر جھک کر پھر خاک
ہی جبین نیاز کو رکھ کر اپنے معبود کے سامنے اپنی عاجزی اور فروتنی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اسکی تسبیح
تقدیس کرتا ہے۔ ایک دن کم سے کم پانچ بار اس کو اپنے تئیں بارگاہ باری میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے
اور اپنی نجات کے لئے دعا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پاک و پاکیزہ رہنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ کو دیکھئے کہ اس نے اپنی بارگاہ قدس و جلال میں بار بار اپنے بندوں کو حاضر ہونے کا موقع دیا ہے۔ کسی وقت
کی قید نہیں اسکی بارگاہ میں حاضری کا کوئی خاص لباس نہیں اس کے در پر کوئی دربان و چوکیدار نہیں جس وقت بندہ چاہے
اسکی بارگاہ میں چلا آئے اور چاہے کیسا ہی گناہ کیا ہو اپنی ندامت کا اظہار کر کے معافی مانگ لے آئندہ گناہ کرنے سے توبہ کر لے
وہ سب کو بخش دے گا۔ اس کے خزانہ عامرہ میں کوئی کمی نہیں اس ذات میں بخل نہیں طلب حاجت کے لئے کوئی شرط نہیں بندہ جبکہ
چاہے مانگ لے جب چاہے مانگ لے جس حالت میں ہو مانگ لے جہاں کہیں ہو مانگ لے جتنا چاہے مانگ لے شرم کی ضرورت نہیں
اس نے وعدہ کیا ہے جو تم مانگو گے میں دوں گا۔ اس کا دینا بندوں کا سا دینا نہیں کہ بار بار مانگنے سے اکتا جاتے ہیں وہ اکتاتا نہیں

بلکہ وہ نہ مانگنے والوں سے ناخوش ہوتا ہے

وہ جانتا ہے کہ اس کے بندے گناہوں سے دور رہیں ان کے نفس میں کثافت پیدا نہ ہو۔ دنیوی معاملات میں مشغول ہونے سے جو گناہ ان سے صادر ہوں اور ان کا نفس زنگ آلود ہو جائے تو وہ جلد از جلد میرے سامنے معافی مانگیں میں بخش کر پھر ان کے نفسوں کو صاف ستھرا بنا دونگا اور جو زنگ آگیا ہے اسے دور کر دونگا اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس نے نماز کو واجب کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ رات میں جو گناہ ہوئے ہوں دن نکلنے سے پہلے وہ صبح کی نماز کے بعد مجھ سے معافی مانگ لے۔ اگر صبح کے بعد زوال آفتاب تک گناہ ہوں تو ظہر کی نماز کے بعد میرے سامنے توبہ کر لے اور اگر دوپہر سے سہ پہر تک گناہ کئے ہوں تو نماز عصر کے بعد بخشش کی دعا مانگے پھر مغرب و عشا کے بعد طلب امرزش کرے۔ اس صورت میں نہ تو اس کے گناہ جمع ہونگے اور نہ اس کا نفس اتنا کثیف ہوگا کہ وہ مجھ سے دور ہو کر میرے عذاب کا مستحق بن جائے۔ غور کرو کس قدر بدبخت ہے وہ انسان جو خدا کی اس رحمت و رعایت بے پایاں سے فائدہ اٹھانا نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں ہم کو عطا فرمائی ہیں۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنی تمام کائنات کو ہمارے قدموں پر ڈال دیا ہے۔ ذرہ سے لیکر آفتاب تک قطرہ سے لے کر سمندر تک غرض یہ کہ آسمان و زمین کی جتنی مخلوق ہے ہر وقت ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہے تو کیا ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم اس کی بارگاہ میں بار بار شکریہ ادا کریں اس کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کریں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اپنی دینی اور دنیوی حاجتیں طلب کریں۔ خدا کے نزدیک ان تمام باتوں کے لئے بہترین طریقہ نماز ہے۔ پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا اسے کیا حق ہے کہ وہ خدا کے سامنے اپنی کوئی حاجت پیش کرے۔ اسے شرم آنی چاہیئے کہ وہ کیسا سرکش اور نافرمان بندہ ہے کہ اپنے خالق، اپنے رازق اپنے کارساز اور منعم حقیقی کے سامنے سر جھکانا نہیں چاہتا۔ دنیا والے ذرا سا احسان اس کے ساتھ کر گزرتے ہیں تو انسان ان کا کیسا رہین منت ہوتا ہے کس کس طرح ان کا شکر گزار ہوتا ہے لیکن بے شمار نعمتیں دینے والے خدا کے سامنے سجدہ کرنے کو اس کا دل نہیں چاہتا۔ کیا انسانیت اسی کا نام ہے کیا عقل انسانی کا یہی تقاضا ہے کیا اسے ایک دن خدا کے سامنے نہیں جانا۔ کیا اپنی اس نافرمانی ناحق شناسی کی سزا سے وہ بے خوف ہو چکا ہے

انسان کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ عبث و بیکار تو نہیں پیدا کیا گیا حکیم مطلق نے اسے بنا کر کھیل تو نہیں کھیلا۔ ضرور اس کی خلقت کی کوئی غرض و غایت ہے یہ غرض خدا نے خود بتا دی ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے)۔ جو کام خدا کے احکام کے مطابق اور اس کی مرضی کے موافق ہو وہی عبادت ہے اور ہر کام اس کی مرضی کے مطابق اسی وقت ہوگا جب اس کا بندہ بن کر انجام دے گا نہ کہ نمرود و فرعون و شداد بنکر اور اس کی بندگی کے اعلان و اظہار کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ کیونکہ جتنے عجز و نیاز کے طریقے ہیں وہ سب اس میں ہیں پس جو نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے کو بندگی کے دائرہ سے خارج کر لیتا ہے پس جب بندہ ہی نہ رہا تو کوئی عمل خیر کیا وہ بارگاہ ایزدی میں کیوں قبول ہونے لگا

انسان کا فرض صرف اسی حد پر ختم نہیں ہو جاتا کہ وہ اچھا کھائے پیئے اچھے مکانوں میں رہے اولاد پیدا کرے اور دولت جمع کرے۔ تو چند روزہ معاش ہیں اصلی فرض تو زاد آخرت مہیا کرنا ہے اور اس کا پیش خیمہ نماز ہے

من استخف بصلوٰته ولیس منی من شرب مسکراً لا یرد علیّ الحوض لا واللہ (حسن)

جس نے نماز کو حقیر جانا اور مجھ سے نہیں ہے جو نشہ والی چیز پیے واللہ ایسا شخص حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا یزال الشیطان ذعراً من المومن ما حافظ علی صلوات الخمس فاذا ضیعهن تجرأ علیه فادخله فی العظائم (ضعیف)

حضرت رسول خدا نے فرمایا شیطان ہمیشہ اس مومن سے خوف زدہ رہتا ہے جو نماز پنجگانہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو ان کو ضائع کرتا ہے اس پر جری ہو جاتا ہے اس کو بڑے بڑے گناہوں میں داخل کر دیتا ہے

۹۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام واللہ انه لیاتی علی الرجل خمسون سنة وما قبل اللہ منه صلوٰة واحدة فای شیء اشد من هذا واللہ انکم لتعرفون من جیرانکم واصحابکم من لو کان یصلی لبعضکم ما قبلها منه لاستخفافه بها ان اللہ لا یقبل الا الحسن فکیف یقبل ما یستخف به (صحیح)

فرمایا حضرت نے واللہ اگر پچاس برس کسی کے ایسے گزر جائیں کہ اس کی ایک نماز بھی قبول نہ ہو تو اس سے زیادہ سخت بات کیا ہوگی تم اپنے پردیسیوں اور ساتھیوں میں سے ایسے شخص کو جانتے ہو جو دوسرے کے لئے نماز پڑھتا ہے مگر نماز کو حقیر جاننے کی وجہ سے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تو انہی نمازوں کو قبول کرتا ہے جو احسن طریقے سے انجام دی گئی ہوں نہ انہیں جو استخفافاً ادا کی گئی ہوں۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا قام العبد فی الصلوٰة فخفف صلوٰته قال اللہ تبارک وتعالی لملائکته اما ترون الی عبدی کانه یری ان قضاء حوائجه بید غیری اما یعلم ان قضاء حوائجه بیدی (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے اور نماز کو حقیر جان کر شرائط بجا نہیں لاتا تو خدا ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم میرے اس بندہ کو نہیں دیکھتے گویا وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ اسکی حاجتوں کا پورا کرنا میرے غیر کے ہاتھوں میں ہے وہ نہیں جانتا کہ اسکی حاجتوں کا پورا کرنا میرے ہاتھ میں ہے

۱۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا ادی الرجل صلوٰة واحدة تامة قبلت جمیع صلوٰته وان کن غیر تامات وان افسدها کلها لم یقبل شیء منها ولم یحسب له نافلة ولا فریضة وانما یقبل النافلة بعد قبول الفریضة واذا لم یؤد الرجل الفریضة لم یقبل منه النافلة وانما جعلت النافلة لیتم بها ما افسد من الفریضة (صحیح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب کوئی ایک نماز پوری طرح پڑھے تو اس کی اور نمازیں قبول ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ ناقص ہی ہوں اور ایک نماز صحیح نہیں ہوتی تو پھر کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ پھر نافلہ کسی شمار میں آتی ہیں نہ فریضہ نافلہ کی قبولیت منحصر ہے فریضہ کی قبولیت پر اگر فریضہ مقبول نہیں تو نافلہ بھی نہیں۔ نافلہ سے تو وہ کمی پوری کی جاتی ہے جو فریضہ میں رہ جائے۔

۱۲۔ قال سألت ابا جعفرؑ عن قول اللہ عز وجل الذین هم علی صلوٰتهم یحافظون قال هی الفریضة قلت

میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا وہ لوگ کہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں فرمایا اس سے مراد نماز فریضہ

قلت الذین ہم علی صلوتہم دائمون قال ہی النافلۃ (صحیح)

میں نے کہا اور اس آیت میں کون نماز مراد ہے فرمایا نماز نافلہ

۱۳ - قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام قول اللہ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً قال کتاباً ثابتاً ان عجلت قلیلاً او اخرت قلیلاً بالذی یضرک مالم تضیع تلک الاضاعۃ قال اللہ عزوجل یقول لقوم اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات سوف یلقون غیاً (صحیح)

میں نے پوچھا اس آیت میں کتاب موقوت سے کیا مراد ہے فرمایا نماز فریضہ ثابت ہے اور اس کے لئے وقت مقرر ہے اگر وقت سے پہلے پڑھی یا وقت معین سے تاخیر کردی تو یہ نقصان رساں تب تک وہ نقصان دہ نہ ہو۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے انھوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوات کی پیروی کی ا عنقریب گمراہی سے ملنے والے ہیں۔

۱۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ایما مومن حافظ علی الصلوٰۃ المفروضۃ فصلاہا لوقتہا فلیس ہذا من الغافلین (مرسل)

فرمایا جو بندہ مومن واجب نماز کی حفاظت کرے اور اس وقت پر پڑھے تو وہ غافلین میں سے نہیں ہے

۱۵ - قال ابوالحسن علیہ السلام انہ لما حضر ابی الوفاۃ قال لی یا بنی انہ لا ینال شفاعتنا من استخف بالصلوٰۃ (صحیح)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب میرے والد کی موت کا وقت قریب آیا تو فرمایا بیٹا جو نماز کو حقیر سمجھے گا وہ ہماری شفاعت حاصل نہیں کر پائے گا

۱۶ - عن ابی جعفر عن ابیہ علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لکل شیء وجہ ووجہ دینکم الصلوٰۃ فلا یشینن احدکم ولکل شیء انف وانف الصلوٰۃ التکبیر (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے ہر شے کا ایک چہرہ ہوتا ہے تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے پس چاہئے کہ تم میں کوئی اپنے دین کے چہرہ کو عیب دار نہ کرے اور ہر شے کی ایک ناک ہوتی ہے اور نماز کی ناک تکبیر ہے

باب ۳

فرض الصلوٰۃ

۱ - قال سألت ابا جعفر علیہ السلام عما فرض اللہ من الصلوٰۃ فقال خمس فی اللیل والنہار فقلت ہل سماہن اللہ وبینہن فی کتابہ فقال نعم قال اللہ تعالی اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل اربع صلوٰۃ ودلوکہا زوالہا ففیما بین دلوک الشمس الی غسق اللیل ہو انتصافہ ثم قال وقرآن الفجر کان مشہوداً

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کتنی نمازیں واجب ہیں فرمایا پانچ دن اور رات میں میں نے کہا کیا اللہ نے ان کا نام رکھا ہے اور اپنی کتاب میں ان کو بیان کیا ہے فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نماز پڑھو دلوک شمس سے غسق لیل تک پس دلوک سے مراد ہے زوال شمس اور جو زوال سے غسق لیل یعنی نصف شب کا وقت ہے اور صبح کی نماز جو گواہ ہے گی

ة الخامسة وقال الله في ذلك اقم الصلوة طرفي
النهار وطرفاه المغرب والغداة وزلفا من الليل وهي
صلوة العشاء الآخرة وقال الله تعالى حافظوا على الصلوات و
الصلوة الوسطى وهي صلوة الظهر وهي اول صلوة صلاها
رسول الله وهي وسط النهار ووسط صلوتين بالنهار
صلوة الغداة وصلوة العصر وفي بعض القراءة حافظوا
على الصلوات والصلوة الوسطى صلوة العصر وقوموا
لله قانتين قال نزلت هذه الآية يوم الجمعة ورسول
الله صلى الله عليه وآله في سفر فقنت فيها رسول الله
صلى الله عليه وآله وتركها على حالها في السفر والحضر
واضاف للمقيم ركعتين وانما وضعت الركعتان اللتان
اضافهما النبي يوم الجمعة للمقيم لمكان الخطبتين مع
الامام فمن صلى يوم الجمعة في غير جماعة فليصلها
اربع ركعات كصلوة الظهر في ساير الايام (صحيح)

- قال قال ابوجعفر عليه السلام فرض الله الصلوة
وسن رسول الله عشرة اوجه صلوة الحضر والسفر و
صلوة الخوف على ثلاثة اوجه وصلوة الكسوف للشمس والقمر
وصلوة العيدين وصلوة الاستسقاء والصلوة على الميت (صحيح)

۴ - عن ابي جعفر عليه السلام في قول الله عزوجل ان
الصلوة كانت على المومنين كتابا موقوتا اي موجوبا (صحيح)

- قال سئلت اباجعفر عن الفرض في الصلوة قال الوقت
والطهور والقبلة والتوجه والركوع والسجود والدعاء
قلت ما سوى ذلك قال سنة في فريضة (صحيح)

۶ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال للصلوة اربعة
آلاف حد وفي رواية اخرى للصلوة اربعة آلاف باب
(حسن)

یہ پانچویں نماز ہے اور فرمایا ہے نماز پڑھو دن کے دو طرفوں میں
اور وہ دو طرفیں مغرب کی نماز اور صبح کی نماز ہے اور تاریکی شب
سے مراد ہے نماز عشا اور اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کی حفاظت
کرو اور صلوٰۃ وسطیٰ کی اور وہ نماز ظہر ہے اور وہ اول
نماز ہے جو رسول اللہ نے دن کے درمیان پڑھی اور دن میں
دو نمازوں کے درمیان صلوٰۃ صبح اور صلوٰۃ عصر ہے اور اس
آیت کی ایک قراءت میں صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد صلوٰۃ عصر ہے
اور آیہ قوموا للہ قانتین روز جمعہ نازل ہوئی جبکہ حضور سفر
میں تھے آپ نے اس میں قنوت پڑھا اور اس کو سفر و حضر میں
بدستور باقی رکھا اور روز جمعہ مقیم کے لئے دو رکعت کا اضافہ
کیا اور حضور نے ان دو رکعتوں کا اضافہ ان دو خطبوں
کی جگہ کیا ہے جو امام کے ساتھ نماز جمعہ میں ہوتے ہیں پس جو کوئی
بغیر جماعت کے نماز ظہر پڑھے تو اس کو چار رکعت اسی طرح
پڑھنی چاہئیں جیسے ہر روز ظہر میں پڑھتا ہے

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض قرار دیا اور رسول اللہ نے
اپنی سنت بنایا دس نمازوں کو پانچ حضر میں پانچ سفر میں اور ایک صلوٰۃ
خوف تین صورتوں میں اور کسوف آفتاب اور خسوف قمر کی نماز اور
نماز عیدین اور استسقا اور نماز میت

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق کہ نماز فریضہ
واجبہ ہے

حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا گیا نماز میں کیا کیا فرض ہے
فرمایا وقت کی پہچان۔ طہارت۔ قبلہ کا رخ۔ توجہ خاطر۔ رکوع و
سجدہ اور حمد و سورہ کی قرائت اور حمد و سورہ کی قراءت۔
راوی نے کہا اور ماسوا اس کے فرمایا وہ فریضہ کے علاوہ سنت ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نماز کے حدود یعنی متعلقات چار ہزار
یعنی بکثرت ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ چار ہزار ابواب ہیں
اس کے آسمان پر بلند ہونے کے لئے یعنی بکثرت ثواب ہے۔

۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال عشرۃ رکعات رکعتان من الظہر ورکعتان من العصر ورکعتا الصبح ورکعتا المغرب ورکعتا العشاء الآخرۃ لا یجوز الوہم فیہن من وہم فی شیء منہن استقبل الصلوٰۃ استقبالاً وہی الصلوٰۃ التی فرضہا اللہ عزوجل علی المومنین فی القرآن وفوض الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فزاد النبی فی الصلوٰۃ سبع رکعات وہی سنۃ لیس فیہن قراءۃ انما ہو تسبیح وتہلیل وتکبیر ودعاء فالوہم انما یکون فیہن فزاد رسول اللہ فی صلوٰۃ المقیم غیر المسافر رکعتین فی الظہر والعصر والعشاء الآخرۃ ورکعۃ فی المغرب للمقیم والمسافر (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے دس رکعتیں ہیں دو ظہر کی دو عصر کی دو صبح کی اور دو مغرب کی اور دو عشا کی۔ ان اول کی دو دو رکعتوں میں شک نہ چاہیئے جس کو ان دو رکعتوں میں شک واقع ہو وہ نماز دوبارہ پڑھے یہ وہ رکعات ہیں کہ اللہ نے مومنین پر فرض فرمایا ہے اور قرآن میں انہی کا ذکر ہے اور رسول خدا کو اختیار دیا حضرت نے سات رکعتیں اور بڑھا دیں۔ یہ سنت رسول ہیں ان میں حمد و سورہ کی قراءت نہیں بلکہ تسبیح و تہلیل و تکبیر و دعا ہے ان میں شک ہو تو تدارک ہو سکتا ہے یہ سترہ رکعتیں مقیم کے لئے ہیں مسافر کے لئے نہیں۔ یہ اضافی سات رکعتیں یوں ہیں ظہر و عصر و عشا میں دو دو اور مغرب میں ایک۔ مغرب کی تین رکعتیں مقیم و مسافر دونوں کے لئے ہیں۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصلوٰۃ ثلاثۃ اثلاث ثلث طہور وثلث رکوع وثلث سجود (صحیح)

فرمایا نماز میں تین چیزیں ہیں طہارت۔ رکوع و سجود

باب ۴ (الف)

اوقات نماز کا اول وسط و آخر

۱۔ عن زرارۃ قال کنت قاعداً عند ابی عبد اللہ علیہ السلام انا وحمران بن اعین فقال حمران ما تقول فیما یقول زرارۃ وقد خالفتہ فیہ فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما ہو قال قال زرارۃ ان مواقیت الصلوٰۃ کانت مفوضۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہو الذی وضعہا فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام فما تقول انت قلت ان جبرئیل علیہ السلام اتاہ فی الیوم الاول بالوقت الاول وفی الیوم الاخیر بالوقت الاخیر ثم قال جبرئیل ما بینہما وقت فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا حمران ان زرارۃ

زرارہ نے بیان کیا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا حمران نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں جو زرارہ بیان کرتا ہے۔ میں اس کا مخالف ہوں۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا مسئلہ ہے اس نے کہا اس کا گمان یہ ہے کہ اوقات نماز کا تعین خدا نے حضرت رسول خدا کی سپرد کیا تھا حضرت نے ان کو معین کیا ہے امام نے فرمایا اور تم کیا کہتے ہو میں نے کہا جبرئیل حضرت رسول خدا کے پاس اول وقت آئے اور دوسرے روز آخر وقت جبرئیل نے کہا ان دونوں کے درمیان وقت ہے حضرت نے فرمایا اے حمران زرارہ

يقول ان جبرئيل عليه السلام انما جاء مشيرا على رسول
الله صلعم و صدق زرارة انما جعل الله ذلك الى محمد
فوضعه اشارة جبرئيل عليه السلام به (حسن)

۳ - عن ابي جعفر عليه السلام قال ان الاشياء
اشياء موسعة واشياء مضيقة فالصلوة مما وسع
فيه تقدم مرة وتاخر اخرى والجمعة مما يضيق فيها
فان وقتها يوم الجمعة ساعة تزول الشمس ووقت العصر
فيها وقت الظهر في غيرها (مجهول)

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول لكل
صلوٰة وقتان واول الوقت افضله وليس لاحد ان يجعل
اخر الوقتين وقتا الا في عذر من غير علة (صحيح)

۴ - قال ابو عبد الله عليه السلام لكل صلوٰة وقتان
اول الوقت افضلهما (صحيح)

۵ - قال قلت لابي جعفر عليهما السلام اصلحك الله
وقت كل صلوٰة اول الوقت افضل او الاوسط او الآخر
فقال اوله ان رسول الله قال ان الله عز وجل يحب
من الخير ما يعجل به (حسن)

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان فضل الوقت
الاول على الاخر كفضل الاخرة على الدنيا (صحيح)

۷ - قال ابو عبد الله عليه السلام لفضل الوقت الاول
على الاخر خير للرجل من ولده وماله (صحيح)

۸ - قال قال ابو جعفر عليه السلام اول الوقت ابدا افضل
فعجل الخير ما استطعت واحب الاعمال الى الله عز وجل
ما داوم العبد عليه وان قل (صحيح)

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال علي بن الحسين
صلوات الله عليهما من اهتم بمواقيت الصلوٰة لم يستكمل
لذة الدنيا (مرسل)

بہ کہتا ہے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس مشورہ دینے کے لئے آئے تو
زرارہ نے سچ کہا اوقات کے تعین کو خدا نے آنحضرت پر رکھ دیا تھا
حضرت نے جبرئیل کی رائے سے اوقات معین کئے

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے بعض چیزوں میں توسیع وقت ہوتی ہے
اور بعض میں تنگی وقت نمازوں میں توسیع ہے بلحاظ تقدم و تاخر
لیکن نماز جمعہ میں تنگی ہے کیونکہ اس کا وقت زوال شمس کے بعد ہی
ہے اور نمازوں کے ظہر کا وقت ہوتا ہے وہ روز جمعہ عصر کا وقت
ہوتا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں
اول وقت وقت فضیلت ہے کسی کے لئے یہ سزاوار نہیں کہ وہ
آخر وقت میں نماز پڑھے ہاں بیماری کے سوا کوئی عذر ہو

فرمایا حضرت نے ہر نماز کے لئے دو وقت ہوتے ہیں اول وقت
ان دونوں میں افضل ہے ۔

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے
ہر نماز کے لئے اول وقت افضل ہے یا درمیان یا آخر فرمایا اول
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ دوست رکھتا ہے اس خیر کو جس
میں جلدی کی جائے ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول وقت کو آخر وقت پر
فضیلت ہے جیسے آخرت کو دنیا پر ۔

حضرت نے فرمایا اول وقت کو آخر پر ترجیح دینا بہتر ہے نمازی
کے لئے اس کی اولاد اور مال سے ۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے پہلا وقت ہمیشہ افضل ہے پس
جہاں تک ممکن ہو اس نیکی میں جلدی کرو ۔ اگرچہ کم ہو مگر اس
کا خیال رکھنا چاہیے ۔

فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے جو اوقات نماز کی پابندی
کا اہتمام کرے گا دنیوی لذات اس کی نظر میں ناقص ہوں گی

باب ۷
وقت ظہر و عصر

۱۔ قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ان عمر بن حنظلہ اتانا عنک بوقت فقال ابو عبداللہ علیہ السلام اذا لایکذب علینا قلت ذکر انک قلت ان اول صلوٰۃ افترضہا اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وھو قول اللہ عزوجل اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس فاذا زالت الشمس لم یمنعک الا سبحتک ثم لاتزل فی وقت الی ان یصیر الظل قامۃ وھو آخر الوقت فاذا صار الظل قامۃ دخل وقت العصر فلم تزل فی وقت العصر حتی یصیر الظل قامتین وذلک المساء فقال صدق (ضعیف)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عمر بن حنظلہ آپ کی طرف سے وقت لایا حضرت نے فرمایا اس نے ہم پر جھوٹ نہیں بولا ہوگا میں نے کہا اس نے یہ کہا کہ آپ نے اس سے یہ بیان کیا کہ پہلی نماز اللہ نے اپنے نبی پر اس آیت کے نزول سے فرض کی نماز پڑھو زوال شمس سے۔ جب زوال ہو جائے تو یہ وقت نماز ظہر ہے اور جب تک سایہ قدآدم ہو ظہر کی نفضیات کا وقت ہے اور جب ایک قدآدم سایہ ہو جائے تو عصر کا وقت آجاتا ہے اور یہ وقت فضیلت باقی رہتا ہے جب تک سایہ دو قد کی برابر نہ ہو جائے اس کے بعد شام کا وقت آجاتا ہے (یہ آخر وقت عصر ہے) حضرت نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا زالت الشمس دخل وقت الظہر الا ان بین یدیہا سبحۃ وذلک الیک ان شئت طولت وان شئت قصرت (ضعیف)

فرمایا ابی عبداللہ علیہ السلام نے جب زوال شمس ہو جائے تو یہ وقت ظہر ہے اس سے پہلے تم نوافل۔ تسبیح و تہلیل کرو تمہیں اختیار ہے کم کرو یا زیادہ

۳۔ قال سألت لابی عبداللہ علیہ السلام متی اصلی الظہر فقال صل الزوال ثمانیۃ ثم صل الظہر ثم صل سبحتک طالت او قصرت ثم صل العصر (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں ظہر کی نماز کب پڑھوں فرمایا بعد زوال آٹھ رکعت نافلہ پڑھ کے ظہر کی نماز پڑھو پھر تسبیح الہی کم یا زیادہ کرو (نوافل بجالاؤ) پھر عصر کی نماز پڑھو۔

۴۔ قال کنا نقیس الشمس بالمدینۃ بالذراع فقال ابو عبداللہ علیہ السلام الا انبئکم بابین من ھذا اذا زالت الشمس فقد دخل وقت الظہر الا ان بین یدیہا سبحۃ وذلک الیک ان شئت طولت وان شئت قصرت (حسن)

لوگوں نے کہا ہم تو مدینہ میں دھوپ کا قیاس ہاتھوں سے کرتے ہیں، حضرت نے فرمایا میں اس بارہ میں دو باتیں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب زوال آفتاب ہو جائے تو وقت ظہر داخل ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے تسبیح کرلی چاہئے یعنی نوافل پڑھے چاہے کم یا زیادہ

۵۔ عن منصور مثلہ وفیہ الیک فان کنت خففت سبحتک فحین تفرغ من سبحتک وان طولت فحین سبحتک (مجہول)

اور منصور سے ایسی ہی روایت ہے اور اس میں ہے کہ اگر تسبیح کم ہو پس فراغت کے بعد وقت ظہر ہے اور اگر طولانی ہو تو اس کے بعد۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا زالت الشمس فقد دخل وقت الصلوتین الا ان ھذہ قبل ھذہ
(مختلف فیہ)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورج ڈھل جائے تو دونوں نمازوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر عصر سے پہلے ظہر ہے

۷۔ عن القسم مثلہ و فیہ دخل وقت الظہر والعصر جمیعاً وزاد ثم انت فی وقت منہما جمیعاً حتی تغیب الشمس (مجہول)

اور قسم سے بھی یہ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ ظہر و عصر دونوں کا وقت داخل ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے تک تم یہ دونوں نمازیں پڑھ سکتے ہو

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ انسان وانا حاضر فقال ربما دخلت المسجد وبعض اصحابنا یصلون العصر وبعضہم یصلی الظہر فقال انا امرتہم بھذا لو صلوا علی وقت واحد عرفوا فاخذ وابرقابہم (ضعیف)

کسی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کچھ لوگ نماز ظہر پڑھتے ہوتے ہیں اور کچھ نماز عصر حضرت نے فرمایا (وقت ختم گئے ہیں) میں نے ان کو ایسا حکم دیا ہے لیکن وقت کی شناخت کے باوجود اگر ایک وقت میں دونوں نمازیں ادا کرے گا تو روز قیامت اسکی گردن پکڑی جائے گی۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عما جاء فی الحدیث ان صل الظہر اذا کانت الشمس قامۃ وقامتین وذراعاً وذراعین وقدماً وقدمین من ھذا ومن ھذا فمتی ھذا وکیف ھذا وقد یکون الظل فی بعض الاوقات نصف قدم قال انما قال الظل ظل القامۃ ولم یقل قامۃ الظل وذلک ان ظل القامۃ یختلف مرۃ یکثر ومرۃ یقل والقامۃ قامۃ ابداً لا تختلف ثم قال ذراع وذراعین وقدم وقدمان فصار ذراع وذراعان تفسیر القامۃ والقامتین فی الزمان الذی یکون فیہ ظل القامۃ ذراعاً وظل القامتین ذراعین فیکون ظل القامۃ والقامتین والذراع والذراعین متفقین فی کل زمان معروفین مفسراً احدھما بالآخر مسدداً بہ
فاذا کان الزمان یکون فیہ ظل القامۃ ذراعاً کان الوقت ذراعاً من ظل القامۃ وکانت القامۃ ذراعاً من الظل

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ حدیث میں ہے کہ ظہر کی نماز پڑھو جبکہ دھوپ ایک قد آدم یا دو قد آدم ہو جائے اور ایک ہاتھ یا دو ہاتھ یا ایک قدم اور دو قدم ہو یہ ظہر کے لئے ہے اور وہ عصر کے لئے لیکن یہ کب اور کیونکر ہو جبکہ بعض اوقات سایہ نصف قدم ہوتا ہے فرمایا حدیث میں سایہ سے مراد سایۂ قد ہے نہ کہ سایہ کا قد اور یہ اس لئے کہ سایہ کے گھٹنے بڑھنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں کبھی زیادہ لیکن آدمی کا قد تو ہمیشہ یکساں ہی رہتا ہے مختلف نہیں ہوتا۔ اور ذراع و ذراعان اور قدم و قدمان تو یہ تفسیر ہے ایک قد اور دو قد آدم کی اس زمانہ میں جب کہ ظل قامت ایک ہاتھ ہوتا ہے اور دو قدوں کا سایہ دو ہاتھ ہوتا ہے پس سایہ ایک قد یا دو قدوں کا برابر ہوگا ایک ہاتھ یا دو ہاتھ کے اور یہ صورت ہر زمانہ میں متفق رہے گی پس یہ ایک دوسرے کی تفسیر ہے اور صحیح ہے بتانے والی۔ اور جس زمانہ میں ظل قامت ایک ہاتھ ہوگا تو اس وقت ظل قامت کا لحاظ ایک ہاتھ ہوگا اور قامت سے مراد ہوگی ایک ہاتھ سایہ

کانت القامۃ ذراعاً من الظل واذا کان ظل القامۃ اقل او اکثر کان الوقت محصوراً بالذراع والذراعین فھذا تفسیر القامۃ والقامتین والذراع والذراعین

۷۔ قال اذا صلیت الظھر فقد دخل وقت العصر الا ان بین یدیھا سبحۃ فذلک الیک ان شئت طولت و ان شئت قصرت (صحیح)

اور قامت سے مراد ہوگی ایک ہاتھ سایہ اور جب سایہ قدکم یا زیادہ ہوگا تو وقت کا تعین ہوگا تو ایک ذراع یا دو ذراع سے یہ ہے تفسیر قامت اور قامتیں اور ذراع و ذراعین کی

فرمایا جب تم ظہر کی نماز ختم کرلو تو عصر کا وقت داخل ہوگیا ہاں اس سے پہلے نوافل ہیں چاہے زیادہ پڑھو یا کم

باب

وقت مغرب و عشا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول وقت المغرب اذا ذھبت الحمرۃ من المشرق وتدری کیف ذلک قلت لا قال لان المشرق مطل علی المغرب ھکذا رفع یمینہ فوق یسارہ فاذا غابت ھھنا ذھبت الحمرۃ من ھھنا (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مشرق کی سرخی زائل ہوجائے تو مغرب کا وقت داخل ہو جاتا ہے کیا تم نہیں جانتے ہیں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ مشرق سایہ ڈالتا ہے مغرب پر اس طرح اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر بلند کیا پس جب آفتاب غائب ہو جاتا ہے تو مشرق سے سرخی غائب ہو جاتی ہے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا غابت الحمرۃ من ھذا الجانب یعنی من المشرق فقد غابت الشمس من شرق الارض وغربھا (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سرخی مشرق سے غائب ہو جاتی ہے تو سمجھو سورج مشرقی و غربی زمین کے حصوں سے غائب ہو گیا۔

۳۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ خلق حجاباً من ظلمۃ مما یلی المشرق ووکل بہ ملکاً فاذا غابت الشمس اغترف ذلک الملک غرفۃ بیدہ ثم استقبل بھا المغرب یتبع الشفق ویخرج من بین یدیہ قلیلا قلیلا ویمضی فیوافی المغرب عند سقوط الشمس الشفق فیسرح فی الظلمۃ ثم یعود الی المشرق فاذا طلع الفجر نشر جناحیہ فاستاق الظلمۃ من المشرق الی المغرب حتی یوافی بھا المغرب عند طلوع الشمس (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے تاریکیوں کے کچھ پردے مشرق سے متصل خلق فرمائے ہیں اور ان پر ایک فرشتہ کو معین کر دیا ہے جب سورج غائب ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے اس تاریکی کے ایک پردہ کو کھول دیتا ہے پھر مغرب کی طرف آتا ہے اور شفق پیدا ہوتی ہے جو ہلکے ہلکے غائب ہوتی جاتی ہے اور سورج کے غروب کے بعد سرخی مغرب میں پیدا ہوتی ہے اور پھر تاریکی بڑھتی ہے پھر وہ مشرق کی طرف آتا ہے اور تاریکی جاتی ہے مشرق سے مغرب کی طرف تا آنکہ طلوع آفتاب کے وقت مغرب سے غائب ہوجاتی ہے

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وقت سقوط القرص و وجوب الافطار ان تقوم بحذاء القبلۃ و تتفقد الحمرۃ التی ترتفع من المشرق اذا جازت قمۃ الراس الی ناحیۃ المغرب فقد وجب الافطار و سقط القرص (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورج کا کرہ غائب ہو جائے تو افطار واجب ہے صورت یہ ہے کہ تم قبلہ رو ہو کر دیکھو کہ جو سرخی مشرق میں تھی وہ سمت الراس سے ہو کر مغرب کی طرف چلی گئی اگر چلی گئی تو افطار واجب ہے اور قرص ساقط

۵ - قال ابو جعفر علیہ السلام وقت المغرب اذا غاب القرص فان رأیت بعد ذلک و قد صلیت اعدت الصلوۃ و مضی صومک و تکف عن الطعام ان کنت اصبت منہ شیئاً (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قرص آفتاب غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت آ گیا اور اگر مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد نظر آ جائے تو نماز کا اعادہ کیا جائے اور اگر روزہ افطار کر لیا تھا تو وہ گیا اور بقیہ وقت کھانے سے پرہیز کیا جائے

۶ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان عمر بن حنظلۃ اتانا عنک بوقت قال فقال ابو عبد اللہ ع اذا لا یکذب علینا قلت قال وقت المغرب اذا غاب القرص الا ان رسول اللہ کان اذا جد بہ السیر اخر المغرب و یجمع بینہا و بین العشاء فقال صدق و قال وقت العشاء حین تغیب الشفق الی ثلث اللیل و وقت الفجر حین یبدو حتی یضیء (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ عمر بن حنظلہ نے آپ کی طرف سے وقت بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اس نے ہم پر جھوٹ تو نہ بولا ہوگا میں نے کہا اس نے بیان کیا کہ مغرب کا وقت وہ ہے جب سورج چھپ جائے رسول اللہ جب راہ میں چلتے ہوتے اور مغرب کی نماز میں تاخیر ہوتی تو حضور مغرب و عشا کو ملا کر پڑھتے تھے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اور وقت عشا اس وقت ہوتا ہے جب شفق غائب ہو جائے تو تہائی رات تک عشا کا وقت ہے اور صبح کا وقت سرخی ظاہر ہونے روشنی بڑھنے تک ہے

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول وقت المغرب اذا غربت الشمس فغاب قرصہا (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مغرب کا وقت غروب شمس کے بعد ہے جب اس کا کرہ چھپ جائے

۸ - قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن وقت المغرب فقال ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی لکل صلوۃ بوقتین غیر صلوۃ المغرب قال و فیہا واحد و وقتہا وجوبہا (صحیح)

میں نے حضرت سے مغرب کے وقت کا سوال کیا فرمایا جبرئیل ع نبی کے پاس آئے ہر نماز کے دو دو وقتوں پر سوائے نماز مغرب کے کہ اس کے وجوب کا ایک ہی وقت ہے

۹ - قال ابو جعفر علیہ السلام لکل صلوۃ وقتین غیر المغرب فان وقتہا وجوبہا و وقت فوتہا سقوط الشفق و روی ایضاً ان لہا وقتین آخر وقتہا سقوط الشفق ولیس ہذا مما یخالف الحدیث الاول ان لہا وقتاً واحداً لان الشفق ہو الحمرۃ ولیس غیبوبۃ الشمس

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے سوائے نماز مغرب ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں نماز مغرب کے وجوب کا ایک ہی وقت ہے اور جب شفق غائب ہو جائے تو وہ اس کے قضا ہونے کا وقت ہے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے دو وقت ہیں آخر وقت غروب شفق ہے اور یہ حدیث اول کے خلاف نہیں [illegible]

وبین غیبوبۃ شفق الرحمن لیسیر وذلک ان علامۃ غیبوبۃ الشمس بلوغ الحمرۃ القبلۃ ولیس بین بلوغ الحمرۃ القبلۃ وبین غیبوبتہا الا قدر ما یصلی الانسان صلوۃ المغرب واذا خففها موان اصلحا علی تودۃ وسکون وقد تفقدت ذلک غیر مرۃ ولذلک صار وقت المغرب ضیقا (موثق)

اور سورج کے غروب ہونے اور شفق کے غائب ہونے کے درمیان بہت کم وقت ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے کی علامت قبلہ کی طرف سرخی کا ظاہر ہونا ہے اور اس سرخی کے ظاہر ہونے اور غائب ہونے کے درمیان صرف اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز اطمینان سے ادا کر لی جائے اور یہ تحقیق بہت سی بار کی گئی ہے اسی لئے مغرب کا وقت بہت تنگ ہوتا ہے

۱۰۔ قال سئل علی بن اسباط ابا الحسن علیہ السلام ونحن نسمع الشفق الحمرۃ او البیاض فقال الحمرۃ لو کان البیاض کان ولی ثلث اللیل (موثق)

علی بن اسباط نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اور ہم سن رہے تھے کہ شفق سرخی ہے یا سفیدی فرمایا سرخی ہے اور اگر سفیدی مراد ہو تو وہ تو ثلث شب تک رہتی ہے

۱۱۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام متی تجب العتمۃ فقال اذا غاب الشفق والشفق الحمرۃ فقال عبد اللہ اصلحک اللہ انہ یبقی بعد ذھاب الحمرۃ ضوء شدید معترض فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام الشفق انما الحمرۃ ولیس الضوء من الشفق (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا نماز عشا کا وقت کب ہوتا ہے فرمایا جب شفق غائب ہو اور شفق سرخی ہے۔ عبد اللہ نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ تو باقی رہتی ہے سرخی زائل ہونے کے بعد بصورت تیز روشنی کے حضرت نے فرمایا شفق تو سرخی کو کہتے ہیں۔ شفق ضو نہیں۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا غربت الشمس دخل وقت الصلوتین الا ان ھذا قبل ھذہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورج غروب ہو جائے تو دونوں نمازوں کا وقت آجاتا ہے مگر مغرب کی پہلے اور عشا کی بعد میں۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم لولا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل (ضعیف)

حضرت رسول خدا نے فرمایا اگر میں سمجھتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو نماز عشا کا وقت ایک تہائی رات تک کر دیتا۔

۱۴۔ وروی ایضاً الی نصف اللیل (ضعیف)

اور ایک روایت میں ہے کہ نصف شب تک وقت ہے

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وقت المغرب فی السفر الی ربع اللیل (حسن)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سفر میں مغرب کا وقت چوتھائی رات تک ہے

۱۶۔ قال کتبت الیہ ان الرجل یکون فی الدار تمنعہ حیطانہا النظر الی الحمرۃ المغرب ومعرفۃ مغیب الشفق وصلوۃ العشاء الاخرۃ متی یصلیہا وکیف یصنع فوقع علیہ السلام یصلیہا اذا کان علی ھذہ الصفۃ

میں نے حضرت کو لکھا کہ ایک شخص ایسے گھر میں رہتا ہے کہ اس کی دیواریں روکتی ہیں دیکھنے سے مغرب کی سرخی اور شفق کے غائب ہونے کی شناخت سے تو وہ عشا کی نماز کیسے پڑھے اور کیا کرے حضرت نے تحریر فرمایا ایسی صورت میں نماز پڑھے

عند قصرۃ النجوم والمغرب عند اشتباکہا و بیاض مغیب الشمس قصرۃ النجوم بیاضہا (ضعیف)

وقت روشن ہو جانے ستارے دل کے اور مغرب کا وقت معلوم کرے بعض مخصوص ستاروں کی روشنی سے اور سورج کے غائب ہونے کے بعد کی روشنی سے۔

۱۷۔ قال کتبت الی الرضا علیہ السلام ذکر بعض اصحابنا اذا زالت الشمس فقد دخل وقت الظہر والعصر واذا غربت دخل وقت المغرب والعشاء الآخرۃ الا ان ہذہ قبل ہذہ فی السفر والحضر وان وقت المغرب الی ربع اللیل فکتب کذلک الوقت غیر ان وقت المغرب ضیق وآخر وقتہا ذہاب الحمرۃ ومصیرہا الی البیاض فی افق المغرب

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ بعض لوگوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ جب سورج کو زوال ہو جائے تو ظہر کا وقت آ جاتا ہے اور عصر کا اور جب غروب ہو جائے تو مغرب و عشا کا مگر مغرب عشا سے پہلے ہے سفر اور حضر دونوں میں اور وقت مغرب چوتھائی رات تک ہے حضرت نے لکھا یہ وقت صحیح ہے سوائے اس کے کہ مغرب کا وقت تنگ ہے اس کا آخر وقت سرخی کا جانا اور افق مغرب پر سفیدی کا نمودار ہونا ہے

باب
وقت نماز فجر

۱۔ قال کتب ابو الحسن بن الحسین الی ابی جعفر الثانی علیہ السلام جعلت فداک قد اختلف موالوک فی صلوٰۃ الفجر فمنہم من یصلی اذا طلع الفجر الاول المستطیل فی السماء ومنہم من یصلی اذا اعترض فی اسفل الافق واستبان ولست اعرف افضل الوقتین فاصلی فیہ فان رأیت ان تعلمنی افضل الوقتین وتحدہ لی وکیف اصنع مع القمر والفجر لا یتبین معہ حتی یحمر ویصبح وکیف اصنع مع الغیم وما حد ذلک فی السفر والحضر فعلت ان شاء اللہ فکتب علیہ السلام بخطہ وقرأتہ الفجر یرحمک اللہ ہو الخیط الابیض من الخیط الاسود المعترض لیس ہو الابیض صعداً

ابو الحسن بن الحسین نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے دوستوں کا اختلاف ہے نماز صبح کے بارہ میں بعض اس وقت پڑھتے ہیں جب پہلی صبح ہوتی ہے اور آسمان میں سفیدی پھیلتی ہے اور بعض اس وقت پڑھتے ہیں جب افق کے نیچے والے کنارہ پر روشنی ہوتی ہے میں ان دونوں وقتوں میں افضل وقت کو نہیں جانتا کہ اس میں نماز پڑھوں اگر آپ مجھے افضل وقت بتا دیں اور اس کی حد بیان کر دیں تو میں عمل کروں اور اور چاند جب ظاہر نہ ہو تو کیا کروں اور جب بادل ہوں تو کیا صورت ہو۔ سفر و حضر میں جب کوئی راہ نہ ہو تو کیا کیا جائے آپ نے اپنے قلم سے لکھا اللہ تم پر رحمت نازل کرے صبح کا وقت وہ ہوتا ہے جب آسمان پر سفید خط سیاہ خط سے الگ نظر آنے لگے اور سفیدی اوپر کو بڑھتی چلی جائے

فلا تصلّ علی سفر ولا حضر حتی یتبیّن لک الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔ الخیط الابیض ھو المعترض الذی یحرم معه الاکل والشرب فی الصوم وکذلک ھو الذی توجب به الصلوٰۃ (ضعیف)

۲ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اخبرنی بافضل المواقیت فی صلاۃ الفجر فقال مع طلوع الفجر انّ اللہ یقول وقرآن الفجر انّ قرآن الفجر کان مشھودا یعنی صلوٰۃ الفجر تشھدہ ملائکة اللیل وملائکة النھار فاذا صلی العبد الصبح مع طلوع الفجر اثبتت له مرتین اثبتھا ملائکة اللیل وملائکة النھار (ضعیف)

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصبح ھو الذی اذا رأیته معترضا کانه بیاض السوداً (حسن)

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وقت الفجر حین یبدو حتی یضیء (ضعیف)

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وقت الفجر حین ینشق الفجر الی ان یتجلل الصبح السماء ولا ینبغی تاخیر ذلک عمداً ولکنه وقت لمن شغل او نسی او نام (حسن)

۶ - عن ابی الحسن العسکری علیہ السلام قال اذا انتصف اللیل ظھر بیاض فی وسط السماء شبه عمود من حدید تضیء له الدنیا فیکون ساعة ثم یذھب وتظلم فاذا بقی ثلث اللیل ظھر بیاض من قبل المشرق فاضاءت له الدنیا فیکون ساعة ثم یذھب وھو وقت صلوٰۃ اللیل ثم یظلم قبل الفجر ثم یطلع الفجر الصادق من قبل المشرق قال ومن اراد ان یصلی صلوٰۃ اللیل فی نصف اللیل فذلک له (مجھول)

اور جب تک صبح کو سفید خط سیاہ خط سے الگ نہ ہو نماز پڑھو خواہ سفر ہو یا حضر اور سفید خط وہ ہے کہ روزہ میں اس کے بعد کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور اسی کے بعد نماز صبح واجب ہو جاتی ہے۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا نماز صبح کے افضل وقت سے مجھے مطلع فرمائیے فرمایا طلوع فجر کے بعد اللہ تو فرماتا ہے صبح کا قرآن گواہی دیا ہوا ہے گواہی دیتے ہیں اس کی رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ۔ جب بندہ طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتا ہے تو اس کا دوہرا ثبوت ہوتا ہے ملائکہ شب کی گواہی اور ملائکہ روز کی گواہی سے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبح کی شناخت یہ ہے کہ تم سفیدی سیاہی میں ملی ہوئی دیکھو

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت فجر وہ ہے جب صبح ظاہر اور روشن ہو

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبح کا وقت وہ ہے کہ کہ جب صبح ظاہر ہو اور سفیدۂ سحری آسمان پر پھیل جائے عمداً نماز میں تاخیر نہ کرنی چاہیے لیکن ایسی صورت میں کہ کسی کام میں مشغول ہو یا بھول جائے یا سو جائے

فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے جب آدھی رات ہوتی ہے تو وسط آسمان میں سفیدی ظاہر ہوتی ہے لوہے کے ایک ستون کی مانند جس سے دنیا روشن ہو جاتی ہے یہ صورت ایک ساعت رہتی ہے پھر وہ جاتی رہتی ہے اور تاریکی ہو جاتی ہے جب تہائی رات باقی رہتی ہے تو مشرق کی طرف سے سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس سے دنیا روشن ہو جاتی ہے یہ ایک ساعت رہتی ہے پھر برطرف ہو جاتی ہے یہ وقت نماز شب کا ہے پھر قبل صبح تاریکی ہو جاتی ہے پھر صبح صادق طلوع ہوتی ہے مشرق کی طرف سے جو نماز شب کا ارادہ کرے تو اس کے لیے نصف شب ہے

باب

علم وقت نماز بادل اور آندھی کے دن اور استقبال قبلہ

۱ ۔ قال سألته عن الصلوٰۃ باللیل والنهار اذا لم تر الشمس والقمر ولا النجوم قال اجتهد رأيك وتعمد القبلة جهدك (موثق)

میں نے سوال کیا دن اور رات کی نماز کے متعلق جب سورج چاند اور ستارے نظر نہ آئیں فرمایا اپنی رائے قائم کرو اور قبلہ کے معلوم کرنے کی کوشش کرو۔

۲ ۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال له رجل من اصحابنا ربما اشتبه الوقت علینا فی یوم الغیم فقال تعرف هذه الطیور التی عندکم بالعراق یقال لها الدیکة قلت نعم قال اذا ارتفعت اصواتها وتجاوبت زالت الشمس او قال فصله (مجهول)

پوچھا گیا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ بادل کے دن ہمیں وقت زوال نہیں معلوم ہوتا فرمایا عراق میں جو پرندے مرغ کہلاتے ہیں کیا تم ان کو نہیں جانتے میں نے کہا جانتا ہوں فرمایا جب انکی آوازیں بلند ہوں اور ایک دوسرے کو جواب دیں تو سمجھو سورج کا زوال ہو گیا یا حضرت نے یہ فرمایا کہ اس وقت نماز پڑھ لو۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

۳ ۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا صلیت وانت علی غیر القبلة واستبان لک انک صلیت علی غیر القبلة وانت فی وقت فاعد فان فاتک الوقت فلا تعد (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھو اور رو بقبلہ نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ رو بقبلہ نہ تھے اور وقت نماز ہو تو نماز کا اعادہ کرو اور وقت نہ رہے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

۴ ۔ عن ابی جعفر علیه السلام فی رجل صلی الغداة بلیل غرّه فی ذلک القمر حتی طلعت الشمس فاخبر انه صلی بلیل قال یعید الصلوٰۃ (موثق)

حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے صبح کی نماز چاند کی کے دھوکہ میں رات کو پڑھی اور جب سورج نکل آیا تو پتہ چلا کہ رات تھی۔ حضرت نے فرمایا وہ نماز کا اعادہ کرے۔

۵ ۔ قلت لابی عبدالله علیه السلام انی رجل مؤذن فاذا کان یوم الغیم لم اعرف الوقت فقال اذا صاح الدیک ثلاثة اصوات ولاءً فقد زالت الشمس وقد دخل وقت الصلوٰۃ (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا میں مؤذن ہوں بادل کے دن وقت کی پہچان نہیں ہوتی فرمایا جب مرغ پے در پے تین اذانیں دے تو سمجھو زوال ہو گیا اور نماز کا وقت داخل ہوا

۶ ۔ عن ابی عبدالله علیه السلام من صلّی فی غیر وقت فلا صلوٰۃ له

فرمایا حضرت نے جو غیر وقت میں نماز پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی

۷ - قال ابو عبد الله علیه السلام یجزئ التحری ابداً اذا لم یعلم این وجه القبلة (صحیح)

فرمایا حضرت نے جب سمت قبلہ نہ معلوم ہو تو جو صورت بہتر معلوم ہوتی ہو اس طرف رخ کرے

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی رجل صلی علی غیر القبلة فیعلم وهو فی الصلوٰة قبل ان یفرغ من صلوٰته قال ان کان متوجها فیما بین المشرق والمغرب فلیحول وجهه الی القبلة ثم یفتتح الصلوٰة (موثق)

حضرت سے پوچھا گیا ایسے شخص کے بارہ میں جو قبلہ رخ کے خلاف نماز پڑھے اور نماز کے ختم ہونے سے پہلے اسے اس کا علم ہو تو کیا کرے فرمایا اگر اس کا رخ مابین مشرق و مغرب ہے تو چاہیے کہ قبلہ کی طرف پھر کر نماز شروع کرے

۹ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یکون فی قفر من الارض فی یوم غیم فیصلی بغیر القبلة ثم یضحی فیعلم انه صلی بغیر القبلة کیف یصنع قال ان کان فی وقت فلیعد وان کان مضی الوقت فحسبه اجتهاده (صحیح)

میں نے دریافت کیا اس شخص کے بارہ میں جو بے آب و گیاہ سر زمین پر ہو اور بادل چھایا ہوا ہو وہ خلاف قبلہ نماز پڑھ لے پھر بادل ہٹ جانے پر معلوم ہو کہ وہ رو بقبلہ نہ تھا تو کیا کرے فرمایا اگر وقت نماز ہو تو اعادہ کرے ورنہ اس کی کوشش اس کے لیے کافی ہے۔

۱۰ - قال سئلت ابا جعفر علیه السلام عن قبلة المتحیر فقال یصلی حیث یشاء وروی ایضاً یصلی الی اربع جوانب (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جسے قبلہ کا رخ نہ معلوم ہو فرمایا جدھر چاہے نماز پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ چاروں طرف پڑھے۔

۱۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا صلیت وانت ترى انک فی وقت ولم یدخل الوقت فدخل الوقت وانت فی الصلوٰة فقد اجزأت عنک (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب نماز پڑھے اس خیال سے کہ وقت نماز ہے اور وقت داخل نہ ہو لیکن نماز کے اندر داخل ہو جائے تو یہ کافی ہے

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته هل کان رسول الله یصلی الی بیت المقدس قال نعم فقلت کان یجعل الکعبة خلف ظهره فقال اما اذا کان بمکة فلا واما اذا هاجر الی المدینة فنعم حتی حول الی الکعبة (حسن)

میں نے حضرت سے سوال کیا کیا رسول اللہ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی تھی فرمایا ہاں میں نے کہا کیا کعبہ کی طرف پشت کی تھی فرمایا جب تک مکہ میں رہے نہیں کی ہاں جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو کی تحویل قبلہ تک

باب ۳
دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بالناس الظہر والعصر حین زالت الشمس فی جماعۃ من غیر علۃ وصلی بھم المغرب والعشاء الاخرۃ قبل سقوط الشفق من غیر علۃ فی جماعۃ وانما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لیتسع الوقت فی امتہ (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولخدا نے نماز پڑھی بجماعت ظہر و عصر کی بعد زوال شمس کے بدون کسی سبب کے اور مغرب و عشا کی ایک ساتھ سرخی شفق دور ہونے سے پہلے بغیر کسی سبب کے اور یہ حضرت نے اس لئے کیا تاکہ انکی امت کے لئے وقت میں وسعت ہو جائے۔

۲۔ عن عبد اللہ بن سنان قال شہدت المغرب لیلۃ مطیرۃ فی مسجد رسول اللہ فحین کان قریباً من الشفق نادوا واقاموا الصلوٰۃ وصلّوا المغرب ثم امھلوا بالناس حتی صلّوا رکعتین ثم قام المنادی فی مکانہ فی المسجد فاقام الصلوٰۃ وصلّوا العشاء ثم انصرف الناس الی منازلھم فسألت ابا عبد اللہ عن ذلک فقال نعم قد کان رسول اللہ عمل بھذا (ضعیف)

عبد اللہ بن سنان نے کہا میں بارش کے ایک دن مسجد رسول میں نماز مغرب کے وقت موجود تھا جب شفق کا وقت قریب ہوا تو اذان ہوئی اور اقامت اور لوگوں نے نماز پڑھی پھر لوگوں نے ذرا توقف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر شخص نے کھڑے ہو کر اقامت کہی اور نماز عشا پڑھی پھر لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے، میں نے یہ صورت حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کی آپ نے فرمایا ہاں رسول اللہ نے ایسا کیا تھا۔

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام یقول الجمع بین الصلوٰتین اذا لم یکن بینھما تطوع فاذا کان بینھما تطوع فلا جمع (مجہول)

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت یہ ہے کہ دونوں نماز وں کے درمیان نوافل نہ پڑھے جائیں اور اگر پڑھے جائیں تو یہ جمع بین الصلوٰتین نہیں۔

۴۔ سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول اذا جمعت بین الصلوٰتین فلا تطوع بینھما (ضعیف)

حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا اگر دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھی جائیں تو ان کے درمیان نوافل نہیں ہوتے

۵۔ قال صلّی بنا ابو عبد اللہ علیہ السلام الظہر والعصر عندما زالت الشمس باذان واقامتین وقال انی علی حاجۃ فتنفلوا (مجہول)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز ظہر و عصر پڑھی زوال شمس کے بعد ایک اذان و دو اقامتوں سے حضرت نے فرمایا مجھے ایک ضرورت ہے تم نوافل پڑھو۔

۶۔ قال لی اجمع بین الصلوٰتین الظہر والعصر تری اتجب (مجہول)

فرمایا ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ساتھ پڑھو اگر چاہتے ہو۔

باب ۹

جو نمازیں ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خمس صلوٰة تصلیھن فی کل وقت صلوٰة الکسوف والصلوٰة علی المیت وصلوٰة الاحرام والصلوٰة التی تفوت وصلوٰة الطواف من الفجر الی طلوع الشمس و بعد العصر الی اللیل (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پانچ نمازیں ایسی ہیں جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں نماز کسوف، نماز میت، نماز احرام اور نماز قضا اور نماز طواف صبح سے طلوع شمس تک اور بعد عصر سے رات تک

۲۔ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول خمس صلوٰة لا تترک علی کل حال اذا طفت بالبیت واذا اردت ان تحرم وصلوٰة الکسوف واذا نسیت فصل اذا ذکرت وصلوٰة الجنازة (صحیح)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا پانچ نمازیں ترک نہیں ہوتیں کسی حال میں جب بیت اللہ کا طواف کرو جب احرام باندھنے کا ارادہ کرو۔ نماز کسوف جب نماز پڑھنی بھول جاؤ کر جب یاد آئے اور نماز جنازہ

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اربع صلوٰة یصلیھن العبد فی کل ساعة صلوٰة فاتتک فمتی ذکرتھا اديتھا وصلوٰة رکعتی الطواف الفریضة وصلوٰة الکسوف والصلوٰة علی المیت ھولاء یصلیھن فی الساعات کلھا (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چار نمازیں ہر وقت پڑھی جاتی ہیں نماز قضا جب یاد آئے ادا کی جائے نماز طواف واجب دو رکعت۔ نماز کسوف نماز میت

باب ۱۰

تطوّع اور وہ ساعات جن میں نماز نہیں پڑھتے

۱۔ عن زرارة قال لی اتدری لم جعل الذراع والذراعان قال قلت لم قال ان کان الفریضة ان تنفل من زوال الشمس الی ان یبلغ ذراعاً فاذا بلغ ذراعاً بدأ بالفریضة وترکت النافلة (صحیح)

مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کی قید کیوں رکھی ہے میں نے کہا کیوں؟ فرمایا کہ زوال شمس کے بعد نافلہ کا وقت ہے اور جب سایہ ایک ہاتھ ہو جائے تو نافلہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور فریضہ کا وقت آ جاتا ہے

۲۔ سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الوقت الذی

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس وقت

لا ینبغی لی اذا جاء الزوال قال ذراع الی مثلیه (مجهول)

کے متعلق جب زوال ہو فرمایا جب سایہ ایک ہاتھ ہو جائے

۳۔ قال سالته عن الرجل یاتی المسجد وقد صلی اهله ایبتدی بالمکتوبه او یتطوع فقال ان کان فی وقت حسن فلا باس بالتطوع قبل الفریضة وان کان خاف الفوت من اجل ما مضی من الوقت فلیبدأ بالفریضة وهو حق الله عزّ وجلّ ثم لیتطوع بما شاء الا هو موسع ان یصلی الانسان فی اول وقت دخول الفریضة بالنوافل الا ان یخاف فوت الفریضة والفضل اذا صلی الانسان وحده ان یبتدی بالفریضة اذا دخل وقتها لیکون فضل اول الوقت الفریضه ولیس بمحظور علیه ان یصلی النوافل من اول الوقت الی قریب من آخر الوقت (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو مسجد میں آئے ایسے وقت کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو آیا وہ ابتدا نماز واجب سے کرے یا نوافل سے فرمایا اگر وقت کافی ہو تو قبل فریضہ نوافل پڑھے اور اگر فریضہ کے فوت ہونے کا خوف ہو تو فرض کو جو حق الله ہے ادا کرے پھر نوافل جتنے چاہے پڑھے وسعت وقت میں فریضہ کا وقت داخل ہونے پر نوافل اسی صورت میں پڑھے جا سکتے ہیں جبکہ فریضہ کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ جب انسان اکیلا نماز پڑھے تو ابتدا فریضہ سے کرے اور کوئی مضائقہ نہیں اگر اول وقت نوافل پڑھے جبکہ فریضہ کا وقت باقی رہے۔

۴۔ قال قلت اصلی فی وقت فریضة نافلة قال نعم فی اول الوقت اذا کنت مع امام تقتدی به فاذا کنت وحدک فابدأ بالمکتوبة (موثق)

میں نے کہا میں اول وقت فریضہ نافلہ پڑھتا ہوں فرمایا ہاں اول وقت جبکہ تم ایسے امام کے ساتھ ہو جس کی اقتدا کی گئی ہے اگر تم اکیلے ہو تو نماز واجب سے ابتدا کرو

۵۔ قال قلت لابی عبد الله علیه السلام اذا دخل وقت الفریضة اتنفل او ابدأ بالفریضة فقال لی ان الفضل ان تبدأ بالفریضة وانما اخرت الظهر ذراعا من عند الزوال من اجل صلوٰة الاوابین (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا جب وقت فریضہ داخل ہو تو میں نافلہ پڑھوں یا فریضہ سے شروع کروں فرمایا بہتر یہ ہے کہ ابتدا فریضہ سے کی جائے زوال کے بعد ایک ہاتھ سایہ تک تاخیر کرو تاکہ نوافل پڑھ لئے جائیں۔

۶۔ قال قلت لابی عبد الله علیه السلام اذا دخل وقت الفریضة اتنفل او ابدأ بالفریضة قال ان الفضل ان تبدأ بالفریضة (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا جب وقت فریضہ داخل ہو جائے تو میں نوافل پڑھوں یا فریضہ فرمایا افضل یہ ہے کہ فریضہ سے ابتدا کی جائے۔

۷۔ عن ابی جعفر علیه السلام یقول کان امیر المومنین علیه السلام لا یصلی من النهار حتی یزول الشمس ولا من اللیل بعد ما یصلی العشاء الآخرة حتی ینتصف اللیل معنی هذا انه لیس وقت الصلوٰة الفریضه و لا سنة لان اوقات کلها قد بینها رسول الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام زوال شمس سے پہلے دن کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ رات کو نماز عشا کے بعد جب تک نصف شب نہ گزر جائے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ اوقات نہ نماز واجب کے ہیں نہ نماز سنت کے کیونکہ رسول اللہ نے تمام نمازوں کے اوقات مقرر کر دیے ہیں

فاما القضاء قضاء الفريضة فتقديمها على النوافل وتاخيرها فلا باس (مرسل)

۸ - عن ابي جعفر عليه السلام ان الشمس تطلع بين قرني الشيطان قال ان ابليس اتخذ عرشاً بين السماء والارض اذا طلعت الشمس وسجد في ذلك الوقت الناس قال ابليس لشياطينه ان بني آدم يصلون لي (مرفوع)

۹ - قلت لابي الحسن الثاني عليه السلام اكون في السوق فاعرف الوقت ويضيق عليّ ان ادخل فاصلي قال ان الشيطان يقارن الشمس في ثلاث احوال اذا ذرّت واذا كبدت واذا غربت فصلّ بعد الزوال فان الشيطان يريد ان يوقعك على حد يقطع بك دونه (ضعيف)

نماز فریضہ قضا ہو جائے تو اسے ادا کیا جائے نوافل پر مقدم کیا جائے اس کی تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے آفتاب طلوع کرتا ہے شیطان کے دو سروں کے بیچ سے اور فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے تو شیطان اپنا تخت بچھاتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت جب لوگ سجدے میں ہوتے ہیں ابلیس اپنے شیاطین سے کہتا ہے یہ بنی آدم میرے لئے نماز پڑھ رہے ہیں مقصد یہ ہے کہ شیطان اس وقت لوگوں کو زیادہ بہکاتا ہے

میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا میں بازاری کاروبار میں لگا رہتا ہوں اور وقت نماز تنگ ہو جاتا ہے تب میں نماز پڑھتا ہوں فرمایا شیطان تین وقتوں میں سورج کے ساتھ ہوتا ہے طلوع کے وقت زوال کے وقت اور غروب کے وقت لہٰذا تم بعد زوال ہی نماز پڑھ لیا کرو۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمہیں فضیلت کے وقت سے ہٹا دے۔

باب ۱۱

جو سو جائے یا نماز پڑھنی بھول جائے

۱ - عن ابي جعفر عليه السلام قال اذا نسيت الصلوٰة او صليتها بغير وضوء وكان عليك قضاء الصلوٰة فابدأ باولهن فاذن لها واقم ثم صلها ثم صل ما بعدها باقامة اقامة لكل صلوٰة وقال قال ابو جعفر عليه السلام وان كنت قد صليت الظهر وقد فاتتك الغداة فذكرتها فصل الغداة اي ساعة ذكرتها ولو بعد العصر ومتى ما ذكرت صلوٰة فاتتك صليتها وقال اذا نسيت الظهر حتى صليت العصر

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھنی بھول جاؤ یا بغیر وضو کے نماز پڑھ لو اور تم پر نماز کی قضا بھی ہو تو پہلے قضا نماز پڑھو اذان و اقامت کے ساتھ اس کے بعد بعد والی نماز پڑھو۔ اقامت ہر نماز کے لئے ہے اور ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے ظہر کی نماز پڑھ لی اور صبح کی قضا ہو گئی ہے پھر وہ یاد آئے تو جس وقت بھی یاد آئے اسے پڑھو اگرچہ بعد عصر ہی یاد آئے اور قضا شدہ نماز جب بھی یاد آئے پڑھ لینی چاہیے اور جب ظہر کی نماز بھول جاؤ اور عصر کی پڑھ لو

نذکرتها فانت فی الصلوٰۃ او بعد فراغک فانوها
الاولی ثم صل العصر فانما هی اربع مکان اربع وان
ذکرت انک لم تصل الاولی وانت فی صلوٰۃ العصر
وقد صلیت منها رکعتین فانوها الاولی ثم صل
الرکعتین الباقیتین وقم فصل العصر وان کنت قد ذکرت
انک لم تصل العصر حتی دخل وقت المغرب ولم تخف
فوتها فصل العصر ثم صل المغرب
وان کنت قد صلیت المغرب فقم فصل العصر وان کنت
قد صلیت من المغرب رکعتین ثم ذکرت العصر فانوها
العصر ثم قم فاتمها رکعتین ثم سلم ثم تصلی المغرب
وان کنت ذکرتها وقد صلیت من العشاء الآخرۃ
رکعتین او قمت فی الثالثۃ فانوها المغرب ثم سلم
ثم قم فصل العشاء الآخرۃ وان کنت قد نسیت العشاء
الآخرۃ حتی صلیت الفجر فصل العشاء الآخرۃ وان کنت
ذکرتها وانت فی الرکعۃ الاولی او فی الثانیۃ من الغداۃ
فانوها العشاء فصل الغداۃ واذن واقم وان کانت
المغرب والعشاء الآخرۃ قد فاتتک جمیعا فابدأ بهما قبل
ان تصلی الغداۃ ابدأ بالمغرب ثم العشاء الآخرۃ
قال ان خشیت ان تفوتک الغداۃ ان بدأت بالمغرب
فصل الغداۃ ثم صل المغرب والعشاء ابدأ بأولهما
لانهما جمیعا قضاء ایهما ذکرت فلا تصلهما الا بعد
شعاع الشمس قال قلت لم ذاک قال لانک لست تخاف
فوتها (حسن)

پھر یاد آئے درانحالیکہ تم نماز میں ہو یا فارغ ہو چکے ہو تو ظہر
کی نیت کر لو پھر عصر کی پڑھو چار رکعت کے بدلے چار رکعت
اگر تمہیں یاد آئے کہ تم نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور تم عصر
کی دو رکعت پڑھ چکے ہو تو ظہر کی نیت کر کے باقی دو رکعت
پڑھ لو۔ اور پھر عصر کی نماز پڑھو اور اگر تمہیں یاد آئے کہ تم
نے عصر کی نماز نہیں پڑھی اور مغرب کا وقت داخل ہو گیا تو اگر
وقت جانے کا خوف نہ ہو تو پہلے عصر کی پڑھو پھر مغرب کی
اگر تم نے نماز مغرب پڑھ لی ہے تو یاد آنے پر نماز پڑھو اگر تم نے
مغرب کی دو رکعت پڑھ لی ہیں اور اس وقت عصر کی نماز
یاد آئے تو عصر کی نیت کر لو پھر دو کو باقی رکعتیں پوری کر لو
اور سلام کے بعد نماز عصر ختم کر کے پھر مغرب کی نماز پڑھو اور
اگر مغرب کی نماز اس وقت یاد آئے جب تم عشا کی دو رکعت
پڑھ چکے یا تیسری رکعت میں ہو تو مغرب کی نیت کر کے سلام پر
ختم کر دو پھر کھڑے ہو اور نماز عشا پڑھو اور اگر تم نماز عشا پڑھنی
بھول جاؤ اور نماز فجر پڑھ لو تو اس کے بعد نماز عشا پڑھو اور
اگر تمہیں یاد آ جائے صبح کی پہلی یا دوسری رکعت میں صبح کی تو نیت
عشا کر لو اور بعد میں صبح کی نماز اذان واقامت سے پڑھو اور
اگر مغرب و عشا دونوں نمازیں قضا ہو گئیں ہیں تو نماز صبح سے پہلے
ان کو پڑھو پہلے مغرب کی نماز ادا کرو پھر عشا کی اور فرمایا اگر
تمہیں یہ خوف ہو کہ صبح کی نماز فوت ہو جائے گی تو پہلے صبح کی پڑھو
پھر مغرب اور عشا کی ابتدا کرو پہلی نماز یعنی مغرب سے کیونکہ وہ
دونوں قضا ہیں۔ یاد آنے کے بعد طلوع آفتاب کے ساتھ ہی دونوں
نمازیں پڑھ لو۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا صبح کی نماز کے قضا
ہونے کا اندیشہ تمہیں نہیں ہوتا۔

۲ - قال سئلته عن رجل نسی الظهر حتی دخل وقت العصر
قال یبدء بالظهر وکذلک الصلوات تبدء بالتی نسیت الا
ان تخاف ان یخرج الوقت الصلوٰۃ فتبدء بالتی فی وقتها

میں نے سوال کیا ایسے شخص کے متعلق جو نماز ظہر بھول گیا اور
وقت عصر داخل ہو گیا فرمایا پہلے نماز ظہر پڑھے اسی طرح ہر وہ
نماز جو بھول گیا ہو ہاں اگر وقت نماز جا رہا ہو تو جس کا وقت ہو وہ نماز پڑھو

ثم تقضی التی نسیت (ضعیف)

پھر وہ نماز پڑھے جسے بھول گئے ہو ۔

۳ - عن ابی جعفر علیہ السلام انہ سئل عن رجل صلی بغیر طهور او نسی صلوٰۃ لم یصلها او نام عنها فقال یصلیها اذا ذکرها فی ای ساعۃ ذکرها من لیل او نهار فاذا دخل وقت الصلوٰۃ و لم یتم ما فاته فلیقض ما لم یتخوف ان یذهب وقت هذه الصلوٰۃ التی قد حضرت وهذه احق بوقتها فلیصلها فاذا قضاها فلیصل ما فاته مما قد مضی ولا یتطوع برکعۃ حتی یقضی الفریضۃ کلها (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے بغیر وضو نماز پڑھ لی ہو یا نماز پڑھنی بھول گیا ہو یا وقت نماز سو گیا ہو فرمایا جس وقت دن میں یا رات میں یاد آئے فوراً پڑھ لے جب وقت نماز داخل ہوا اور قضا نماز ادا کی ہو تو اسے ادا کرے بشرطیکہ اس نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس کا وقت آگیا ہے اس کا پڑھنا مقدم ہے جب اسے پڑھ لے تب قضا نماز ادا کرے ایک رکعت بھی نوافل سے اس وقت تک نہ پڑھے جب تک فریضہ ادا نہ ہو جائے ۔

۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا فاتتک صلوٰۃ فذکرتها فی وقت اخری فان کنت تعلم انک اذا صلیت التی فاتتک کنت من الاخری فی وقت فابدأ بالتی فاتتک فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری وان کنت تعلم انک اذا صلیت التی فاتتک فاتتک التی بعدها فابدأ بالتی انت فی وقتها فصلها ثم اقم الاخری (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم سے کوئی نماز قضا ہو جائے اور تمہیں دوسرے وقت یاد آئے تو اگر تم یہ جانتے ہو کہ قضا نماز ادا کرنے میں وقت دوسری نماز کا باقی رہے گا تو قضا نماز پڑھ لو خدا فرماتا ہے نماز پڑھو میری یاد کے لئے اور اگر یہ جانتے ہو کہ قضا نماز ادا کرنے میں بعد والی نماز کا وقت جاتا ہے تو پہلے جس نماز کا وقت ہے وہ پڑھو پھر دوسری نماز

۵ - سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل نسی صلوٰۃ حتی دخل وقت صلوٰۃ الاخری فقال اذا نسی الصلوٰۃ او نام عنها صلی حین یذکرها فاذا ذکرها وهو فی صلوٰۃ بدأ بالتی نسی وان ذکرها مع امام فی صلوٰۃ المغرب اتمها برکعۃ ثم صلی المغرب ثم صلی العتمۃ بعدها وان کان صلی العتمۃ وحده فصلی منها رکعتین ثم ذکر انه نسی المغرب اتمها برکعۃ فیکون صلوٰۃ المغرب ثلاث رکعات ثم یصلی العتمۃ بعد ذلک (ضعیف)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو نماز بھول گیا اور دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا فرمایا جب نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب یاد آئے نماز پڑھ لے جب نماز میں یاد آئے تو شروع کرے بھولی ہوئی نماز کو اور اگر یاد آئے امام کے ساتھ نماز مغرب میں تو ایک رکعت کے ساتھ اسے تمام کرے پھر نماز مغرب اور اس کے بعد عشا پڑھے اور اگر صرف نماز عشا پڑھ رہا ہو اور دو رکعت پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ مغرب کی نماز بھول گیا ہے تو ایک رکعت پڑھ کر نماز مغرب تمام کرے بعد اس کے نماز عشا پڑھے

۶ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألته عن رجل نسی الظهر حتی غربت الشمس وقد کان صلی العصر فقال کان ابو جعفر او کان ابی علیہ السلام یقول ان امکنه ان یصلیها

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر کوئی ظہر کی نماز بھول جائے اور سورج غروب ہو جائے اور اس نے نماز عصر پڑھ لی ہے تو اگر ممکن ہو تو ظہر کی نماز پڑھ لے

قبل ان تفوته المغرب ابدأ بها والا صلّ المغرب ثم صلّها (مجہول)

قبل اس کے کہ نماز مغرب فوت ہو شروع کرے نماز ظہر ورنہ پہلے نماز مغرب پڑھے پھر قضا نماز ظہر

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام عن رجل امّ قوماً فی العصر فذکر انه لم یکن صلّی الاولی قال فلیجعلها الاولی التی فاتته ولیستأنف بعد صلوٰة العصر وقد مضی القوم بصلوٰتهم (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی لوگوں کی نماز عصر میں امامت کر رہا ہو اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو اسے چاہیئے کہ وہ نماز ظہر ادا کرے اور بعد میں نماز عصر پڑھے اور ماموہیں اپنی نماز عصر پڑھیں۔

۸ - قال سألته عن رجل نسی ان یصلّی الصبح حتی طلعت الشمس قال یصلیها حین یذکرها فان رسول الله صلی الله علیه وآله رقد عن صلوٰة الفجر حتی طلعت الشمس ثم صلّاها حین استیقظ تنحّیٰ عن مکانه ذلک ثم صلّی (موثق)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز صبح پڑھنی بھول گیا یہاں تک سورج نکل آیا فرمایا جس وقت یاد آئے نماز پڑھ لے۔ حضرت رسولخدا صبح کی نماز کے وقت سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر حضرت نے نماز پڑھی اور جب جاگے تو اس مقام سے ہٹ کر نماز پڑھی

توضیح - نیند کا یہ غلبہ دو وجہ سے تھا اول یہ کہ انکی بشریت کا اظہار ہو اس لئے خدا نے ان پر نیند کو غالب کیا دوسرے حضرت کا یہ عمل دوسروں کے لئے عبرت عمل ہو - چونکہ یہ مصلحت ایزدی ایسا ہوا لہذا قابل اعتراض نہیں - اس مقام کو چھوڑ کر اس لئے دوسری جگہ نماز پڑھی کہ پہلی جگہ اظہار غفلت ہوا تھا۔ نیز یہ کہ بحالت نوم چونکہ انسان مکلف نہیں ہوتا لہذا اس کو آنحضرت کی فروگزاشت نہیں کہا جا سکتا علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ فوت صلوٰۃ کا سبب نوم تھی نہ کہ سہو - نبی سہو سے بری ہے نہ کہ نوم سے اگر کہا جائے کہ حضور حالت خواب میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح بیداری میں پھر وقت صبح کا پتہ کیوں نہ چلا تو اس کا جواب چند طریقے سے ہے اول یہ کہ بحالت نوم اکثر صورتوں میں آپ مطلع رہتے تھے نہ کہ بالکلیہ۔ جب اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ بمصلحت حضرت پر نیند اسی طرح غالب کرے جس طرح سب لوگوں پر غالب کرتا ہے تو پھر غفلت کا الزام عاید نہیں ہوتا - دوسرے باوجود علم بہ مصلحت ایزدی آپ بیدار ہونے پر مکلف نہ تھے جیسے آپ کو منافقین کے کفر کا یقین تھا لیکن بہ مصلحت آپ ان سے مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے - تیسرے حضرت کی تکلیف اس وقت یہی تھی کہ آپ اٹھیں نہیں کیونکہ مصلحت کا اقتضا یہی تھا

مصنف ناچیز عرض کرتا ہے کہ اصحاب کہف تین سو برس سے پڑے سو رہے ہیں اور ان ایمان والوں کی ہزار دو سال کی نمازیں قضا ہو رہی ہیں مگر مصلحت ایزدی نے اقامت صلوٰۃ پر ان کی نوم کو ترجیح دی ہے۔ اگلی حدیث سے اور زیادہ وضاحت ہوگی

۹ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول نام رسول الله صلی الله علیه وآله عن الصبح والله عزّ وجلّ انامه حتی طلعت الشمس علیه وکان ذلک رحمة من ربک للناس الا تری لو ان رجلا نام حتی طلعت الشمس لعیّره الناس وقالوا لا تتورع لصلوٰتک فصارت اسوة وسنّة فان قال رجل لرجل نمت عن الصلوٰة قال قد نام رسول الله

حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ سو گئے وقت صبح اللہ نے ان کو سلایا یہاں تک کہ سورج نکل آیا یہ رحمت تھی تمہارے رب کی طرف سے لوگوں پر کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی طلوع شمس تک سوتا رہتا ہے تو لوگ اسے عیب لگاتے ہیں کہ تو نماز میں احتیاط سے کام نہیں لیتا پس یہ اسوۂ رسول اور سنت رسول قرار پایا اگر کوئی دوسرے سے کہے تو نماز سونے میں کھو گئی تو وہ کہے کہ رسول اللہ بھی سو گئے

ضاعت سوۃ رحمۃ رحم اللہ سبحانہ بہا ہذہ الامۃ (صحیح)

۱۰ - عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ عز و جل اِنَّ الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً قال یعنی مفروضاً ولیس یعنی وقت فوتہا ان جاز ذلک الوقت ثم صلاہا لم یکن صلوٰتہ مؤداۃ ولو کان ذلک لہلک سلیمان بن داود ع حین صلاہا لغیر وقتہا ولکنہ متی ذکرہا صلاہا قال ثم قال ومتی استیقنت او شککت فی وقتہا انک لم تصلہا او فی وقت فوتہا انک لم تصلہا صلیتہا فان شککت بعد ما خرج وقت الفوت وقد دخل حائل فلا اعادۃ علیک من شک حتی تستیقن فان استیقنت فعلیک ان تصلیہا فی ای حال کنت (حسن)

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل نام عن العتمۃ فلم یقم الا بعد انتصاف اللیل قال یصلیہا ویصبح صائماً (مرسل)

پس یہ اسوہ رسول اور رحمت اللہ تمام ہو گئی اس امت کے لئے۔

آیہ اِنَّ الصلوٰۃ الخ یعنی مومنین پر نماز وقتی فریضہ ہے وقت فوت مراد نہیں۔ جو وقت معین پر نماز نہ پڑھے تو اس کی نماز ادا کی ہوئی نہ ہو گی اور اگر ایسا ہوتا تو سلیمان علیہ السلام ہلاک ہو جاتے جبکہ انھوں نے غیر وقت پر نماز پڑھی۔ لیکن جیسے ہی یاد آئی پڑھی پھر فرمایا جب تمہیں یقین یا شک ہو اس بارہ میں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی یا وقت گزرنے پر پڑھی تو نماز پڑھی جائے گی اور اگر شک ہوا ہو جبکہ وقت فوت بھی نکل گیا اور حائل وقت داخل ہو گیا تو بصورت شک اعادہ کی ضرورت نہیں جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین ہو تو پھر کوئی وقت بھی ہو اس نماز کو ادا کرنا ہے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جو نماز عشا کے وقت سو جائے اور آدھی رات کے بعد بیدار ہو تو وہ قضا ادا کرے اور صبح کو روزہ رکھے

باب ۱۲

بنائے مسجد نبوی

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بنی مسجدہ بالسمیط ثم ان المسلمین کثروا فقالوا یا رسول اللہ لو امرت بالمسجد فزید فیہ فقال نعم فامر بہ فزید فیہ وبناہ بالسعیدۃ ثم ان المسلمین کثروا قالوا یا رسول اللہ لو امرت بالمسجد فزید فیہ قال نعم فامر بہ فزید فیہ وبنی جدارہ بالانثی والذکر واشتد علیہم الحر فقالوا یا رسول اللہ لو امرت بالمسجد فظلل فقال نعم فامر بہ فاقیمت فیہ سواری

طرحت علیہ العوارض والخصف والاذخر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنی مسجد اینٹوں سے بنوائی۔ جب مسلمان زیادہ ہوئے تو انھوں نے بڑھانے کی خواہش کی حضرت نے اجازت دیدی چنانچہ اینٹوں سے اور بڑھایا گیا۔ پھر جب مسلمان اور زیادہ ہوئے تو حضرت سے اور توسیع کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دیدی۔ چنانچہ چھوٹی بڑی اینٹوں سے اور اضافہ کیا گیا اور دیواریں بنائی گئیں جب گرمی زیادہ ہوئی تو لوگوں نے مسجد پر سایہ کرنے کی اجازت چاہی حضرت نے اجازت دیدی پس اس میں ستون کھڑے کئے گئے کھجور کے تنوں کے پھر ان پر چھپر کے لکڑ ڈالے اور گھاس پھونس ڈالی گئی

فما شوا فيه حتى اصابتهم الامطار فجعل المسجد يكف عليهم فقالوا يا رسول الله لو امرت بالمسجد فطين فقال لهم رسول الله لا عريش كعريش موسى عليه السلام فلم يزل كذلك حتى قبض رسول الله وكان جداره قبل ان يظلل قامة فكان اذا كان الفئ ذراعاً وهو قدر مربض عنز صلى الظهر فاذا كان ضعف ذلك صلى العصر قال السميط لبنة لبنة والسعيدة لبنة ونصف والذكر والانثى لبنتان مخلفتان (حسن)

اس طرح اس میں آرام ملا لیکن جب بارش ہوتی تو مسجد ٹپکتی لوگوں نے چھت کو مٹی سے لیپنے کی اجازت چاہی فرمایا کوئی چھپر موسیٰ علیہ السلام کا سا چھپر نہیں مسجد کی یہ صورت حضرت کے مرتے دم تک باقی رہی اس کی دیوار چھپر پڑنے سے پہلے قدآدم تھی جب اس کا سایہ ایک ذراع یا ایک چھوٹے نیزہ کی بقدر ہو جاتا تو ظہر کی نماز پڑھی جاتی اور جب دونا ہو جاتا تو عصر کی

سمیط کے معنی اینٹ کے ہیں اور سعید ڈیڑھ اینٹ کے اور ذکر و انثیٰ سے مراد مختلف قدر کی دو اینٹیں ہیں

۲- عن ابی عبد الله عليه السلام قال سالته عن المسجد الذى اسس على التقوىٰ قال مسجد قبا (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس مسجد کے متعلق پوچھا گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے فرمایا وہ مسجد قبا ہے

۳- قلت لابى عبد الله عليه السلام كم كان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله قال كان ثلاثة آلاف وستمائة ذراع تكسيرا

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ کی مسجد تین ہزار چھ سو ہاتھ مکسر تھی۔

باب ۱۳

مصلی وقت نماز اپنے آگے کیا رکھے

جب کوئی اس کے آگے سے گزرے

۱- عن ابى عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يجعل العنزة بين يديه اذا صلى (صحیح)

فرمایا حضرت نے کہ وقت نماز حضرت رسولخدا چھوٹا نیزہ اپنے سامنے رکھ لیا کرتے تھے۔

۲- عن ابى عبد الله عليه السلام قال كان طول رحل رسول الله ذراعاً وكان اذا صلى وضعه بين يديه ليستتر به ممن يمر بين يديه (ضعیف)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسولخدا کا پالان ایک ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا تھا اسی کو وقت نماز اپنے سامنے رکھ لیتے تھے تاکہ پردہ ہو جائے آپ کے سامنے گزرنے والے سے

۳- سالت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل هل يقطع صلاته شئ لما يمر بين يديه قال لا يقطع صلوة المؤمن شئ ولكن ادرأ ما استطعت وفى رواية من كان عن ابى بصير عن ابى عبد الله عليه السلام قال

میں نے حضرت سے پوچھا اگر کسی نمازی کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو اسکی نماز قطع ہو جائے گی فرمایا مومن کی نماز کسی چیز سے قطع نہیں ہوتی لیکن جہاں تک ممکن ہو روک کر رکھو اور سکان نے ابو بصیر سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ ع سے نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا

لا یقطع الصلوٰۃ شیٔ لا کلب ولا حمار ولا امرأۃ ولکن استتروا بشیٔ فان کان بین یدیک قدر ذراع رافعاً من الارض فقد استترت والفضل فی ھذا ان تستتر بشیٔ وتضع بین یدیک ما تتقی بہ من المارۃ فان لم تفعل فلیس بہ باس لان الذی یصلی لہ المصلی اقرب الیہ ممن یمر بین یدیہ ولکن ذلک ادب الصلوٰۃ وتوقیرھا (موثق)

نماز کو کوئی شے قطع نہیں کرتی نہ کتا نہ گدھا، عورت لیکن کوئی آڑ سامنے رکھ لینی چاہئے اگر تمہارے سامنے زمین سے بقدر ایک ہاتھ کے اونچی کوئی چیز ہو تو بس آڑ کے لئے کافی ہے اور اس بارہ میں بہتر یہ ہے کہ کوئی ایسی شے سامنے کہ گزرنے والے سے بچاؤ ہو جائے اور اگر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ جس کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ ہر اس شخص سے جو اس کے سامنے سے گزرے قریب تر ہے لیکن ایسا لحاظ ادب و توقیر نماز کیا جاتا ہے۔

لم ـ قال دخل ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال لہ رأیت ابنک موسیٰ یصلی والناس یمرون بین یدیہ فلا ینھاھم وفیہ ما فیہ فقال ابو عبد اللہ ع ادعو موسیٰ فدعی لہ فقال یا بنی ان ابا حنیفۃ یذکر انک کنت صلیت والناس یمرون بین یدیک فلم تنھھم فقال نعم یا اباہ ان الذی کنت اصلی لہ کان اقرب الیّ منھم یقول اللہ عز وجل ونحن اقرب الیہم من حبل الورید قال فضمہ ابو عبد اللہ علیہ السلام الی نفسہ ثم قال یا بنی بابی انت وامی یا مودع الاسرار۔ ھذا تادیب منہ علیہ السلام لا انہ ترک الفضل

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ابو حنیفہ آئے اور کہنے لگے میں نے آپ کے فرزند موسیٰ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ لوگ ان کے سامنے سے گزر رہے تھے اور وہ پڑھتے رہے کراہت محسوس نہ ہوئی۔ حضرت نے فرمایا موسیٰ کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو فرمایا ابو حنیفہ کہتا ہے کہ تم نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ تمہارے سامنے سے گزر رہے تھے اور تم نے ان کو منع نہ کیا فرمایا بابا جان ایسا ہی تھا۔ میں جس کی نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھ سے زیادہ قریب تھا بہ نسبت ان لوگوں کے جو میرے سامنے سے گزر رہے تھے۔ یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کو سینہ سے لگا لیا اور فرمایا میرے ماں باپ فدا ہوں اے وہ کہ جسے اسرار الٰہی سونپے گئے ہوں۔

علامہ کلینی کہتے ہیں کہ اس سے مقصود امام ابو حنیفہ کی تادیب تھی نہ یہ کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کوئی فضیلت ترک ہوئی تھی

باب ۱۴

مرد و عورت کا قریب نماز پڑھنا

۱ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام فی المرأة تصلی الی جنب الرجل قریبا منه فقال اذا کان بینهما موضع رجل فلا باس (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا اس عورت کے بارہ میں جو مرد کے پہلو میں نماز پڑھے فرمایا اگر ایک آدمی کا فاصلہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

۲ ـ سالت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یصلی والمرأة بحذائه عن یمینه و یساره فقال لا باس به اذا کانت لا تصلی (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں سوال کیا جو نماز پڑھ رہا ہو اور عورت اس کی برابر دائیں یا بائیں ہو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو

۳ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل والمرأة یصلیان فی بیت واحد المرأة عن یمین الرجل بحذائه قال لا الا ان یکون بینهما ستر او ذراع (ضعیف)

حضرت سے کہا گیا ایک مرد اور ایک عورت ایک گھر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور عورت داہنی طرف مرد کے مقابل ہے فرمایا ایسا نہیں ہونا چاہیے ان کے درمیان یا تو پردہ ہو یا ایک ہاتھ کا فاصلہ

۴ ـ عن احدهما علیهما السلام قال سألته عن الرجل یصلی فی زاویة الحجرة وامرأته او ابنته تصلی بحذاه فی الزاویة الاخری فقال لا ینبغی له ذلک فان کان بینهما ستر اجزاه قال وسألته عن الرجل والمرأة یتزاملان فی المحمل یصلیان جمیعا فقال لا ولکن یصلی الرجل فاذا صلی صلت المرأة (ضعیف)

میں نے امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام سے پوچھا اس مرد کے بارہ میں جو حجرہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی بی بی یا بیٹی دوسرے کونہ میں نماز پڑھتی ہوں اس کے مقابل فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر ان کے درمیان پردہ حائل ہو تو یہ کافی ہے۔ میں نے کہا اگر عورت اور مرد ایک ہی محمل میں نماز پڑھ رہے ہوں فرمایا یہ صحیح نہیں اول مرد پڑھے پھر عورت

۵ ـ سالت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یصلی وبحیاله امرأة قائمة علی فراشها اجنبیة فقال ان کانت قاعدة فلا یضره وان کانت تصلی فلا (صحیح)

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو اور عورت اس کے پہلو میں کھڑی ہو فرمایا اگر بیٹھی ہے تو کچھ حرج نہیں اور اگر نماز پڑھتی ہے تو جائز نہیں

۶ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله یصلی وعائشة نائمة معترضة بین یدیه وهی لا تصلی (صحیح)

فرمایا حضرت رسول خدا اکثر نماز پڑھتے تھے اور عائشہ آپ کے سامنے لیٹی تھیں۔ نماز میں مشغول نہ تھیں۔

۷ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یصلی والمرأة تصلی

میں نے حضرت سے اس مرد کے بارہ میں پوچھا جو نماز پڑھ رہا ہو اور عورت

بجنداہ او الی جانبہ نعال، ذاکان بسجود هامع سکو عبم فلاباس (مرسل)

اس کے سامنے یا پہلو میں فرمایا اگر عورت سجدہ میں ہے، اور مرد رکوع میں تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۵

نماز میں خشوع اور کراہت فعل عبث

۱۔ قال ابو جعفر علیہ السلام اذا قمت فی الصلوٰۃ فعلیک بالاقبال علی صلوتک فان یحسب لک منها ما اقبلت علیہ ولا تعبث فیها بیدک ولا براسک ولا بلحیتک ولا تحدث نفسک ولا تتثاوب ولا تتمطّ ولا تکفر فانما یفعل ذلک المجوس ولا تلثم ولا تحتقن ولا تفرج کما یتفرج البعیر ولا تقع علی قدمیک ولا تفترش ذراعیک ولا تفرقع اصابعک فان ذلک کلہ نقصان من الصلوٰۃ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم نماز کو کھڑے ہو تو تو رغبات ظاہری اور باطنی سے آزاد ہو کر پوری توجہ سے پڑھو اس توجہ کے متعلق محاسبہ ہوگا اور نماز میں اپنے ہاتھ سے عبث کام نہ کرو سر یا داڑھی پر بار بار ہاتھ نہ پھیرو، انگڑائی نہ لو جماہی نہ لو داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھو کیونکہ افعال مجوس ہیں اور ڈھاٹا نہ باندھو حبس بول نہ کرو اور اونٹ کا سا بیٹھا بیٹھو پہلے گھٹنے نہ جھکاؤ (ہاتھ زمین پر لے جاؤ) اور اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ نہیں اور نہ انگلیاں چٹخاؤ یہ سب باتیں نماز میں نقصان پیدا کرنے والی ہیں

ولا تقم الی الصلوٰۃ متکاسلاً ولا متناعسا ولا متثاقلاً فانها خلال النفاق فان اللہ سبحانہ نهی المومنین ان یقوموا الی الصلوٰۃ وهم سکاری یعنی سکر النوم وقال للمنافقین اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا (حسن)

اور نماز کے لئے کھڑے ہو تو کسل و سستی نہ ہو، ورنہ اونگھ رہے ہو اور نہ بوجھ ہو یہ سب نفاق کی علامتیں ہیں اور اللہ نے مومنین کو منع کیا ہے کہ وہ نماز نشہ کی حالت میں نہ پڑھیں نشہ کی ایک صورت نوم بھی ہے اور اللہ نے منافقین کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں ہارے تھکے سست اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ عزوجل کرہ لکم ایتها الامۃ اربعاً وعشرین خصلۃ ونهاکم عنها کرہ لکم العبث فی الصلوٰۃ (مجہول مرسل)

حضرت نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اے امت اللہ نے ناپسند کیا ہے تمہارے لئے ۲۴ خصلتوں کو اور ان سے تم کو منع کیا ہے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز میں فعل عبث کو ناپسند کیا ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کنت دخلت فی صلوتک فعلیک بالخشوع والاقبال علی صلوتک فان اللہ عز و جل یقول الذین فی صلوتھم خاشعون (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھو تو خضوع و خشوع اور پوری توجہ سے پڑھو اللہ تم فرماتا ہے۔ وہ لوگ اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی علیہ السلام یقول کان علی بن الحسین علیہ السلام اذا قام فی الصلوٰۃ کانہ ساق شجرۃ لا یتحرک منہ شیٔ الا ما حرکت الریح منہ (مجہول)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک درخت کا تنہ ہیں جس کو حرکت نہیں سوائے اس کے کہ ہوا اس کا کچھ حصہ ہلا دے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما اذا قام فی الصلوٰۃ تغیر لونہ فاذا سجد لم یرفع راسہ حتی یرفض عرقاً (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا استقبلت القبلۃ بوجھک فلا تقلب وجھک عن القبلۃ فتفسد صلوتک فان اللہ عز و جل قال لنبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی الفریضۃ فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ واخشع ببصرک ولا ترفعہ الی السماء ولیکن حذاء وجھک موضع سجودک (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم رو بقبلہ ہو تو اپنا رخ قبلہ سے ہٹاؤ نہیں ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فریضہ کے متعلق فرمایا تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرو اور جہاں کہیں ہو اس کی طرف رخ کر کے ہی نماز پڑھا کرو اور ادھر ہی دیکھتے رہو آسمان کی طرف نہ دیکھو اور سجدہ کی جگہ کے سامنے تمہارا چہرہ رہے

۷۔ عن احدھما علیہما السلام انہ قال فی الرجل یتثاوب ویتمطی فی الصلوٰۃ قال ھو من الشیطان ولا یملکہ (ضعیف)

فرمایا امام نے اس شخص کے بارہ میں جو بحالت نماز انگڑائی لے یا جماہیاں لے کہ یہ عمل شیطان ہے اور وہ اس پر قابو نہیں پاتا

۸۔ عن ابی الولید کنت جالساً عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فسالہ ناجیۃ ابو حبیب فقال لہ جعلت فداک ان لی رحا اطحن فیہا من اللیل فاعرف من الرحا ان الغلام قد نام فاضرب الحائط لاوقظہ قال نعم انت فی طاعۃ اللہ عز و جل تطلب رزقہ (ضعیف)

ابو الولید نے کہا میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ میری ایک چکی ہے جس سے آٹا پسوایا ہوں جب رات کو چکی نہیں چلتی تو میں سمجھتا ہوں غلام سو رہا ہے میں دیوار پر کھٹکھٹاتا ہوں تاکہ اسے جگا دوں فرمایا ہاں تو طاعت خدا میں ہے اس کا رزق طلب کرتا ہے

اس حدیث کا تعلق اس باب میں سمجھ نہیں آیا۔ علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا قمت الی الصلوٰۃ فلا تعبث بلحیتک ولا براسک ولا تعبث بالحصا وانت تصلی الا ان تسوی حیث تسجد فلا باس (ر۔تم)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اپنی داڑھی اور سر کے ساتھ عبث کام نہ کرو اور نہ کنکریوں سے شغل کرو ہاں جب سجدہ میں ہو تو شمار رکعات کے لئے کنکری کو رکھو

باب ۱۴
نماز میں دعا و بکا

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ینبغی لمن یقرأ القرآن اذا مر بآیۃ من القرآن فیہا مسئلۃ او تخویف ان یسئل اللہ عند ذلک خیر ما یرجو و یسئلہ العافیۃ من النار ومن العذاب (موثق)

حضرت نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور کوئی ایسی آیت نظر کے سامنے آئے جس میں کوئی سوال یا خوف دلایا گیا ہو تو خدا سے خیر کا طالب ہو اور عذاب نار سے عافیت کا

۲۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ ایتباکی الرجل فی الصلوٰۃ قال بخ بخ ولو مثل راس الذباب (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا نماز میں رو سکتے ہیں فرمایا مبارک ہے مبارک ہے اگرچہ مکھی کے سر کی برابر ہو

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الرجل یکون مع الامام فیمر بالمسئلۃ او بآیۃ فیہا ذکر جنۃ او نار قال لا باس بان یسئل عند ذلک و یتعوذ من النار و یسئل اللہ الجنۃ

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو امام کے ساتھ ہو وہ کسی مسئلہ کو پوچھے یا ایسی آیت کو جس میں ذکر جنت و نار ہو فرمایا کوئی حرج نہیں وہ سوال کرے اور پناہ چاہے نار جہنم سے اور اللہ سے جنت کا سوال کرے

۴۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن ذکر السورۃ من الکتاب ندعو بہا فی الصلوٰۃ مثل قل ہو اللہ احد فقال اذا کنت تدعو بہا فلا باس (مرسل)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ ع سے سوال کیا قرآن کے ایسے سورہ کا جس کے وسیلہ سے نماز میں دعا کی جائے جیسے قل ہو اللہ احد فرمایا اگر یہ دعا کی جائے کہ اس کے وسیلہ سے بخش دے تو کیا مضائقہ ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کلما کلمت اللہ فی صلوٰۃ الفریضۃ فلا باس (مرسل)

فرمایا حضرت نے جب کلام کیا جائے اللہ سے نماز فریضہ میں تو کیا مضائقہ ہے

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ بغیر عربی کچھ کہنا محل کلام ہے۔

باب ۱۷

اذان واقامت اور ثواب

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما اسری برسول اللہ الی السماء فبلغ البیت المعمور وحضرت الصلوٰۃ فاذن جبرئیل علیہ السلام واقام فتقدم رسول اللہ و صف الملائکۃ والنبیون خلف محمد ۳ (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آیا تو جبریل نے اذان دی اور اقامت کہی۔ پس رسول اللہ آگے بڑھے اور ملائکہ اور انبیا نے ان کے پیچھے صفیں باندھیں۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما ھبط جبرئیل علیہ السلام بالاذان علی رسول اللہ کان راسہ فی حجر علی علیہ السلام فاذن جبرئیل علیہ السلام واقام فلما انتبہ رسول اللہ قال یا علی سمعت قال نعم قال حفظت قال نعم قال ادع بلالاً فعلمہ فدعا علی علیہ السلام بلالاً فعلمہ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب جبریل اذان لے کر آئے تو حضرت رسول خدا کا سر آغوش رسول میں تھا۔ جبریل نے اذان واقامت کہی۔ جب وحی منقطع ہوئی تو حضرت رسول خدا نے علی علیہ السلام سے کہا اے علی تم نے سنا فرمایا جی ہاں۔ پوچھا ان کلمات کو یاد کر لیا۔ کہا جی ہاں فرمایا بلال کو بلا کر تعلیم دو حضرت علی نے بلال کو بلا کر تعلیم دی۔

۳۔ قال سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول الاذان والاقامۃ خمسۃ وثلثون حرفاً فعد ذلک بیدہ واحداً واحداً الاذان ثمانیۃ عشر والاقامۃ سبعۃ عشر حرفا (موثق)۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اذان واقامت ۳۵ کلمے ہیں اور حضرت نے اپنے ہاتھ پر شمار کیا اور فرمایا اذان میں اٹھارہ اور اقامت میں سترہ کلمے ہیں

۴۔ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول الاذان مثنیٰ مثنیٰ والاقامۃ مثنیٰ مثنیٰ (صحیح)

فرمایا صادق آل محمد نے اذان واقامت میں دو دو بار ہے

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یا زرارۃ تفتح الاذان باربع تکبیرات وتختمہ بتکبیرین وتھلیلین (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اذان میں ابتدا کرو چار تکبیروں سے اور ختم کرو دو بار اللہ اکبر اور دو بار لا الٰہ الا اللہ کہکر

۶۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن التثویب فی الاذان والاقامۃ فقال ما نعرفہ (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اذان واقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کے متعلق پوچھا فرمایا ہم نہیں جانتے یہ کیا ہے (بدعت ہے)

۷۔ قال ابو جعفر علیہ السلام اذا اذنت فافصح بالالف والھاء

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب اذان دو تو الف و ہ میں فرق کرو

وصلّ علی النبیّ کلّما ذکرته او ذکره ذاکر فی اذان او غیره صلی اللہ علیه وآله (حسن)

اور درود بھیجو نبی پر جب ان کا ذکر کرو اذان وغیرہ میں اللہ کا درود ہو ان پر اور ان کی اولاد پر

۸ ۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال اذا اذّنت واقمت صلّی خلفک صفّان من الملائکة واذا اقمت صلّی خلفک صفّ من الملائکة (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اذان دو اور اقامت کہو تو دو صفیں ملائکہ کی تمہارے پیچھے ہونگی اور جب اقامت کہو گے تو ایک صف ہو گی ۔

۹ ۔ قال سالته ایجزی الاذان واحد قال ان صلیت جماعة لم یجز الا اذان واقامة وان کنت وحدک تبادر امراً تخاف ان یفوتک یجزیک اقامة الا الفجر والمغرب فانه ینبغی ان تؤذن فیهما وتقیم من اجل انه لا یقصر فیهما کما یقصر فی سایر الصلوٰة (ضعیف)

میں نے پوچھا کیا صرف اذان کافی ہے فرمایا اگر نماز جماعت ہو تو اذان و اقامت دونوں ہوں اور اگر تم اکیلے پڑھو اور کسی وجہ سے یہ خوف ہو کہ نماز قضا ہو جائے گی تو صرف اقامت پر اکتفا کی جائے مگر صبح اور مغرب کی نماز میں دونوں کا ہونا ضروری ہے اور نمازوں کی طرح ان دو نمازوں میں کمی نہیں ہو گی ۔

۱۰ ۔ قلت لابی عبد اللہ علیه السلام ایتکلم الرجل فی الاذان قال لا باس قلت فی الاقامة قال لا (مجهول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا اذان کے درمیان موذن بات کر سکتا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن اقامت کے درمیان نہیں

۱۱ ۔ قال لا باس ان یؤذن الرجل غیر متوضئ ولا یقیم الا وهو علی وضوء (حسن)

موذن بے وضو کے اذان دے تو مضائقہ نہیں لیکن اقامت بے وضو کے نہیں کہنی چاہیے ۔

۱۲ ۔ قال سالته عن الرجل یجیئ الی الامام حین سلّم قال لیس علیه ان یعید الاذان فلیدخل معهم فی اذانهم فان وجدهم قد تفرقوا اعاد الاذان (مجهول)

میں نے سوال کیا اس شخص کے بارہ میں جو مسجد میں اس وقت آئے جب امام سلام پڑھ چکا ہو پس یہ شخص داخل ہو وہی جماعت کے ساتھ اذان میں اور اگر لوگ متفرق ہو گئے ہوں تو اعادہ اذان کرے

۱۳ ۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال سئل عن الاذان هل یجوز ان یکون من غیر عارف قال لا یستقیم الاذان ولا یجوز ان یؤذن به الا رجل مسلم عارف فان علم الاذان فاذّن به وان لم یکن عارفاً لم یجز اذانه ولا اقامته ولا یقتدی به

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ موذن اگر غیر عارف ہے تو اذان کہنا اس کا صحیح نہیں۔ مسلمان عارف اذان کو اذان دینی چاہیے اگر وہ ارکان اذان جانتا ہے تو اذان دے اور اگر معرفت نہیں رکھتا تو نہ اس کی اذان کافی ہے اور نہ اقامت اور نہ وہ قابل شمار

وسئل عن الرجل یؤذن ویقیم لیصلی وحده فیجیئ رجل آخر فیقول له نصلی جماعة فهل یجوز ان یصلیا

سوال کیا ایسے شخص کے متعلق کہ وہ تنہا نماز پڑھنے کے لیے اذان و اقامت کہے اک شخص آکر کہے ہم جماعت سے پڑھیں کیا جائز ہے

تنيبك الاذان والاقامة قال لا ولكن يؤذن ويقيم (موثق)

کہ وہ دیتو ہی اذان سے نماز پڑھ لیں فرمایا نہیں جماعت کے لئے دوبارہ اذان واقامت ہونی چاہئے ۔

۱۴ - عنه عن ابي عبد الله عليه السلام قال في الرجل ينسى الاذان والاقامة حتى يدخل في الصلوة قال ان كان ذكر قبل ان يقرأ فليصل على النبي صلى الله عليه وآله وليقم وان كان قد قرأ فليتم صلوته (مجهول)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو اذان واقامت بھول جائے اور نماز پڑھنے لگے فرمایا اگر قبل قرات حمد وسورہ یاد آجائے تو محمد وآل محمد پر درود بھیجے اور اقامت کہے اور اگر نماز شروع کر دی ہے تو پھر نماز کو تمام کرے

۱۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال من سها في الاذان فقدم او اخر عاد على الاول الذي اخره حتى يمضي على آخره (صحيح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ارکان اذان میں سہو اور مقدم و موخر کردے تو اس کو چاہئے کہ جہاں موخر کیا ہے اس کے پہلے سے شروع کرے

۱۶ - عن ابي الحسن عليه السلام قال يؤذن الرجل وهو جالس ولا يقيم الا وهو قائم وتؤذن وانت راكب ولا تقم الا وانت على الارض (حسن)

فرمایا حضرت نے اذان بیٹھ کر دے سکتا ہے لیکن اقامت کھڑے ہو کر ہی کہی جائے ۔ اذان سواری پر دے سکتے ہیں لیکن اقامت تو زمین پر ہی کہی جائے

۱۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له يؤذن الرجل وهو على غير القبلة قال اذا كان التشهد مستقبل القبلة فلا بأس (حسن)

پوچھا کہ اگر کوئی اذان دے قبلہ سے منحرف ہو کر فرمایا اگر اس نے شہادتیں قبلہ رخ ہو کر کہی ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں

۱۸ - قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن المرأة اعليها الاذان والاقامة قال لا (مجهول)

فرمایا حضرت نے عورت کے لئے اذان و اقامت نہیں

۱۹ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول اقامة المرأة ان تكبر وتشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله (موثق)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ عورت کی اقامت یہ ہے کہ وہ تکبیر کہے اور اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ کہے

۲۰ - قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا هارون الاقامة من الصلوة فاذا اقمت فلا تتكلم ولا تومي بيدك (ضعيف)

فرمایا حضرت نے اے ابو ہارون اقامت نماز کا جزو ہے جب اقامت کہو تو اس کے درمیان نہ تو کلام کرو اور نہ ہاتھ سے اشارہ کرو

۲۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يقيم احدكم الصلوة وهو ماش ولا راكب ولا مضطجع الا ان يكون مريضاً وليتمكن في الاقامة كما يتمكن في الصلوة فانه اذا اخذ في الاقامة فهو في صلوة (ضعيف)

فرمایا حضرت نے اقامت نماز راستہ چلتے یا بحالت سواری یا لیٹ کر نہ کہی جائے ہاں مریض مستثنیٰ ہے اور اقامت میں تمکن کی وہی صورت ہونی چاہئے جو نماز میں ہوتی ہے ۔ جب اقامت کوئی کہنے لگے تو وہ گویا نماز میں ہے

۲۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دخل الرجل المسجد وھو لا یأتم بصاحبہ وقد بقی علی الامام آیۃ او آیتان فخشی ان ھو اذن واقام ان یرکع فلیقل قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ولیدخل فی الصلوۃ (صحیح)

فرمایا حضرت نے جب کوئی مسجد میں داخل ہوا اور جماعت ہو رہی ہو اور وہ شریک جماعت ہونا چاہے اور قرأت سورہ میں امام کو ایک یا دو آیتیں پڑھنا رہ گیا ہو اور اسے یہ خوف ہو کہ درصورت اذان و اقامت کہنے کے امام رکوع میں چلا جائے گا تو وہ دوبار قد قامت الصلوٰۃ اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ کر نماز میں شریک ہو جائے۔

۲۳ - سألت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الاذان قبل الفجر فقال اذا کان فی جماعۃ فلا واذا کان وحدہ فلا باس (صحیح)

میں نے نماز صبح کی اذان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا شریک جماعت ہو تو علیحدہ سے کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر علیحدہ ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۴ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال القعود بین الاذان والاقامۃ فی الصلوۃ کلھا اذا لم یکن قبل الاقامۃ صلاۃ یصلیھا (صحیح)

فرمایا اذان و اقامت کے درمیان بیٹھنا ہر نماز میں چاہیے جبکہ قبل اقامت نماز نہ ہو رہی ہو جس میں شریک ہو

۲۵ - ان اباعبد اللہ علیہ السلام کان یؤذن و یقیم غیرہ وقال کان یقیم وقد اذن غیرہ (مرسل)

امام جعفر صادق علیہ السلام کبھی خود اذان کہتے تھے اور اقامت دوسرا کہتا تھا اور کبھی خود اقامت کہتے تھے اور اذان دوسرا کہتا تھا۔

۲۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام الاذان ترتیل والاقامۃ حدر (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اذان میں ترتیل ہے اور اقامت میں سرعت۔

۲۷ - قال ثلاثۃ یوم القیامۃ کثبان المسک احدھم مؤذن اذن احتساباً (ضعیف)

فرمایا حضرت نے روز قیامت تین چیزیں مشک کی طرح خوشبو دیں گی ان میں ایک مؤذن کا قربۃ الی اللہ اذان دینا ہے

۲۸ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام المؤذن یغفر لہ مد صوتہ ویشھد لہ کل شئی سمعہ (مرفوع)

فرمایا حضرت نے مؤذن کی بلند آواز بخشی جائے گی اور گواہی دے گی ہر وہ شے جو اسے سنے گی۔

۲۹ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا سمع المؤذن یؤذن قال مثل ما یقول فی کل شئی (مجہول)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جب مؤذن اذان دیتا تو رسول اللہ کلمات کو دہراتے جاتے۔

۳۰ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سمع المؤذن یقول اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ فقال مصدقاً محتسباً وانا اشھد ان

فرمایا حضرت نے جو کوئی مؤذن سے سنے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ تو قربۃ الی اللہ تصدیق کرتے ہوئے کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ

ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اکتفی بھا عمن ابی وجحد واعین بھا من اقر وشھد الا کان لہ من الاجر عدد من انکر وجحد ومثل عدد من اقر وعرف (مجہول)

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں جو انکار کرے اسکی پرواہ نہیں اور جو اقرار کرے اور گواہی دے وہ نظر کے سامنے ہے تو اس کو اجر ملے گا بعدد انکار کرنے والوں کے اور بعدد اقرار کرنے والوں کے۔

۳۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان طول حائط مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قامۃ وکان یقول صلی اللہ علیہ وآلہ اذا دخل الوقت یا بلال اعل فوق الجدار وارفع صوتک بالاذان فان اللہ قد وکل بالاذان ریحاً ترفعہ الی السماء وان الملائکۃ اذا سمع الاذان من اھل الارض قالت ھذہ اصوات امۃ محمد بتوحید اللہ عزوجل ویستغفرون لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حتی یفرغوا من تلک الصلوۃ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسجد رسول کی دیوار کی بلندی قد آدم تھی۔ جب وقت نماز آتا تو حضور بلال سے فرماتے دیوار کے اوپر جاکر بلند آواز سے اذان دو کیونکہ اللہ نے اذان کے لئے ایک ہوا کو معین کیا ہے وہ اس کی آواز کو آسمان پر لے جاتی ہے۔ فرشتے جب اذان کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ امت محمد کی آوازیں ہیں جو توحید الٰہی میں بلند ہو رہی ہیں وہ امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک وہ نماز سے فارغ ہوں

۳۲ - قال علیہ السلام لرجل اذا فرغ من الاذان جلس وقال اللھم اجعل قلبی باراً وعیشی قاراً ورزقی داراً واجعل لی عند قبر نبیک قراراً ومستقراً صلی اللہ علیہ وآلہ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ یا اللہ میرے دل کو نیکی کے لئے بنا میرے عیش کو برقرار رکھ اور قبر نبی کے پاس میرا استقرار دے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کی اولاد پر

۳۳ - حدثنی ھشام بن ابراھیم انہ شکی الی ابی الحسن الرضا علیہ السلام سقمہ وانہ لا یولد لہ ولد فامرہ ان یرفع صوتہ بالاذان فی منزلہ قال ففعلت فاذھب اللہ عنی سقمی وکثر ولدی

قال محمد بن راشد کنت دائم العلۃ لا تنفک منھا فی نفسی وجماعۃ خدمی وعیالی فلما سمعت ذلک من ھشام عملت بہ فاذھب اللہ عنی وعن عیالی العلل (مجہول)

ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے شکایت کی اپنی بیماری کی اور بے اولاد ہونے کی فرمایا تم اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرو۔ چنانچہ وہ کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا میرا مرض بھی دور ہو گیا اور کثیر اولاد بھی اللہ نے دے دی۔

اور ابن راشد نے بیان کیا کہ میں اور بہت سے میرے نوکر اور میرے بال بچے دائم المریض بن گئے تھے جب میں نے ہشام سے اذان سے شفایابی کا حال سنا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا خدا نے مجھ سے اور میرے عیال سے اس مرض کو دور کیا

۳۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو ان

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر

مؤذن اعاد الشہادۃ و فی حی علی الصلوۃ و حی علی الفلاح المرتین والثلاث واکثر من ذلک اذا کان انما یرید بہ جماعۃ القوم لیجمعھم لم یکن بہ باس (ضعیف)

موذن شہادتیں اور حیّ علی الصلوۃ اور حیّ علی الفلاح دوبار تین بار یا اس سے زیادہ کہے اس خیال سے کہ لوگ زیادہ جمع ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۵ - قال علیہ السلام اذن فی بیتک فانہ یطرد الشیطان و یحب من اجل الصبیان

فرمایا گھر میں اذان دو کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے اور بچوں پر غالب نہیں آتا

باب ۱۸
مسجد میں داخل ہوتے یا خارج ہوتے وقت کیا کیا جائے

۱ - قال الفضل فی دخول المسجد ان تبدء برجلک الیمنی اذا دخلت وبالیسرٰی اذا خرجت (مجہول)

فرمایا بہتر یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پیر آگے رکھے اور نکلتے وقت بایاں۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دخلت المسجد فصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واذا خرجت فافعل ذلک (حسن)

فرمایا حضرت نے جب مسجد میں داخل ہو تو محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور جب باہر نکلو تب بھی یہ کہو

۳ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا قمت الی الصلوٰۃ فقل اللّٰھم انی اقدم الیک محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ بین یدی حاجتی واتوجہ بہ الیک فاجعلنی بہ وجیھاً عندک فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین اجعل صلوتی بہ مقبولۃ وذنبی بہ مغفوراً ودعائی بہ مستجاباً انک انت الغفور الرحیم۔ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ جب نماز کو کھڑے ہو تو کہو یا اللہ میں محمد و آل محمد کو اپنی حاجت برآنے کے لئے تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اور ان کے سہارے سے تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں پس مجھے دنیا و آخرت میں صاحب وجاہت قرار دے اپنے مقرب بندوں میں سے بنا لے میری نماز کو قبول کر۔ میرے گناہوں کو بخش دے میری دعا کو قبول فرما تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

۴ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا صلی احدکم المکتوبۃ وخرج من المسجد فلیقف بباب ثم لیقل اللّٰھم دعوتنی فاجبت دعوتک وصلیت مکتوبتک وانتشرت فی ارضک

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز واجب پڑھ کر مسجد سے نکلو تو مسجد کے دروازہ پر ٹھہر کر کہو یا اللہ تو نے مجھے بلایا میں نے تیری دعوت کو قبول کیا تیری فرض کردہ نماز پڑھی اور اب تیرے حکم سے تیری زمین پر منتشر ہو

كما امرتني فاسئلك من فضلك العمل بطاعتك واجتناب سخطك والكفاف من الرزق برحمتك (مجہول)

پس اب میں تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں عمل کرنے کا تیری اطاعت میں اور بچنے کا تیرے غصہ سے اور رزق پورا کرنے کا تیری رحمت سے

باب ۱۹

افتتاح نماز

۱ - عن زرارہ عن احدهما عليهما السلام قال ترفع يديك في افتتاح الصلوٰة قبالة وجهك ولا ترفعهما كل ذلك (حسن)

فرمایا امام علیہ السلام نے نماز کو شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ چہرہ کی برابر اٹھاؤ زیادہ اونچا نہیں

۲ - قال ادنى ما يجزى من التكبير في التوجه تكبيرة واحدة وثلاث تكبيرات احسن وسبع افضل (حسن)

فرمایا کم سے کم نماز میں ایک تکبیر کافی ہے۔ تین احسن اور سات افضل ہیں

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا كنت اماماً اجزاك تكبيرة واحدة لان معك ذا الحاجة والضعيف والكبير (مجہول)

فرمایا اگر تم امام ہو تو ایک تکبیر کے بعد نماز شروع کر دو کیونکہ تمہارے ساتھ نماز پڑھنے والے صاحبان حاجت بھی ہیں کمزور اور بوڑھے بھی لہٰذا اختصار پر نظر رہے)

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال التكبير في صلوٰة الفرض الخمس الصلوٰت خمس وتسعون تكبيرة منها تكبيرات القنوت خمسة ورواه ايضاً عن ابيه عن عبد الله بن المغيرة وفسرهن في الظهر احدى وعشرين تكبيرة وفي العصر احدى وعشرين تكبيرة وفي المغرب ست عشر تكبيرة وفي العشاء الآخرة احدى وعشرين تكبيرة وفي الفجر احدى عشرة تكبيرة وخمس تكبيرات القنوت في خمس صلوات (حسن)

فرمایا حضرت نے نمازہائے پنجگانہ میں پانچ تکبیریں ہیں اور پانچوں نمازوں میں کل تکبیریں ۹۵ ہیں ان میں قنوت کی پانچ تکبیریں شامل ہیں اور عبداللہ بن مغیرہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان تکبیروں کی تفسیر یوں بیان کی ہے ظہر میں ۲۱ - عصر میں ۲۱ - مغرب میں ۱۶ - عشا میں ۲۱ صبح میں ۱۱ اور پانچوں نمازوں کے قنوت میں پانچ۔

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا افتتحت الصلوٰة فارفع كفيك ثم ابسطهما بسطاً ثم كبر ثلاث تكبيرات ثم قل اللهم انت الملك الحق لا اله الا انت

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نماز شروع کرو تو پہلے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور ان کو پوری طرح کھولو اور تین تکبیریں کہو یا اللہ تو بادشاہ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی ذنبی انه لا یغفر الذنوب
الا انت ثم کبر تکبیرتین ثم قل لبیک وسعدیک
والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمهدی من
هدیت لا ملجأ منک الا الیک سبحانک وحنانیک
تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت ثم کبر
تکبیرتین ثم تقول وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض عالم الغیب والشهادة حنیفاً مسلماً وما انا
من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله
رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من
المسلمین ثم تعوذ من الشیطان الرجیم ثم قرأ فاتحة
الکتاب (حسن)

تیری ذات پاک قابل تسبیح ہے۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میرا
گناہ بخشدے تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں پھر دوبار
تکبیر کہو پھر کہو حاضر ہوں حاضر ہوں حصول سعادت کیلئے اور
خیر تیرے ہاتھ میں ہے شر کا تجھ سے تعلق نہیں تو قابل تسبیح ہے
مہربان ہے پاک ذات اور بلند مرتبہ والا ہے خانہ کعبہ کا مالک ہے
پھر دو تکبیریں کہو پھر کہو میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے
جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ظاہر اور غائب کا
جاننے والا ہے۔ میں سرا کھرا مسلمان ہوں میں مشرکوں میں سے
نہیں ہوں۔ میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور موت
سب اس خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک
نہیں اور میں مسلمان ہوں۔ پھر شیطان رجیم سے پناہ مانگو
پھر سورہ حمد کی قرارت کرو۔

۶۔ قال قال لی ابوعبدالله علیه السلام یوماً یا حماد
تحسن ان تصلی قال فقلت یا سیدی انا احفظ کتاب
حریز فی الصلوة قال لا علیک یا حماد قم فصل قال
فقمت بین یدیه متوجهاً الی القبلة فاستفتحت الصلوة
ورکعت وسجدت فقال یا حماد لا تحسن ان تصلی
ما اقبح بالرجل منکم یاتی علیه ستون او سبعون سنة فلا
یقیم صلوة واحدة بحدودها تامة قال حماد فاصابنی
فی نفسی الذل فقلت جعلت فداک فعلمنی الصلوة
فقام ابوعبدالله علیه السلام مستقبل القبلة منتصباً
فارسل یدیه جمیعاً علی فخذیه قد ضم اصابعه وقرب
بین قدمیه حتی کان بینهما قدر ثلث اصابع مفرجات
واستقبل باصابع رجلیه جمیعاً القبلة لم یحرفهما عن
القبلة قال بخشوع الله اکبر ثم قرأ الحمد بترتیل وقل
هو الله احد ثم صبر هنیة بقدر ما یتنفس وهو قائم
ثم رفع یدیه حیال وجهه ثم قال الله اکبر وهو قائم

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے حماد نماز صحیح طریقہ سے پڑھو
میں نے کہا کتاب حریز سے میں نے نماز یاد کی ہے فرمایا وہ ٹھیک
نہیں اے حماد کھڑے ہو اور نماز پڑھو میں حضرت کے سامنے قبلہ
رو کھڑا ہوا میں نے رکوع کیا اور سجدہ حضرت نے فرمایا اے حماد
کتنی بری ہے یہ بات کہ ایک شخص جس کی عمر ساٹھ ستر سال کی ہو گئی
ہے وہ ایک نماز صحیح طریقہ سے نہ پڑھ سکے۔ حضرت کے یہ فرمانے
سے میں نے اپنے نفس میں ذلت محسوس کی۔ میں نے کہا میری جان
آپ پر قربان مجھے نماز سکھائیے۔
حضرت رو بقبلہ کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ڈھیلے چھوڑ کر دونوں
رانوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں ملا لیں اور اپنے دونوں پاؤں
قریب قریب رکھے ان کے درمیان تین کھلی انگلیوں کا فاصلہ
تھا اور انگلیوں کو قبلہ کے سامنے رکھا اس سے ہٹایا نہیں
پھر بخشوع کہا اللہ اکبر پھر ترتیل سے سورہ حمد و قل ہو اللہ پڑھا
پھر تھوڑی دیر بقدر سانس کے توقف کیا در انحالیکہ آپ کھڑے تھے
پھر آپ نے دونوں ہاتھ چہرہ تک اٹھائے اور بحالت قیام اللہ اکبر کہا

ثم ركع وملأ كفيه من ركبتيه مفرجات ورد ركبتيه
على خلفه حتى استوى ظهره حتى لو صب عليه قطرة
من ماء او دهن لم تزل لاستواء ظهره ومد عنقه
وغمض عينيه ثم سبح ثلاثاً بترتيل ثم قال سبحان
ربي العظيم وبحمده ثم استوى قائماً فلما استمكن من
القيام قال سمع الله لمن حمده ثم كبر وهو قائم ورفع
يديه حيال وجهه ثم سجد وبسط كفيه مضمومتي
الاصابع بين يدي ركبتيه حيال وجهه فقال سبحان
ربي الاعلى وبحمده ثلاث مرات ولم يضع شيئاً من
جسده على شئ منه وسجد على ثمانية اعظم الكفين و
الركبتين وانامل ابهامي الرجلين والجبهة والانف
وقال سبعة منها فرض يسجد عليها وهي التي ذكرها
الله في كتابه فقال وان المساجد لله فلا تدعو
مع الله احداً وهي الجبهة والكفان والركبتان
والابهامان ووضع الانف على الارض سنة ثم رفع
رأسه من السجود فلما استوى جالساً قال الله اكبر
ثم قعد على فخذه الايسر قد وضع ظاهر قدمه
الايمن على بطن قدمه الايسر وقال استغفر الله ربي
واتوب اليه ثم كبر وهو جالس وسجد السجدة الثانية
وقال كما قال في الاولى ولم يضع شيئاً من بدنه على
شئ منه في ركوع ولا سجود وكان مجنحاً ولم يضع
ذراعيه على الارض فصلى ركعتين على هذا ويداه
مضمومتا الاصابع وهو جالس في التشهد فلما فرغ
من التشهد سلم فقال يا حماد هكذا صل ۔ (حسن)

پھر آپ نے رکوع کیا اور گھٹنوں پر ہاتھ کھلی انگلیوں سے رکھے
اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف سیدھا کیا اس طرح کہ پشت اتنی
سیدھی ہو گئی کہ اگر پانی یا تیل کا قطرہ ڈالا جائے تو پشت کے
ہموار ہونے کی وجہ سے ڈھلک نہ سکے اور گردن کو آگے بڑھایا
اور آنکھوں کو نیچا کیا پھر تین بار ترتیل سے کہا سبحان ربی العظیم
وبحمدہ پھر سیدھے کھڑے ہوئے جب ٹھیک قیام ہو گیا تو
فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی بحالت قیام اور اپنے ہاتھ
اٹھا کر چہرہ کے مقابل لائے پھر سجدہ میں گئے اور دونوں ہاتھوں
کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں کے مقابل چہرہ کی برابر رکھے اور تین
بار سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہا اور جسم کا اور کوئی حصہ سوائے
اٹھ مقامات سجدہ کے زمین پر نہ رکھا دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے
اور پیر کے دونوں انگوٹھے اور پیشانی اور ناک اور فرمایا
ان میں سے سات کا سجدہ فرض ہے جس کا ذکر خدا نے اپنی
کتاب میں کیا ہے "مساجد اللہ کے لئے ہیں پس اللہ کے سوا کسی
اور کو نہ پکارو وہ سات مقامات سجدہ دونوں ہتھیلیاں دونوں
گھٹنے دونوں پیر کے انگوٹھے اور پیشانی ہے اور ناک کا زمین
پر رکھنا سنت ہے۔ پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور سیدھے
بیٹھے اور فرمایا اللہ اکبر پھر بائیں ران پر زور دے کر بیٹھے اور
داہنے قدم کی پشت کو بائیں قدم کے تلے کے حصہ پر رکھا اور
استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کہا پھر تکبیر کہی اور بیٹھنے کے
بعد دوسرا سجدہ کیا اور وہی کہا جو پہلے سجدہ میں کہا تھا اور
سوائے ساتوں اعضائے سجدہ کے اور کوئی حصہ بدن زمین پر
نہ رکھا اور رکوع و سجود میں کہنیاں اٹھائے رہے۔ اس طرح
دو رکعتیں پوری کیں جب تشہد میں بیٹھے تو ملا کر انگلیاں زانو
پر رکھیں جب تشہد اور سلام سے فارغ ہوئے تو فرمایا
اے حماد یوں نماز پڑھو۔

باب ۲۹

قرأت قرآن

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اذا قمت للصلوٰۃ اقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم فی فاتحۃ القرآن قال نعم قال قلت واذا قرأت فاتحۃ القرآن اقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم مع السورۃ قال نعم (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا جب میں نماز پڑھتا ہوں تو سورہ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جب قرآن میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں تو بسم اللہ پڑھتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے

۲۔ قال کتبت الی ابی جعفر علیہ السلام جعلت فداک ما تقول برجل ابتدأ ببسم اللہ الرحمن الرحیم فی صلوتہ وحدہٗ فی ام الکتاب فلما صار الی غیر ام الکتاب من السورۃ ترکھا فقال العباسی لیس بذلک باس فکتب بخطہ یعیدھا مرتین علی رغم انفہ العباسی (مجہول)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارہ میں جو اپنی نماز میں تو سورہ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتا ہے لیکن اور سوروں میں بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا نہیں دو کو پڑھنی چاہیئے عباسی غلط کہتا ہے

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول اول کل کتاب نزل من السماء بسم اللہ الرحمن الرحیم فاذا قرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم فلا تبالی ان لا تستعیذ واذا قرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم سترتک فیما بین السماء والارض (ضعیف)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ ہر کتاب کی ابتدا وقت نزول بسم اللہ سے ہوتی ہے۔ بسم اللہ کہنے کے بعد کوئی پروا نہیں اگر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم نہ کہو، اور جب تم بسم اللہ پڑھو گے تو تو رحمت الٰہی تمہیں مابین زمین و آسمان ڈھانپ لے گی

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الفراۃ فی الصلوٰۃ فیہا شیء موقت قال لا الا الجمعۃ تقرأ فیہا الجمعۃ والمنافقون (صحیح)

میں نے حضرت سے کہا کیا نماز میں کوئی سورہ مخصوص ہے فرمایا نہیں سوائے نماز جمعہ کے کہ اس میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھنا لازم ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کنت خلف امام فقرأ الحمد وفرغ من قرأتھا فقل الحمد للہ رب العالمین ولا تقل آمین (حسن)

فرمایا حضرت نے جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو جب امام سورہ حمد کی قرأت کر لے تو کہو الحمد للہ رب العالمین اور آمین نہ کہو۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لا یکتب من القراۃ والدعاء الا ما اسمع نفسہٗ (حسن)

فرمایا حضرت نے قرأت اور دعا اتنی آواز سے ہو کہ انسان کا نفس سن لے

۷۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما یجزی عنی

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا میرے لئے کافی ہے

ان اقرأ فی الفریضة فاتحة الکتاب وحدها اذا کنت مستعجلا او اعجلنی شیٔ قال لا باس (صحیح)

۸ - قال صلی بنا ابو عبد اللہ علیہ السلام المغرب فقرأ بالمعوذتین فی الرکعتین

۹ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یجوز للمریض ان یقرأ فی الفریضة فاتحة الکتاب وحدها ویجوز للصحیح فی قضاء الصلوة التطوع باللیل والنهار (صحیح)

۱۰ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال انما یکره ان یجمع بین السورتین فی الفریضة فاما النافلة فلا باس (موثق)

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یکره ان یقرأ قل هو اللہ احد فی نفس واحد (مرسل)

۱۲ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا تقرأ فی المکتوبة باقل من سورة ولا باکثر (صحیح)

۱۳ - سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول صلوة الاوابین الخمسون کلها بقل هو اللہ احد (مرسل)

۱۴ - قال سأل رجل اباعبد اللہ علیہ السلام وانا حاضر کم یقرأ فی الزوال فقال ثمانین آیة فخرج الرجل فقال ابا هرون هل رأیت شیخا اعجب من هذا الذی سألنی عن شیٔ فاخبرته ولم یسألنی عن تفسیره هذا الذی یزعم اهل العراق انه عاقلهم یا اباهرون الحمد سبع آیات وقل هو اللہ احد ثلاث آیات فهذه عشر آیات والزوال ثمان رکعات فهذه ثمانون آیة (مرسل)

نماز واجب میں صرف سورہ حمد کا پڑھ لینا جبکہ میں جلدی میں ہوں یا کوئی شے مجھے جلد ختم کرنے پر مجبور کر رہی ہو فرمایا کوئی حرج نہیں

ہم نے حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پس حضرت نے دونوں رکعتوں میں سورہ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مریض کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ میں صرف سورۃ الحمد پڑھے اور تندرست کے لئے سنتی نماز کی قضا میں خواہ دن کی ہوں یا رات کی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز واجب میں دو سوروں کا جمع کرنا مکروہ ہے ہاں نافلہ میں مضائقہ نہیں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے کہ سورہ قل ہو اللہ کو ایک ہی سانس میں پڑھا جائے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واجب نماز میں ایک سورہ سے نہ کم پڑھا جائے نہ زیادہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے پچاس نمازیں روزانہ قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھتے ہیں

میری موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا زوال کے وقت کتنا پڑھنا چاہیے۔ حضرت نے فرمایا اسی آیتیں یہ سنکر وہ چلا گیا حضرت نے فرمایا اے ابو ہارون تم نے اس بوڑھے کو دیکھا کیسی عجیب بات اس نے مجھ سے پوچھی اور جب میں نے بتایا تو اس نے عقلاً اس کی توضیح مجھ سے نہ پوچھی یہ وہ شخص ہے جسے اہل عراق سب سے زیادہ عقلمند جانتے ہیں اے ابو ہارون سورہ حمد میں سات آیتیں ہیں اور قل ہو اللہ میں تین یہ مل کر دس آیتیں ہوئیں اور ظہر کی نوافل آٹھ رکعت ہیں لہذا یہ اسی آیتیں ہوگئیں

توضیح اس حدیث میں سورہ قل ہو اللہ کی تین آیتیں بیان ہوئی لیکن عام قاریوں کے نزدیک پانچ اور بعض کے نزدیک چار ہیں ہمارے نزدیک قول وہی صحیح ہے جو امام نے فرمایا ہے۔

۱۵ - عن ابی عبد اللہ قال سألته هل يقرأ الرجل في صلوته وثوبه على فيه قال لا بأس اذا اسمع اذنيه الهمهمة (ضعیف)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا ایسا شخص قرات کرے جس کے منہ پر کپڑا ہو فرمایا کیا مضائقہ ہے اتنی ہلکی آواز ہو کہ اس کے کان سن لیں۔

۱۶ - قال ابو عبد الله عليه السلام يجزيك من القراءة معهم مثل حديث النفس (صحیح)

فرمایا جماعت کے ساتھ ایسی قرات ہو جیسے کوئی نفس سے بات کرے

۱۷ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال تلبية الاخرس وتشهده وقراءته القرآن في الصلوة تحريك لسانه واشارته باصبعه (مرسل)

فرمایا حضرت نے گونگے کی تکبیر و تشہد و قرات کے لئے نماز میں صرف زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا کافی ہے

۱۸ - عن ابی عبد الله عليه السلام انه قال في الرجل ينسى حرفا من القرآن فيذكر وهو راكع هل يجوز له ان يقرأ في الركوع قال لا ولكن اذا سجد فليقرأ (ضعیف)

جو شخص نماز میں قرآن کا کوئی کلمہ بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا رکوع میں اس کا پڑھنا جائز ہے فرمایا نہیں لیکن سجدہ میں پڑھ لے

۱۹ - عن ابی الحسن عليه السلام قال جعلت فداك انك كتبت الى محمد بن الفرج تعلمه ان افضل ما تقرأ في الفرائض بانا انزلناه وقل هو الله احد وان صدري ليضيق بقراءتهما في الفجر فقال عليه السلام لا يضيقن صدرك بهما فان الفضل والله فيهما (موثق)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ نے محمد بن الفرج کو تحریر فرمایا کہ نماز واجب میں انا انزلناہ اور قل ہو اللہ احد سورتوں کا پڑھنا افضل ہے اور میرے سینہ میں تنگی پیدا ہوتی ہے ان کے پڑھنے میں نماز صبح میں حضرت نے فرمایا ان سے تمہارے سینہ میں تنگی نہ ہوگی خدا نے ان کا پڑھنا افضل قرار دیا ہے

۲۰ - قال صليت خلف ابي عبد الله عليه السلام اياما فكان اذا كانت صلوة لا يجهر فيها جهر ببسم الله الرحمن الرحيم وكان يجهر في السورتين جميعا (ضعیف)

میں نے چند روز حضرت ابو عبد اللہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت نے جن نمازوں میں جہر نہیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو با آواز بلند پڑھا اور تمام سورتوں میں بھی۔

۲۱ - قال سألته عن قول الله عز وجل ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال المخافتة ما دون سمعك والجهر ان ترفع صوتك شديدا (ضعیف)

میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا نماز میں نہ تو جہری کرو اور نہ اخفاتی فرمایا کم آواز اتنی ہو کہ تمہارے کان سن لیں اور جہر سے مراد ہے زیادہ اونچی آواز

۲۲ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال لا تدع ان تقرأ بقل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون في سبع مواطن في الركعتين قبل الفجر وركعتي الزوال والركعتين بعد المغرب وركعتين من اول صلوة الليل وركعتي الاحرام والفجر اذا اصبحت بها وركعتي الطواف (موثق)

فرمایا حضرت نے صرف قل ہو اللہ ہی پر اکتفا نہ کرو سات جگہ قل یا ایہا الکافرون بھی پڑھنا چاہیے قبل صبح دو رکعت میں زوال کے وقت دو رکعت میں بعد مغرب دو رکعت میں نماز شب کی پہلی دو رکعت میں۔ احرام کی دو رکعت میں اس کے بعد والی صبح کی دو رکعت میں اور طواف کی دو رکعت میں

٢٢ - وفي رواية اخرى انه يبدأ في هذا كله بقل هو الله احد في الركعة الثانية بقل يا ايها الكافرون الا في الركعتين قبل الفجر فانه يبدأ بقل يا ايها الكافرون ثم يقرأ في الركعة الثانية بقل هو الله احد (حسن)

٢٣ - سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الرجل يؤم القوم فيغلط قال يفتح عليه من خلفه (حسن)

٢٤ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال في الرجل يصلي في موضع ثم يريد ان يتقدم قال يكف عن القراءة في مشيه حتى يتقدم الى الموضع الذي يريد ثم يقرء (ضعيف)

٢٥ - قلت لابي عبد الله عليه السلام الرجل يقوم في الصلاة فيريد ان يقرأ سورة فيقرأ قل هو الله احد او قل يا ايها الكافرون فقال يرجع من كل سورة الا من قل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون (صحيح)

٢٦ - قال أمّنا ابو عبد الله عليه السلام في صلوة المغرب فقرأ المعوذتين وقال هما من القرآن (مجهول)

٢٧ - قلت لابي عبد الله عليه السلام على الامام ان يسمع من خلفه وان كثروا فقال ليقرأ قراءة وسطاً يقول الله تبارك وتعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها (صحيح)

٢٨ - قال سألته عن الذي لا يقرء فاتحة الكتاب في صلوته قال لا صلوة له الا ان يبدأ بها في جهر او اخفات قلت ايهما احب اليك اذا كان خائفاً او مستعجلاً يقرء بسورة او بفاتحة الكتاب قال فاتحة الكتاب (صحيح)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سب میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور رکعت ثانیہ میں قل یا ایہا الکافرون لیکن نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون پڑھتے تھے اور رکعت ثانیہ میں قل ہو اللہ احد۔

حضرت سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو نماز جماعت پڑھا رہا ہو اور غلط پڑھ جائے فرمایا پیچھے سے شروع کرے

حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ایک جگہ نماز پڑھ رہا ہو اور آگے بڑھنا چاہے فرمایا قرات روک دے جب جگہ پر پہنچ جائے تو پڑھنے لگے۔

میں نے کہا ایک شخص نماز میں ایک سورہ پڑھنا چاہتا ہے وہ بھول کر سورہ قل ہو اللہ احد یا قل یا ایہا الکافرون پڑھنے لگا۔ فرمایا ہر سورہ کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھا جا سکتا ہے سوائے سورۃ قل ہو اللہ احد یا قل یا ایہا الکافرون کے

ہم نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پیچھے نماز مغرب پڑھی حضرت معوذتین کی تلاوت فرمائی اور کہا یہ قرآنی سورے ہیں

میں نے کہا کیا امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آواز پیچھے والے سب کو سنائے چاہے وہ کتنے ہی زیادہ ہوں فرمایا درمیانی آواز سے پڑھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ تو جہر کرو نہ اخفات

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی ہو فرمایا اسکی نماز نہ ہوگی جب جہر یا اخفات سے اسے شروع نہ کرے میں نے کہا جبکہ وہ خائف ہو یا جلدی میں ہو تو آپ کے نزدیک کون صورت بہتر ہوگی کوئی اور سورہ پڑھے یا سورۃ فاتحہ فرمایا سورۃ فاتحہ

باب ۲۱

عزائم السجود

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا قرأت شیئاً من العزائم التی یسجد فیہا فلا تکبر قبل سجودک ولکن تکبر حین ترفع رأسک ... والعزائم اربع حم السجدة وتنزیل والنجم واقرأ باسم ربک (صحیح)

فرمایا حضرت نے جب تم آیات سجدہ پڑھو تو سجدہ کرو سجدہ سے قبل تکبیر نہ کہو بلکہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور سورہائے عزائم چار ہیں حم سجدہ۔ تنزیل۔ والنجم اور اقراء باسم ربک

كلمت سمراء قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا قرئ شیئ من العزائم الاربع فسمعتها فاسجد وان کنت علی غیر وضوء وان کنت جنباً وان کانت المرأة لا تصلی وسائر القرآن انت فیہ بالخیار ان شئت سجدت وان شئت لم تسجد (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورۂ عزائم سے آیات سجدہ پڑھی جائیں اور تم ان کو سنو تو سجدہ کرو اگرچہ بغیر وضو ہو اگرچہ جنب ہو اگرچہ عورت نماز نہ پڑھ رہی ہو باقی قرآنی سجدوں میں اختیار ہے جی چاہے سجدہ کرو جی چاہے نہ کرو۔

۳۔ قال سألته یا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل سمع سجدة الشیطن قال لا یسجد الا ان یکون منصتاً مستمعاً ویصلی بصلوته اما ان یکون یصلی فی ناحیة وانت تصلی فی ناحیة اخری

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو آیت سجدہ کو سنے فرمایا سجدہ اس صورت میں واجب ہوگا جب خاموشی سے کان لگا کر سن رہا ہو اگر سورہ سجدہ پڑھنے والا ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور تم دوسرے گوشہ میں ہو تو نہیں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان صلیت مع قوم فقرأ الامام اقرأ باسم ربک الذی خلق او شیئاً من العزائم وفرغ من قرائته ولم یسجد فاوم ایماءً والحائض تسجد اذا سمعت السجدة (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم جماعت کی نماز پڑھ رہے ہو اور امام نے سورۂ اقراء باسم ربک یا کوئی دوسری آیت سجدہ پڑھی اور قرأت ختم کرنے کے بعد سجدہ نہ کیا تو تم اشارہ سے آگاہ کرنا چاہئے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن الرجل یقرأ بالسجدة فی آخر السورة قال یسجد ثم یقوم فیقرأ فاتحة الکتاب ثم یرکع ویسجد (حسن)

حضرت سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا گیا جو آخر سورہ میں آیت سجدہ پڑھے فرمایا وہ سجدہ کرے اور کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع اور سجدہ بجا لائے۔

۶۔ عن احدهما علیہما السلام قال لا یقرأ فی المکتوبة شیئاً من العزائم فان السجود زیادة فی المکتوبة (مجہول)

فرمایا حضرت نے نماز واجب میں سورہ سجدہ نہ پڑھو کیونکہ اس سے نماز واجب میں ایک سجدہ کی زیادتی ہو جاتی ہے

باب ۲۳

آخری دو رکعتوں میں قرأت و تسبیح

۱۔ قال سألت اباعبد الله علیه السلام عن القراءة خلف الامام فی الرکعتین الاخیرتین فقال الامام یقرأ فاتحة الکتاب ومن خلفه یسبح فاذا کنت وحدك فاقرأ فیهما وان شئت فسبح (صحیح)

میں نے پوچھا امام کے پیچھے آخری دو رکعتوں میں قرأت کی بابت فرمایا امام سورہ فاتحہ پڑھے اور اس کے پیچھے والے تسبیح کریں اگر فرادی نماز ہو تو اختیار ہے چاہے آخری دو رکعتوں میں الحمد پڑھو یا تسبیحات اربعہ

۲۔ قلت لابی جعفرؑ ما یجزی من القول فی الرکعتین الاخیرتین قال ان یقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وتکبر وترکع (مجهول)

میں نے پوچھا آخری دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے فرمایا یہ کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

باب ۲۳

رکوع میں اور سر اٹھانے کے بعد کیا کہا جائے

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا اردت ان ترکع فقل وانت منتصب الله اکبر ثم ارکع وقل اللهم لك رکعت ولك اسلمت وبك آمنت وعلیك توکلت وانت ربی خشع لك سمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی ودمی ومخی وعصبی وعظامی وما اقلته قدمای غیر مستنکف ولا مستکبر ولا مستحسر

سبحان ربی العظیم وبحمده ثلاث مرات فی ترتیل وتصف فی رکوعك بین قدمیك تجعل بینهما قدر شبر وتمکن راحتیك من رکبتیك

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب رکوع میں جاؤ تو پہلے سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو پھر رکوع میں جا کر کہو یا اللہ میں تیرے سامنے رکوع میں ہوں تیرا فرمانبردار ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں تجھ پر میرا بھروسہ ہے تو میرا رب ہے۔ اظہار عجز کرتی ہے تیرے سامنے میری آنکھ میرے کان میرے بال میری جلد میرا گوشت میرا خون میرا مغز میرے پٹھے میری ہڈیاں اور جس چیز کو میرے قدم اٹھائے ہوئے ہیں نہ سرکشانہ انداز ہے نہ انحراف ہے نہ رکوع سے مجھے تعب لاحق ہے پھر کہو سبحان ربی العظیم وبحمدہ سہ بار اور رکوع میں اپنے دونوں پیر برابر رکھو اور ان کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو اور اپنی ہتھیلیاں دو گھٹنوں پر جما کر رکھو۔

وتضع يدك اليمنى على ركبتك اليمنى قبل اليسرى وبلّغ باطراف اصابعك عين الركبة وفرّج اصابعك اذا وضعتها على ركبتك واقم صلبك ومدّ عنقك وليكن نظرك بين قدميك ثم قل سمع الله لمن حمده وانت منتصب قائم والحمد لله رب العالمين اهل الجبروت والكبرياء والعظمة لله رب العالمين تجهر بها صوتك ثم ترفع يديك بالتكبير وتخر ساجداً (صحيح)

اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں سے پہلے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی انگلیاں کھول کر گھٹنوں پر رکھو جب رکھو اپنی پشت کو تانو اور گردن آگے کو بڑھاؤ اور تمہاری نظر دونوں قدموں کے بیچ میں رہے پھر کہو سمع اللہ لمن حمدہ درانحالیکہ تم کھڑے ہو اور کہو حمد ہے رب العالمین کے لئے جو صاحب جبروت و کبریا ہے اور عظمت رب العالمین خدا کے لئے ہے بلند آواز سے کہو پھر اپنے ہاتھ تکبیر کے لئے اٹھاؤ اور سجدہ میں جاؤ

۲۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام فقلت ما يقول الرجل خلف امام اذا قال سمع الله لمن حمده قال يقول الحمد لله رب العالمين ويخفض من صوته (مجہول)

میں نے پوچھا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ماموم کو کیا کہنا چاہیے فرمایا وہ کہے الحمد للہ رب العالمین ہلکی آواز سے

۳۔ قال ابو جعفر عليه السلام اذا اردت ان تركع وتسجد فارفع يديك وكبّر ثم اركع واسجد (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب رکوع یا سجدہ میں جانا چاہو تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہو اور تب رکوع یا سجود کرو

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال امير المؤمنين عليه السلام من لم يقم صلبه في الصلوٰة فلا صلوٰة له (صحیح)

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے جو رکوع میں سیدھی پشت نہیں کرتا اس کی نماز درست نہیں

۵۔ قال رأيت ابا الحسن عليه السلام يركع ركوعاً اخفض من ركوع كل من رأيته يركع وكان اذا ركع جنح بيديه (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ اس عاجزانہ طریقے سے رکوع کیا کہ میں نے ایسا رکوع کرتے کسی کو نہیں دیکھا اور جب رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھوں پر زور دیتے

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا رفعت رأسك من الركوع فاقم صلبك فانه لا صلوٰة لمن لا يقيم صلبه (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو سیدھا کرو ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۷۔ قال كنت عند ابي جعفر عليه السلام في منزله بالمدينة فقال مبتدئاً من اتم ركوعه لم تدخله وحشة في القبر (صحیح)

میں مدینہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں موجود تھا حضرت نے خود ہی فرمایا جس نے اپنے رکوع کو مکمل کر لیا قبر میں اسے وحشت نہ ہوگی۔

۸۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام يجزي عني ان اقول مكان التسبيح في الركوع والسجود لا اله الا الله والله اكبر قال نعم (صحیح)

میں نے پوچھا کیا رکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا کافی ہے فرمایا ہاں۔

۶۔ قال رأیت ابو الحسن علیہ السلام بالمدینۃ وانا اصلی وَ انکس برأسی وامتد فی رکوعی فارسل الیّ لا تفعل (م)

ابو الحسن علیہ السلام نے مجھے مدینہ میں نماز پڑھتے دیکھا میرا سر جھکا ہوا تھا اور رکوع میں ہاتھ بالکل سیدھے تھے حضرت نے مجھے کہلا کر بھیجا ایسا نہ کرو۔

باب ۲۳

سجدہ تسبیح اور دعا فرایض و نوافل میں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا سجدت فکبّر وقل اللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدتُ وبِکَ اٰمَنتُ ولکَ اسلمتُ وعلیکَ توکلتُ وانتَ ربّی سَجَدَ وجھی للذی خلقہٗ وشق سمعہ وبصرہٗ والحمد للہ رب العالمین تبارک اللہ احسن الخالقین ثم قل سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہٖ ثلاث مرات فاذا رفعت راسک فقل بین السجدتین اللّھم اغفرلی وارحمنی واجرنی وادفع عنی انی لما انزلت الیّ من خیرٍ فقیر وتبارک اللہ رب العالمین (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سجدہ میں جاؤ تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھو۔

پھر کہو سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ تین بار اور جب سر اٹھاؤ تو بین السجدتین کہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی صلوات اللہ علیہ اذا سجد یتخوّی کما یتخوی البعیر الضامر (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام جب سجدہ میں جاتے تو اپنے دونوں پہلو اس طرح پھیلا دیتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھنے پر پھیلاتا ہے

۳۔ قال رأیت ابا الحسن علیہ السلام اذا سجد یحرک ثلاث اصابع من اصابعہ واحدۃ بعد واحدۃ تحریکا خفیفاً کانہ یعدّ التسبیح ثم رفع راسہ (صحیح)

میں نے ابی الحسن علیہ السلام کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے تو اپنی تین انگلیوں کو ایک ایک کرکے حرکت دیتے تھے آہستہ آہستہ گویا تسبیح شمار کر رہے ہیں پھر سر اٹھاتے

۴۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول وھو ساجد اسئلک بحق حبیبک محمد الا بدلت سیاٰتی حسنات وحاسبنی حسابا یسیرا ثم قال فی الثانیۃ اسئلک بحق حبیبک محمد الا کفیتنی مؤنۃ الدنیا وکل ھول دون الجنۃ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو سجدہ میں کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے اور مجھ سے تھوڑا سا حساب کر اور دوسرے میں فرماتے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے حبیب محمد کے وسیلے کہ دنیوی خرچ میں کفایت بخش اور جنت کے لیے ہر خوف سے بچا لے

وقال فی الثالثۃ اسئلک بحق حبیبک محمد لما غفرت لی الکثیر من الذنوب والقلیل وقبلت من عملی الیسیر ثم قال فی الرابعۃ اسئلک بحق حبیبک محمد لما ادخلتنی الجنۃ وجعلتنی من سکانھا ولما نجیتنی من سفعات النار برحمتک وصلی اللہ علی محمد وآلہ (صحیح)

اور تیسرے سجدہ میں فرماتے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق تیرے حبیب محمد مصطفےٰ کے کہ میرے کثیر و قلیل گناہوں کو بخش دے اور میرے تھوڑے سے عمل کو قبول کر لے اور چوتھے سجدہ میں فرماتے ہیں تجھ سے تیرے حبیب محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے جنت کے رہنے والوں میں سے قرار دے اور آگ کے شعلوں سے پناہ دے اپنی رحمت سے اور درود بھیج محمد و آل محمد پر

۵۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام قال سئلت عن الرجل یذکر النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وھو فی الصلوٰۃ المکتوبۃ اما راکعا او اما ساجداً فیصلی علیہ وھو علی تلک الحال فقال نعم ان الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کھیئۃ التکبیر والتسبیح وھی عشر حسنات یبتدرھا ثمانیہ عشر ملکا ایھم یبلغھا ایاہ (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کی نسبت پوچھا جو رکوع یا سجدہ میں درود بھیجتا ہے محمد و آل محمد پر فرمایا محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا ایسا ہی ہے جیسے تکبیر و تسبیح وہ دس نیکیوں کی برابر ہے جنہیں اٹھارہ فرشتے نبی کے پاس لے جاتے ہیں۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اقرب ما یکون العبد من ربہ اذا دعا ربہ وھو ساجد فای شیء تقول اذا سجدت قلت جعلت فداک علمنی ما اقول قال قل یا رب الارباب ویا ملک الملوک ویا سید السادات ویا جبار الجبابرۃ ویا الہ الالھۃ صل علی محمد وآل محمد وافعل بی کذا وکذا ثم قل فانی عبدک ناصیتی فی قبضتک ثم ادع بما شئت واسئلہ فانہ جواد ولا یتعاظمہ شیء (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بندہ کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی بات یہ ہے کہ وہ سجدہ میں ہو جو کچھ سجدہ میں کہو میں نے کہا میں آپ پر قربان مجھے بتائیے میں کیا کہوں فرمایا کہو

پھر کہو

پھر جو چاہو دعا کرو اور خدا سے سوال کرو وہ جواد ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا دشوار نہیں۔

۷۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ادعو وانا ساجد فقال نعم فادع للدنیا والاخرۃ فانہ رب الدنیا والاخرۃ (مجہول)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں سجدہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں فرمایا ہاں دنیا و آخرت کے لئے دعا کرو وہ دنیا و آخرت کا مالک ہے

۔ عن محمد بن مسلم قال صلی بنا ابو بصیر فی طریق مکۃ فقال وھو ساجد وقد کانت ضلت ناقۃ

ہم نے ابو بصیر کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی۔ وہ سجدہ میں گئے ان کے ساربان کا اونٹ گم گیا تھا انہوں نے سجدہ میں کہا

لحما لهم اللهم رد على فلان ناقته قال محمد فدخلت على ابي عبدالله عليه السلام فاخبرته فقال وفعل قلت نعم قال وفعل قلت نعم قال ثم سكت قلت فاعيد الصلوة قال لا (صحيح)

یا اللہ فلاں کا ناقہ لوٹا دے محمد کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا کیا اس نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا کیا ایسا کیا میں نے کہا ہاں یہ سنکر حضرت چپ ہوگئے میں نے کہا کیا وہ اعادہ نماز کرے فرمایا نہیں

٩ - قال لي ابو عبدالله عليه السلام اني كنت امهد لابي فراشه فانتظره حتى ياتي فاذا اوى الى فراشه ونام قمت الى فراشي وانه ابطأ ذات ليلة فاتيت المسجد في طلبه وذلك بعدما هدأ الناس فاذا هو في المسجد ساجد وليس في المسجد غيره فسمعت حنينه وهو يقول سبحانك اللهم انت ربي حقا حقا سجدت لك يا رب تعبدا ورقا اللهم ان عملي ضعيف فضاعفه لي اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك وتب علي انك انت التواب الرحيم (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں اپنے والد کے لئے فرش بچھاتا تھا وہاں کے آنے کا منتظر رہتا تھا جب وہ اپنے فرش پر آجاتے اور سو رہتے تب میں اپنے بستر پر لیٹتا ایک رات حضرت کو آنے میں دیر ہوئی میں مسجد میں آیا دیکھا حضرت سجدہ میں ہیں اور رات کا اتنا حصہ گزر گیا تھا کہ لوگ سو گئے تھے۔ آپ کے سوا مسجد میں اور کوئی نہ تھا میں نے آپ کے رونے کی آواز سنی آپ سجدہ میں کہہ رہے تھے یا اللہ تو میرا رب برحق ہے میں نے تیری بارگاہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام ہوکر سجدہ کیا ہے یا اللہ میرا عمل ضعیف ہے پس تو مجھے معاف کر اور اس دن کے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو قبر سے اٹھائے گا میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے

١٠ - قال سمعت ابا الحسن عليه السلام وهو يقول اللهم اني اسئلك الراحة عند الموت والعفو يوم الحساب يرددها (مجهول)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ میں فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں راحت کا موت کے وقت اور عفو کا روز حساب

١١ - قال شكوت الى ابي عبدالله عليه السلام تفرق اموالنا وما دخل علينا فقال عليك بالدعاء وانت ساجد فان اقرب ما يكون العبد الى الله وهو ساجد قال قلت فادعو في الفريضة واسمي حاجتي فقال نعم قد فعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا على قوم باسمائهم واسماء آبائهم وفعله علي عليه السلام بعده (مجهول)

میں نے شکایت کی ابو عبداللہ علیہ السلام سے ہمارا مال متفرق ہوا اور پھر ہمارے پاس نہ آیا فرمایا سجدہ میں دعا کر بندہ کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والا سجدہ ہے میں نے کہا میں نماز واجب میں دعا کروں اور اپنی حاجت کا نام لوں فرمایا ہاں ایسا رسول اللہ نے کیا ہے آپ نے ایک قوم کے نام اور ان کے باپوں کے نام لیکر بددعا کی اور اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے

١٢ - عن ابي جعفر عليه السلام قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله عند عائشة ذات ليلة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا ایک رات بی بی عائشہ کے پاس تھے۔

نعم يتنقل فاستيقظت عائشة فضربت بيدها فلم تجده فظنت انه قد قام الى جاريتها فقامت تطوف عليه فوطئت عنقه صلى الله عليه وآله وهو ساجد باكٍ يقول سجد لك سوادي وخيالي وآمن بك فؤادي ابوء اليك بالنعم واعترف لك بالذنب العظيم عملت سوءاً وظلمت نفسي فاغفر لي انه لا يغفر الذنب العظيم الا انت اعوذ بعفوك من عقوبتك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ برحمتك من نقمتك واعوذ بك منك لا ابلغ مدحك والثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك استغفرك واتوب اليك فلما انصرف قال يا عائشة لقد اوجعت عنقي اي شيء خشيت ان اقوم الى جاريتك (ضعيف)

حضرت نوافل پڑھنے کے لئے اٹھے عائشہ جاگ اٹھیں اور اپنے ہاتھ سے بستر ٹٹولا جب نہ پایا تو گمان ہوا کہ حضرت اپنی کنیز کے پاس چلے گئے ہیں اور حضرت کی گردن کو دبایا جبکہ آپ سجدہ میں پڑے رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے یا اللہ میرے اعضا اور میرے خیال نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے تیری نعمتوں کا شکر گزار ہوں اور گناہ عظیم کا اعتراف کرتا ہوں میں نے برا عمل کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے تیرے سوا گناہ عظیم کا بخشنے والا کوئی نہیں میں تیرے عفو سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت سے پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب سے اور میں پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری مدح نہیں کر سکا اور میں نے وہی تعریف کی ہے جو تو نے اپنی ذات کی خود کی ہے طالب مغفرت ہوں اور توبہ کرتا ہوں جب حضرت پلٹے تو فرمایا اے عائشہ تم نے میری گردن میں درد پیدا کر دیا۔ تو ڈری اس بات سے کہ میں تیری کنیز کے پاس چلا گیا ہوں۔

۱۳ـ قال ابو جعفر عليه السلام من قال في ركوعه وسجوده وقيامه صلى الله على محمد وآل محمد كتب الله له مثل الركوع والسجود والقيام (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو رکوع، سجدہ اور قیام میں محمد و آل محمد پر درود بھیجے گا اسے ویسے رکوع و سجود اور قیام کا اجر ملتا ہے۔

۱۴ـ قال رأيت ابا الحسن عليه السلام وقد سجد بعد الصلوة فبسط ذراعيه على الارض والصق جؤجؤه بالارض في دعائه

میں نے امام رضا علیہ السلام کو بعد نماز سجدہ میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ زمین پر پھیلے ہوئے ہیں اور دعا کے وقت سینہ زمین سے ملا ہوا ہے۔

۱۵ـ قال رأيت ابا الحسن الثالث صلوات الله عليه سجد سجدة الشكر فافترش ذراعيه والصق جؤجؤه وبطنه بالارض فسألته عن ذلك فقال كذا نحب (مجهول)

میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو دیکھا کہ سجدہ شکر میں اپنے ہاتھ پھیلا دئیے اور اپنا سینہ و شکم زمین سے ملا دیا میں نے اس کے متعلق سوال کیا فرمایا ہمیں یہی پسند ہے

۱۶ـ قال كان ابو الحسن الاول عليه السلام اذا رفع راسه من آخر ركعة الوتر قال هذا مقام من حسناته نعمة منك وشكره ضعيف وذنبه عظيم

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام آخر رکعت وتر میں جب سر اٹھاتے تو فرماتے یہ مقام ہے تیری نعمات کے شکر کا اور اس کا شکر کمزور ہے اور اس کا گناہ بڑا ہے۔

ولیس له الّا دفعک و رحمتک فانّک قلت فی کتابک المنزل علی نبیک المرسل صلی اللہ علیہ وآلہ کانوا قلیلاً من اللیل ما یهجعون وبالاسحار هم یستغفرون طال هجوعی وقلّ قیامی وهذا السحر وانا استغفرک لذنبی استغفار من لا یجد لنفسه ضرّاً ولا نفعاً ولا موتاً ولا حیاتاً ولا نشوراً ثم یخرّ ساجداً صلوات اللہ علیه (حسن)

۱۷۔ قال سئلت ابا الحسن الماضی علیه السلام عمّا یقول فی سجدة الشکر فقد اختلف اصحابنا فیه فقال قل وانت ساجد اللّهم انی اشهدک واشهد ملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک انّک انت اللہ ربّی والاسلام دینی ومحمّد نبیّی وعلیاً وفلاناً وفلاناً الی آخرهم ائمتی بهم اتولّی ومن عدوّهم اتبرّأ اللّهم انی انشدک دم المظلوم ثلاثاً اللّهم انی انشدک بایوائک علی نفسک لاولیائک لتظفرنّهم بعدوک وعدوهم ان تصلی علی محمد وآل محمد وعلی المستحفظین من آل محمد اللّهم انی اسئلک الیسر بعد العسر ثلاثاً ثم ضع خدک الایمن علی الارض وتقول یا کهفی حین تعیینی المذاهب وتضیق علیّ الارض بما رحبت ویا بارئ خلقی رحمةً بی وقد کان عن خلقی غنیّاً صلّ علی محمد وعلی المستحفظین من آل محمد ثم ضع خدک الایسر ویقول یا مذلّ کل جبّار ویا معزّ کل ذلیل قد وعزّتک بلغ مجهودی ثلثاً ثم تقول یا حنّان یا منّان یا کاشف الکرب العظام ثلثاً ثم تعود للسجود فتقول مائة مرة شکراً شکراً ثم تسئل حاجتک انشاء اللہ تعالیٰ (حسن)

اور نہیں ہے چارہ کار سوائے تیرے دفع اور رحمت کے تو نے اپنی کتاب میں جو نبی مرسل پر نازل ہوئی ہے فرمایا ہے وہ بہت کم سوتے ہیں اور صبح کو استغفار کرتے ہیں۔ میری نیند طویل ہو گئی اور میرا قیام راتوں کو کم رہا۔ یہ صبح کا وقت ہے میں اپنے گناہ کے لئے استغفار کرتا ہوں اس کا سا جو اپنے نفس کے لئے نہ نقصان پاتا ہے نہ نفع نہ موت نہ زندگی نہ قبر سے اٹھنا پھر سجدہ میں گئے صلوٰت اللہ علیہ

میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سجدہ شکر میں کیا کہا جائے کیونکہ اس امر میں ہمارے اصحاب کے درمیان اختلاف ہے فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو تیرے ملائکہ کو تیرے انبیا و مرسلین کو اور تیری تمام مخلوق کو تو اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے محمدؐ میرے نبی ہیں علی اور فلاں فلاں آخر امام تک یہ میرے امام ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں یا اللہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو تین مظلوم اماموں کے خون کی اور قسم دیتا ہوں ان وعدوں کی جو تو نے اپنے اولیا سے کئے ہیں کہ تو فتح دے گا ان کو اپنے اور ان کے دشمنوں پر کہ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور جو حفاظت کرنے والے ہیں شریعت آل محمد کی یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تنگدستی کے بعد فراخی کا پھر اپنا رخسارہ زمین پر رکھ کر کہو اے میری جائے پناہ جب مختلف مذاہب مجھے عاجز کر دیں اور زمین باوجود اپنی کشادگی کے میرے اوپر تنگ ہو جائے اے میرے پیدا کرنے والے مجھ پر رحم کر درحالیکہ تو میری خلقت کا محتاج نہ تھا۔ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور حافظین شریعت آل محمد پر پھر بایاں رخسارہ زمین پر رکھ کر کہو اے جبر پسندوں کے ذلیل کرنے والے اے ذلیلوں کے عزت دینے والے اور قسم تیری عزت کی میری طاقت تمام ہو گئی یہ کلمات تین بار کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور سو بار شکراً شکراً کہو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو انشاء اللہ پوری ہو گی۔

۱۸۔ قال کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام فی سجدۃ الشکر فکتب الیّ مائۃ مرۃ شکراً شکراً فان شئت عفواً عفواً

(مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو سجدۂ شکر کے بارہ میں لکھا حضرت نے تحریر فرمایا سو بار شکراً شکراً یا عفواً عفواً کہو

۱۹۔ قال خرجت مع ابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام الی بعض امواله فقام الی صلوٰۃ الظهر فلما فرغ خرّ لله ساجداً فسمعته یقول بصوت حزین وتغرغر دموعه رب عصیتک بلسانی ولو شئت وعزتک لاخرستنی وعصیتک ببصری ولو شئت وعزتک لاکمهتنی وعصیتک بسمعی ولو شئت وعزتک لاصممتنی وعصیتک بیدی ولو شئت وعزتک لکنعتنی وعصیتک برجلی ولو شئت وعزتک لجذمتنی وعصیتک بفرجی ولو شئت وعزتک لعقمتنی وعصیتک بجمیع جوارحی التی انعمت بها علیّ ولیس هذا جزاءک منی قال ثم احصیت له الف مرة وهو یقول العفو العفو

میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ انکی ایک ملکیت پر گیا حضرت نماز ظہر کے لئے کھڑے ہوئے جب پڑھ چکے تو سجدہ میں گئے تو میں نے نہایت غمگین آواز میں یہ کہتے سنا درانحالیکہ آنسو بہ رہے تھے اے میرے رب میں نے زبان سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تو مجھے گونگا کر دیتا میں نے آنکھ سے تیری نافرمانی کی تیری عزت کی قسم اگر تو چاہتا تو مجھے اندھا کر دیتا میں نے کانوں سے تیری نافرمانی کی تیری عزت کی قسم اگر تو چاہتا تو مجھے بہرا بنا دیتا میں نے اپنے ہاتھوں سے تیری نافرمانی کی تیری عزت کی قسم اگر تو چاہتا تو انہیں شل کر دیتا میں نے پیروں سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تو تیری عزت کی قسم تو انہیں اپاہج کر دیتا میں نے شرمگاہ سے تیری مخالفت کی تیری عزت کی قسم اگر تو چاہتا تو مجھے بانجھ بنا دیتا میں نے تیری نافرمانی اپنے ان تمام اعضا جوارح سے کی جو بطور انعام تو نے مجھے دیئے تھے یہ میرے کسی عمل کا بدلہ نہ تھا راوی کہتا ہے اس کے بعد میں نے شمار کیا کہ حضرت نے ایک ہزار بار العفو العفو کہا۔

قال ثم الصق خده الایمن بالارض فسمعته وهو یقول بصوت حزین بؤت الیک بذنبی عملت سوءاً وظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب غیرک یا مولای ثلاث مرات ثم الصق خده الایسر بالارض فسمعته یقول ارحم من اساء واقترف واستکان واعترف ثلاث مرات ثم رفع راسه

(مجہول)

پھر اپنا داہنا رخسارہ زمین پر رکھا میں نے دردناک آواز میں یہ کہتے سنا میں نے اپنے گناہ میں تیری طرف رجوع کی ہے میں نے برا عمل کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا بس مجھے بخش دے پس تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اے میرے مولا تین بار کہا پھر اپنا بایاں رخسارہ زمین پر رکھا میں نے یہ کہتے سنا یا اللہ رحم کر اس پر جس نے برائی کی اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تین بار کہا پھر اپنا سر اٹھایا۔

۲۰۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک هذا الذی ظهر بوجهی یزعم الناس ان الله لم یبتل به عبداً له فیه حاجة فقال لا قد کان مؤمن آل فرعون

میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ میرے چہرہ پر داغ ہیں لوگ سمجھتے ہیں خدا اپنے خاص بندوں کو جذام جیسے مرض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا یہ غلط ہے مومن آل فرعون

مكنع الاصابع وكان يقول هكذا وسبّابته وكان يقول
يا قوم اتبعوا المرسلين قال ثم قال لي اذا كان ثلث الاخير
من الليل فتوضّأ ثم قم الى الصلوة التي تصليها
فان كنت في السجدة الاخيرة من الركعتين الاولتين فقل
وانت ساجد يا علي يا عظيم يا رحمٰن يا رحيم يا سامع
الدعوات يا معطي الخيرات صلّ على محمد واهل بيت محمد
واعطني من خير الدنيا والآخرة ما انت اهله واصرف عني
من شر الدنيا والآخرة ما انا اهله واذهب عني هذا الوجع
وتسميه فانه قد غاظني واحزنني والحّ في الدعاء قال فما
وصلت الى الكوفة حتى اذهب الله من كله (مجهول)

کہ انگلیاں جذام سے ٹیڑھی ہو گئی تھیں وہ بھی ایسا ہی کہتا تھا اس نے
اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا اے قوم مرسلین کا اتباع کرو پھر فرمایا جب رات کا آخری
تہائی حصہ ہو تو اس کے اول حصہ میں وضو کرو پھر نماز کے لئے جو تم
پڑھا کرتے ہو کھڑے ہو اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدہ میں کہو
اے علی و عظیم اے رحمٰن و رحیم اے دعاؤں کے سننے والے اے
نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور مجھے دنیا
و آخرت کی بہتری عطا کر جس کا تو اہل ہے اور مجھے شر دنیا و آخرت
سے بچا لے میں اس کا اہل نہیں اور مجھ سے اس درد کو دور کر دے
اور اس درد کا نام لو اور کہو اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور
سخت رنج پہنچایا ہے اور دعا میں رووٴ۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے کے بعد
میں کوفہ تک نہیں پہنچا تھا کہ میرا مرض بالکل دور ہو گیا

۱۲ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان يقول في
سجوده سجد وجهي البالي لوجهك الباقي الدائم
العظيم سجد وجهي الذليل لوجهك العزيز وسجد
وجهي الفقير لوجهك الغني الكريم العلي العظيم ربّ
استغفرك مما كان واستغفرك مما يكون ربّ لا تجهد
بلائي ولا تشمت بي اعدائي وتسئ قضائي ربّ انه
لا دافع ولا مانع الّا انت صلّ على محمد وآل محمد بافضل
صلواتك وبارك على محمد وآل محمد بافضل بركاتك
اللّٰهم اني اعوذ بك من سطواتك واعوذ بك
من جميع غضبك وسخطك

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام اپنے سجدوں میں فرمایا کرتے
تھے میرے فنا ہونے والے چہرہ نے سجدہ کیا تیری ذات باقی کو
جو ہمیشہ رہنے والی صاحب عظمت ہے اور میرے ذلیل چہرہ نے
سجدہ کیا تیری ذات عزیز کو اور میرے فقیر چہرہ نے سجدہ کیا تیری
ذات غنی و کریم اور علی و عظیم کو یا اللہ میں معافی چاہتا ہوں
ان افعال کے متعلق جو ہو چکے اور ان افعال کے متعلق جو ہوں گے
اے میرے رب میری بلا کو سخت نہ کر اور میرے دشمنوں کو شماتت
کا موقع نہ دے اے میرے رب تیرے سوا کوئی دافع و مانع
نہیں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اپنی بہترین رحمت اور برکت
نازل کر اپنی بہترین برکت یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
سطوت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب اور غصہ سے

سبحانك لا اله الّا انت ربّ العالمين وكان امير
المؤمنين عليه السلام يقول وهو ساجد ارحم
ذلّي بين يديك وتضرعي اليك ووحشتي من
الناس وانسي بك يا كريم وكان يقول ايضاً
وعظتني فلم اتّعظ وزجرتني عن محارمك فلم انزجر

اے پاک ذات تیرے سوا کوئی رب العالمین نہیں امیر المومنین
علیہ السلام سجدہ میں فرمایا کرتے تھے میری ذلت پر رحم کر جو تیرے
سامنے ہے اور میرا رونا تیرے سامنے ہے اور لوگوں سے مجھے
وحشت ہے اور اے کریم مجھ سے انس ہے اور یہ بھی فرماتے تھے
تو نے مجھے نصیحت کی میں نے قبول نہ کی تو نے محارم سے باز رکھا میں نہ رکا

و غمرتني فلم أشكوت عفوك عفوك يا كريم أسئلك الراحة عند الموت وأسئلك العفو عند الحساب وكان أبو جعفر عليه السلام يقول وهو ساجد لا إله إلا أنت حقاً حقاً سجدت لك يا رب تعبداً ورقاً يا عظيم إن عملي ضعيف فضاعفه لي يا كريم يا حنان اغفر لي ذنبي وجرمي وتقبل عملي يا كريم يا جبار أعوذ بك من أن أخيب أو أحمل ظلماً اللهم منك النعمة وأنت ترزق شكرها وعليك يكون ثواب ما تفضلت به من ثوابها بفضل طولك وبكريم عائدتك (ضعیف)

اور تو نے مجھے نا واقف رکھا تو میں نے شکایت نہ کی اے کریم میں تجھ سے عند الموت راحت کا سوال کرتا ہوں اور عند الحساب بخشش کا اور امام محمد باقر علیہ السلام سجدہ میں فرماتے تھے اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو برحق معبود ہے۔ میں نے اے میرے رب از روئے بندگی اور غلامی کے سجدہ کیا ہے اے عظمت المرتبت جیسی میرا عمل کمزور ہے اے کریم اسکو دوگنا کر دے اے مہربان میرے گناہ بخش دے اے کریم میرے عمل کو قبول کر لے اے جبار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنی ناکامی پر یا اپنے اوپر ظلم کرنے سے یا اللہ تیری طرف سے رحمتوں کا نزول ہے ان پر شکر کرنے کی توفیق تو نے دی ہے اور تیرے اوپر ثواب ہے اس چیز کا جو تو نے اپنے لطف وکرم سے دی ہے

۲۲ - قال كان أبو الحسن عليه السلام يقول في سجوده أعوذ بك من نار حرها لا يطفى وأعوذ بك من نار جديدها لا يبلى وأعوذ بك من نار عطشانها لا يروى وأعوذ بك من نار مسلوبها لا يكسى (ضعیف)

اور امام رضا علیہ السلام سجدہ میں فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس آگ سے جس کی حرارت کبھی بجھتی نہیں، اور پناہ مانگتا ہوں اس آگ سے جس کی تازگی پر کہنگی نہیں آتی اور جس کا پیاسا کبھی سیراب نہیں ہوتا اور پناہ مانگتا ہوں اس آگ سے جس کا ننگا کبھی ملبوس نہیں ہوتا

۲۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا قرأ أحدكم السجدة من العزائم فليقل في سجوده سجدت لك تعبداً ورقاً لا مستكبراً عن عبادتك ولا مستنكفاً ولا متعظماً بل أنا عبد ذليل خائف مستجير (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سورہ عزائم کے سجدہ میں جاؤ تو کہو میں نے سجدہ کیا ہے اللہ سے بندگی اور غلامی نہ از روئے تکبر تیری عبادت سے اور نہ از روئے رو گردانی اور نہ اپنے کو بڑا جان کر بلکہ میں تیرا عبد ذلیل ہوں اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری پناہ کا طالب۔

۲۴ - عنه عن أبي عبد الله عليه السلام قال شكوت إليه علة أم ولد لي أخذتها فقال قل لها تقول في السجود في دبر كل صلاة مكتوبة يا رب يا سيدي صل على محمد وآل محمد وعافني من كذا وكذا فإنها نجا جعفر بن سليمان من النار قال فحدثت هذا الحديث على بعض أصحابنا فقال أعرف فيه يا رؤوف يا رحيم يا ربي

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے شکایت کی اپنی ایک کنیز کی بیماری کی فرمایا اس سے کہو کہ ہر نماز واجب کے بعد سجدہ میں کہے اے میرے رب اے میرے سردار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر اور مجھے نجات دے اس مرض سے اسی سے نجات پائی تھی جعفر بن سلیمان نے آگ سے جب مخالفوں نے جلانا چاہا تھا۔ میں نے یہ حدیث اپنے بعض دوستوں سے بیان کی اس نے کہا مجھے معلوم ہے

یا ربی یا سیدی افعل بی کذا وکذا (ضعیف)

انتا اور بہاے رؤف و رحیم اے میرے رب اے میرے سردار
میرے لئے ایسا ایسا کر۔

۲۵۔ قال کتبت الی ابی الحسن الاول علیه السلام علمنی دعاء فانی قد بلیت بشئ وکان قد حبس ببغداد حیث اتهم باموالهم فکتب الیه اذا صلیت فاطل السجود ثم قل یا احد من لا احد له حتی ینقطع نفسک ثم قل یا من لا یزیده کثرة الدعاء الا جوداً وکرماً حتی ینقطع نفسک ثم قل یا رب الارباب انت انت الذی انقطع الرجاء الا منک یا علی یا عظیم قال زیاد فدعوت به ففرج الله عنی وخلی سبیلی (مرسل)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے میری مصیبت دور ہو اور حضرت اس زمانہ میں بغداد میں قید تھے۔ حضرت نے لکھا جب نماز پڑھو تو سجدہ کو طول دو اور کہو یا احد من لا احد له جتنی بار ایک سانس میں کہہ سکو پھر کہو یا من لا یزیده کثرة الدعاء الا جوداً وکرماً۔ جتنی بار ایک سانس میں کہا جا سکے پھر کہے یا رب الارباب انت انت الذی انقطع الرجاء الا منک یا علی و یا عظیم۔ زیاد نے بیان کیا کہ جب میں نے اس طرح دعا کی تو میری تکلیف دور ہو گئی

باب ۲۵
ذکر رکوع و سجود

۱۔ قال قال ابو جعفر علیه السلام اتدری ای شئ حد الرکوع والسجود قلت لا قال تسبح فی الرکوع ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وبحمده وفی السجود سبحان ربی الاعلیٰ وبحمده ثلث مرات فمن نقص واحدة نقص ثلث صلوته ومن نقص ثنتین نقص ثلثی صلوته ومن لم یسبح لا صلوة له (مجهول)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رکوع و سجود کی حد کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تین بار یہ تسبیح ہے سبحان ربی العظیم و بحمدہ اور سجدہ میں تین بار یہ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ جو ایک کو کم کرے گا اس نے ایک تہائی نماز ناقص کی اور جس نے دو کم کئے اس نے دو تہائی نماز کھوئی اور جو تسبیح نہ کرے گا اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔

۲۔ قال دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام وهو یصلی فعددت له فی الرکوع والسجود ستین تسبیحة (موثق)

میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نماز پڑھ رہے تھے میں نے رکوع اور سجدہ میں ساٹھ بار تسبیح پڑھتے سنا

۳۔ ا دخلنا الی ابی عبد الله علیه السلام وعنده قوم فصلی بهم العصر وقد کنا صلینا فعددنا له فی رکوعه سبحان ربی العظیم وبحمده اربعاً او ثلاثاً وثلثین مرة

ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی ہم نے شمار کیا کہ حضرت نے رکوع میں ذکر رکوع ۳۴ یا ۳۳ بار کیا

وقال جعلها في جنبيه وسجدة في الركوع والسجود سواء حتى لانه علم رسول الله صلى الله عليه وآله احتمال القوم لطول الركوع والسجود فبذلك تعدوا ان الفضل للامام ان يخفف ويصلي باضعف القوم (مجہول)

امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ دونوں میں مجھو کہنا ضروری ہے اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ کو معلوم ہوا کہ لوگوں کے رکوع و سجدے کے طول کے خوف سے کم کر دیا تھا اور یہ اس غلط فہمی کی بنا پر تھا کہ امام کے لئے فضیلت اس میں ہے کہ ضعفاء قوم کا لحاظ کرتے ہوئے نماز میں تخفیف لحاظ رکھے۔

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له ادنى ما يجزئ المريض من التسبيح في الركوع والسجود قال تسبيحة واحدة (صحیح)

میں نے پوچھا مریض کے لئے کم سے کم تسبیح کیا ہے رکوع و سجدہ میں فرمایا صرف ایک بار

۵ - قال ابو عبد الله عليه السلام ما من كلمة اخف على اللسان منها ولا ابلغ من سبحان الله قلت يجزئ في الركوع والسجود ان اقول مكان التسبيح لا اله الا الله والحمد لله والله اكبر قال نعم كل ذا ذكر الله تعالى قلت الحمد لله ولا اله الا الله قد عرفناهما فما تفسير سبحان الله قال انقه لله الا ترى ان الرجل اذا عجبه الشئ قال سبحان الله (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زبان کے لئے کوئی کلمہ زیادہ ہلکا سبحان اللہ سے نہیں میں نے کہا کیا رکوع و سجدہ میں بجائے سبحان اللہ کہنے کے لا الہ الا اللہ و الحمد للہ و اللہ اکبر کہنا جائز ہے فرمایا ہاں ہر کلمہ ذکر خدا ہے میں نے کہا یہ دونوں باتیں ہم نے جان لیں لیکن سبحان اللہ کی تفسیر کیا ہے فرمایا وہ خدا کی قدرت کے تحت ہر شے کو سمجھنا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی شخص کسی عجیب چیز کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے سبحان اللہ

۶ - عن ابي جعفر عليه السلام قال قلت له اني امام مسجد الحي فاسمع خفقان نعالهم وانا راكع فقال اصبر ركوعك ومثل ركوعك فان انقطع والا فانتصب قائماً (مرسل)

میں نے کہا میں قبیلہ کی مسجد کا امام ہوں میں جب کہ رکوع لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہوں فرمایا رکوع میں ٹھہرا رہو کچھ دیر ذکر رکوع کرتے ہو اگر آواز ختم ہو جائے تو خیر ورنہ کھڑے ہو جاؤ

باب ۲۰۶

کس چیز پر سجدہ کرے اور کیا مکروہ ہے

۱ - قال ابو عبد الله عليه السلام لا تسجد الا على الارض او ما انبتت الارض الا القطن والكتان (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سجدہ نہ کرو سوائے زمین کے یا جو زمین سے اُگے سوائے روئی اور سن کے

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ اسجد علی الوقف یعنی القیر فقال لا ولا علی ثوب الکرسف ولا علی الصوف ولا علی شئی من الحیوان ولا علی طعام ولا علی شئی من ثمار الارض ولا علی شئی من الریاش (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا میں ڈامل پر سجدہ کروں فرمایا نہیں اور نہ روئی کے کپڑے پر اور نہ اون پر اور نہ حیوان کے کسی حصہ پر اور نہ کھانے کی چیز پر اور نہ پھلوں پر اور نہ بالوں اور پروں پر

۳۔ قال سألت ابا الحسن علیہ السلام عن الجص یوقد علیہ العذرۃ وعظام الموتی ثم یجصص بہ المسجد ایسجد علیہ فکتب علیہ السلام الیّ بخطہ ان الماء والنار قد طہراہ (صحیح)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے چونے کے متعلق پوچھا جو پھونکا جاتا ہے گندگی اور مردار کی ہڈیوں سے اور پھر اس سے مسجد بنائی جاتی ہے کیا اس پر سجدہ جائز ہے حضرت نے اپنے قلم سے لکھا پانی اور آگ نے اس کو طاہر کر دیا

۴۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام دعی ابی بالخمرۃ فابطأت علیہ فاخذ کفا من حصی فجعلہ علی البساط ثم سجد (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے خمرہ (چھوٹا سا بوریہ کھجور کی چھال کا بنا ہوا جو بطور سجدہ گاہ استعمال ہوتا تھا) منگایا اور اسے پھیلا کر کچھ سنگریزے باریک باریک اس پر ڈالے تب سجدہ کیا۔

۵۔ عن احدہما علیہما السلام قال لا بأس بالقیام علی المصلی من الشعر والصوف اذا کان یسجد علی الارض فان کان من نبات الارض فلا بأس بالقیام علیہ والسجود علیہ (حسن)

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ جو جانماز بالوں یا اون کی بنی ہوئی ہو وقت نماز اس پر کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ سجدہ زمین پر ہو اور اگر مصلیٰ نباتات کا بنا ہوا ہو تو اس پر کھڑے بھی ہو سکتے ہیں اور سجدہ بھی کر سکتے ہیں

۶۔ عن ابی الحسن الرضا صلوات اللہ علیہ قال لا تسجد علی القیر ولا علی الصاروج (حسن)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے قیر پر سجدہ نہ کرو اور نہ نورہ کے اجزا پر (چونا ہڑتال وغیرہ)

۷۔ سئل عن ابی جعفر علیہ السلام عن الصلوۃ علی الخمرۃ المدنیۃ فکتب صلّ فیما کان معمولا بخیوطہ ولا تصلّ علی ما کان معمولا بسیورۃ قال فتوقف اصحابنا فانشدتہم بیت شعر لتابط شرا العدوانی

فکانہا خیوطۃ ماری تغار وتفتل

وماری کان رجل حبال کان یعمل الخیوط (ضعیف)

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا خمرہ مدنیہ کے متعلق فرمایا اس پر نماز پڑھو اگر وہ تاگوں سے بنا ہوا ہے اور اس پر نہ پڑھو جو چمڑے کے تسمے سے بنایا گیا ہو۔ ہمارے بعض اصحاب نے اس بارہ میں تامل کیا میں نے تابط شرا عدوانی (جاہلیت کے دور کا ایک شاعر) کا یہ مصرعہ پڑھا۔ گویا وہ ماری کے تاگوں کا بنا ہوا ہے یعنی خوب اچھی طرح بل دیا ہوا

ماری ایک رسی بنانے والا تھا جو ڈورے بناتا تھا

۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام السجود علی الارض فریضۃ وعلی الخمرۃ سنۃ (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زمین پر سجدہ فرض ہے اور خمرہ پر سنت (خمرہ کو پہلے بتا دیا گیا ہے)

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تسجد علی الذہب ولا علی الفضۃ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سونے یا چاندی پر سجدہ نہ کرو

۱۰۔ عن علی علیہ السلام قال لا یسجد الرجل علی شیٔ لیس علیہ سایر جسدہ (حسن)

فرمایا علی علیہ السلام نے ایسی شے پر نماز نہ پڑھی جائے جس پر سارا جسم نہ آئے۔

۱۱۔ عن احدہما علیہما السلام قال کان ابی علیہ السلام یصلی علی الخمرۃ یجعلہا علی الطنفسۃ ویسجد علیہا فان لم یکن خمرۃ جعل حصا علی الطنفسۃ حیث یسجد (حسن)

امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ میرے والد نماز پڑھتے تھے خمرہ پر اور اس کو ایک چھوٹے بچھونے پر رکھتے تھے اور اسی خمرہ پر سجدہ کرتے تھے اور اگر خمرہ نہ ہوتا تھا تو بورئے پر سجدہ کی جگہ سنگریزے بچھا کر سجدہ کرتے تھے۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ کرہ ان یسجد علی قرطاس علیہ الکتابۃ (صحیح)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام ایسے کاغذ پر سجدہ کرنا مکروہ جانتے تھے جس پر کچھ لکھا ہو۔

۱۳۔ عن موسی بن جعفر علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یصلی علی الرطبۃ النابتۃ قال فقال اذا الصق جبہتہ بالارض فلا باس وعن الحشیش النبت الثیل وھو یصیب ارضاً جدداً قال لا باس (صحیح)

میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو نماز پڑھے تازہ اُگے ہوئے کھجور کے پتوں پر فرمایا اگر پیشانی زمین سے لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور اسی طرح گھنی اُگی ہوئی گھاس پر نماز پڑھنا جبکہ زمین ہموار پر ماتھا پہنچ جائے تو مضائقہ نہیں۔

۱۴۔ عن ابی الحسن الماضی علیہ السلام سألتہ عن الصلوٰۃ علی الزجاج قال لما نفذ کتابی الیہ تفکرت وقلت ھو مما انبتت الارض وما کان لی ان اسئلہ عنہ قال فکتب الی لا تصل علی الزجاج وان حدثتک نفسک انہ مما انبتت الارض ولکنہ من الملح والرمل وھما ممسوخان (مرسل)

میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ شیشہ پر نماز پڑھنا کیا ہے جب میں خط بھیج چکا تو خیال آیا کہ شیشہ تو از قسم نباتات ارض ہے مجھے یہ پوچھنا نہ تھا۔ حضرت نے جواب میں لکھا شیشہ پر نماز نہ پڑھو اور یہ جو بات تمہارے دل میں آئی ہے کہ یہ نباتات سے ہے تو یہ صحیح نہیں ہے

باب ۲۶
پیشانی زمین پر رکھنا

١- عن ابی جعفر علیه السلام قال الجبهة کلها من قصاص شعر الرأس الی الحاجبین موضع السجود فایما سقط من ذلک الی الارض اجزأک مقدار الدرهم و مقدار طرف الانملة (حسن)

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے پیشانی پوری بال اگنے کی جگہ سے بھوؤں تک ہے یہ جائے سجدہ ہے۔ اس میں سے بمقدار درہم اگر زمین سے لگ جائے تو کافی ہے اور درہم کی تعداد انگلیوں کے دو کناروں کی برابر ہے

٢- قال ابو عبدالله علیه السلام اذا وضعت جبهتک علی نبکة فلا ترفعها ولکن جرّها الی الارض (مرسل)

فرمایا حضرت نے جب تم پیشانی بلند جگہ پر رکھو تو اسے اٹھاؤ نہیں بلکہ زمین کی طرف کھینچ کر لاؤ

٣- عن ابی عبدالله علیه السلام قال سألته عن موضع جبهة الساجد یکون ارفع من قیامه قال لا ولکن یکون مستویاً وفی حدیث آخر فی السجود علی الارض المرتفعة قال اذا کان موضع جبهتک مرتفعاً عن رجلیک قدر لبنة فلا بأس (مرسل)

میں نے پوچھا کہ سجدہ کی جگہ جائے قیام سے اونچی ہونی چاہیے فرمایا نہیں برابر ہو۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب بلند جگہ پر سجدہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا تمہارے پیروں سے ایک اینٹ کی برابر بلند ہو۔

٤- قال خرج بی دمّل فکنت اسجد علی جانب فرأی ابو عبدالله علیه السلام اثره فقال ما هذا فقلت لا استطیع ان اسجد من اجل الدمّل فانی اسجد منحرفاً فقال لی لا تفعل ولکن احفر حفیرة فاجعل الدمّل فی الحفیرة حتی تقع جبهتک علی الارض (حسن)

میرے ایک پھوڑا نکلا جس کی وجہ سے میں ایک طرف جھک کر سجدہ کرتا تھا حضرت ابوعبداللہ نے اس کا اثر دیکھا مجھ سے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا میں دمل کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتا اور مجھے کج ہو کر سجدہ کرنا پڑتا ہے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ ایک گڑھا کھود کر دمل کو اس طرح کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے

٥- سئل ابو عبدالله علیه السلام عمن بجبهته علة لا یقدر علی السجود علیها قال یضع ذقنه علی الارض ان الله عزوجل یقول یخرون للاذقان سجداً (مرسل)

حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس کی پیشانی میں کوئی روگ ہو جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر سکے فرمایا وہ اپنی ٹھوڑی زمین پر رکھے خدا فرماتا ہے وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گرتے ہیں

٦- قال رأیت اباعبدالله علیه السلام سوّی الحصا حین اراد السجود (مرسل)

حضرت صادق علیہ السلام سجدہ کرنے کے لئے سنگریزے برابر کر لیتے تھے۔

٧- عن ابی عبدالله علیه السلام قال قلت له الرجل ینفخ فی الصلاة موضع جبهته فقال لا (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص نماز میں جائے سجدہ پر پھونک مار سکتا ہے فرمایا نہیں۔

۹۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل یسجد وعلیہ العمامة لا یصیب وجهه الارض قال لا یجزیه ذلک حتی تصل جبهته الی الارض (موثق)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص کے سر پر عمامہ ہے جسکی وجہ سے اس کی پیشانی زمین سے نہیں لگتی فرمایا یہ کافی نہیں جب تک پیشانی زمین سے نہ لگے۔

باب ۲۷

قیام و قعود

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا قمت فی الصلوٰۃ فلا تلصق قدمک بالاخری دع بینهما فصلاً اصبعاً اقل ذلک الی شبر اکثره واسدل منکبیک وارسل یدیک ولا تشبک اصابعک ولیکونا علی فخذیک قبالة رکبتیک ولیکن نظرک الی موضع سجودک فاذا رکعت فصف فی رکوعک بین قدمیک تجعل بینهما قدر شبر وتمکن راحتیک من رکبتیک وتضع یدک الیمنی علی رکبتک الیمنی قبل الیسری وبلغ اطراف اصابعک عین الرکبة وفرج اصابعک اذا وضعتها علی رکبتیک اجزأک ذلک واحب الی ان تمکن کفیک من رکبتیک فتجعل اصابعک فی عین الرکبة وتفرج بینها واقم صلبک ومد عنقک ولیکن نظرک الی ما بین قدمیک فاذا اردت ان تسجد فارفع یدیک بالتکبیر وخر ساجداً وابدأ بیدیک فضعهما علی الارض قبل رکبتیک تضعهما معاً ولا تفترش ذراعیک افتراش السبع ذراعیه ولا تضعن ذراعیک علی رکبتیک وفخذیک

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب نماز کو کھڑے ہو تو ایک قدم کو دوسرے سے نہ ملاؤ ان کے درمیان فاصلہ دو چند انگلیوں کا کم سے کم ایک بالشت یا کچھ زیادہ اور اپنے دونوں کندھے سیدھے برابر رکھو اور اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دو اور اپنی انگلیاں کھولو مت اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھو مقابل میں اپنے دونوں گھٹنوں کے اور تمہاری نظر سجدہ کی جگہ پر ہو جب رکوع میں جاؤ تو دونوں قدموں کے بیچ میں سر رہے اور دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو اور اپنی ہتھیلیوں کو جما کر گھٹنوں پر رکھو اور اپنا داہنا ہاتھ داہنے زانو پر بائیں سے پہلے رکھو اور اپنی انگلیوں کے کنارے گھٹنے کے بیچ میں رکھو اور انگلیوں کو کشادہ کر دو جب گھٹنوں پر رکھو اور میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ گھٹنوں کو انگلیوں سے دبائے رکھو اور گھٹنوں کے بیچ میں رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور پیٹھ کو برابر سیدھا رکھو اور گردن کو آگے بڑھاؤ اور اپنی نگاہ دونوں قدموں کے بیچ میں رکھو اور جب سجدہ کرو تو دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور تکبیر کہہ کر سجدہ میں جاؤ اور ہاتھ پہلے زمین پر رکھو گھٹنے بعد میں دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھو اور ہاتھ اس طرح جیسے درندہ پھیلاتا ہے اور کہنیاں گھٹنوں پر نہ رکھو اور نہ رانوں پر

ولکن تجنح بمرفقیک ولا تلصق کفیک برکبتیک ولا تدنهما من وجهک بین ذلک حیال منکبیک ولا تجعلهما بین یدی رکبتیک ولکن تحرفهما عن ذلک شیئاً و ابسطهما علی الارض بسطاً و اقبضهما الیک قبضاً و ان کان تحتهما ثوب فلا یضرک و ان افضیت بهما الی الارض فهو افضل ولا تفرجن بین اصابعک فی سجودک ولکن ضمهما جمیعاً قال و اذا قعدت فی تشهدک فالصق رکبتیک بالارض وفرج بینهما شیئاً ولیکن ظاهر قدمک الیسری علی الارض و ظاهر قدمک الیمنی علی باطن قدمک الیسری و الیتاک علی الارض وطرف ابهامک الیمنی علی الارض و ایاک و القعود علی قدمیک فتتاذی بذلک ولا تکن قاعداً علی الارض فتکون انما قعد بعضک علی بعض فلا تصبر للتشهد والدعاء (حسن)

اور اپنی کہنیوں کو ذرا پھیلاؤ اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے نہ ملاؤ اور نہ اپنے ہاتھ چہرے کے قریب رکھو یہ برابر ہوں کندھوں کے اور انہیں گھٹنوں کے سامنے نہ رکھو بلکہ کچھ ذرا سا ہٹا کر اور زمین پر پھیلاؤ اور ان کی گرفت اپنی طرف رکھو اگر ان کے نیچے کپڑا ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر زمین پر رکھو تو بہتر ہے اور سجدہ میں اپنی انگلیاں نہ کھولو ان سب کو ملائے رکھو۔

جب تشہد کے لئے بیٹھو تو اپنے دونوں زانو زمین سے ملا دو اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ دو اور تمہارے بائیں قدم کی پشت زمین پر ہو اور داہنے قدم کی پشت بائیں قدم کے باطن سے مل جائے اور تمہارے چوتڑ زمین پر ہوں اور داہنے پاؤں کا انگوٹھا زمین سے ملا ہو اور اپنے قدموں کے اوپر ہرگز نہ بیٹھو اس طرح کی نشست سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ زمین پر بیٹھنا نہیں کہلاتا بلکہ جسم کے بعض حصے بعض پر ہوتے ہیں ذکر تشہد اور دعا میں تاخیر نہ کرو۔

۲۔ قال اذا قامت المراۃ فی الصلوٰۃ جمعت بین قدمیها ولا تفرج بینهما و تضم یدیها الی صدرها لمکان ثدییها فاذا رکعت وضعت یدیها فوق رکبتیها علی فخذیها لئلا تطاطا کثیراً فترتفع عجیزتها فاذا جلست فعلی الیتیها لیس کما یقعد الرجل و اذا سقطت للسجود بدأت بالقعود بالرکبتین قبل الیدین ثم تسجد لاطئۃ بالارض فاذا کانت فی جلوسها ضمت فخذیها و رفعت رکبتیها من الارض و اذا نهضت انسلت انسلالاً لا ترفع عجیزتها اولاً (مجہول)

جب عورت نماز کے لئے کھڑی ہو تو وہ اپنے دونوں قدم ملا کر رکھے ان کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے ہاتھ ملا کر اپنی پستان کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے اوپر ران پر رکھے تاکہ زیادہ جھکنا نہ پڑے اور پچھلا حصہ اٹھے اور جب بیٹھے تو چوتڑوں پر ٹکے نہ اس طرح جیسے مرد بیٹھتا ہے اور جب سجدہ جائے تو ابتدا کرے گھٹنوں سے قبل ہاتھوں کے پھر سجدہ کرے زمین سے مل کر جب بیٹھے تو دونوں زانو ملا لے اور زمین سے گھٹنے اٹھے ہوئے ہوں اور جب اٹھے تو جھکے سے اپنا پچھلا حصہ پہلے نہ اٹھائے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام لا تقع بین السجدتین اقعاءً (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھو۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا سجدت المراۃ بسطت ذراعیها (موثق)

فرمایا حضرت نے جب عورت سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کشادہ کرے

۵۔ قال كان علي بن الحسين اذا هوى ساجداً انكب وهو يكبر (مرفوعہ)

امام زین العابدین علیہ السلام جب سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے ہوئے محو ہو جاتے

۶۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قال اذا سجد الرجل ثم اراد ان ينهض فلا يعجن بيديه في الارض ولكن يبسط كفيه من غير ان يضع مقعدته على الارض (حسن)

فرمایا حضرت نے جب سجدہ کے بعد کوئی اٹھے تو مٹھی باندھ کر نہ اٹھے بلکہ ہتھیلی کھلی رکھے اور نیچے کا حصہ زمین سے لگائے بغیر اٹھے

۷۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قال سألته عن جلوس المرأة في الصلوة قال تضم فخذيها (موثق)

میں نے حضرت سے عورت کے بیٹھنے کے متعلق پوچھا نماز میں فرمایا دونوں رانوں کو ملا کر بیٹھے۔

۸۔ قال المرأة اذا سجدت تضممت والرجل اذا سجد تفتح (مرسل)

فرمایا عورت جب سجدہ میں جائے تو اعضا کو ملالے اور مرد کھلا رکھے۔

۹۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قلت له فصل لربك وانحر قال النحر الاعتدال في القيام ان يقيم صلبه ونحره وقال لا تكفر فانما يصنع ذلك المجوس ولا تلثم ولا تحتفز ولا تقع على قدميك ولا تفترش ذراعيك (مرسل)

میں نے کہا کیا مطلب ہے فصل لربک وانحر کا فرمایا نحر کے معنی ہیں قیام میں اعتدال اور پشت اور گردن کو سیدھا یعنی تنا ہوا رکھنا اور فرمایا ہاتھ باندھ کر نماز نہ پڑھو کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور نہ گڑھا کھودو اور نہ عرقوب پر بیٹھو اور نہ اپنے بازو پھیلاؤ

باب ۲۸

تشہد اور سلام

۱۔ سألت ابا جعفر عليه السلام عن التشهد فقال لو كان كما يقولون واجباً على الناس هلكوا انما القوم يقولون ايسر ما يعلمون اذا حمدت الله اجزأ عنك (مجہول و صحیح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے تشہد کے متعلق جیسا کہ لوگ کہتے ہیں اگر لوگوں پر واجب ہوتا تو ہلاک ہو جاتے لوگ کہتے ہیں جو وہ جانتے ہیں وہ آسان ہے جب اللہ کی حمد کرلی تو وہ کافی ہے

علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں یہ رد ہے اہلسنت کے اس عقیدہ کا کہ تحیات تشہد میں واجب ہے ہمارے علما کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلے تشہد میں اگر تحیات کو مستحب سمجھ کر بھی پڑھے گا تو یہ گناہ ہوگا اور اگر واجب جان کر پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی۔

وبسند في رواية اخرى قال قلت لابي جعفر عليه السلام اي شيء اقول في التشهد والقنوت قال قل باحسن

اور ایک روایت میں ہے میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے فرمایا جو سب سے اچھا

ما علمت فانہ لو کان موقتاً لھلک الناس (مجہول)

تم جانو اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے

۳۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن ادنیٰ ما یجزی من التشہد فقال الشہادتان (مجہول)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد میں کم سے کم کیا پڑھا جائے۔ فرمایا شہادتین

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اقرأ فی التشہد ما طاب فللہ وما خبث فلغیرہ قال ھکذا کان یقول علی علیہ السلام (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں تشہد میں پڑھتا ہوں جتنی اچھی باتیں ہیں وہ سب اللہ کے لئے ہیں اور جتنی بری باتیں ہیں وہ سب خدا کے غیر کے لئے ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے علی علیہ السلام بھی ایسا فرماتے تھے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ینبغی للامام ان یسمع من خلفہ التشہد ولا یسمعونہ شیئاً (حسن)

فرمایا حضرت نے امام کو چاہیے کہ جو لوگ اس کے پیچھے ہوں اپنے تشہد کی آواز انہیں سنائے لیکن پیچھے والے اسے کچھ نہ سنائیں

۶۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام کلما ذکرت اللہ بہ والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فھو من الصلوٰۃ وان قلت السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فقد انصرفت (صحیح)

فرمایا حضرت نے جب تم اللہ کا اور نبی کا ذکر تشہد میں کرو تو وہ نماز میں داخل ہے اور جب کہو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین تو یہ ختم نماز ہے

۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا کنت فی صف فسلم تسلیمۃ عن یمینک وتسلیمۃ عن یسارک لان عن یسارک من یسلم علیک واذا کنت اماماً فسلم تسلیمۃ وانت مستقبل القبلۃ (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم جماعت کی صف میں ہو تو سلام کرو اپنے داہنے والوں کو اور ان کو جو بائیں طرف ہوں آنکھ کے اشارہ سے اور جو تمہارے بائیں طرف ہوں وہ اشارہ سے تم پر سلام کریں اور اگر امام ہو تو تم سلام پڑھو روبقبلہ (کیونکہ تمہارے پاس بائیں کوئی نہیں)

۸ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا انصرفت من الصلوٰۃ فانصرف عن یمینک (موثق)

اور فرمایا حضرت نے جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھو تو داہنی طرف سے اٹھو۔

۹۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یقوم فی الصف خلف الامام ولیس علی یسارہ احد کیف یسلم قال یسلم واحدۃ عن یمینہ (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو صف میں امام کے پیچھے کھڑا ہو اور اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو تو وہ سلام کیسے کرے فرمایا وہ سلام کرے اس کو جو اس کے داہنی جانب ہو (اشارہ سے)

۱۰۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا قمت من الرکعۃ فاعتمد علی کفیک وقل بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد فان علی علیہ السلام یفعل ذلک

فرمایا حضرت جب ایک رکعت ختم کر کے اٹھو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا دو اور کہو بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد اور فرمایا علی علیہ السلام ایسا ہی کرتے تھے

۱۱۔ قال ابو عبد الله علیہ السلام اذا جلست فی الرکعتین الاولیین فتشہدت ثم قمت فقل بحول الله وقوتہ اقوم واقعد (ضعیف)

فرمایا جب تم دو رکعتیں ختم کر کے تشہد پڑھ لو اور تیسری کے لئے کھڑے ہو تو کہو بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد

باب ۲۹

قنوت

۱۔ سألت ابا جعفر علیہ السلام عن القنوت فی الصلوٰۃ الخمس فقال اقنت فیھن جمیعاً قال وسألت ابا عبد الله علیہ السلام بعد ذلک عن القنوت فقال لی اما ما جہرت بہ فلا تشک (موثق)

میں نے نماز ہائے پنجگانہ میں قنوت کے متعلق پوچھا فرمایا قنوت سب نمازوں میں پڑھنا چاہیے۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا فرمایا جہریہ نمازوں میں میں تو شک ہی نہ کرو

۲۔ قال صلیت خلف ابی عبد الله علیہ السلام ایاماً فکان یقنت فی کل صلوٰۃ یجہر فیھا ولا یجہر فیھا (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پیچھے چند روز نماز پڑھی حضرت نے جہریہ و اخفاتیہ دونوں نمازوں میں قنوت پڑھا

۳۔ سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن القنوت قال فیما یجہر فیہ بالقراءۃ قال فقلت لہ انی سألت اباک عن ذلک فقال فی الخمس کلھا فقال رحم الله ابی ان اصحاب ابی اتوہ فسألوہ فاخبرھم بالحق ثم اتونی شکاکاً فافتیتھم بالتقیۃ (موثق)

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قنوت کے متعلق پوچھا فرمایا ان نمازوں میں ہے جو جہر سے پڑھی جاتی ہیں میں نے کہا یہی سوال میں نے آپ کے والد سے کیا تھا انھوں نے فرمایا کل نمازوں میں ہے فرمایا اللہ میرے باپ پر رحم کرے لوگ ان کے پاس آئے اور یہ سوال کیا آپ نے جو حق بات تھی بتا دی۔ میں پھر یہ شکی لوگ میرے پاس آئے میں نے از روئے تقیہ فتویٰ دیدیا (اہلسنت کے ہاں جہریہ نمازوں میں ہے)

۴۔ قال قال ابو عبد الله علیہ السلام فی کل رکعتین فریضۃ او نافلۃ قبل الرکوع (مجہول)

واجب نمازوں کی دو رکعت اور اسی طرح نافلہ کی دو رکعت بعد قبل رکوع قنوت ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سألتہ عن القنوت فقال فی کل صلوٰۃ فریضۃ ونافلۃ (مجہول)

ہر نماز کے بعد فرض ہو یا نفل

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال القنوت فی کل صلوٰۃ فی الرکعۃ الثانیۃ قبل الرکوع

قنوت ہے ہر نماز کی دوسری رکعت میں قبل رکوع

۷۔ قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن القنوت وما یقال فیہ فقال ما قضی اللہ علی لسانک ولا اعلم لہ شیئاً موقتاً (حسن)

میں نے قنوت اور اس کے ذکر کے متعلق پوچھا فرمایا جو بحکم خدا تمہاری زبان پر جاری ہو جائے۔ میں کوئی معین چیز نہیں جانتا

۸۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال القنوت فی الفریضۃ الدعاء وفی الوتر الاستغفار (موثق)

فرمایا حضرت نے نماز واجب میں قنوت دعا ہے اور نماز وتر میں استغفار

۹۔ قلت لابی جعفر علیہ السلام رجل نسی القنوت فذکرہ وھو فی بعض الطریق فقال استقبل القبلۃ ثم لیقلہ ثم قال انی لاکرہ للرجل ان یرغب عن سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ او یدعھا (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص قنوت بھول گیا اسے راستہ میں یاد آیا فرمایا روبقبلہ ہوکر پڑھ لے پھر فرمایا میں برا سمجھتا ہوں اسے جو سنت رسول سے نفرت کرے اور اسے چھوڑ دے

۱۰۔ قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن ادنی القنوت فقال خمس تسبیحات (ضعیف)

میں نے پوچھا قنوت میں کم سے کم ذکر کیا ہے فرمایا پانچوں تسبیحات

۱۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یجزیک فی القنوت اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا فی الدنیا والاخرۃ (ضعیف)

فرمایا قنوت میں یہ ذکر کرنا کافی ہے

۱۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ما اعرف قنوتاً الا قبل الرکوع (مجہول)

میں نہیں جانتا کوئی قنوت مگر وہی جو رکوع سے پہلے ہوتا ہے

۱۳۔ قال سألت عبداً صالحاً صلوات اللہ علیہ عن القنوت فی الوتر والفجر وما یجھر فیہ قبل الرکوع او بعدہ قال قبل الرکوع حین تفرغ من قراءتک (صحیح)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قنوت کے متعلق پوچھا کہ قبل الرکوع ہو یا بعد رکوع فرمایا قبل رکوع قرأت سے فراغت کے بعد

۱۴۔ قال القنوت فی کل صلاۃ فی الفریضۃ والتطوع (ضعیف)

فرمایا قنوت ہر نماز میں واجب اور سنت میں ہے

باب ۳۰
تعقیبات

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للامام ان ینتقل اذا سلم حتی یتم من خلفہ الصلوۃ قال وسئلتہ عن الرجل یؤم فی الصلوۃ ھل ینبغی لہ ان یعقب باصحابہ بعد التسلیم فقال یسبح ویذھب من شاء لحاجتہ ولا یعقب رجل لتعقیب الامام (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امام کو چاہیے کہ اپنی تعقیبات سلام پڑھنے کے بعد اس وقت شروع کرے جب کہ اس کے پیچھے والا جو بعد میں آیا ہو اپنی نماز پوری کرلے۔ میں نے پوچھا جو نماز میں امامت کر رہا ہو آیا اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ ختم نماز کے بعد اپنے اصحاب کے تعقیب میں مشغول ہو فرمایا تسبیح پڑھے اور جسے ضرورت سے جانا ہو چلا جائے۔ امام کی تعقیب کے ساتھ کسی کو تعقیب لازم نہیں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ایما رجل امّ قوماً فعلیہ ان یقعد بعد التسلیم ولا یخرج من ذلک الموضع حتی یتم الذین خلفہ الذین سبقوا الصلوۃ ذلک علی کل امام واجب اذا علم ان فیھم مسبوقاً فان علم ان لیس فیھم مسبوقاً فی الصلوۃ فلیذھب حیث شاء (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی کسی قوم کا امام ہو تو اس کو چاہیے کہ ختم نماز کے بعد اپنی جگہ سے نہ اٹھے جب تک وہ لوگ جو بعد میں شریک نماز ہوئے تھے اپنی نماز کو تمام نہ کرلیں یہ امر ہر امام پر واجب ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ بعد میں شریک ہونے والا کوئی نہ تھا تو جب چاہے چلا جائے۔

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من صلّی صلوۃ فریضۃ وعقب الی الاخری فھو ضیف اللہ وحقّ علی اللہ ان یکرم ضیفہ (ضعیف)

اور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نماز واجب ادا کرے اور دوسری نماز تک تعقیبات پڑھتا ہے وہ اللہ کا مہمان ہے اور اللہ کے لئے یہ سزاوار ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے

۴۔ انہ سمع ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان فضل الدعاء بعد الفریضۃ علی الدعاء بعد النافلۃ کفضل الفریضۃ علی النافلۃ قال ثم قال ادعہ ولا تقل قد فرغ من الامر فان الدعاء ھو العبادۃ ان اللہ عزوجل یقول ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نماز واجب کے بعد دعا کرنا نماز نافلہ کے بعد دعا کرنے پر وہی فضیلت رکھتا ہے جو نماز نافلہ پر واجب کو ہے پھر فرمایا دعا کرو اور چاہے نافلہ نہ پڑھو دعا کرکے تم امر نماز سے فارغ ہو گے کیونکہ دعا عبادت ہے اللہ فرماتا ہے۔ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔

و قال ادعونی استجب لکم وقال اذا اردت ان تدعو الله فمجده واحمده وسبحه وهلله واثن علیه وصل علی النبی صلی الله علیه وآله ثم سل تعط (ض)

اور فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا پس جب دعا کرو تو پہلے خدا کی تمجید کرو حمد کرو تسبیح کرو تہلیل کرو اس کی تعریف کرو اور نبی اور انکی آل پر درود بھیجو پھر خدا سے سوال کرو عطا کئے جاؤ گے

۵ - قال ابو جعفر علیه السلام الدعاء بعد الفریضة افضل من الصلوٰة تنفلاً (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز واجب کے بعد دعا کرنا افضل ہے نماز نافلہ سے

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من سبّح تسبیح فاطمة الزهراء علیها السلام قبل ان یثنی رجلیه من صلوٰة الفریضة غفر الله له ولیبدأ بالتکبیر (م)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے تسبیح فاطمۃ الزہرا علیہا السلام پڑھے اللہ اس کو بخش دے گا اور چاہئے کہ اللہ اکبر سے شروع کرے

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من سبّح الله دبر الفریضة تسبیح فاطمة الزهراء علیها السلام مائة مرة واتبعها بلا اله الا الله غفر له (مجهول)

فرمایا حضرت نے جو نماز فریضہ کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا ۱۰۰ پڑھے سو بار اور آخر میں لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا

۸ - قال دخلت مع ابی عبد الله علیه السلام فسأله ابی عن تسبیح فاطمة الزهراء علیها السلام قال الله اکبر حتی احصاها اربعاً وثلاثین مرة ثم قال الحمد لله حتی بلغ سبعاً وستین ثم قال سبحان الله حتی بلغ مائة یحصیها بیده جملة واحدة (مج)

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میرے باپ نے تسبیح فاطمہ زہرا کے متعلق سوال کیا فرمایا اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پھر الحمد للہ ۳۳ بار یہ ۶۷ ہوئے پھر سبحان اللہ ۳۳ بار یہ سب سو ہوئے ان کو ایک سلسلہ سے اپنے ہاتھ پر شمار کرو

۹ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی تسبیح فاطمة الزهراء علیها السلام یبدء بالتکبیر اربعاً وثلاثین ثم التحمید ثلاثاً وثلاثین ثم التسبیح ثلاثاً وثلاثین (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تسبیح فاطمہ زہرا اللہ اکبر ۳۴ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار ہے

۱۰ - سمعنا ابا عبد الله علیه السلام وهو یلعن فی دبر کل مکتوبة اربعة من الرجال واربعاً من النساء فلان وفلان وفلان ومعاویة ویسمیهم فلانة وفلانة وهند وام الحکم اخت معاویة (مجهول)

ہم نے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام ہر واجب نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعن کرتے تھے فلاں فلاں فلاں اور معاویہ اور ان کے نام لیتے تھے اور فلانہ فلانہ اور ہندہ اور ام حکم خواہر معاویہ کا

۱۱ - قال ابو عبد الله علیه السلام اذا شککت فی تسبیح فاطمة الزهراء علیها السلام فاعد (مرفوع)

فرمایا اگر تسبیح فاطمہ زہرا میں شک لاحق ہو تو اس کا اعادہ کرو

۱۲ - عن ابی عبد الله انه کان یسبّح تسبیح فاطمة علیها السلام فیصله ولا یقطعه

حضرت تسبیح فاطمہ زہرا کو مسلسل پڑھتے تھے قطع نہیں کرتے تھے

۱۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یا ابا ھارون انا نامر صبیاننا بتسبیح فاطمۃ الزھراء کما نامرھم بالصلوۃ فالزمہ فانہ لم یلزمہ عبد فشقی (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابو ہارون ہم اپنے بچوں کو تسبیح فاطمہ زہرا کا حکم اسی طرح دیتے ہیں جیسے نماز کا پس اسے لازم قرار دو جو لازم قرار نہ دے گا وہ شقی ہے

۱۴ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما عبد اللہ بشیء من التحمید افضل من تسبیح فاطمۃ علیہا السلام ولو کان شیء افضل منہ لنحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاطمۃ الزھراء (ضعیف)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے سوائے تحمید کے کوئی چیز تسبیح فاطمہ سے افضل نہیں اگر ہوتی تو حضرت رسولخدا اسے ضرور فاطمہ کو بتاتے

۱۵ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول تسبیح فاطمۃ علیہا السلام فی کل یوم دبر کل صلوۃ احب الیّ من صلوۃ الف رکعۃ فی کل یوم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ہر روز ہزار رکعت سے

۱۶ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال اقل ما یجزیک من الدعاء بعد الفریضۃ ان تقول اللھم انی اسئلک من کل خیر احاط بہ علمک واعوذ بک من کل شیء احاط بہ علمک اللھم انی اسئلک عافیتک فی اموری کلھا واعوذ بک من خزی الدنیا والآخرۃ (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بعد نماز دعا میں کم سے کم اتنا کہنا کافی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نیکی کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو تیرے علم میں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے تمام امور میں عافیت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی ذلت سے

۱۷ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یستجاب الدعاء فی اربع مواطن فی الوتر وبعد الفجر وبعد الظھر وبعد المغرب (مجہول)

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے چار موقعوں میں دعا قبول ہوتی ہے نماز وتر میں بعد فجر بعد ظہر اور بعد مغرب

۱۸ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا تدع فی دبر کل صلوۃ اعیذ نفسی وما رزقنی ربی باللہ الاحد الصمد حتی تختمہا واعیذ نفسی وما رزقنی ربی برب الفلق حتی تختمہا واعیذ نفسی وما رزقنی ربی برب الناس حتی تختمہا

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرو اور قل ہو اللہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پوری پڑھو۔

۱۹ - قال ابو جعفر علیہ السلام لا تنسوا الموجبتین او قال علیکم بالموجبتین فی دبر کل صلوۃ قلت وما الموجبتان قال تسئل اللہ الجنۃ وتعوذ باللہ من النار (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے موجبتین کو نہ بھولو میں نے کہا موجبتیں کیا ہیں فرمایا ہر نماز کے بعد خدا سے سوال کرو جنت کا اور پناہ مانگو آگ سے۔

۲۰ - کتب الی الرجل صلوات اللہ علیہ فی سجدۃ الشکر انہ مرۃ شکرا شکرا وان شئت عفوا عفوا (ضعیف)

حضرت نے ایک شخص کو لکھا کہ سجدۂ شکر میں سو بار شکراً شکراً یا عفو عفو کہو۔

۲۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سبقت اصابعہ لسانہ حسب لہ

فرمایا اگر تسبیح زہرا میں انگلیوں پر شمار زبان پر سبقت لے جائے تو کافی ہے۔

۲۲ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ثلث اعطین سمع الخلائق الجنۃ والنار والحور العین فاذا صلی العبد وقال اللھم اعتقنی من النار و ادخلنی الجنۃ وزوجنی من الحور العین قالت النار یارب ان عبدک قد سالک ان تعتقہ منی فاعتقہ قالت الجنۃ یارب ان عبدک قد سألک ایای فاسکنہ وقالت الحور العین یارب ان عبدک قد خطبنا الیک فزوجہ منا فان ھو انصرف من صلوتہ ولم یسئل اللہ شیئا من ھذا قلن الحور العین ان ھذا العبد فینا لزاھد وقالت الجنۃ ان ھذا العبد فی لزاھد وقالت النار ان ھذا العبد فی لجاھل (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین چیزیں لوگوں کا کلام سنتی ہیں جنت دوزخ اور حورعین جب کوئی بندہ نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے مجھے یا اللہ دوزخ سے آزاد کر اور جنت میں داخل کر اور حورعین سے میری تزویج کر تو دوزخ کہتا ہے اے میرے رب تیرے بندہ نے سوال کیا ہے کہ تو مجھ سے اسے آزاد کر پس آزاد کردے اور جنت کہے گی اے میرے رب اس نے تجھ سے مجھے مانگا ہے پس مجھ میں اسے ساکن کر اور اور حوریں کہیں گی اے ہمارے رب اس تیرے بندے نے ہم سے خطبہ کرنا چاہا ہے پس ہماری تزویج اس سے کردے اور جو اپنی نماز کے بعد یہ سوالات نہیں کرتا تو حوریں کہتی ہیں یہ شخص ہم سے بے پرواہ ہے اور جنت کہتی ہے یہ مجھ سے الگ ہے اور دوزخ کہتا ہے یہ بندہ مجھ سے جاہل ہے

۲۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام دعاء یدعی بہ فی دبر کل صلوٰۃ تصلیھا فان کان بک داء من سقم او وجع فاذا قضیت صلوٰتک فامسح بیدک موضع سجودک من الارض وادع بھذا الدعاء وامر یدک علی موضع وجعک سبع مرات تقول

یا من کبس الارض علی الماء وسد الھواء بالسماء و اختار لنفسہ احسن الاسماء صل علی محمد وآل محمد و افعل بی کذا وکذا وارزقنی کذا وکذا وعافنی من کذا وکذا (مرفوع)

حضرت ابو عبد اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لئے۔ اگر کوئی درد یا بیماری عارض ہو تو نماز کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر سجدہ کی جگہ سے مس کرو اور یہ دعا پڑھکر سات مرتبہ درد کی جگہ پر ملو۔

دعا یہ ہے۔

۲۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال تمسح بیدک الیمنی علی جبھتک ووجھک فی دبر المغرب

فرمایا حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ بعد نماز مغرب اپنی پیشانی اور چہرہ سے مس کرو

والصلوات وتقول

بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والسقم والعدم والصغار والذل والفواحش ما ظھر منھا وما بطن (حسن)

اور دیگر نماز و ں کے بعد بھی اور کہو

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور رحمن و رحیم ہے میں پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے بیماری سے اور ذلت و حقارت سے اور بدکاریوں سے جو ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی

۲۵ - قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن التسبیح فقال ما علمت شیئاً موظفاً غیر تسبیح فاطمۃ صلوات اللہ علیھا وعشر مرات بعد الغداۃ تقول

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا فرمایا میں تسبیح فاطمہ سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں جانتا صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہے

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویحیی بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیٔ قدیر ولکن الانسان یسبح ما شاء تطوعاً (حسن)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی اس کا شریک نہیں ملک اسی کا حمد اسی کے لئے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ۔ اس کے بعد اور جو چاہے پڑھے

۲۶ - سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اذا فرغت من صلوٰتک فقل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یوں دعا کرو وہ دعا یہ ہے

اللھم انی ادینک بطاعتک وولایتک وولایۃ رسولک وولایۃ الائمۃ علیھم السلام من اولھم الیٰ اخرھم وتسمیھم (ان کا نام لو) ثم قل (پھر کہو)

اللھم انی ادینک بطاعتک وولایتھم والرضا بما فضلتھم بہ غیر منکر ولا مستکبر علیٰ معنیٰ ما انزلت فی کتابک علیٰ حدود ما اتانا فیہ وما لم یاتنا مومن مقر مسلم بذلک راض بما رضیت بہ یا رب ارید بہ وجھک والدار الاخرۃ مرھوباً ومرغوباً الیک فیہ فاحینی ما احییتنی علیٰ ذلک وامتنی اذا امتنی علیٰ ذلک وابعثنی اذا بعثتنی علیٰ ذلک وان کان منی تقصیر فیما مضیٰ فانی اتوب الیک منہ وارغب الیک فیما عندک واسئلک ان تعصمنی من معاصیک ولا تکلنی الیٰ نفسی طرفۃ عین ابداً

یا اللہ میں تیری قربت چاہتا ہوں تیری اطاعت اور تیری ولایت اور تیرے رسول کی ولایت اور اول سے آخر تک ہر امام کی ولایت سے ان کے نام ذکر کرے پھر کہے یا اللہ میں تیری قربت چاہتا ہوں تیری اطاعت اور ان کی ولایت اور رضا سے جس کی وجہ سے تو نے ان کو فضیلت دی ہے بغیر کسی تکبر و غرور کے اس پر ایمان ہے جو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے میں تمام حدود و شرائط کے جو ہم تک آیا ہے اور جو نہیں آیا اس پر ایمان لانے والا اقرار کرنے والا اور اسلام لانے والا ہوں اور جس چیز سے تو راضی ہے میں اس پر راضی ہوں اے میرے رب میں نے تیری طرف رجوع کی ہے اور دار آخرت کی طرف میں مرعوب و مرغوب ہوں تیری طرف اس میں پس زندہ رکھو اس پر جب تک زندہ رکھے اور موت دے اس پر جب مارے اور اسی پر قبر سے اٹھانا ۔ جو مجھ سے خطا ہوئی ہے اس پر توبہ کرتا ہوں اور جو تیرے نزدیک بہتر ہے اس پر راغب ہوں مجھے گناہوں سے بچا لے اور آن واحد کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر

ما احييتني لا اقل من ذلك ولا اكثر ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحمت يا ارحم الراحمين واسئلك ان تعصمني بطاعتك حتى توفاني عليها وانت عني راض وان تختم لي بالسعادة ولا تحولني عنها ابدا ولا قوة الا بك (حسن)

جب تک تو مجھے زندہ رکھے نہ اس سے کم نہ زیادہ بے شک نفس برائی کا بہت بڑا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ ارحم الراحمین جس پر تو رحم کرے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی اطاعت پر موت دینا اور ایسی حالت میں کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا خاتمہ نیکی پر کرنا اور اس سے مجھے ہٹانا نہیں اور نہیں ہے قوت مگر تجھ سے

۷ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول لا تدع في دبر كل صلوة اعيذ نفسي وما رزقني ربي بالله الواحد الصمد حتى تختمها واعيذ نفسي وما رزقني ربي برب الفلق حتى تختمها واعيذ نفسي وما رزقني ربي برب الناس حتى تختمها (ضعيف)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرو میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور جو میرے رب نے رزق دیا ہے اللہ واحد و صمد کی (پوری قل ہو اللہ پڑھے) اور پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اپنے رزق کو رب فلق کی۔ پورا سورہ فلق پڑھے) اور پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنے رزق کو رب الناس کی پورا سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے

۸ - كتب محمد بن ابراهيم الى ابي الحسن عليه السلام ان رأيت يا سيدي ان تعلمني دعاء ادعو به دبر صلوتي يجمع الله لي به خير الدنيا والآخرة فكتب عليه السلام تقول اعوذ بوجهك الكريم وعزتك التي لا ترام وقدرتك التي لا يمتنع منها شيء من شر الدنيا والآخرة وشر الاوجاع كلها (ضعيف)

محمد بن ابراہیم نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے ایسی دعا تعلیم کیجیے کہ میں ہر نماز کے بعد پڑھا کروں تاکہ دنیا اور آخرت میں بہبودی ہو حضرت نے یہ دعا تحریر فرمائی میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کریم سے اور تیری اس عزت سے جسے کوئی نہیں پا سکتا اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے نہیں روک سکتی۔ شر دنیا و آخرت سے اور ہر قسم کے درد سے

باب ۳۱

نماز میں صدور حدث

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئلته عن رجل صلى الفريضة فلما فرغ ورفع رأسه من السجدة الثانية من الركعة الرابعة احدث فقال اما صلوته فقد مضت وبقي التشهد وانما التشهد سنة في الصلوة فليتوضأ وليعد الى مجلسه او مكان نظيف فيتشهد (موثق)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب چوتھی رکعت میں سجدہ ثانیہ سے سر اٹھایا تو حدث صادر ہوا فرمایا اسکی نماز تو ہو گئی تشہد باقی رہا اور تشہد نماز میں سنت ہے اسے چاہیے کہ وضو کر کے اپنی جگہ یا کسی پاک جگہ بیٹھ کر تشہد پڑھ لے (توضیح اگلا صفحہ پر ہے)

توضیح۔ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے ظاہر یہ ہے کہ صدور حدث بعد فراغ ارکان نماز ہوا جن کا وجوب قرآن میں ہے لہٰذا نماز باطل نہ ہوگی جیسا کہ اخبار کثیرہ سے ظاہر ہوتا ہے اور سنت سے مراد یہ ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ظاہر ہوا۔ مدارک میں ہے کہ تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ جو عمداً نماز میں حدث صادر کرے اس کی نماز باطل ہے خواہ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر اور سہواً صدور حدث میں اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ نماز باطل ہے

۲۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام فی الرجل یحدث بعد ما یرفع راسہ من السجدۃ الاخیرۃ قبل ان یتشہد قال ینصرف فیتوضأ فان شاء رجع الی المسجد وان شاء ففی بیتہ وان شاء حیث شاء یقعد فیتشہد ثم یسلم وان کان الحدث بعد التشہد فقد مضت صلوٰتہ (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایسے شخص کے بارہ میں جس نے تشہد سے پہلے سجدہ آخر سے سر اٹھانے کے بعد صدور حدث کیا فرمایا وہ چلا جائے اور وضو کرکے خواہ مسجد میں یا اپنے گھر یا جہاں چاہے تشہد و سلام پڑھ لے اور اگر صدور حدث بعد نماز ہوا ہے تو نماز ہو گئی۔

باب ۳۲
شروع نماز میں سہو

۱۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن الرجل ینسی تکبیرۃ الافتتاح قال یعید (حسن)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ابتدائی تکبیر بھول جاتا ہے فرمایا نماز کا اعادہ کرے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یصلی فلم یفتح بالتکبیر ھل تجزی تکبیرۃ الرکوع قال لا یعید صلوٰتہ اذا حفظ انہ لم یکبر (حسن)

فرمایا صادق علیہ السلام نے جو کوئی افتتاحی تکبیر نہ کہے اور رکوع کی تکبیر کہے تو وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اگر یاد ہو کہ تکبیر نہیں کہی۔

۳۔ عن الرضا علیہ السلام قال الامام یحمل اوھام من خلفہ الا تکبیرۃ الافتتاح (مرفوع)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ امام اپنے پیچھے والے کے اور شک کو مان لے گا سوائے افتتاحی تکبیر کے (جبکہ امام کو اس کا یقین ہو)

باب ۳۳
قرات میں سہو

۱۔ عن احدھما علیھما السلام قال ان اللہ فرض الرکوع والسجود والقرأۃ سنۃ فمن ترک القرأۃ متعمداً اعاد الصلوٰۃ ومن نسی القرأۃ فقد تمت صلوٰتہ ولا شئ علیہ (مجہول)

فرمایا امام نے اللہ نے فرض کیا ہے رکوع اور سجدہ کو اور قرات سنت ہے پس جس نے قرات کو عمداً ترک کیا وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اور جو بھول گیا ہو اس کی نماز ہوگئی۔

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل نسی ام القرآن قال ان کان لم یرکع فلیعد ام القرآن (ضعیف)

میں نے پوچھا اگر کوئی سورۃ الحمد پڑھنا بھول جائے فرمایا اگر رکوع نہیں کیا ہے تو اسے پڑھ لے

۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی صلیت المکتوبۃ فنسیت ان اقرأ فی صلوٰتی کلھا فقال قد تمت الرکوع والسجود قلت بلی قال قد تمت صلوٰتک اذا کان نسیاناً (موثق)

میں نے کہا میں نے پوری نماز واجب پڑھ لی اور الحمد کو بھول گیا فرمایا کیا رکوع و سجدہ پورا ہو گیا میں نے کہا ہاں فرمایا اگر بھول چوک سے ایسا ہوا ہے تو نماز پوری ہوگئی

باب ۳۴
رکوع میں سہو

۱۔ سألت ابا عبد اللہ عن الرجل یشک وھو قائم لا یدری ارکع ام لم یرکع قال یرکع ولیسجد (صحیح)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جسے بحالت قیام شک ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہیں کیا فرمایا وہ رکوع و سجدہ کرے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن رجل نسی ان یرکع حتی یسجد ویقوم قال یستقبل (حسن)

میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو رکوع کرنا بھول گیا اور سجدہ کر کے کھڑا ہو گیا فرمایا وہ آگے بڑھے

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا استیقن انہ قد زاد فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رکعۃ لم یعتد بھا واستقبل الصلوٰۃ استقبالاً اذا کان قد استیقن یقیناً (موثق)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر یہ یقین ہو کہ نماز واجب میں ایک رکعت زیادہ ہوگئی تو اس کا شمار نہ کرے اور نماز کی آگے بڑھائے اگر یہ یقین ہو (اس کی توضیح آگے ہے)

توضیح ۔ علامہ مجلسی نے مرأۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ صاحب کافی کلینی علیہ الرحمہ نے غالباً رکعت سے مراد رکوع لی ہے ورنہ ہمارے علما کا اس پر اتفاق ہے کہ رکعت زیادہ ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے

باب ۳۵

سجدہ میں سہو

۱۔ قال سئل ابو عبداللہ علیہ السلام رجل سہیٰ فلم یدر سجدۃ سجد ام ثنتین قال یسجد اخریٰ ولیس علیہ بعد انقضاء الصلوٰۃ سجدۃ السہو (حسن)

ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ اس نے سہو کیا مگر نہیں جانتا کہ ایک سجدہ بھولا یا دو فرمایا وہ آخری سجدہ بجا لائے اور ختم نماز کے بعد اس پر سجدہ سہو لازم نہیں

۲۔ قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل شک نلم یدر سجدۃ سجد ام ثنتین قال یسجد حتی یستیقن انھما سجدتان (ضعیف)

حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کو شک ہوا لیکن یہ نہیں جانتا کہ ایک سجدہ نہیں کیا یا دو فرمایا سجدہ کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ دو سجدے ہو گئے۔

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سالتہ عن رجل صلی رکعۃ ثم ذکر وھو فی الثانیۃ وھو راکع انہ ترک سجدۃ من الاولیٰ فقال کان ابوالحسن علیہ السلام یقول اذا ترکت السجدۃ فی الرکعۃ الاولیٰ ولم تدر واحدۃ ام ثنتین استقبلت الصلوٰۃ حتی یصح لک انھما اثنتان۔

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے ایک رکعت پڑھی پھر دوسری رکعت کے رکوع میں اسے یاد آیا کہ رکعت اولیٰ کے سجدہ کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا اگر رکعت اولیٰ میں سجدہ چھوٹا ہے اور تم نہیں جانتے کہ ایک چھوٹا ہے یا دو تو نماز کو جاری رکھو یہاں تک کہ اسکی صحت ہو جائے کہ دونوں سجدے کئے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ پہلی دو رکعتوں میں اگر شک ہو تو نماز کو از سر نو پڑھنے کے قائل ہیں اور یہی ہمارے علما کا متفقہ فتویٰ ہے ۔ دوسرے اخبار سے اس حدیث کی تائید نہیں ہوتی۔

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی رجل شبہ علیہ ولم یدر واحدۃ سجد ام ثنتین قال فلیسجد الاخریٰ (ضعیف)

فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جسے شبہ ہو کہ ایک سجدہ نہیں کیا یا دو تو اسے چاہیے کہ سجدہ آخر بجا لائے

باب ۳۶
پہلی دو رکعتوں میں سہو

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا شککت فی الرکعتین الاولیین فاعد (ضعیف)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب پہلی دو رکعتوں میں شک ہو تو نماز کا اعادہ کرو

۲۔ قال اذا سہی الرجل فی الرکعتین الاولیین من الظہر والعصر والعتمة فلم یدر واحدة صلّی ام ثنتین فعلیه ان یعید الصلوٰة (صحیح)

فرمایا جب کسی کو ظہر و عصر و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں شک ہو کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے

۳۔ عن احدھما علیہما السلام قال قلت له رجل لا یدری واحدة صلّی ام ثنتین قال یعید قال قلت له رجل لم یدر ثنتین صلّی ام ثلاثاً فقال ان دخله شک بعد دخوله فی الثالثة مضی فی الثالثة ثم صلّی الاخری ولا شیٔ علیه ویسلم قلت له فانه لم یدر فی ثنتین هو ام فی اربع قال یسلم ویقوم فیصلّی رکعتین ثم یسلم ولا شیٔ علیه (حسن)

میں نے کہا ایک شخص نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو فرمایا نماز کا اعادہ کرے میں نے کہا اگر نہ جانتا ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین فرمایا اگر یہ شک تیسری رکعت میں ہوا ہے تو تیسری کو جاری رکھے اور چوتھی پڑھ لے اس پر کوئی تدارک نہیں سلام پر ختم کر دے میں نے کہا اگر یہ شک ہو کہ دوسری ہے یا چوتھی فرمایا سلام پڑھ کر ختم کرے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت مع سلام بجا لائے۔

۴۔ قال قال لی ابو الحسن الرضا علیہ السلام الاعادة فی الرکعتین الاولیین والسهو فی الرکعتین الاخیرتین (صحیح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے پہلی دو رکعتوں میں شک اگر ہو تو اعادہ نماز کرے اور شک کا تدارک ہوگا آخری دو رکعتوں میں۔

باب ۳۷
نماز فجر و مغرب و جمعہ میں شک

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا شککت فی المغرب فاعد واذا شککت فی الفجر فاعد (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر مغرب اور صبح کی نماز میں شک ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق

یصلی ولا یدری ا واحدۃ صلی ام ثنتین قال یستقبل حتی یستیقن انہ قد اتم و فی الجمعۃ و فی المغرب و فی الصلوٰۃ فی السفر (حسن)

جو نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا آیا ایک رکعت پڑھی ہے یا دو فرمایا جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہے اعادہ کرے اور نماز جمعہ و مغرب و نماز سفر میں

۳۔ قال صلیت باصحابی المغرب فلما ان صلیت رکعتین سلمت فقال بعضھم انما صلیت رکعتین فاعدت فاخبرت اباعبداللہ علیہ السلام فقال لعلک اعدت قلت نعم قال فضحک ثم قال انما کان یجزیک ان تقوم فترکع رکعۃ (حسن)

میں نے لوگوں کے ساتھ نماز مغرب پڑھی اور دو رکعت ہی کے بعد سلام پڑھ لیا۔ ایک شخص نے کہا تم نے دو رکعت پر ہی سلام پڑھ لیا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ صورت بیان کی فرمایا تو کیا تم نے نماز کا اعادہ کیا میں نے کہا جی ہاں آپ ہنسے اور فرمایا تمہارے لئے کافی ہو اگر کھڑے ہو کر ایک رکعت نماز پڑھ لیتے

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام لیس فی المغرب والفجر سھو (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مغرب و فجر میں سہو نہیں

باب ۳۷

تیسری اور چوتھی میں شک

۱۔ قال سالتہ عن رجل صلی ولم یدر اثنی الثالثۃ ھو ام فی الرابعۃ قال فاذھب وھمہ الیہ ان رای انہ فی الثالثۃ وفی قلبہ من الرابعۃ شیئ سلم بینہ وبین نفسہ ثم یصلی رکعتین یقرا فیھما بفاتحۃ الکتاب (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص نماز میں بھول گیا اور نہیں جانتا کہ یہ رکعت تیسری ہے یا چوتھی تو اگر یہ شک تیسری یا چوتھی میں اور اس کا گمان چوتھی پر زیادہ ہے تو اپنے نفس کے اور اپنے درمیان اختتام کو ورد کرے اور نماز احتیاط دو رکعت پڑھے اور ان دونوں میں سورہ الحمد پڑھے

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال ان استوی وھمہ فی الثلاث والاربع سلم وصلی رکعتین واربع سجدات بفاتحۃ الکتاب وھو جالس یقصد فی التشھد (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر شک تین و چار میں برابر ہو تو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور دو رکعت چار سجدوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے اور صرف سورہ الحمد پڑھے اور مختصر تشہد

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت من لم یدر فی اربع ھو ام فی ثنتین وقد احرز

میں نے کہا ایک شخص کو شک ہے کہ یہ رکعت چوتھی ہے یا دوسری اور اس کا ظن غالب ہے

اثنتين قال يركع ركعتين واربع سجدات وهو قائم بفاتحة الكتاب ويتشهد ولا شيء عليه واذا لم يدر في ثلاث هو او اربع وقد احرز الثلاث قام فاضاف اليها اخرى ولا شيء عليه ولا ينقض اليقين بالشك ولا يدخل الشك في اليقين ولا يخلط احدهما بالآخر ولكنه ينقض الشك باليقين ويتم على اليقين فيبني عليه ولا يعتد بالشك في حال من الحالات (حسن)

کہ دوسری ہے فرمایا نماز ختم کر کے دو رکعت نماز چار سجدے بجالائے کھڑے ہو کر پڑھے اور صرف سورہ حمد پڑھے اور تشہد اور بس اور جب تیسری اور چوتھی میں شک ہو اور تیسری پر ظن غالب ہو تو کھڑا ہو اور چوتھی رکعت بجالائے اور بس یقین شک سے دور نہیں ہوتا اور نہ شک یقین میں داخل ہوتا ہے اور نہ ایک دوسرے سے مخلوط ہوتا ہے ہاں شک یقین کے بعد زائل ہو جاتا ہے یقین باقی رہتا ہے اسی پر بنا کرے علاوہ شک کو کسی حال بھی شمار میں نہ لائے۔

٤۔ سالت اباعبد الله عليه السلام عن الرجل لا يدري ركعتين صلى ام اربعاً قال يتشهد ويسلم ثم يقوم فيصلي ركعتين واربع سجدات يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب ثم يتشهد ويسلم وان كان صلى اربعاً كانت هاتان نافلة وان كان صلى ركعتين كانت هاتان تمام الاربعة وان تكلم فليسجد سجدتي السهو (صحيح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے شک ہے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا چار فرمایا وہ تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اور چار سجدے بجالائے اور رکعتوں میں صرف سورہ حمد پڑھے اور تشہد اور سلام پر ختم کرے اور اگر چوتھی رکعت ہے تو یہ دونو نافلہ شمار ہونگی اور اگر دو رکعت پڑھی ہیں تو یہ دو رکعتان چار کو پوری کرنے والی ہونگی اور اگر بیچ میں کلام کر لیا ہے تو دو سجدہ سہو کرے

٥۔ قال انما السهو ما بين الثلاث والاربع وفي الاثنتين وفي الاربع بتلك المنزلة ومن سها ولم يدر ثلاثاً صلى ام اربعاً واعتدل شكه قال يقوم فيتم ثم يجلس فيتشهد ويسلم ويصلي ركعتين واربع سجدات وهو جالس فان كان اكثر وهمه الى الاثنتين نهض فصلى ركعتين ويتشهد ويسلم (حسن)

فرمایا شک ہو درمیان تین و چار کے یا دو اور چار کے اور جسے شک ہو کہ تیسری ہے یا چوتھی اور شک دونو کے متعلق برابر ہو تو کھڑا ہو کر رکعت پوری کرے پھر بیٹھے اور تشہد و سلام پڑھے اور بعد میں دو رکعت پڑھے اور چار سجدے کرے بیٹھ کر اور دو رکعت کے متعلق شک قوی ہو تو اٹھے اور دو رکعت نماز تشہد و سلام سے پڑھے

٦۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل صلى فلم يدر اثنتين صلى ام ثلاثاً ام اربعاً قال يقوم فيصلي ركعتين من قيام ويسلم ثم يصلي ركعتين من جلوس ويسلم فان كانت اربع ركعات كانت الركعتان نافلة والا تمت الاربعة (حسن)

حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جسے شک ہے کہ دو پڑھیں یا تین یا چار فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھے ان چار رکعت میں دو نافلہ میں شمار ہونگی ورنہ دو کی صورت میں پوری چار ہو جائیں گی۔

۷- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا لم تدر ثلاثاً صلیت او اربعاً و وقع رأیک علی الثلاث فابن علی الثلاث وان وقع رأیک علی الاربع فسلم وانصرف وان اعتدل وھمک فانصرف وصل رکعتین وانت جالس (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تین اور چار کے درمیان شک ہو اور تین پر تمہارا گمان غالب ہو تو بنا تین پر رکھو اور اگر چار پر ہو تو سلام پڑھ کر ختم کرو اور اگر شک برابر ہو تو نماز ختم کر کے دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھو

۸- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا لم تدر اثنتین صلیت ام اربعاً ولم یذھب وھمک الی شیء فسلم ثم صل رکعتین وانت جالس تقرأ فیھما بام الکتاب وان ذھب وھمک الی الثلاث فقم فصل الرکعۃ الرابعۃ ولا تسجد سجدتی السھو فان ذھب وھمک الی الاربع فتشھد وسلم ثم اسجد سجدتی السھو (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یہ شک ہو دوسری میں اور چوتھی میں اور ظن غالب کسی طرف نہ ہو تو نماز کو سلام کے بعد تمام کرو اور دو رکعت بیٹھ کر بجالاؤ ان دونوں میں سورۂ الحمد پڑھو اور اگر ظن قوی تیسری کا ہے تو چوتھی رکعت پوری کرو اور دو سجدۂ سہو کرو لیکن اگر گمان غالب چوتھی کا ہے تو تشہد و سلام کے بعد نماز تمام کرو پھر دو سجدہ سہو بجالاؤ

۹- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فیمن لا یدری اثلاثاً صلی ام اربعاً ووھمہ فی ذلک سواء فقال ان اعتدل الوھم فی الثلاث والاربع فھو بالخیار ان شاء صلی رکعۃ وھو قائم وان شاء صلی رکعتین واربع سجدات وھو جالس وقال فی رجل لم یدر اثنتین صلی ام اربعاً ووھمہ یذھب الی الاربع والی الرکعتین فقال یصلی رکعتین واربع سجدات وقال ان ذھب وھمک الی الرکعتین والاربع فھو سواء ولیس الوھم فی ھذا الموضع مثلہ فی الثلاث والاربع (ضعیف)

حضرت نے فرمایا اس شخص کے بارہ میں آیا تین پڑھی ہیں یا چار اور شک دونوں میں برابر ہے پس اگر شک میں اعتدال ہے تین اور چار کے اندر تو اسے اختیار ہے چاہے ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے اور چاہے دو رکعت اور چار سجدے بیٹھ کر بجالائے اور فرمایا اس شخص کے بارہ میں جسے شک ہو دو اور چار میں اور ظن چار کی طرف بھی ہو اور دو کی طرف بھی تو اسے چاہیے کہ دو رکعت اور چار سجدے بجالائے اور اگر شک دو اور چار میں ہو تو برابر ہے اور یہ شک نہیں ہے ایسا جیسا تین چار میں ہے

باب ۳۹

چوتھی اور پانچویں میں شک

۱- قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔

قال رسول الله صلی الله علیه وآله اذا شک احدکم فی صلوته فلم یدر زاد او نقص فلیسجد سجدتین وهو جالس وسماهما رسول الله صلی الله علیه وآله المرغمتین (حسن)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جب تم کو نماز میں شک ہوا ور کمی و زیادتی یاد نہ رہے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لو ان کا نام رسول اللہ نے مرغمتان رکھا ہے (یعنی شیطان کا رغم انف کرنے والے)

٢- عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا استیقن انه زاد فی صلوته المکتوبة لم یعتد بها واستقبل صلوته استقبالا اذا کان قد استیقن یقیناً (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب یقین ہو جائے کہ اس نے نماز واجب میں زیادتی کی ہے اور یہ معلوم ہو کہ کیا کی ہے تو اس کی طرف توجہ نہ کرے اور اگر یقین حاصل ہو جائے تو تکمیل نماز کرے

٣- عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا کنت لا تدری اربعاً صلیت او خمساً فاسجد سجدتی السهو بعد تسلیمک ثم سلم بعدهما (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم نہ جانو کہ چار پڑھی ہیں یا پانچ تو دو سجدے سہو کرو اور ان کے بعد سلام پڑھو

٤- قال من حفظ سهوه فاتمه فلیس علیه سجدتا السهو وانما السهو علی من لم یدر زاد ام نقص منها (موثق)

فرمایا جو شخص سہو کو یاد رکھے (اور قبل فعل مبطل پورا کرے) تو اس پر سہو کے سجدے نہیں۔ سہو تو اس کا ہے جو نہیں جانتا کہ اس نے زیادتی کی ہے یا کمی

٥- قال ابو عبدالله علیه السلام من زاد فی صلوته فعلیه الاعادة (موثق)

فرمایا جو نماز میں زیادتی کرے اس پر اعادہ نماز ہے

٦- عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا لم تدر خمساً صلیت ام اربعاً فاسجد سجدتی السهو بعد تسلیمک وانت جالس ثم سلم بعدهما (صحیح)

فرمایا حضرت نے جب کسی علم نہ ہو کہ پانچ رکعت پڑھی ہیں یا چار تو دو سجدۂ سہو بجا لائے بعد نماز کا سلام پڑھنے کے بیٹھ کر پھر دونوں سجدوں کے بعد سلام پڑھے

باب

نماز میں کلام کرنا

١- قال قال ابو عبدالله علیه السلام من حفظ سهوه فاتمه فلیس علیه سجدتا السهو ان رسول الله صلی الله علیه وآله صلی بالناس الظهر رکعتین ثم سها فسلم فقال ذو الشمالین یا رسول الله انزل

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو سہو کی حفاظت کرے وہ نماز تمام کرے اس پر سجدۂ سہو نہیں رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ نماز ظہر دو رکعت پڑھی پھر سہو ہوا اور حضرت نے سلام پڑھ لیا ذوالشمالین نے کہا یا رسول اللہ

فی الصلوٰۃ شیٔ قال وما ذاک قال انما صلیت رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقولون مثل قولہ قالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاتم بھم الصلوٰۃ وسجد بھم سجدتی السہو قال قلت ارایت من صلی رکعتین وظن انھا اربع فسلم وانصرف ثم ذکر بعد ما ذھب انہ انما صلی رکعتین قال یستقبل الصلوٰۃ من اولھا وانما اتم بھم ما بقی من صلوٰتہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لم یبرح من مجلسہ فان کان لم یبرح من مجلسہ فلیتم ما نقص من صلوٰتہ اذا کان قد حفظ الرکعتین الاولیین

کوئی بات نماز میں نازل ہوئی فرمایا یہ کیوں کہا راوی نے کہا آپ نے دو رکعت پڑھی ہیں رسول اللہ نے لوگوں سے پوچھا تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے پس حضور نے ان کے ساتھ نماز تمام کی اور دو سجدہ سہو بجا لائے میں نے امام علیہ السلام سے کہا کیا رائے ہے آپ کی اس شخص کے بارہ میں جو دو رکعت پڑھے اور گمان کرے کہ اس نے چار رکعت پڑھی ہیں سلام پڑھ کر وہ چلا جائے پھر اسے یاد آئے کہ دو رکعت پڑھی ہیں فرمایا نماز کو اول سے پڑھے اور پھر لوگوں کے ساتھ اپنی باقی نماز یں پڑھے رسول اللہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے جب نہیں ہٹے تو پورا کیا اپنی نماز کی کمی کو جبکہ محفوظ تھیں پہلی دو رکعتیں۔

توضیح - علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ماموین نے نماز میں جو کلام کیا وہ اشارۃً ہو سکتا ہے نہ کہ بولنے جس پر لوگ عمل کرتے تھے۔ چند وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث صادر ہوئی ہے از راہ تقیہ۔ اہل عقل و فکر سے پوشیدہ نہیں کہ اہلسنت کے علماء نے لکھا ہے کہ ذوالیدین کا کلام باطل نہیں گویا احتمال نسخ کا اور دوسرے لوگوں کا کلام عدم نسخ کے علم کے بعد ہوا در اشارہ سے ہوا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ رسول کی بات کا جواب دینا واجب ہے اگرچہ کوئی نماز ہی کیوں نہ پڑھتا ہو جیسا کہ خدا فرماتا ہے استجیبوا اللہ والرسول اذا دعاکم۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کلام نماز میں تحریم کلام سے پہلے تھا۔ اور دوسروں نے اس کا رد اس طرح کیا ہے کہ تحریم کا حکم مکہ میں نازل ہوا تھا اور یہ واقعہ پیش آیا مدینہ میں۔ اور کتاب تذکرہ میں ہے کہ ذوالشمالین کی خبر ہمارے نزدیک باطل ہے کیونکہ نبی کے لئے سہو جائز نہیں۔ اصحاب حدیث کی ایک جماعت نے اس پر طعن کیا ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی ابوہریرہ ہیں اور وہ ذوالیدین کے بعد اسلام لائے ہیں دو برس بعد۔ ذوالیدین قتل ہوئے جنگ بدر میں اور یہ جنگ ہجرت کے دو برس بعد ہوئی اور ابوہریرہ مسلمان ہوئے ہجرت کے سات برس بعد اور اس سے انکار کرنے والوں نے کہا ہے کہ جو جنگ بدر میں مقتول ہوئے وہ ذوالشمالین تھے جن کا نام عبداللہ عمرو بن فضلہ الخزاعی تھا اور ذوالیدین زندہ رہے رسول کے بعد تک زندہ رہے اور معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی خلاصہ یہ ہے کہ اگر نماز میں یاد دلایا جاتا تو آنحضرت کو چاہئے تھا کہ نماز پوری کرلیں اور اگر بعد نماز یاد دلایا گیا تھا تو اعادہ نماز فرماتے چونکہ رسول کو سہو و نسیان عارض نہیں ہوتا لہٰذا یہ حدیث ساقط الاعتبار ہے۔

۲ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال فی الرجل یصلی رکعتین من المکتوبۃ ثم ینسی فیقوم قبل ان یجلس بینھما قال فلیجلس ما لم یرکع وقد تمت صلوٰتہ فان لم یذکر

میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص دو رکعت پڑھتا ہے نماز واجبہ سے پھر بھول جاتا ہے پس قبل دونوں کے درمیان بیٹھنے کے کھڑا ہو جاتا ہے فرمایا اگر رکوع نہیں کیا تو بیٹھ جائے

حتی یرکع فلیمض فی صلوٰته فاذا سلّم سجد سجدتین وھو جالس (حسن)

اور اپنی نماز تمام کرے اور اگر رکوع تک یاد نہ آئے تو نماز کو جاری رکھے اور سلام کے بعد بیٹھ کر دو سجدے سہو کرے

۳۔ قال قلت لابی الحسن الاول علیه السلام اسلّم رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله فی الرکعتین الاولیین قال نعم قال وحاله حاله قال انما اراد اللہ عزوجل ان یفقھھم (ضعیف)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا رسول اللہ نے پہلی ہی دو رکعتوں کے بعد سلام پڑھ لیا تھا فرمایا ہاں اور پھر فرمایا ان کا معاملہ ان ہی کے ساتھ تھا اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے چاہا کہ لوگ مسائل دین سے واقف ہوں

۴۔ سئلت اباعبد اللہ علیه السلام من الرجل یتکلم ناسیاً فی الصلوٰۃ یقول اقیموا صفوفکم فقال یتم صلوٰته ثم یسجد سجدتین فقلت سجدتی السھو قبل التسلیم ھما او بعد قال بعد (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو سہواً نماز میں کہنے لگے اپنی صفوں کو قائم کرو فرمایا نماز کو تمام کرے اور دو سجدے بجا لائے میں نے کہا یہ دونوں سہو کے سجدے سلام پڑھنے کے قبل ہوں یا بعد فرمایا بعد میں

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال تقول فی سجدتی السھو بسم اللہ وباللہ اللھم صل علی محمد وآل محمد (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سجدہ سہو پڑھو بسم اللہ و باللہ اللہم صل علی محمد و آل محمد

۶۔ سمعت اباعبد اللہ علیه السلام یقول صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله ثم سلّم فی رکعتین فساله من خلفه یا رسول اللہ احدث فی الصلوٰۃ شیئ قال وما ذاک قالوا انما صلیت رکعتین فقال اکذاک یا ذا الیدین وکان یدعی ذا الشمالین فقال نعم فبنی علی صلوٰته فاتم الصلوٰۃ اربعاً وقال ان اللہ ھو الذی انساہ رحمة للامة الا تری لو ان رجلاً صنع ھذا لعیّر وقیل ما تقبل صلوٰتک فمن دخل علیه الیوم ذاک قال سنّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وصارت اسوۃ وسجد سجدتین لمکان الکلام (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے نماز پڑھی اور بجائے چار رکعت کے دو ہی پر ختم کر دی ایک شخص نے جو شریک جماعت تھا کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی امر حادث ہوا فرمایا یہ کیا اس نے کہا آپ نے دو رکعت نماز پڑھی فرمایا اے ذو الیدین ایسا ہے اور اس ذو الیدین کو ذو الشمالین کہتے تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ حضرت نے بنا اسی نماز پر رکھی اور نماز کو تمام کیا چار رکعت پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو حضرت کو بھلایا تو یہ امت کے لئے رحمت تھی۔ غور کرو اگر کوئی شخص بھول کر ایسا کرتا اور لوگ اس سے کہتے تیری نماز قبول نہیں ہوئی تو وہ اس دن کے حوالہ سے کہہ سکتا ہے کہ یہ سنت رسول ہے۔ پھر حضرت نے بوجہ کلام کرنے کی بنا پر دو سجدے کئے

اس کی توضیح پہلے گزر چکی۔

۷ - قال ابو عبداللہ علیہ السلام اذا قمت فی الرکعتین الاولتین ولم تتشھد وذکرت قبل ان ترکع فاقعد فتشھد وان لم تذکر حتی ترکع فامض فی صلاتک کما انت فاذا انصرفت سجدت سجدتین لا رکوع فیھما ثم تشھد التشھد الذی فاتک (ضعیف)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نے پہلی دو رکعتیں پڑھ لی ہوں اور بغیر تشہد پڑھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر قبل رکوع یاد آئے تو فوراً بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھو اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو نماز جاری رکھو ختم نماز کے بعد دو سجدے بغیر رکوع کے کرو اور جو تشہد رہ گیا ہے وہ پڑھو

۸ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا قمت فی الرکعتین من الظھر او غیرھما ولم تتشھد فیھما فذکرت ذلک فی الرکعۃ الثالثۃ قبل ان ترکع فاجلس وتشھد وقم فاتم صلوٰتک فان انت لم تذکر حتی ترکع فامض فی صلاتک حتی تفرغ فاذا فرغت فاسجد سجدتی السھو بعد التسلیم قبل ان تتکلم (حسن)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم دو رکعت نماز ظہر وغیرہ پڑھ لو اور تشہد پڑھنا یاد نہ رہے پس اگر تیسری رکعت میں قبل رکوع یاد آئے تو بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھو اور کھڑے ہو کر نماز کو تمام کرو اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو نماز کو جاری رکھو اور ختم کے بعد سلام دو سجدہ سہو کرو قبل کلام کرنے کے

۹ - قال سألتہ عن الرجل یسھو فیقوم فی حال قعود او یقعد فی حال قیام قال یسجد سجدتین بعد التسلیم وھما المرغمتان ترغمان الشیطان (صحیح)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو کھڑا ہو جائے قعود کی جگہ یا بیٹھ جائے قیام کی بجائے فرمایا بعد سلام دو سجدے کرے کہ یہ برائے رغم انف شیطان ہیں۔

باب ۸

ہر نماز میں سہو، کثیر السہو، نافلہ میں سہو امام و ماموم کا سہو

۱ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال ان کنت لا تدری کم صلیت ولم یقع وھمک علی شیء فاعد الصلوٰۃ (صحیح)

فرمایا امام علیہ السلام نے اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور ظن غالب کسی شمار پر نہ ہو تو نماز کا اعادہ کرو

۲ - قال قلنا لہ الرجل یشک کثیراً فی صلوٰتہ حتی لا یدری کم صلی ولا ما بقی علیہ قال یعید قلنا لہ فانہ یکثر علیہ ذلک کلما عاد شک قال یمضی فی شکہ ثم قال لا تعودوا الخبیث من انفسکم نقض الصلوٰۃ فتطمعوہ فان الشیطان خبیث

ہم نے حضرت سے کہا ایک شخص کو نماز میں بہت شک ہوتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھیں اور کتنی باقی ہیں فرمایا اعادہ کرے ہم نے کہا اسے اس اعادہ میں بھی شک لاحق ہوتا ہے فرمایا اس شک کا اعتبار نہ کرے پھر فرمایا تم شیطان خبیث کو اپنے نفس پر بار بار آنے کی اجازت نہ دو وہ نماز کو باطل کرنا چاہتا ہے تم اسے طمع دلاتے ہو۔ شیطان خبیث ہے

معتادا لما عود فليمض احدكم في الوهم ولا يكثرن نقض الصلوة فانه اذا فعل ذلك مرة لم يعد اليه الشك قال زرارة ثم قال انما يريد الخبيث ان يطاع فاذا عصي لم يعد احدكم (حسن)

اور جب وہ عادت بنا دیتا ہے تو تم میں سے کوئی شخص شک میں پڑ جاتا ہے اور کوئی تم میں سے بار بار نماز کو نہ توڑے اور جب ایسا کرے گا تو پھر شک اس کی طرف عود نہ کرے گا پھر فرمایا۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور جب اس کی نافرمانی کی جاتی ہے تو پھر وہ پاس نہیں پھٹکتا۔

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال اذا شككت فلم تدر اني ثلث انت ام في اثنتين ام في واحدة ام في اربع فاعد ولا تمض على الشك (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب نہیں شک ہو کہ یہ رکعت تیسری ہے یا دوسری یا پہلی یا چوتھی تو نماز کا اعادہ کرے اور شک کی طرف توجہ نہ کرے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وآله فقال يا رسول الله اشكو اليك ما القى من الوسوسة في صلاتي حتى لا ادري ما صليت من زيادة او نقصان فقال اذا دخلت في صلاتك فاطعن فخذك الايسر باصبعك اليمنى المسبحة ثم قل بسم الله وبالله توكلت على الله اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فانك تنحره وتطرده (ضعيف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہا مجھے نماز میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ میں نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی فرمایا جب نماز شروع کرو تو اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت بائیں ران پر مارو اور کہو بسم اللہ وباللہ توکلت علی اللہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پس شیطان دفع ہو جائے گا

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئلته عن الامام يصلي باربعة انفس او خمسة انفس ويسبح اثنان على انهم صلوا ثلثا ويسبح ثلاثة على انهم صلوا اربعا ويقول هؤلاء قوموا ويقول هؤلاء اقعدوا والامام مائل مع احدهما او معتدل الوهم فما يجب عليه قال ليس على الامام سهو اذا حفظ عليه من خلفه سهوه باتفاق منهم وليس على من خلف الامام سهو اذا لم يسه الامام ولا سهو في سهو وليس في المغرب والفجر سهو ولا في الركعتين الاولتين من كل صلوة ولا في نافلة فاذا اختلف على الامام من خلفه فعليه وعليهم في الاحتياط الاعادة والاخذ بالجزم (صحيح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس امام کے متعلق جس کے پیچھے چار یا پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہوں دو آدمی سبحان اللہ تین بار کہکر امام پر ظاہر کریں کہ یہ تیسری رکعت ہے اور دوسرے تین چار بار سبحان اللہ کہکر ظاہر کریں کہ یہ چوتھی رکعت ہے یہ کہیں کھڑے ہو جاو وہ کہیں بیٹھ جاو اور امام ایک کی طرف مائل ہو یا معتدل الوہم ہو تو اس پر کیا واجب ہے، فرمایا امام پر سہو نہیں ہے جبکہ پیچھے والے اس سہو کی حفاظت کر رہے ہیں اور پیچھے والوں کا سہو نہیں جبکہ امام نہیں بھولا اور سہو میں سہو نہیں ہوتا اور مغرب اور فجر کی نماز میں سہو کو راہ نہیں نہ ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں نہ نافلہ میں۔ جب ماموں کو امام سے اختلاف ہو تو احتیاطاً اعادہ نماز کیا جائے تاکہ جزم

۶- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن سہو النافلۃ فقال لیس علیہ شیٔ (صحیح)

فرمایا نافلہ میں سہو کا اعتبار نہیں

۷- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس علی الامام سہو ولا علی من خلف الامام سہو ولا علی السہو سہو ولا علی الاعادۃ اعادہ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ امام کا سہو معتبر نہ مو
نہ سہو میں سہو کا اور اعادہ نماز کے بعد اعادہ کا

۸- عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا کثر علیک السہو فامض فی صلاتک فانہ یوشک ان یدعک انما ہو من الشیطان (صحیح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تمہیں زیادہ سہو ہوتا ہو نماز کو جاری رکھو ورنہ یہ عمل شیطان تمہیں عبادت سے روک دے گا

۹- قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن السہو فانہ اکثر علیّ فقال ادرج صلاتک ادراجاً قلت فایّ شیٔ الادراج قال ثلاث تسبیحات فی الرکوع والسجود (موثق)

میں نے حضرت سے کہا کہ مجھے اکثر سہو ہوتا ہے فرمایا اسے اپنی نماز سے اسے پوری کوشش سے ہٹاؤ میں نے کہا کیسے ہٹاؤں فرمایا رکوع اور سجدہ میں تسبیحات ثلاثہ پڑھو

وروی انہ اذا سہی فی النافلۃ بنی علی الاقل فجمیع مواضع السہو التی قد ذکرت فیما الاثر سبعۃ عشر موضعاً سبعۃ منہا یجب علی الساہی اعادۃ الصلوٰۃ

اور روایت ہے کہ اگر نافلہ میں سہو ہو تو بنا کم پر رکھے سہو کے سترہ مقام ہیں جنکی طرف توجہ کی جائے ان سے سات وہ ہیں کہ سہو کرنے والے کو ان میں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے۔

الذی ینسی تکبیرۃ الافتتاح ولا یذکرہا حتی یرکع
(۱) افتتاحی تکبیر جب رکوع تک یاد نہ آئے

والذی ینسی رکوعہ وسجودہ
(۲) جب رکوع یا سجود بھول جائے

والذی لا یدری رکعۃ صلی ام رکعتین
(۳) جو نہیں جانتا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو

والذی یسہو فی المغرب والفجر
(۴) جو سہو کرے مغرب یا صبح کی نماز میں

والذی یزید فی صلوٰتہ
(۵) جو نماز کی رکعات میں زیادتی کرے

والذی لا یدری زاد ام نقص ولا یقع وہمہ علی شیٔ
(۶) جو نہیں جانتا کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم اور اس کا شک دونوں میں سے کسی ایک پر قائم نہیں ہوتا

والذی ینصرف عن الصلوٰۃ بکلیتہ قبل ان یتمہا
(۷) جو نماز کو تمام کرنے سے پہلے ہی ہٹ جائے۔

ومنہا مواضع لا یجب فیہا اعادۃ الصلوٰۃ ویجب فیہا سجدتا السہو
اور بعض صورتیں وہ ہیں جن میں اعادہ نماز نہیں بلکہ دو سجدہ سہو ہیں

الذی یسہو فیسلم فی الرکعتین ثم یتکلم من غیر
(۱) جو بھول جائے اور سلام پڑھ لے دو رکعتوں کے بعد اور کلام

من يحول وجهه وينصرف عن القبلة فعليه ان يتم صلوته ثم يسجد سجدتي السهو

بغیر اس کے کہ اپنا رخ پھیرے اور قبلہ سے منحرف ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز کو تمام کرے اور دو سجدہ سہو بجا لائے

والذي ينسى تشهده ولا يجلس في الركعتين وفاته ذلك حتى يركع في الثالثة فعليه سجدتي السهو وقضى تشهده اذا فرغ من صلوته

جو شخص تشہد بھول جائے اور دو رکعتوں کے بعد نہ بیٹھے اور یاد نہ آئے تیسری رکعت کے رکوع تک تو اس کو چاہیے دو سجدہ سہو بجا لائے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی تشہد پڑھ لے

والذي لا يدري اربعاً صلى ام خمساً عليه سجدتا السهو۔

جو نہ جانے چار پڑھی ہیں یا پانچ تو دو سجدہ سہو بجا لائے

والذي يسهو في بعض صلوته فيتكلم بكلام لا ينبغي له مثل امر ونهي من غير تعمد فعليه سجدتا السهو فهذه اربعة مواضع يجب فيها سجدة السهو ومنها مواضع لا يجب فيها سجدتا السهو ومنها مواضع لا يجب فيها اعادة الصلوة ولا سجدتا السهو

جو سہو کرے نماز کے کسی حصہ میں اور بلا قصد ایسا کلام کرے جو مناسب نہ ہو مثلاً کوئی حکم دے یا منع کرے تو اس پر دو سجدہ سہو ہیں۔ یہ چار مقام ہیں جہاں دو سجدہ سہو کے جاتے ہیں اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں سجدہ سہو واجب نہیں اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں اعادہ نماز واجب نہیں اور نہ دو سجدے سہو کے۔

الذي يدرك سهوه قبل ان يفوته مثل الذي يحتاج ان يقوم فيجلس او يحتاج ان يجلس فيقوم ثم يذكر ذلك قبل ان يدخل في حالة اخرى فيقضيه لا سهو عليه

جس کو سہو لاحق ہو قبل اس کے موقع کے جانے کے مثلاً اسے بیٹھنا ہے اور وہ کھڑا ہو جائے یا کھڑا ہونا ہے اور وہ بیٹھ جائے اور قبل اس کے کہ وہ دوسری حالت میں داخل ہو یاد آ جائے تو نماز کو جاری رکھے اس پر سہو نہیں

ولا سهو على الامام اذا حفظ من خلفه

اور اس صورت میں امام پر سہو نہیں جبکہ پیچھے کھڑا ہونے والا اسے یاد رکھے۔

ولا سهو في سهو

اور سہو میں سہو نہیں

والذي يسلم في الركعتين الاولتين ثم يذكر فيتم قبل ان يتكلم فلا سهو عليه

اور جو پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام پڑھ لے پھر یاد آئے اور قبل کلام کرنے کے نماز پوری کر لے تو اس پر سہو نہیں

ولا سهو من خلف الامام

اور جو امام کے پیچھے ہو اس پر بھی سہو نہیں

ولا سهو في نافلة ولا اعادة في نافلة

اور نافلہ میں سہو کا اعتبار نہیں اور نہ اعادہ ہے

فهذه ستة مواضع لا يجب فيها اعادة الصلوة ولا سجدتا السهو

یہ ہیں وہ چھ صورتیں جن میں نہ اعادہ نماز ہے اور نہ سجدہ سہو۔

واما الذي يشك في تكبيرة الافتتاح ولا يدري كبّر او لم يكبّر فعليه ان يكبّر متى ما ذكر قبل ان يركع ثم يقرأ ثم يركع وان شك وهو راكع فلم يدر كبّر او لم يكبّر تكبيرة الافتتاح مضى في صلوته ولا شئ عليه فان استيقن انه لم يكبّر اعاد الصلوٰة

اگر ابتدائی تکبیر میں شک ہو کہ کہی ہے یا نہیں تو رکوع میں جانے سے پہلے جس وقت یاد آجائے تکبیر کہے پھر حمد و سورہ کی قرات کرکے رکوع میں جائے اور اگر رکوع میں یہ شک ہو کہ ابتدائی تکبیر کہی ہے یا نہیں تو نماز کو جاری رکھے اس پر کوئی اور شئے نہیں لیکن اگر یقین ہو جائے کہ تکبیر نہیں کہی تو نماز کا اعادہ کرے

فان شك وهو قائم فلم يدر أركع ام لم يركع فليركع حتى يكون على يقين من ركوعه

اور اگر بحالت قیام شک ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو رکوع کرے یہاں تک کہ اس کو رکوع کا یقین ہو جائے

فان ركع ثم ذكر انه قد كان ركع فليرسل نفسه الى السجود من غير ان يرفع راسه من الركوع في الركوع فان مضى ورفع راسه من الركوع ثم ذكر انه قد كان ركع فعليه ان يعيد الصلوة لانه قد زاد في صلوته ركعة

اگر رکوع میں ہے اور یاد آئے کہ اس نے رکوع کر لیا ہے تو بغیر رکوع سے سر اٹھائے جبکہ رکوع میں ہو سجدہ میں چلا جائے اور اگر ذکر جاری رہے اور رکوع سے سر اٹھالے پھر یاد آئے کہ اس نے رکوع کر لیا تھا تو نماز کا اعادہ کرے کیونکہ اس نے ایک رکعت زیادہ کر دی۔

فان سجد ثم شك فلم يدر ركع او لم يركع فعليه ان يمضي في صلوته ولا شئ عليه في شكه الا ان استيقن انه لم يكن ركع فان استيقن ذلك فعليه ان يستقبل الصلوٰة

اگر سجدہ میں شک ہوا اور نہ جانے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو اپنی نماز جاری رکھے اس شک کا اعتبار نہ ہوگا مگر جب یقین ہو جائے کہ رکوع نہیں کیا تو اس پر لازم ہے کہ اپنی نماز کی تکمیل کرے

فان سجد ولم يدر اسجد سجدتين ام سجدة فعليه ان يسجد اخرى حتى يكون على اليقين من السجدتين

اگر سجدہ میں ہو اور نہ جانے کہ دو سجدے کئے ہیں یا ایک تو اس کو چاہیے کہ آخری سجدہ کرے جب تک یقین حاصل ہو کہ دو سجدے کر لئے ہیں۔

فان سجد ثم ذكر انه قد كان سجد سجدتين فعليه ان يعيد الصلوة لانه قد زاد في صلوته سجدة

اور اگر سجدہ میں یاد آئے کہ دونوں سجدے کر لئے ہیں تو اسے چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے کیونکہ اس نے اپنی نماز میں ایک سجدہ زیادہ کر دیا

فان شك بعد ما قام فلم يدر اكان سجد سجدة ام سجدتين فعليه ان يمضي في صلوته ولا شئ عليه وان استيقن انه لم يسجد الا واحدة فعليه ان ينحط فيسجد اخرى ولا شئ عليه

اور اگر بحالت قیام شک ہوا اور نہیں جانتا کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو اس کو چاہیے کہ نماز جاری رکھے اور کچھ نہیں کرنا اور اگر یقین ہو کہ اس نے ایک ہی سجدہ کیا ہے تو اس پر صرف آخری سجدہ ہے

فان كان قد قرأ ثم ذكر انه لم يكن سجد الا واحدة

اور اگر قرات کر رہا ہو پھر یاد آئے کہ اس نے ایک ہی سجدہ کیا

فعليه ان يسجد اخرىٰ ثم يقوم فيقرأ ويركع ولا شئ عليه وان ركع فاستيقن انه لم يكن سجد الّا سجدة او لم يسجد شيئاً فعليه اعادة الصّلوٰة

تو اس کو چاہیے کہ دوسرا سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور قرأت کے بعد رکوع کرے اور اگر رکوع میں ہوا اور یقین ہو جائے کہ سجدہ نہیں کیا مگر ایک یا کوئی بھی نہیں کیا تو نماز کا اعادہ کرے

التّشهد - وان سهٰى فقام من قبل ان يتشهد فى الركعتين فعليه ان يجلس ويتشهد مالم يركع ثم يقوم ويمضى فى صلوٰته ولا شئ عليه وان كان قد ركع وعلم انه لم يكن تشهد مضىٰ فى صلوٰته فاذا فرغ منها سجد سجدتى السّهو وليس عليه فى حال الشك شئ مالم يستيقن

اور اگر سہو کرے اور دو نو رکعتوں میں تشہد سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اسے چاہئے بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگر رکوع میں نہیں گیا ہے پھر کھڑا ہو اور اپنی نماز کو جاری رکھے اور کچھ نہ کرے اور اگر رکوع میں ہے اور یہ علم ہو گیا کہ تشہد نہیں پڑھا ...... تو نماز کو پورا کرے اور بعد ختم نماز دو سجدہ سہو بجالائے اور جب تک یقین نہ ہو شک کی صورت میں اس پر اور کچھ نہیں -

السّهو فى اثنتين او اربع ان شك فلم يدر اثنتين صلّى او اربعاً فان ذهب وهمه الى الاربع سلّم ولا شئ عليه وان ذهب وهمه الى انه قد صلّى ركعتين صلّى اخريين ولا شئ عليه فان استوىٰ وهمه سلّم ثم صلّى ركعتين قايماً بفاتحة الكتاب فان كان صلّى ركعتين كانتا هاتان الركعتان تمام الاربع وان كان صلّى اربعاً كانتا هاتان نافلة

اگر دو اور چار کے درمیان شک ہو اور نہ جانے کہ دوسری ہے یا چوتھی پس اگر ظن غالب چار کا ہو تو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور اگر ظن غالب دو پر ہو تو آخر کی دو رکعت بجالائے اور اگر ظن مساوی ہو تو سلام پڑھے پھر دو رکعت الحمد کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے اگر دو رکعت پڑھ لی ہونگی تو یہ دو رکعتیں چار رکعتوں کو پورا کر دیں گی اور اگر چار پڑھی ہونگی تو یہ دو رکعتیں نافلہ ہونگی

السّهو فى اثنتين والثلاث فان شك فلم يدر ركعتين صلّى ام ثلاثاً فذهب وهمه الى الركعتين فعليه ان يصلّى اخيرتين ولا شئ عليه وان ذهب وهمه الى الثلاث فعليه ان يصلّى ركعة واحدة ولا شئ عليه وان استوىٰ وهمه وهو تيقن فى الركعتين فعليه ان يصلّى ركعة وهو قايم ثم يسلّم ويصلّى ركعتين وهو قاعد بفاتحة الكتاب وان كان صلّى ركعتين فالتى قام فيها قبل تسليمه تمام الاربعة والركعتان اللتان صلاهما وهو جالس نافلة

اگر دو و تین میں شک ہے اور نہیں جانتا کہ دو پڑھی ہیں یا تین پس ظن غالب دو کا ہو تو اسے چاہیے کہ آخر کی دو رکعت پڑھ لے اور بس اور اگر تین کا ہو تو ایک رکعت پڑھے اور بس اور ظن اگر مساوی ہو اور یقین دو کا ہو تو ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے پھر سلام پڑھ کر دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے اور ان میں صرف سورہ حمد پڑھے پس جو دو رکعتیں اس نے قبل سلام پڑھنے کے پڑھی ہیں وہ چار رکعت کی پورا کرنے والی ہونگی اور جو دو رکعت اس نے بیٹھ کر پڑھی ہیں وہ نافلہ ہونگی -

السہو فی ثلاث واربع فان شک ولم یدر ثلاثاً صلّی ام اربعاً فان ذہب وہمہ الی الثلث فعلیہ ان یصلّی اخریٰ ثم یسلّم ولا شیء علیہ وان ذہب وہمہ الی الاربع سلّم ولا شیء علیہ وان استویٰ وہمہ فی الثلاث والاربع سلّم علی حال شکّہ وصلّی رکعتین من جلوس بفاتحۃ الکتاب فان کان صلّی ثلثاً کانت ہاتان الرکعتان برکعۃ تمام الاربع وان کان صلّی اربعاً کانت ہاتان الرکعتان نافلۃ لہ

اگر تین اور چار میں شک ہوا اور نہ جانے کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور وہم تین کی طرف جائے تو ایک رکعت آخر اور پڑھے پھر سلام پڑھے اور اگر وہم چار کی طرف ہو تو سلام پڑھکر ختم کرے اور اگر وہم تین اور چار میں مساوی ہو تو حالت سلام پڑھکر نماز تمام کرے اور پھر دو رکعت بیٹھکر سورہ حمد کے ساتھ بجا لائے۔

پس اگر تین پڑھی ہو گی تو یہ دو رکعتوں میں ایک رکعت چار کو پورا کردے گی اور اگر چار پڑھی ہو گی تو یہ دو رکعت نافلہ قرار پائیں گی۔

السہو فی الاربع والخمس فان شک فلم یدر اربعاً صلّی ام خمساً فان ذہب وہمہ الی الاربع سلّم ولا شیء علیہ وان ذہب وہمہ الی الخمس اعاد الصلوٰۃ وان استویٰ وہمہ سلّم وسجد سجدتی السہو وہو مرغمتان

اور اگر چار اور پانچ میں شک ہوا اور نہ جانے کہ چار پڑھی ہیں یا پانچ تو اگر وہم چار کا ہے تو سلام پڑھے اور اگر پانچ کا ہے تو اعادہ نماز کرے اور اگر وہم مساوی ہو تو شیطان کی رغم انف کے لئے دو سجدہ سہو کرے

باب ۲۴

سہو کرنے والے کی نماز

۔ عن ہشام وعن محمد بن مسلم قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ان عمار الساباطی روی عنک روایۃ قال وما ہی قلت ان السنّۃ فریضۃ فقال این یذہب این یذہب لیس ہکذا حدثتہ انما قلت لہ من صلّی فاقبل علی صلوٰتہ لم یحدث نفسہ فیہا ولم یسہ فیہا اقبل اللہ علیہ ما اقبل علیہا فربما رفع نصفہا او ربعہا او ثلثہا او خمسہا فانما امرنا بالسنّۃ لیکمل بہا ما ذہب من المکتوبۃ (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عمار ساباطی نے آپ سے روایت کی ہے فرمایا کیا میں نے کہا آپ نے اس سے کہا سنت فریضہ ہے فرمایا کہاں خیال ہے اس کا کہاں خیال ہے الخ کا میں نے اس سے ایسا نہیں کہا۔ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ جو شخص اس طرح نماز پڑھے کہ کوئی وسوسہ دل میں نہ آئے اور سہو عارض نہ ہو تو اسکی کل نماز قبول ہو گی۔ اکثر اوقات نصف قابل قبول ہوتی ہے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ ہمکو حکم دیا گیا ہے کہ نماز واجب سے جو چھوٹ جائے سے سنت سے کامل کریں

۲ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان العبد لیرفع لہ من صلاتہ نصفها او ثلثها او ربعها او خمسها فما یرفع لہ الا ما اقبل علیہ بقلبہ وانما امرنا بالنافلة لیتم لهم بها ما نقصوا من الفریضة (مجہ)

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ بندہ کی نماز سے کم ہو جاتا ہے نصف، تہائی، چوتھائی یا پانچواں حصہ اور یہ واردات قلبی کی بنا پر ہوتا ہے ہمیں نماز نافلہ کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے کہ نماز واجب میں جو کمی ہو جائے وہ اس سے پوری ہو جائے

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لہ رجل جعلت فداک انی کثیر السهو فی الصلاة فقال وهل یسلم منہ احد فقلت ما اظن احداً اکثر سهواً منی فقال لہ ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابا محمد ان العبد یرفع لہ ثلث صلاتہ ونصفها وثلثة ارباعها واقل واکثر علی قدر سهوہ فیها لکنہ یتم لہ من النوافل قال فقال لہ ابو بصیر ما اری النوافل ینبغی ان تترک علی حال فقال ابو عبداللہ علیہ السلام اجل لا (صحیح)

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا مجھے نماز میں سہو بہت ہوتا ہے فرمایا اس سے بچا ہوا کون ہے میں نے کہا میرے خیال میں مجھ سے زیادہ کوئی کثیر السہو نہ ہوگا حضرت نے فرمایا اے ابو محمد بندہ کی نماز کا نصف، ثلث یا تین چوتھائی یا کم و بیش حصہ ناقابل قبول ہو جاتا ہے بقدر اس کے سہو کے لیکن وہ کمی نوافل سے پوری ہو جاتی ہے۔ ابو بصیر نے کہا کہ ایسی صورت میں نوافل کو ترک نہ کیا جائے فرمایا نہیں

۴ - عن ابی جعفر عن ابی عبداللہ علیهما السلام قال انما لک من صلاتک ما اقبلت علیہ منها فان اوهمها کلها او غفل عن ادائها لفت فضرب بها وجہ صاحبها (حسن)

فرمایا امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام نے کہ تمہیں اپنی نماز کا وہی حصہ سمجھنا چاہیے جس میں حضور قلب رہا ہو اگر سب کی سب نماز میں وہم ہی وہم ہو یا ادا کرنے میں غفلت کی گئی ہو تو وہ نماز لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاتی

۵ - عن عبداللہ بن المغیرة قال فی کتاب حریز انہ قال انی نسیت انی فی صلاة الفریضة حتی رکعت وانا انویها تطوعاً قال فقال هی التی قمت فیها ان کنت قمت وانت تنوی فریضة ثم دخلک الشک فانت فی الفریضة وان کنت دخلت فی نافلة فنویتها فریضة فانت فی النافلة وان کنت دخلت فی فریضة ثم ذکرت نافلة کانت علیک فامض فی الفریضة (حسن)

راوی نے کہا میں بھول گیا کہ میں نماز واجب پڑھ رہا ہوں اور میں نے ایک رکعت پڑھ لی تب میں نافلہ کی نیت کی فرمایا اگر تم نے نیت کی فریضہ کی پھر شک پیدا ہو تو وہ نماز فریضہ ہی ہوگی۔ اور اگر تم نماز نافلہ پڑھ رہے ہو پھر وہ نماز نافلہ ہے اور تم نے فریضہ کی نیت کی تو وہ نافلہ ہی ہوگی اور اگر تم نماز فرض میں ہو اور جو تم پر نماز نافلہ ہے وہ یاد آئی تو وہ بطور فریضہ ہی ادا کرو

باب ۳۴

کیا نماز قطع ہو جاتی ہے ضحک حدث اشارہ و نسیان سے

۱۔ قال سئلته عن الضحک هل یقطع الصلوٰة قال اما التبسم فلا یقطع الصلوٰة واما القهقهة فهی تقطع الصلوٰة (موثق)

میں نے پوچھا کیا ہنسنے سے نماز قطع ہو جاتی ہے فرمایا تبسم سے نہیں البتہ قہقہہ سے قطع ہو جاتی ہے

۲۔ سالته عن الرجل یصیبه الرعاف وهو فی الصلوٰة قال ان قدر علی ماء عنده یمیناً او شمالاً او بین یدیه وهو مستقبل القبلة فلیغسله عنه ثم لیصل ما بقی من صلاته وان لم یقدر علی ماء حتی ینصرف بوجهه او یتکلم فقد قطع صلاته (حسن)

میں نے پوچھا اگر نماز میں نکسیر پھوٹ نکلے تو کیا ہو فرمایا اگر آس پاس یا سامنے پانی ہو تو اسے دھو لے درانحالیکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف رہے۔ دھونے کے بعد باقی نماز پوری کرے اور اگر پانی نہ ہو تو رخ بدلنے اور کلام کرنے سے نماز قطع ہو جائے گی

۳۔ سالته ابا الحسن عن الرجل یصیبه الغمز فی بطنه وهو یستطیع ان یصبر علیه یصلی علی تلک الحال او لا یصلی قال فقال ان احتمل الصبر عجالاً عن الصلوٰة فلیصل ولیصبر (صحیح)

پوچھا کسی کے پیٹ میں نیزہ چبھا ہوا ہو اور اس پر صبر کی طاقت رکھتا ہو آیا ایسی حالت میں نماز پڑھے یا نہیں فرمایا اگر صبر کر سکتا ہے جلد نماز پڑھنے تک تو پڑھے

۴۔ عن ابی جعفر وابی عبد الله علیهما السلام قالا لا یقطع الصلوٰة الا اربعة الخلاء والبول والریح والصوت (صحیح)

فرمایا ہر دو حضرات نے نماز کو قطع نہ کرے سوائے چار چیزوں کے پاخانہ۔ پیشاب۔ ریح اور باواز بلند صدر ریاح

۵۔ عن احدهما علیهما السلام فی الرجل یمس انفه فی الصلاة فیری دماً کیف یصنع اینصرف فقال ان کان یابساً فلیرم به ولا باس (صحیح)

پوچھا اگر تم سے نماز میں کوئی ناک کو چھوئے اور خون دیکھے تو کیا کرے فرمایا اگر خشک خون ہے تو اسے چھڑا لے نماز میں کوئی حرج نہ ہوگا۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال القهقهة لا تنقض الوضوء وتنقض الصلوٰة (حسن)

فرمایا قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ نماز ختم ہو جاتی ہے

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل عن الرجل یرید الحاجة وهو فی الصلوٰة فقال یومی برأسه او بیده ولیسبح والمراة اذا ارادت الحاجة وهی تصلی تصفق بیدها

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو نماز میں کسی ضرورت کا اظہار چاہے فرمایا اپنے سر سے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے یا سبحان اللہ کہے اور عورت اپنے ہاتھ کو مار کر ظاہر کرے

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ سمع خلفہ فرقعۃ فرقع رجل اصابعہ فی صلاتہ فلما انصرف قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اما انہ حظہ من صلوٰتہ (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا نے بحالت نماز کسی کو اپنے پیچھے انگلیاں چٹخاتے سنا بعد نماز فرمایا اس عمل نے نماز کو فضیلت سے گرا دیا

۹۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن الرجل یاخذہ الرعاف والقیٔ فی الصلوٰۃ کیف یصنع قال ینفتل فیغسل انفہ ولیعود فی صلوٰتہ فان تکلم فلیعد صلاتہ ولیس علیہ وضوء (صحیح)

ایک شخص نے پوچھا اس کے متعلق جس کی نکسیر حالت نماز میں پھوٹے اور قے ہو جائے تو کیا کرے فرمایا اسے کپڑے سے صاف کر ڈالے (اور اگر ممکن ہو تو) ناک کو دھو لے اور نماز کو جاری رکھے اور اگر کلام کر لیا ہے تو نماز کا اعادہ کرے دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الرجل ایقطع صلاتہ شیٔ مما یمر بین یدیہ فقال لا یقطع صلاۃ المسلم شیٔ ولکن ادرء ما استطعت قال سئلتہ عن رجل رعف فلم یرق رعافہ حتی دخل وقت الصلاۃ قال یحشوا انفہ لبشیٔ ثم یصلی ولا یطیل ان خشی ان یسبقہ الدم قال وقال التفت فی صلاۃ مکتوبۃ من غیر فراغ فاعد الصلوٰۃ اذا کان الالتفات فاحشاً وان کنت قد تشہدت فلا تعد (حسن)

ایک شخص نے پوچھا کیا نماز قطع ہو جائے گی اگر کوئی چیز نمازی کے سامنے سے گزر جائے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی شے قطع نہیں کرتی لیکن ضرر پہنچانے والی شے جہاں تک ممکن ہو بچو۔ پھر پوچھا گیا اگر کسی کی نکسیر بند نہ ہوا ور وقت نماز آ جائے فرمایا کسی چیز سے اپنی ناک صاف کرے اور نماز پڑھے لیکن اگر خون نکلنے کا خوف ہو تو نماز کو طول نہ دے اور فرمایا نماز واجب ختم کئے بغیر اگر کسی طرف متوجہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے جبکہ وہ التفات بیہودہ ہو اور اگر تشہد پڑھ لیا ہے تو اعادہ کی ضرورت نہیں

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان علیاً صلوات اللہ علیہ کان یقول لا یقطع الصلوٰۃ الرعاف ولا القیٔ ولا الدم فمن وجد اذی فلیاخذ بید رجل من القوم من الصف فلیقدمہ یعنی اذا کان اماماً۔ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز قطع نہیں ہوتی نکسیر یا قے یا خون سے اگر بصورت پیشنماز ہونے کے کوئی تکلیف محسوس کرے تو جو لوگ پیچھے کھڑے ہوں ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دے

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن الرجل یلتفت فی الصلوٰۃ قال لا ولا ینقض اصابعہ (صحیح)

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس کے بارہ میں جو بحالت نماز کسی طرف متوجہ ہو جائے تو یہ درست ہے فرمایا نہیں۔ اور وہ اپنی انگلیاں نہ چٹخائے

باب ۴۴
نمازی کا جواب سلام دینا اور نماز میں چھینکنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن الرجل یسلم علیہ وھو فی الصلوۃ قال یرد سلام علیکم ولا یقول وعلیکم السلام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان قائما یصلی فمر بہ عمار بن یاسر فسلم علیہ عمار فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ھکذا (موثق)

میں نے سوال کیا اگر کوئی نماز میں سلام کرے فرمایا سلام علیکم کہہ کر جواب سلام دے وعلیکم السلام نہ کہے کیونکہ رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے تو عمار ادھر سے گزرے اور سلام کیا آنحضرت نے اسی طرح جواب سلام دیا تھا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا عطس الرجل فی صلاتہ فلیحمد اللہ (حسن)

جب نماز میں کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ اسمع العطسة وانا فی الصلوۃ فاحمد اللہ واصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال نعم واذا عطس اخوک وانت فی الصلوۃ فقل الحمد للہ وصل علی النبی وآلہ وان کان بینک وبین صاحبک الیم صلی اللہ علی محمد وآل محمد (موثق)

میں نے کہا میں نماز میں اگر کسی کی چھینک سنوں تو الحمد للہ کہوں اور محمد و آل محمد پر درود بھیجوں فرمایا ہاں۔ جب تیرا بھائی چھینکے اور تم نماز میں ہو تو کہو الحمد للہ صل علی محمد و آل محمد اگرچہ تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان دریا حائل ہو۔

باب ۴۵
نمازی موذی جانور کو نماز میں مار ڈال سکتا ہے

۱۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یکون فی الصلوۃ فیری الحیة والعقرب یقتلھما ان اذیاہ قال نعم (صحیح)

میں نے سوال کیا اس شخص کے بارہ میں جو بحالت نماز سانپ یا بچھو دیکھے اگر اذیت کا اندیشہ ہو تو کیا اسے قتل کر دے فرمایا ہاں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یقتل

پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس کے بارہ میں

البقه والبرغوث والقمل والذباب فی الصلوٰۃ اینقض صلوٰته ووضوءه قال لا (حسن)

جو نماز میں مارے پسو، مچھر، کھٹمل یا مکھی کیا اس سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں۔

۳۔ قال سألته عن الرجل یکون قائماً فی الصلوٰۃ الفریضة فینسی کیسه اومتاعاً یتخوف ضیعته او هلاکه قال یقطع صلاته ویحرز متاعه ثم یستقبل الصلوٰۃ قلت فیکون فی الفریضة فتفلت علیه دابة او تفلت دابته فیخاف ان تذهب او یصیب فیها عنت فقال لا باس بان یقطع صلاته (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے وہ اپنا کیسہ یا اور سامان بھول جاتا ہے جس کے ضائع ہونے یا ہلاک ہونے کا خوف ہوتا ہے فرمایا نماز کو قطع کرے میں نے کہا اگر وہ نماز فریضہ پڑھ رہا ہو اس پر کوئی چوپایہ حملہ کرے یا اس کا چوپایہ بھاگ جائے اور اسے اس کے چلے جانے یا اپنے کو مصیبت میں پھنسنے کا خوف ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر اپنی نماز کو قطع کر دے

۴۔ قال کان ابو جعفر علیه السلام اذا وجد قملة فی المسجد دفنها فی الحصا (موثق)

امام محمد باقر علیہ السلام سجدہ میں اگر کسی جوں کو دیکھتے تو سنگریزوں کے اندر اس کو ڈال دیتے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کنت فی صلوٰۃ الفریضة فرأیت غلاماً لک قد ابق او غریماً لک علیه مال او حیة تخافها علی نفسک فاقطع الصلوٰۃ واتبع الغلام او غریماً لک واقتل الحیة

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نماز فریضہ پڑھ رہے ہو اور تم دیکھو کہ تمہارا غلام بھاگ رہا ہے یا تمہارا مال لئے جاتا ہے یا سانپ کے حملہ کا خوف ہے تو نماز کو قطع کرو اور غلام کے پیچھے جاؤ مال بچاؤ اور سانپ کو مار دو

باب ۴۶

بنائے مساجد اور کیا وہاں سے لیا جائے اور اس میں حدث اور نوم

۱۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من بنی مسجداً بنی الله له بیتاً فی الجنة قال ابو عبیدة فمر بی ابو عبد الله علیه السلام فی طریق مکة وقد سویت باحجار مسجداً فقلت له جعلت فداک نرجوان یکون هذا من ذلک قال نعم (حسن)

صادق آل محمد نے فرمایا جو کوئی مسجد بنائے اللہ جنت میں اس کے لئے گھر بناتا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ حضرت مکہ کے راستہ میں تھے میں نے پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا اس کا شمار بھی مساجد میں ہوگا فرمایا ہاں

۲۔ قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن المسجد یکون فی البیت ویرید اهل البیت ان یتوسعوا

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا اس مسجد کے بارہ میں جو گھر میں ہو اور گھر والے اس کی توسیع چاہیں

لطائفة منه او يحولوه الى غير مكانه قال لا بأس بذلك قال وسئلته عن المكان يكون خبيثاً ثم ينظف ويجعل مسجداً قال يطرح عليه من التراب حتى يواريه فهو اطهر (ضعيف)

یا بدلنا چاہتے ہیں کسی دوسری جگہ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں میں نے پوچھا اگر وہ جگہ ناپاک ہو پھر پاک صاف کرکے مسجد بنائی جائے فرمایا اتنی مٹی ڈالی جائے کہ پلیدگی چھپ جائے اس کے بعد وہ طاہر ہے۔

۳۔ قال سئلت اباعبدالله عليه السلام عن البيع والكنائس هل يصلح نقضها لبناء المساجد فقال نعم (مجہول)

میں نے پوچھا یہودیوں اور نصاریٰ کے عبادتخانے توڑ کر مساجد بنانا درست ہے فرمایا ہاں

۴۔ سألته يعلق الرجل السلاح في المسجد قال نعم واما في المسجد الاكبر فلا فان جدي عليه السلام نهى رجلاً يبري مشقصاً في المسجد (حسن)

میں نے پوچھا کیا کوئی شخص مسجد میں ہتھیار لٹکا سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن مسجد اکبر (مسجد الحرام یا بعض کے نزدیک جامع مسجد) میں نہیں میرے دادا علیہ السلام نے منع کیا تھا ایک شخص کو کہ وہ مسجد میں ترکش سے تیر نکال کر رکھے۔

۔ قال يسئل عن المساجد المظللة اتكره الصلوٰة فيها قال نعم ولكن لا يضركم اليوم ولو قد كان العدل لرايتم كيف يصنع في ذلك

پوچھا گیا کیا سایہ دار مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے فرمایا ہاں لیکن اس زمانہ میں تمہارے لئے نقصان رساں نہیں اگر عدل کی صورت ہوتی تب اس بارہ میں سوچا جاتا

۵۔ عن علي بن الحسين صلوات الله عليهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من سمعتموه ينشد الشعر في المساجد فقولوا فض الله فاك انما نصبت المساجد للقرآن (مجہول)

فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم کسی کو شعر باطل پڑھتے ہوئے مسجد میں سنو تو اس سے کہو اللہ تیرا منہ توڑے مسجد قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہے

۶۔ سئلت اباجعفر عليه السلام عن الصلوٰة في المساجد المصورة فقال اكره ذلك ولكن لا يضركم ذلك اليوم ولو قد قام العدل لرايتم كيف يصنع في ذلك (ضعيف)

میں نے پوچھا ایسی مساجد میں نماز پڑھنے کے لئے جن میں تصویریں ہوں فرمایا مکروہ ہے۔ لیکن اس زمانہ میں پڑھ لی جائے کیونکہ عدل کی حکومت نہیں اگر ہوتی تو دیکھتے کیا کیا جاتا

۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن سل السيف في المسجد وعن بري النبل في المسجد قال انما بني لغير ذلك (صحیح)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے مسجد میں تلوار کھینچنے کو یا ترکش سے تیر نکالنے کو کیونکہ وہ اور باتوں کے لئے بنائی گئی ہے۔

۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن رطانة الاعاجم في المساجد (صحیح)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے مساجد میں ایسا کلام کرنے سے منع کیا جسے عام لوگ نہ سمجھ سکیں۔

۔ سئلت اباعبدالله عليه السلام عن الوضوء

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا وضو کرنے

فی المسجد فکرهه من الغائط والبول (صحیح)

کے لئے مساجد میں آپ نے فرمایا مکروہ ہے جبکہ پیشاب پاخانہ کے بعد ہو۔

۱۰ - سألت اباعبد الله علیه السلام عن النوم فی المسجد الحرام ومسجد الرسول صلی الله علیه وآله قال نعم فاین ینام الناس (صحیح)۔

میں نے پوچھا حضرت سے مسجد الحرام و مسجد نبی میں سونے کے متعلق۔ فرمایا ہاں ورنہ پھر لوگ کہاں سوتے

توضیح - اکثر احادیث اس پر دال ہیں کہ مساجد میں سونا مکروہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں سائل کا سوال عہد رسول سے متعلق تھا جبکہ نگھرے مسلمان مسجد رسول میں پڑے رہتے تھے

۱۱ - قال قلت لابی جعفر علیه السلام ما تقول فی النوم فی المساجد فقال لا باس الا فی المسجدین مسجد النبی صلی الله علیه وآله والمسجد الحرام قال فکان یاخذ بیدی فی بعض اللیل فیتنحی ناحیة ثم یجلس فیتحدث فی المسجد الحرام فربما نام ونمت فقلت له فی ذلک فقال انما یکره ان ینام فی المسجد الذی کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله فاما مسجد الحرام فی هذا الموضع فلیس به باس (حسن)

میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں مساجد میں سونے کے متعلق فرمایا کوئی مضائقہ نہیں سوائے دو مسجدوں کے مسجد النبی اور مسجد الحرام۔ زرارہ کہتے ہیں حضرت بعض راتوں میں میرا ہاتھ پکڑتے اور ایک طرف کو لے جاتے پھر مسجد الحرام میں بیٹھکر باتیں کرتے اور بسا اوقات آپ بھی سو جاتے اور میں بھی۔ میں نے اس کے متعلق حضرت سے سوال کیا فرمایا مکروہ تھا اس مسجد میں سونا جو عہد رسول میں تھی اب رہا مسجد الحرام کا معاملہ تو اس جگہ سونے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له الرجل یکون فی المسجد فی الصلوٰة فیرید ان یبزق فقال عن یساره فان کان فی غیر صلوته فلا یبزق فی حذاء القبلة ویبزق عن یمینه ویساره (مرسل)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور اسے تھوکنے کی ضرورت پیش آئے فرمایا بائیں طرف تھوکے اور اگر نماز میں نہ ہو تو قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ داہنے بائیں تھوکے

۱۳ - قال رایت ابا جعفر علیه السلام یتفل فی المسجد الحرام فیما بین الرکن الیمانی والحجر الاسود ولم یدفنه (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے مسجد الحرام میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان تھوکا اور اسے مٹایا نہیں (یہ امر صرف اثبات جواز کے لئے تھا)

۱۴ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام انی لاکره الصلوٰة فی مساجدهم فقال لا تکره فما من مسجد بنی الا علی قبر نبی او وصی نبی قتل فاصاب تلک البقعة رشة من دمه فاحب الله ان یذکر فیها فادّ فیها الفریضة والنوافل واقض فیها ما فاتک (مرفوع)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں مخالفوں کی مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ جانتا ہوں فرمایا مکروہ نہ جانو کوئی مسجد نہیں بنائی گئی مگر کسی نبی یا وصی نبی مقتول کی وہاں قبر ہوگی اور اس کا خون وہاں گرا ہوگا پس خدا کو یہ پسند ہے کہ وہاں اس کا ذکر ہو پس نماز واجب و نافلہ اور قضا نماز وہاں پڑھو

توضیح ۔ مراد ان مساجد سے بلاد مخصوصہ کی مساجد ہیں ورنہ عام مساجد کی تعداد تو بہت زیادہ ہے اور ساتھ انبیاء اوصیائے انبیاء جو مقتول ہوئے انکی تعداد بہت کم ہے۔

۱۵ ۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام قول اللہ عزوجل لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ فقال سکر النوم (موثق)۔

میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا بحالت سکر نماز کے قریب نہ جاؤ فرمایا سکر النوم۔ اس کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سکر نوم بھی اس میں شامل ہے۔

۱۶ ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لیس یرخص فی النوم فی شیء من الصلوٰۃ (صحیح)۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بحالت نوم نماز کے کسی حصہ کی اجازت نہیں۔

باب ۴۷
فضیلت نماز جماعت

۱ ۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ما یروی الناس ان الصلوٰۃ فی جماعۃ افضل من صلوٰۃ الرجل وحدہ بخمس وعشرین صلٰوۃ فقال صدقوا فقلت الرجلان یکونان جماعۃ قال نعم ویکون الرجل عن یمین الامام (حسن)

میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ تنہا نماز سے جماعت کی نماز پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے فرمایا انھوں نے سچ کہا۔ میں نے کہا کیا دو آدمیوں سے بھی جماعت ہو جاتی ہے فرمایا ہاں دوسرا آدمی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو

۲ ۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان الجھنی اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال یا رسول اللہ انی اکون فی البادیۃ ومعی اھلی وولدی وغلمتی فاؤذن واقیم واصلی بھم افجماعۃ نحن فقال نعم فقال یا رسول اللہ ان الغلمۃ یتبعون قطر السحاب وابقی انا واھلی وولدی فاؤذن واقیم واصلی بھم افجماعۃ نحن فقال نعم فقال یا رسول اللہ وان ولدی یتفرقون فی الماشیۃ فابقی انا واھلی فاؤذن واقیم واصلی بھم اجماعۃ نحن

میں نے ابو جعفر کو کہتے سنا کہ جہنی حضرت رسولخدا کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور میرے ساتھ میری بی بی اور میری اولاد اور میرے غلام رہتے ہیں۔ میں اذان دیتا ہوں اور اقامت کہکر نماز پڑھتا ہوں۔ کیا ہم جماعت کا ثواب پاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا بے شک میں نے کہا یا رسول اللہ میرے غلام ملکی بوندوں میں چل دیتے ہیں میں میری بی بی اور بچے رہ جاتے ہیں میں اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہوں تو یہ ہماری جماعت ہو جاتی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا لڑکے بھی منفرق ہو کر چل دیتے ہیں اور میں اور میری بی بی باقی رہ جاتے ہیں میں اذان و اقامت کہکر نماز پڑھتا ہوں کیا جماعت ہے

فقال نعم فقال یا رسول اللہ ان المرأۃ تذهب فی مصلحتها فابقی انا وحدی فاؤذن واقیم واصلی افجماعة انا فقال نعم المؤمن وحده جماعة (مجهول)

فرمایا ہاں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ عورت بھی اپنے کام کاج میں لگ جاتی تو اکیلا اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہوں کیا جماعت کا ثواب مل جاتا ہے فرمایا ہاں مومن اکیلا بھی جماعت ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من صلی الخمس فی جماعة فظنوا به خیراً (ضعیف)

رسول اللہ نے فرمایا جو پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھے تو اس کے متعلق اچھا گمان رکھو۔

۴۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما یستحیی الرجل منکم ان یکون له الجاریة فیبیعها فیقول لم تکن تحضر الصلوٰۃ

فرمایا حضرت نے کیا تم میں وہ شخص حیا نہیں کرتا جس کی کنیز ہو اور جب اس کو بیچے تو وہ کہے یہ شخص نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتا۔

۵۔ قال کنت جالساً عند ابی جعفر علیه السلام ذات یوم اذ جاءه رجل فدخل علیه فقال له جعلت فداک انی رجل جار مسجد لقومی فاذا انا لم اصل معهم وقعوا فیّ وقالوا هو کذا وکذا فقال اما لئن قلت ذاک لقد قال امیر المؤمنین علیه السلام من سمع النداء فلم یجبه من غیر علة فلا صلوٰۃ له فخرج الرجل فقال له لا تدع الصلوٰۃ معهم وخلف کل امام فلما خرج قلت له جعلت فداک کبر علیّ قولک لهذا الرجل حین استفتاک فان لم یکونوا مؤمنین قال فضحک علیه السلام ثم قال ما اراک بعد الا ههنا یا زرارة فایة علة ترید اعظم من انه لا یأتم به ثم قال یا زرارة ما ترانی قلت صلوا فی مساجدکم وصلوا مع ائمتکم (حسن)

بیان ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا میں اپنی قوم کی ایک مسجد کے قریب رہتا ہوں چونکہ میں ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا وہ مجھ سے جھگڑا کرتے اور ایسا ایسا کہتے ہیں۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو اذان کی آواز سنے اور بے سبب اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہوتی وہ شخص چلا تو حضرت نے اس سے فرمایا ان کے ساتھ نماز پڑھنی نہ چھوڑو اور ان کے ہر امام کے پیچھے پڑھ لو جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے کہا آپ کا یہ جواب جو آپ نے اس شخص کو دیا مجھ پر شاق گزرا۔ چاہے وہ مومنین ہوں تو بھی ان کے ساتھ پڑھ لے۔ یہ سنکر حضرت ہنسے اور فرمایا میں نے سوائے اس جگہ کے تم کو فہم سے دور نہیں پایا کیا سبب کہ تم اس بات کو بڑا جانتے ہو کہ ان کے ساتھ اقتدا نہ کی جائے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اپنی مساجد میں پڑھو اور اپنے ائمہ کے پیچھے۔

(مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس سے کہا گیا وہ تقیہ کی صورت تھی

۶۔ عن زرارة والفضیل قالا قلنا له الصلوات فی جماعة فریضة هی فقال الصلوات فریضة ولیس الاجتماع بمفروض فی الصلوات کلها ولکنها سنة ومن ترکها رغبة عنها و

زرارہ اور فضیل نے امام سے پوچھا کیا جماعت فرض ہے فرمایا نماز فرض ہے جماعت فرض نہیں سنت ہے جو کوئی اس سے رغبت کو ترک کرے اور

(عن جماعۃ المومنین من غیر علۃ فلا صلوٰۃ لہ (حسن)

اور جماعت مومنین میں شامل نہ ہو بغیر کسی سبب کے تو اسکی نماز صحیح نہیں۔

۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال لیکن الذین یلون الامام اولی الاحلام منکم فان نسی الامام او تعایا قوموہ وافضل الصفوف اولھا وافضل اولھا ما دنا من الامام وافضل صلوٰۃ الجماعۃ علی صلوٰۃ الرجل فذا خمسۃ وعشرین درجۃ فی الجنۃ (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے امام سے قریب صاحبان عقل و علم ہوں تاکہ اگر امام بھول جائے یا غلطی کرجائے تو اسے بتا دیں صفوں میں افضل صف اول ہے اور پہلی میں وہ جگہ جو امام سے قریب ہو اور فرادی نماز سے نماز جماعت کو فضیلت ہے جنت میں جماعت سے پڑھنے والے کے ۲۵ درجے زیادہ ہونگے

۸۔ قال فضل میامن الصفوف علی میاسرھا کفضل الجماعۃ علی صلوٰۃ الفرد (ضعیف)

فرمایا صف کے داہنی طرف کے حصہ کو بائیں پر وہی فضیلت ہے جو جماعت کو فرد پر ہے

۹۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یحسب لک اذا دخلت معھم وان لم تقتد بھم مثل ما یحسب لک اذا کنت مع من تقتدی بہ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب شریک جماعت ہو تو اگرچہ ان کے ساتھ اقتدا نہ ہو مگر ایسے رہو گویا ان کے ساتھ اقتداء

باب ۴۷
اس کے پیچھے پڑھنا جس کی اقتدا نہ ہو

۱۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام اکون مع الامام فافرغ من القرأۃ قبل ان یفرغ قال ابق آیۃ ومجد اللہ واثن علیہ فاذا فرغ فاقرء الآیۃ وارکع (موثق)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا اگر میں امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں اور میری قرأت اسکی قرأت ختم ہونے سے پہلے ختم ہوجائے تو کیا ہو فرمایا ایک آیت باقی رکھو اللہ کی مجد وثنا کرو جب وہ پڑھ لے تو تم یہ آیت پڑھ کے رکوع میں چلے جاؤ

۲۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن الصلوٰۃ خلف المخالفین فقال ما ھم عندی الا بمنزلۃ الجدر (صحیح)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس نماز کے متعلق جو مخالفین کے پیچھے پڑھی جائے فرمایا وہ لوگ میرے نزدیک بمنزلہ دیوار والے کے ہیں

۳۔ قال اصلی خلف من لا اقتدی بہ قال فاذا فرغت قرأتی ولم یفرغ ھو قال سبح حتی یفرغ (مرسل)

راوی نے کہا اگر میں ایسے شخص کے پیچھے پڑھوں جس سے اقتدا نہیں تو جب میری قرأت ختم ہوجائے تو کیا کروں فرمایا سبحان اللہ کہو یہاں تک کہ فارغ ہو

٤ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا صلیت خلف امام لا تقتدی بہ فاقرأ خلفہ سمعت قراءتہ ام لم تسمع (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم ایسے امام کے عقب میں نماز پڑھو جس کی اقتدا نہ ہو تو اس کی قرأت سنو یا نہ سنو خود قرأت کرو

٥ - قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ان موالیک قد اختلفوا فاصلی خلفھم جمیعاً فقال لا تصل الا خلف من تثق بدینہ ثم قال ولی موالی قلت اصحاب فقال مبادرۃ قبل ان استتم ذکرھم لا یامرک علی بن حدید بھذا او ھذا مما یامرک بہ علی بن حدید فقال نعم (ضعیف)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا آپ کے موالی میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو کیا میں ان سب کے پیچھے نماز پڑھوں فرمایا صرف ان کے پیچھے جن کے دین پر تم کو اعتماد ہو۔ پھر کچھ پیرو ہیں میں نے کہا اصحاب۔ قبل اس کے کہ ان کا ذکر تمام ہو فرمایا کیا علی بن حدید نے تم سے ایسا ایسا نہیں کہا اور اسی کا تم کو علی بن حدید نے حکم دیا ہے اس نے کہا ہاں

٦ - قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ان اناساً رووا عن امیر المومنین صلوات اللہ علیہ انہ صلی اربع رکعات بعد الجمعۃ لم یفصل بینھا بتسلیم فقال یا زرارۃ ان امیر المومنین علیہ السلام صلی خلف فاسق فلما سلم وانصرف قام امیر المومنین علیہ السلام فصلی اربع رکعات لم یفصل بینھن بتسلیم فقال رجل الی جنبہ یا ابا حسن صلیت اربع رکعات لم تفصل بینھن فقال انھا اربع رکعات مشبھات و سکت فواللہ ما عقل ما قال لہ (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے چار رکعت نماز بعد جمعہ پڑھیں اور ان کے درمیان سلام پڑھ کر انہیں جدا نہ کیا فرمایا اے زرارہ (تقیۃً) حضرت نے فاسق کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی جب وہ سلام پڑھ کر ہٹ گیا تو آپ نے چار رکعت ظہر کی پڑھیں اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہ دیا ایک شخص نے آپ کے پہلو سے اٹھکر سوال کیا کیا آپ بھی چار رکعت ایسے ہی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ چار رکعت مشتبہات ہیں یہ ایسا جواب تھا کہ محقق تو سمجھ سکتے تھے لیکن وہ معترض نہ سمجھ پایا (چونکہ مخالفوں کی وجہ سے زیادہ تصریح کا موقع نہ تھا لہذا گول مول جواب دے کر آپ خاموش ہو گئے تھے)

٧ - قال قلت لابی جعفر علیہ السلام جعلت فداک انا نصلی مع ھولاء یوم الجمعۃ وھم یصلون فی الوقت فکیف نصنع فقال صلوا معھم فخرج حمران الی زرارۃ فقال لہ قد امرنا ان نصلی معھم بصلوتھم فقال زرارۃ جعلت فداک ما یکون ھذا الا بتاویل فقال لہ حمران قم حتی تسمع منہ قال فدخلنا علیہ

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں آپ پر فدا ہوں ہم ان مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور وہ وقت پر نماز پڑھتے ہیں لوگوں نے کہا ان کے ساتھ پڑھو لو حمران زرارہ کے پاس آئے اور ان سے کہا ہمیں ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ زرارہ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ بات بغیر تاویل کے نہیں ہو سکتی حمران نے کہا اٹھو امام سے جا کر سن لیں ہم ان کے پاس گئے۔

فقال لہ زرارۃ جعلت فداک ان حمران زعم انک امرتنا ان نصلی معھم فانکرت ذلک فقال لنا کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیھما یصلی معھم الرکعتین فاذا فرغوا قام فاضاف الیھا رکعتان (ضعیف)

زرارہ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں حمران کا خیال یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کے ساتھ ہم کو نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے میں نے اس سے انکار کیا حضرت نے فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام ان کے ساتھ دو رکعت جمعہ کی پڑھتے تھے اور جب وہ ختم کر دیتے تو اسی سلسلہ میں دو رکعت اور پڑھتے تاکہ نماز ظہر پوری ہو جائے

توضیح۔ خلفائے جور کے زمانہ میں ہمارے ائمہ کو بڑی مشکلات کا سامنا تھا اگر ان کے پیچھے نماز نہ پڑھتے بالخصوص نماز جمعہ تو گردن زدنی قرار پاتے لہذا تقیہ پڑھنی جاتی تھی چونکہ امام منصوص من اللہ سے آگے کھڑے ہونے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے لہذا امام کا موقف درست تھا ان کا پیچھے کھڑا ہونا ایسا تھا جیسے کسی کا ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنا۔ نماز جمعہ میں یہ صورت ہوتی تھی کہ ہمارے ائمہ ظہر کی نیت کرتے تھے اور جب وہ نماز ختم کر دیتا تھا تو بغیر سلام پڑھے تیسری رکعت شروع کر دیتے تھے اور اس طرح بقیہ دو رکعت پوری کر دے۔

باب ۷۹

کس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کیا غلام امام ہو سکتا ہے حقدار کون ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خمسۃ لا یؤمون الناس علی کل حال المجذوم والابرص والمجنون و ولد الزنا والاعرابی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پانچ قسم کے لوگ کسی حال میں امام نہیں بن سکتے جذامی۔ مبروص۔ مجنوں ولد الزنا اور موالی عرب (جو عموماً مسائل فقہ سے ناواقف ہوتے ہیں)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ لا یؤم المقید المطلقین ولا یؤم صاحب الفالج الاصحاء ولا صاحب التیمم المتوضیین و لا یؤم الاعمی فی الصحراء الا ان یوجہ الی القبلۃ (ض)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا قیدی امامت نہیں کرے گا آزاد وں کی اور نہ مفلوج تندرستوں کی اور نہ تیمم والا وضو والوں کی اور نہ اندھا جنگل میں مگر اس وقت جب اسے رو بقبلہ کر دیا جائے۔

۳۔ فی رجلین اختلفا فقال احدھما کنت امامک و قال الآخر انا کنت امامک فقال صلوتھما تامۃ قلت فان قال کل واحد منھما کنت ائتم بک قال صلوتھما فاسدۃ ولیستانفا

دو شخصوں میں اختلاف ہوا ایک کہتا تھا میں تیرا امام تھا دوسرا کہتا تھا میں تیرا امام تھا فرمایا دونوں کی نماز درست ہے میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک کہے میں نے تیری نماز پوری کرائی فرمایا تو دونوں کی نماز فاسد ہوگی ہر ایک کو اعادہ کرنا چاہیئے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ الصلوۃ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا نماز

خلف العبد فقال لا بأس به اذا کان فقیھاً ولم یکن ھناک افقه منه قال قلت اصلی خلف الاعمی قال نعم اذا کان له من یسدده وکان افضلھم قال وقال امیر المومنین علیه السلام لا یصلین احدکم خلف المجذوم والابرص والمجنون والمحدود وولد الزنا والاعرابی لا یؤم المھاجرین (حسن)

۵- سئلت اباعبدالله علیه السلام عن القوم من اصحابنا یجتمعون فتحضر الصلوٰۃ فیقول بعضھم لبعض تقدم یا فلان فقال ان رسول الله صلی الله علیه وآله قال یتقدم القوم اقرأھم للقرآن فان کانوا فی القراءۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ وان کانوا فی الھجرۃ سواء فاکبرھم سناً فان کانوا فی السن سواء فلیؤمھم اعلمھم بالسنۃ وافقھھم فی الدین ولا یتقدمن احدکم الرجل فی منزله ولا صاحب السلطان فی سلطانه (ضعیف)

۶- عن ابی عبدالله علیه السلام قال لا بأس بالغلام الذی لم یبلغ الحلم ان یؤم القوم وان یؤذن (حسن)

غلام کے پیچھے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ فقیہ ہو اور اس سے زیادہ فقیہ کوئی نہ ہو۔ میں نے پوچھا اندھے کے پیچھے فرمایا ہاں جب کہ کوئی ایسا ہو جو اسے قبلہ رو کر دے اور وہ اندھا ان میں افضل ہو اور امیر المومنین نے فرمایا تم میں سے کوئی نماز نہ پڑھے مجذوم، مبروص، مجنوں۔ چیچک والے اور ولدالزنا کے پیچھے اور بدو عرب امامت نہ کرے مہاجرین کی۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ہمارے کچھ اصحاب جمع ہوں اور وقت نماز آ جائے ایک دوسرے سے کہے تم نماز پڑھاؤ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے آگے اسے بڑھاؤ جو اچھا قاری قرآن ہو اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو مہاجر ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو سن میں زیادہ ہو۔ اور اگر برابر ہوں تو جو سنت کا عالم زیادہ ہو اور زیادہ فقیہ ہو۔ منزلت اور غلبہ کے اعتبار سے جو زیادہ ہو اسے نہ بڑھاؤ

فرمایا نابالغ لڑکے کے امام بنانے اور اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۵۰

مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے اور عورت عورتوں کی

۱- قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن الرجل یؤم المرأۃ فی بیته قال تقدم وراءہ (ضعیف)

۲- سالت اباعبدالله علیه السلام عن المرأۃ تؤم النساء فقال اذا کن جمیعاً امتھن فی النافلۃ فاما المکتوبۃ فلا ولا تتقدمھن ولکن تقوم وسطھن (صحیح)

میں نے حضرت سے پوچھا کیا مرد عورت کی امامت کر سکتا ہے اپنے گھر کے اندر فرمایا ہاں۔ عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو

میں نے پوچھا عورت عورت کی امامت کر سکتی ہے فرمایا اگر وہ سب عورتیں ہی ہوں تو نافلہ میں کر سکتی ہے نماز واجب میں نہیں۔ انکے آگے کھڑی نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو۔

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یؤم النساء لیس معھن رجل فی الفریضۃ قال نعم وان کان معھن صبی فلیقم الی جانبہ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نماز فریضہ میں مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے اور اگر ان کے ساتھ کوئی لڑکا ہو تو وہ امام کی برابر کھڑا ہو۔

باب ۵۱

احکام جماعت

۱ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الصلوٰۃ خلف الامام اقرء خلفہ فقال اما الصلوٰۃ التی لا یجھر فیھا بالقراءۃ فان ذلک جعل الیہ فلا تقرء خلفہ واما الصلوٰۃ التی یجھر فیھا فانما امر بالجھر لینصت من خلفہ فان سمعت فانصت وان لم تسمع فاقرء (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نماز امام کے ساتھ ہو اس میں قرأت کی جائے یا نہیں فرمایا جس نماز میں جہر نہیں اس میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو اور جن میں جہر ہے ان میں جہر کرے اگر سنائی نہ دے۔ اگر قرأت امام سن رہے ہو تو خاموش رہو اور اگر نہیں سنتے تو قرأت کرو۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا صلیت خلف امام تاتم بہ فلا تقرء خلفہ سمعت قراءتہ او لم تسمع الا ان یکون صلوٰۃ یجھر فیھا ولم تسمع فاقرء (حسن)

فرمایا حضرت نے جب تم اس امام کے پیچھے پڑھو جس کی اقتدا ہے تو اس کے پیچھے قرأت نہ کرو چاہے اس کی قرأت سنو یا نہ سنو لیکن اگر وہ نماز جہر ہے اور تم قرأت امام نہیں سنتے تو قرأت کرو۔

۳ - عن زرارہ عن احدھما علیھما السلام قال اذا کنت خلف امام تاتم بہ فانصت وسبح فی نفسک (حسن)

فرمایا دونوں میں سے کسی امام نے جب تم امام کے پیچھے ہو اور اس کی اقتدا ہے تو چپ رہو اور دل ہی دل میں تسبیح کرو۔

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کنت خلف امام تاتم بہ فی صلوٰۃ یجھر فیھا بالقراءۃ فلم تسمع قراءتہ فاقرء انت لنفسک وان کنت تسمع الھمھمۃ فلا تقرء (حسن)

فرمایا حضرت نے جب تم امام کے پیچھے نماز جہریہ پڑھ رہے ہو اور امام کی قرأت نہ سن سکتے ہو تو خود قرأت کرو دل ہی دل میں اور اگر ہمہمہ بھی سنتے ہو تو قرأت نہ کرنا۔

۵ - قال سئلت عن احدھما علیھما السلام عن الامام یضمن صلوٰۃ القوم　قال لا (ضعیف)

دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے پوچھا اس امام کے متعلق جو صرف قرأت کا ضامن ہو دیگر افعال بجا نہ لائے۔ فرمایا یہ درست نہیں۔

۶ - قال ابو جعفر علیہ السلام کان امیر المومنین علیہ السلام یقول من قرأ خلف امام یاتم بہ فمات بعث علی غیر الفطرۃ (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو ایسے امام کے پیچھے جس کی وہ اقتدا کرتا ہے قرأت کرے گا وہ روز قیامت غیر فطری طور پر مبعوث ہوگا

باب ۵۲

پیشنماز کا طاہر یا قبلہ رخ نہ ہونا

۱۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل امّ قوماً وھو علیٰ غیر طھر فاعلمھم بعد ما صلّوا فقال یعید ھو ولا یعیدون (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا جو ناپاکی کی حالت میں امامت کرے اور بعد نماز ان کو بتلائے فرمایا امام اعادہ نماز کرے گا ماموم نہیں۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الاعمیٰ یؤمّ القوم وھو علیٰ غیر القبلۃ قال یعید ولا یعیدون فانھم قد تحرّوا (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس نابینا کے متعلق جو قبلہ رخ نہ ہو کر لوگوں کی امامت کرے فرمایا وہ نماز کا اعادہ کرے دوسرے نہیں کیونکہ وہ اس سے آنا دہی

۳۔ سالت احدھما علیھما السلام عن رجل صلّیٰ بقوم رکعتین فاخبرھم انہ لم یکن علیٰ وضوء قال یتم القوم صلوٰتھم فانہ لیس علی الامام ضمان (ضعیف)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے دو رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھیں اس کے بعد ان کو بتا دیا کہ وہ باوضو نہ تھا فرمایا لوگوں کو چاہیے اپنی نمازوں کو بغیر امام کے تمام کریں کیونکہ اب امام پر ذمہ داری نہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوم خرجوا من خراسان او بعض الجبال وکان یؤمّھم رجل فلما صاروا الی الکوفۃ علموا انہ یھودی قال لا یعیدون (حسن)

پوچھا گیا ان لوگوں کے متعلق جو خراسان یا کوہستانی علاقہ سے آئے ہوں اور انکی امامت ایک ایسا شخص کرے جس کے متعلق کوفہ جا کر معلوم ہو کہ وہ یہودی تھا فرمایا وہ اعادہ نماز نہ کریں گے۔

باب ۵۳

ایک شخص تنہا پڑھتا ہے پھر شریک جماعت ہوتا ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یصلّی الصلوٰۃ وحدہ ثم یجد جماعۃ قال یصلّی معھم ویجعلھا الفریضۃ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کے بارے میں جو تنہا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہونے لگے تو لوگوں کے ساتھ نماز فریضہ پڑھے یعنی کوئی قضا نماز

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اصلّی ثم ادخل المسجد

میں نے کہا میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں آیا

فیقام الصلوٰۃ وقد صلیت قال صلّ معھم یختار اللہ احبھما الیہ (ضعیف)

وہاں اقامت ہوئی درانحالیکہ میں نماز پڑھ چکا ہوں فرمایا ان کے ساتھ (نماز فریضہ) پڑھ لو دونوں میں جو خدا کو زیادہ محبوب ہوگی اسے انتخاب کرلے گا

۳۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل دخل المسجد فافتتح الصلوٰۃ فبینما ھو قائم یصلّی اذا اذّن المؤذن واقام الصلوٰۃ قال فلیصلّ رکعتین ثم لیستانف الصلوٰۃ مع الامام ولتکن الرکعتان تطوعاً (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو نماز شروع کرے پس جبکہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو موذن اذان دے اور اقامت کہے تو کیا ہو فرمایا وہ دو رکعتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے یہ دو رکعتیں سنت شمار ہونگی۔

۴۔ قال قلت لابی الحسن علیہ السلام جعلت فداک یحضر صلوٰۃ الظھر فلا نقدر ان ننزل فی الوقت حتی ینزلوا وننزل معھم فنصلّی ثم یقیمون فیسرعون فنقوم فنصلّی العصر ونریھم کانا نرکع ثم ینزلون للعصر فیقدمونا فنصلّی بھم فقال صلّ بھم لا صلّی اللہ علیھم (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں نماز ظہر کا وقت جب آتا ہے تو ہم اس پر قادر نہیں ہوسکتے کہ اول وقت نماز پڑھیں یہانتک کہ وہ لوگ مسجد میں آجاتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں پھر وہ چلے جاتے ہیں اور جلدی سے آجاتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوتے ہیں اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہیں گویا ہم نماز پڑھ رہے ہیں پھر وہ نماز عصر پڑھنے لگتے ہیں اور ہمیں نماز میں شامل کرتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ مجبوراً نماز پڑھتے ہیں فرمایا پڑھ لیا کرو خدا انکے اوپر رحمت نازل نہ کرے۔

۵۔ قال کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام انی احضر المساجد مع جیرانی وغیرھم فیامرونی بالصلوٰۃ بھم وقد صلیت قبل ان اتیھم وربما صلّی خلفی من یقتدی بصلوٰتی والمستضعف والجاھل واکرہ ان اتقدم وقد صلیت لحال من یصلی بصلوٰتی ممن سمیت لک فمرنی فی ذلک بامرک انتھی الیہ واعمل بہ انشاء اللہ فکتب صلّ بھم (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ میں مساجد میں جاتا ہوں تو ساتھ ہوتے ہیں میرے پڑوسی وغیرہ وہ مجھ سے نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اور میں ان کے ساتھ آنے سے پہلے نماز پڑھ چکا ہوں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ضعیف الایمان اور جاہل لوگ میری اقتدا میں نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ میں ان کا امام بننے کو برا جانتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں انکے ساتھ جو میری سی نماز پڑھیں اب فرمایئے میرے متعلق کیا حکم ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں انشاء اللہ حضرت نے لکھا (از روئے تقیہ) ان کے ساتھ نماز پڑھ لی۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من صلّی معھم فی الصف الاوّل کان کمن صلّی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ (حسن)

فرمایا صادق آل محمد نے جو صف اول میں جماعت کے نماز پڑھے ایسا ہے جیسے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

۷۔ قال سالتہ عن رجل کان یصلی فخرج الامام وقد صلی الرجل رکعۃ من صلوٰۃ فریضۃ فقال ان کان اماماً عدلاً فلیصل اخری وینصرف ویجعلھما تطوعاً ولیدخل مع الامام فی صلوٰتہ کما ھو وان لم یکن امام عدل فلیبن علی صلوٰتہ کما ھو ویصلی رکعۃ اخری معہ ویجلس قدر ما یقول اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یتم صلوٰتہ معہ علی ما استطاع فان التقیۃ واسعۃ ولیس شیء من التقیۃ الا وصاحبھا ماجور علیھا انشاء اللہ (موثق)

میں نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو نماز پڑھ رہا ہو اور امام آجائے اور اس شخص نے ابھی ایک رکعت نماز فریضہ پڑھی ہو۔ فرمایا اگر امام عادل ہے تو دوسری رکعت پڑھ کر اس کو نافلہ قرار دے اور امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے اور اگر امام عادل نہ ہو تو اپنی نماز جیسی پڑھ رہا تھا پڑھے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھ جائے جب تک وہ تشہد پڑھے پھر اس کے ساتھ نماز کو تمام کرے جیسے ممکن ہو۔ بے شک تقیہ میں وسعت ہے اور تقیہ کی جو صورت بھی ہو گی اس کے کرنے والے کو انشاء اللہ اس کا اجر ملے گا

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من صلی فی منزلہ ثم اتی مسجداً من مساجدھم فصلی معھم خرج بحسناتھم (مجھول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے اور پھر مخالفین کی کسی مسجد میں جائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور ان کے نوافل میں شریک نہ ہو

باب ۵۴

جو شخص امام کے ساتھ نماز کا کچھ حصہ پائے

۱۔ قال سئلت ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یدرک الرکعۃ الثانیۃ من الصلوٰۃ مع الامام وھی لہ الاولی کیف یصنع اذا جلس الامام قال یتجافی ولا یتمکن من القعود فاذا کانت الثالثۃ للامام وھی لہ الثانیۃ فلیلبث قلیلاً اذا قام الامام بقدر ما یتشھد ثم یلحق بالامام قال وسئلتہ عن الذی یدرک الرکعتین الاخیرتین من الصلوٰۃ کیف یصنع بالقراءۃ فقال اقرا فیھما فانھما لک الاولیان ولا تجعل اول صلوٰتک آخرھا (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا اور اس کی پہلی ہو تو کیا کرے جب امام تشہد کے لیے بیٹھے فرمایا ہاتھ آگے رکھ دے اور پوری طرح نہ بیٹھے اور جب امام کی تیسری ہو اور اس کی دوسری تو جب امام کھڑا ہو تو یہ تھوڑی دیر بیٹھے تا کہ تشہد پڑھ لے پھر امام سے مل جائے۔ پھر میں نے سوال کیا اس کے متعلق جو آخر کی دو رکعتیں پائے تو وہ قرأت کیسے کرے فرمایا ان میں قرأت کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ اس کی پہلی دو رکعتیں ہیں۔ تم اپنی نماز کے اول کو آخر نہ بناؤ

۲ ـ قال قال ابو عبد الله علیہ السلام اذا لم تدرك تکبیرة الرکوع فلا تدخل فی تلك الرکعة (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تم کو رکوع کی تکبیر میں شرکت کا موقع نہ ملے تو پھر اس رکعت میں شامل نہ ہو

۳ ـ قال قلت لابی عبد الله علیہ السلام جعلت فداك یسبقنی الامام بالرکعة فیکون لی واحدة وله اثنتان فاتشهد کلما قعدت فقال نعم فانما التشهد برکة (ضعیف)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں امام کی ایک رکعت ہو چکی ہو جب میں شامل ہوں تو میری پہلی رکعت ہو گی اور امام کی دوسری تو کیا امام کے تشہد کے ساتھ میں بھی بیٹھوں فرمایا ہاں تشہد تو بیٹھنے ہی کا نام ہے

۴ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال اذا سبقك الامام برکعة فادرکت القراءة الاخیرة قرأت فی الثالثة من صلوته وهی ثنتان لك وان لم تدرك معه الا رکعة واحدة قرأت فیها وفی التی تلیها وان سبقك برکعة جلست فی الثانیة لك والثالثة له حتی تعتدل الصفوف قیاماً قال وقال اذا وجدت الامام ساجداً فاثبت مکانك حتی یرفع راسه وان کان قاعداً قعدت وان کان قائماً قمت (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب امام کی ایک رکعت زیادہ ہو اور تم قرأت آخر کو پالو تو تم امام کی تیسری اور اپنی دوسری رکعت میں قرأت کرو اور اگر تم کو جماعت کے ساتھ ایک ہی رکعت ملے تو اس میں قرأت کرو اور اس کے بعد والی رکعت میں اور اگر ایک رکعت پہلے شامل ہوئے ہو تو دوسری میں بیٹھو جو امام کی تیسری ہو گی تاکہ بحالت قیام صفوں میں اعتدال رہے اور اگر امام سجدہ میں ہو تو اپنی جگہ ٹھہرے رہو یہاں تک کہ وہ سجدہ سے سر اٹھائے اگر بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھو اور اگر کھڑا ہو تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ

۵ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال اذا ادرکت الامام قد رکع فکبرت ورکعت قبل ان یرفع راسه فقد ادرکت الرکعة وان رفع الامام راسه قبل ان ترکع فقد فاتتك الرکعة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جب امام رکوع میں ہو تو تم تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ قبل اس کے کہ امام رکوع سے سر اٹھائے اس صورت میں تمہاری رکعت پوری ہو جائے گی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو تمہاری یہ رکعت گئی

۶ ـ قال ابو عبد الله علیہ السلام فی الرجل اذا ادرك الامام وهو راکع فکبر وهو مقیم صلبه ثم رکع قبل ان یرفع الامام راسه فقد ادرك (مجہول)

فرمایا اگر امام رکوع میں ہو تو تکبیر کہکر رکوع میں جائے قبل امام کے سر اٹھانے کے تو یہ رکعت اس کو مل گئی

ـ قال سئلت ابا عبد الله علیہ السلام عن الرجل فی المسجد وهم فی الصلوة وقد سبقه الامام برکعة او اکثر فیعتل الامام فیاخذ بیده ویکون ادنی القوم الیه فیقدمه فقال یتم صلوة القوم ثم یجلس

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو مسجد میں آئے اور لوگ نماز میں ہوں اور امام نے ایک رکعت یا زیادہ پڑھ لی ہو اور امام کو رکوع میں وجہ ترک نماز کی لاحق ہو اور زیادہ قریب ہونے کی بنا پر امام اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کر دے اسے فرمایا وہ لوگوں کی نماز کو پورا کرے پھر بیٹھ جائے

حتی اذا فرغوا من التشهد اومیٰ الیهم بیده عن الیمین والشمال فکان الذی اومیٰ بیده التسلیم وانقضاء صلاتهم واتم هو ما کان فاته او بقی علیه (مجهول)

یہاں تک کہ جب وہ تشہد پڑھ لیں تو داہنی بائیں طرف اپنے ہاتھ سے انکی طرف اشارہ کرے یہ اشارہ ہوگا ان کے سلام پڑھنے اور نماز ختم کرنے کا پھر جو اس کی نماز میں کمی رہ گئی ہو اسے پورا کرلے ۔

۸ ـ قال قلت لابی جعفر علیه السلام رجل دخل مع قوم فی صلاتهم وهو لا ینویها صلوٰة واحدث امامهم فاخذ بذلک الرجل فقدمه فصلی بهم ایجزیهم صلاتهم بصلاته وهو لا ینویها صلوٰة فقال لا ینبغی الرجل ان یدخل مع قوم فی صلاتهم وهو لا ینویها صلوٰة بل ینبغی له ان ینویها صلوٰة فان کان قد صلی فان له صلوٰة اخریٰ والا فلا یدخل معهم قد یجزی عن القوم صلاتهم وان لم ینوها (حسن)

میں نے حضرت سے پوچھا ایک شخص شریک جماعت ہوا اس نے نماز کی نیت نہیں کی پس امام کو کوئی حدث لاحق ہوا اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھایا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی آیا یہ انکی اور اسکی نماز کے لئے کافی ہوگا درانحالیکہ اس نے نماز کی نیت نہ کی ہو حضرت نے فرمایا اس کو بغیر نماز کی نیت کے جماعت میں شامل ہونا نہ چاہئے اسکو نیت کر لینی چاہیے اگر اس نے وہ نماز پڑھ لی ہے تو یہ اسکی دوسری نماز ہوگی ورنہ وہ جماعت میں شامل نہ ہو۔ اگر بے نیت اس نے نماز پڑھائی تو ماموین کی نماز درست ہو جائے گی ۔

۹ ـ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل امّ قوماً فصلی بهم رکعة ثم مات قال یقدمون رجلاً آخر ویعتدون بالرکعة ویطرحون المیت خلفهم ویغتسل من مسه (حسن)

میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ایک قوم کا امام ہو اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد مر جائے فرمایا کسی اور کو آگے بڑھا دیں اور اس رکعت کو شمار میں لیں اور میت کو پیچھے رکھیں اور جس نے چھوا ہو وہ غسل کرے

۱۰ ـ عن ابی جعفر علیه السلام ای شیء یقول هولاء فی الرجل الذی یفوته مع الامام رکعتان قلت یقولون یقرأ فیهما بالحمد وسورة فقال هذا یقلب صلوٰته یجعل اولها آخرها قلت کیف یصنع قال یقرأ فاتحة الکتاب فی کل رکعة (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا کہتے ہیں یہ لوگ اس شخص کے بارہ میں جو دو رکعت کے بعد جماعت میں شریک ہو یہ لوگ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں حمد و سورہ دونوں پڑھے فرمایا اس سے تو انکی نماز الٹ جائے گی اول نماز آخر نماز بن جائے گا میں نے کہا پھر کیا کرے فرمایا دونوں رکعتوں میں صرف سورۂ حمد پڑھے

۱۲ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت اجیٔ الی الامام وقد سبقنی برکعة فی الفجر فلما سلم وقع فی قلبی انی اتممت فلم ازل اذکر الله حتی طلعت الشمس فلما طلعت نهضت فذکرت ان الامام کان سبقنی برکعة

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا اگر میں جماعت میں ایسے وقت شریک ہوں کہ امام نے ایک رکعت پڑھ لی ہو صبح کی نماز میں اور جب امام نے سلام پڑھا تو میرے دل میں آیا کہ میں نے پوری نماز پڑھ لی پھر میں طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرتا رہا سورج نکلنے پر یاد آیا کہ امام ایک رکعت پڑھ چکا تھا

فقال ان كنت في مقامك فاتم بركعة وان كنت قد انصرفت فعليك الاعادة (موثق)

فرمایا اگر تم اپنے مقام پر ہو تو ایک رکعت پوری کرو اور اگر جگہ سے ہٹ گئے ہو تو نماز کا اعادہ کرو

۱۲ - قال سألته عن رجل صلى مع قوم وهو يرى انها الاولى وكانت العصر قال فليجعلها الاولى وليصل العصر (موثق) وفي حديث آخر فان علم انهم في صلوة العصر ولم يكن صلى الاولى فلا يدخل معهم

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز عصر میں یہ سمجھ کر شریک ہو کہ یہ پہلی رکعت ہے فرمایا وہ اسے پہلی ہی قرار دے کر اسی کا تمام کرے اور ایک دوسری حدیث میں ہے اگر یہ جانتے کہ وہ نماز عصر پڑھ رہے ہیں اور اس نے پہلی نہیں پڑھی تو ان کے ساتھ شریک جماعت نہ ہو۔

۱۳ - قال سئلت احدهما صلوات الله عليهما عن امام ام قوما فذكر انه لم يكن على وضوء فانصرف واخذ بيد رجل وادخله وقدمه ولم يعلم الذي قدم ما صلى القوم قال يصلي بهم فان اخطأ سبح القوم به وبنى على صلوة الذي كان قبله (ضعيف)

میں نے دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے پوچھا کہ ایک شخص نے لوگوں کی امامت کی اثنائے نماز میں اسے یاد آیا کہ بے وضو ہے پس اس نے پلٹ کر جماعت میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا لیکن جسے بڑھایا ہے وہ نہیں جانتا کہ یہ لوگ کونسی نماز پڑھ رہے ہیں یا کونسی رکعت ہے حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ نماز پڑھے اگر اس سے بھول چوک ہو جائے تو قوم سبحان اللہ کہے اور اپنی نماز کی بنیاد اسی پر رکھے جو پہلے امام کے ساتھ تھی۔

۱۴ - قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الذي يرفع راسه قبل الامام يعود فيركع اذا ابطأ الامام ان يرفع راسه قال لا (حسن)

پوچھا ایک شخص نے رکوع میں امام سے پہلے سر اٹھا لیا بھول کر گیا تو اگر امام تاخیر کرے تو یہ سر اٹھالے فرمایا نہیں

باب ۵۵

کسی کا صفوف جماعت کی طرف چلنا

۱ - قال رأيت ابا عبد الله عليه السلام دخل المسجد الحرام في صلوة العصر فلما كان دون الصفوف ركعوا فركع وحده وسجد سجدتين ثم قام فمضى حتى لحق الصفوف (صحيح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ مسجد الحرام میں داخل ہوئے جب صفوں کے قریب پہنچے تو وہ لوگ رکوع میں گئے۔ حضرت نے رکوع کیا اور دو سجدے پھر کھڑے ہوئے اور چل کر صفوں سے جا ملے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اس حدیث کے متعلق مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجمل ہے اس میں یہ صراحت نہیں کی گئی کہ قبل اکمال نماز عصر مغرب سے لاحق ہوئے یا بعد ختم نماز عصر۔ اول اظہر ہے

۲۔ قال قلت له الرجل يتأخر وهو في الصلوة قال لا قال فيتقدم قال نعم ما شاء الى القبلة (مجهول)

میں نے کہا ایک آدمی صف میں مشغول نماز ہے پیچھے ہٹ سکتا ہے فرمایا نہیں اسے اگلی صف میں بڑھ کر شامل ہونا چاہیے قبلہ رخ رہ کر

۳۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي الصلوة فلا يجد في الصف مقاماً أيقوم وحده حتى يفرغ من صلوته قال نعم لا بأس ان يقوم بحذاء الامام (موثق)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص شریک جماعت ہونے کے لئے آیا لیکن کسی صف میں اسے جگہ نہیں ملتی تو کیا وہ آخر میں اکیلا کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن امام کے مقابل کھڑا ہو۔

۴۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال ان صلى قوم وبينهم وبين الامام ما لا يتخطى فليس ذلك الامام لهم بامام وأي صف كان اهله يصلون بصلوة امام وبينهم وبين الصف الذي يتقدمهم قدر ما لا يتخطى فليس تلك لهم بصلوة فان كان بينهم سترة او جدار فليست تلك لهم بصلوة الا من كان من حيال الباب قال وقال هذه المقاصير لم تكن في زمان احد من الناس وانما احدثها الجبارون ليست لمن خلفها مقتدياً بصلوة من فيها صلوة قال وقال ابو جعفر عليه السلام ينبغي ان تكون الصفوف تامة متواصلة بعضها الى بعض لا يكون بين صفين ما لا يتخطى يكون قدر ذلك مسقط جسد الانسان (ح ن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اگر ایک جماعت میں اس طرح صف بندی کرائی گئی کہ ان کے اور امام کے درمیان ایک قدم کی جگہ نہ ہو تو امام کی نماز ان کے لئے نہ ہوگی وہ کیا صف ہوگی جب مصلیوں اور امام کے درمیان بقدر ایک قدم کے بھی جگہ نہ ہو ان کی یہ نماز نہ ہوگی اور اگر پردہ یا دیوار بیچ میں ہو تو ان کی نماز نہ ہوگی سوائے اس کے جو دروازہ کے سامنے ہو۔ پھر فرمایا یہ کوٹھریاں لوگوں سے نہ ہوا کرتی تھیں لیکن یہ جبر پسند ظالموں نے پیدا کیں جو ان کے پیچھے پڑھے وہ ان کی اقتدا نہ کرکے پڑھے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا نماز میں چاہیے کہ صفیں پوری ہوں ملی ہوئی ہوں ایک دوسرے سے اور ان کے درمیان فاصلہ ہو اتنا کہ جسم انسان اس میں سما سکے

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا دخلت المسجد والامام راكع فظننت انك ان مشيت اليه رفع رأسه من قبل ان تدركه فكبر واركع فاذا رفع رأسه فاسجد مكانك فان قام فالحق بالصف وان جلس فاجلس مكانك فاذا قام فالحق بالصف (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام کو رکوع میں پاؤ اور خیال ہو کہ اگر اس کے قریب کی صف تک جاؤ گے تو وہ رکوع سے سر اٹھائے گا تو تکبیر کہہ کر رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو سجدہ میں جاؤ اپنی جگہ پر پھر جب امام کھڑا ہو تو صف سے مل جاؤ اور اگر وہ بیٹھے تو اپنی جگہ بیٹھ جاؤ اور اگر کھڑا ہو تو صف سے مل جاؤ

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا ارى الصفوف بين الاساطين (ح ق)

فرمایا حضرت نے ستونوں کے درمیان صف بندی نہ ہو۔

۷ - عنه عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل يدرك الامام وهو قاعد يتشهد وليس خلفه الا رجل واحد عن يمينه قال لا يتقدم الامام ولا يتأخر الرجل ولكن يقعد الذي يدخل معه خلف الامام فاذا سلم الامام قام الرجل واتم الصلوٰة

میں نے پوچھا اگر ایک شخص دیکھے کہ امام بیٹھ گیا ہے اور تشہد پڑھ رہا ہے اور اس کے داہنی طرف صرف ایک ہی ماموم ہے فرمایا نہ تو امام تقدم کرے اور نہ یہ تاخیر کرے یہ آنے والا امام کے پیچھے بیٹھ جائے اور جب امام سلام پڑھے تو یہ کھڑے ہوکر اپنی نماز تمام کرے ۔

۸ - رايت ابا عبد الله يصلي بقوم وهو الى زاوية في بيته بقرب الحائط وكلهم عن يمينه وليس على يساره احد (مرفوع)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر کے ایک گوشہ میں دیوار کے قریب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور سب آپ کے داہنی طرف ہیں بائیں طرف کوئی نہیں۔

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل يصلي بقوم وهم في موضع اسفل من موضعه الذي يصلي فيه فقال ان كان الامام على شبه الدكان او على موضع ارفع من موضعهم لم تجز صلاتهم وان كان ارفع منهم بقدر اصبع او اكثر او اقل اذا كان الارتفاع ببطن مسيل فان كان الارض مبسوطة وكان في موضع منها ارتفاع فقام الامام في الموضع المرتفع وقام من خلفه اسفل منه والارض مبسوطة الا انهم في موضع منحدر قال لا بأس قال وسئل فان قام الامام اسفل من موضع من يصلي خلفه قال لا بأس وقال ان كان رجل فوق بيت او غير ذلك دكانا كان او غيره وكان الامام يصلي على الارض اسفل منه جاز للرجل ان يصلي ويقتدي بصلوته وان كان ارفع منه بشيء كثير (موثق)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو کچھ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ ایسی جگہ ہوں جو امام کی جگہ سے نیچی ہو فرمایا اگر امام کا مقام ان سے زیادہ بلند ہوگا تو انکی نماز صحیح نہ ہوگی اگرچہ ان سے بلند بقدر انگشت یا اس سے زیادہ یا کم ہو اگر یہ بلندی پانی بہنے کی جگہ ہو پس اگر زمین کشادہ ہے یا ایک جگہ اس سے بلند ہے اور امام اس جگہ کھڑا ہو جو بلند ہے اور لوگ اس سے نیچی ہموار جگہ میں ہیں مگر وہ زمین ڈھالو ہو تو مضائقہ نہیں اور حضرت سے سوال کیا گیا اگر امام ماموین سے نیچی جگہ میں ہو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اور فرمایا اگر کوئی مکان کی چھت پر ہو یا دکان وغیرہ کے اوپر ہو اور امام نیچی جگہ میں ہو تو جائز ہے اسکے پیچھے نماز پڑھنا اور نماز میں اسکی اقتدا کرنا اگرچہ وہ اس سے تھوڑا ہی سا بلند ہو

۱۰ - سئل عن رجل صلى الى جانب رجل فقام عن يساره وهو لا يعلم ثم علم وهو في صلوته كيف يصنع قال يحوله عن يمينه (مرسل)

پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور واقف مسئلہ نہ ہو اور نماز پڑھ رہا ہو تو کیا ہو فرمایا امام اسے داہنی طرف کرلے

باب ۵۶

نماز کعبہ میں اس کی چھت پر اور یہود و نصاریٰ کے معبدوں میں

اور وہ مقامات جہاں نماز مکروہ ہے

۱۔ سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی البیع والکنائس فقال رش وصلّ قال وسئلتہ عن بیوت المجوس فقال رشّها وصلّ (صحیح)

۲۔ قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی اعطان الابل فقال ان تخوفت الضیعۃ علی متاعک فاکنسہ وانضحہ ولا باس فی الصلوٰۃ فی مرابض الغنم (صحیح)

۳۔ قال لا تصلّ علی مرابط الخیل والبغال والحمیر (موثق)

۴۔ سئل ابا عبداللہ علیہ السلام عن المسجد ینز حائط قبلتہ من بالوعۃ یبال فیہا فقال ان کان نزّہ من البالوعۃ فلا تصلّ فیہ وان کان نزّہ من غیر البالوعۃ فلا باس بہ (ضعیف)

میں نے پوچھا یہودیوں اور نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا پانی سے دھو کر نماز پڑھو۔ میں نے پوچھا اور ان کے گھروں میں فرمایا اس جگہ کو دھو دو اور نماز پڑھو

میں نے پوچھا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لی جائے فرمایا اگر سامان کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو جھاڑو دے کر وہ جگہ صاف کر دو اور بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں

فرمایا نماز مت پڑھو جہاں گھوڑے گدھے اور خچر بندھتے ہیں

پوچھا اس مسجد کے متعلق جس کی قبلہ والی دیوار میں اس بدرو کا پانی جذب ہو کر نکلے جس میں پیشاب کرتے ہیں فرمایا اگر بدرو کا پانی ہے تو اس میں نماز نہ پڑھو اور اگر دوسری جگہ کا نہیں تو پڑھو

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن الصلوٰۃ فی مرابض الغنم فقال صلّ فیہا ولا تصلّ فی اعطان الابل الا ان تخاف علی متاعک الضیعۃ فاکنسہ ورشّہ بالماء وصلّ فیہ وسالتہ عن الصلوٰۃ فی ظہر الطریق فقال لا باس ان تصلّی فی الظواہر التی بین الجوادّ فاما علی الجوادّ فلا تصلّ فیہا قال وکرہ الصلوٰۃ فی السبخۃ الا ان یکون مکاناً لیّناً تقع علیہ الجبہۃ مستویۃ قال وسئلتہ عن الصلوٰۃ فی البیعۃ فقال اذا استقبلت القبلۃ فلا باس بہ قال ورایتہ فی المنازل التی فی طریق مکۃ یرش احیاناً موضع جبہتہ ثم یسجد علیہ رطباً کما ہو وربما لم یرش الذی یری انہ رطب قال وسئلتہ عن الرجل یخوض الماء فتدرکہ الصلوٰۃ فقال ان کان فی حرب فانہ یجزیہ الایماء

میں نے سوال کیا کہ بکریوں کے بارہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں لیکن اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہیں مگر جب سامان لٹ جانے کا خوف ہو تو وہاں جھاڑو دے کر صاف کر دو اور پانی اس پر خوب ڈالو پھر نماز پڑھو میں نے پوچھا بیچ راستہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا جو جگہ گزرگاہ ہے اس پر نماز نہ پڑھو اور کھاری جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر ایسی صورت میں کہ کوئی ایسی نرم جگہ ہو کہ اس پر پیشانی برابر آ جائے۔ میں نے پوچھا یہودیوں کے عبادت خانہ کے متعلق فرمایا اگر قبلہ رخ ہو کر پڑھ سکے تو حرج نہیں۔ میں نے حضرت کو راستہ میں مکہ کے بعض منزلوں پر سجدہ کی جگہ (غبار دبانے کے لئے) پانی چھڑکتے دیکھا اور جہاں زمین نرم ہوتی تھی وہاں نہیں چھڑکتے تھے میں نے پوچھا اگر کوئی دریا میں غوطہ زن ہو اور نماز کا وقت آ جائے فرمایا اگر جنگ کا وقت ہے تو اشارہ سے نماز پڑھنا کافی ہے

فان کان متاعجلا فلیقم ولا ینخلوا حتی یصلی (حسن)

اور اگر گنجائش ہے تو نماز پڑھ کر دیا میں داخل ہو

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تصل فی بیت فیہ مجوسی ولا باس بان تصلی و فیہ یہودی او نصرانی (ضعیف)

فرمایا حضرت نے جس گھر میں مجوسی (آتش پرست) ہو وہاں نماز نہ پڑھو اور یہودی یا نصرانی کے گھر میں پڑھ لو

۷۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام انا کنا فی البیداء فی آخر اللیل فتوضات واستکت وانا اھم بالصلوٰۃ ثم کانہ دخل قلبی شئی فھل اصلی فی البیداء فی المحمل فقال لا تصل فی البیداء قلت فاین حد البیداء فقال کان جعفر اذا بلغ ذات الجیش جد فی السیر ثم لا یصلی حتی یاتی معرس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قلت فاین ذات الجیش فقال دون الحفیر بثلثۃ امیال (صحیح)

میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا کہ ہم بیداء (نامی خطۂ زمین جہاں سفیانی لشکر اس ارادہ سے جمع ہوا تھا کہ مدینہ پر حملہ کرے اللہ نے اس سرزمین کو دھنس دیا تھا) میں آخر شب داخل ہوئے میں نے نماز کے لئے وضو کیا پھر میرے دل میں کچھ خیال آیا تو کیا میں وہاں محمل میں رہ کر نماز پڑھ سکتا تھا فرمایا بیداء میں نماز نہ پڑھو۔ میں نے کہا بیداء کی حد کہاں تک ہے فرمایا جعفر طیار جب ذات الجیش تک گیا تب نبی کے پڑاؤ کی جگہ نہ آ جائے نماز نہ پڑھو۔ میں نے کہا لشکر کا پھیلاؤ کہاں تک تھا فرمایا حفیر سے تین میل دور

۸۔ قال الرضا علیہ السلام کل طریق یوطا و یتطرق کانت فیہ جادۃ او لم تکن لا ینبغی الصلوٰۃ فیہ قلت فاین اصلی قال یمنۃ و یسرۃ (مجہول)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہر وہ راستہ جس پر چلا جاتا ہے اور اس پر گزرگاہ ہوتی ہے وہاں نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ میں نے کہا پھر کہاں فرمایا داہنے یا بائیں۔

۹۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ تحضر الصلوٰۃ والرجل فی البیداء قال یتنحی عن الجادۃ یمنۃ و یسرۃ و یصلی (مرسل)

میں نے کہا اگر ایک شخص بیداء میں ہو اور وقت نماز آ جائے فرمایا گزرگاہ سے ہٹ کر داہنی یا بائیں طرف پڑھ لے

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال الصلوٰۃ تکرہ فی ثلثۃ مواطن من طریق البیداء وھی ذات الجیش و ذات الصلاصل و ضجنان قال وقال لا باس ان یصلی بین الظواہر و ھی الجواد جواد الطریق و یکرہ ان یصلی فی الجواد (صحیح)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے تین مقامات پر نماز مکروہ ہے بیداء میں کہ وہ گزرگاہ لشکر ہے اور گرم ذات الصلاصل اور ضجنان میں (مکہ کا پہاڑ) اور فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کسی مقام میں اگر وہ گزرگاہ ہو۔ اور مکروہ ہے ان راستوں میں جہاں لوگ آتے جاتے ہوں

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یصلی فی وادی الشقرۃ (مرسل)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے الشقرہ میں نماز نہ پڑھو

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال عشرۃ مواضع لا یصلی فیہا الطین والماء والحمام والقبور

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دس مقام پر نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ کیچڑ میں۔ حمام میں قبرستان میں

و مسان الطریق وقری النمل و معاطن الابل و مجری الماء والسبخ والثلج (مرسل)

سیلاب - چیونٹیوں کے وادی میں یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ - پانی کے بہنے کی جگہ - زمین شور اور برف پر

۱۳ - عنه عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن حد الطین الذی لا یسجد فیه ما هو قال اذا غرق الجبهة ولم تثبت علی الارض وعن الرجل یصلی بین القبور قال لا یجوز ذلک الا ان یجعل بینه وبین القبور اذا صلی عشرة اذرع من بین یدیه و عشرة اذرع من خلفه وعشرة اذرع عن یمینه وعشرة اذرع عن یساره ثم یصلی ان شاء (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا کہ ترمٹی کی وہ کیا حد ہے جس پر سجدہ نہیں ہو سکتا فرمایا جب پیشانی اس کے اندر سما جائے اور زمین پر نہ رہے - پھر پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو قبروں کے درمیان نماز پڑھے فرمایا یہ جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ اس کے اور قبروں کے درمیان چاروں طرف سے دس دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

۱۴ - قال سألت ابا الحسن علیه السلام انی اخرج فی هذا الوجه و ربما لم یکن موضع اصلی فیه من الثلج فقال ان امکنک ان لا تسجد علی الثلج فلا تسجد وان لم یمکنک فسوّه واسجد علیه و فی حدیث آخر اسجد علی ثوبک (موثق)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر نماز کے لئے کوئی جگہ سوائے برف کے نہ ملے فرمایا اگر ممکن ہو دوسری جگہ ملنا تو سجدہ کر لو اور اگر ممکن نہ ہو تو برف کو ہموار کر کے سجدہ کر لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرو

۱۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الرجل یصلی وبین یدیه مصحف مفتوح فی قبلته قال لا قلت فان کان فی غلاف قال نعم وقال لا یصلی الرجل وفی قبلته نار او حدید وعن الرجل یصلی وبین یدیه قندیل معلق وفیه نار الا انه بحیاله قال اذا ارتفع کان اشرّ لا یصلی بحیاله (مجهول)

میں نے کہا ایک شخص نماز پڑھتا ہے درانحالیکہ قرآن قبلہ کی طرف اس کے سامنے کھلا ہوا ہے فرمایا نہیں پڑھنی چاہیے میں نے کہا اگر غلاف میں ہو فرمایا تو پڑھ لے اور یہ بھی فرمایا ایسی حالت میں بھی نہ پڑھے کہ قبلہ کی طرف آگ ہو یا اسلحہ ہو اور میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جس کے سامنے قندیل لٹکی ہوئی ہو اور روشن ہو فرمایا جب تک وہ سامنے ہے نہ پڑھے

۱۶ - عن ابی الحسن علیه السلام قال سألته عن الرجل یصلی والسراج موضوع بین یدیه فی القبلة فقال لا یصلح له ان یستقبل النار وفی روایة ایضاً انه لا بأس به لان الذی یصلی له اقرب الیه من ذلک (مجهول)

میں نے ابی الحسن علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کے سامنے قبلہ کی طرف چراغ جل رہا ہو فرمایا یہ اچھا نہیں کہ اس کے سامنے آگ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ جس کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ قریب ہے

۱۷ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا

اقوم فی الصلوٰۃ فاری قدامی فی القبلۃ العذرۃ فقال تنح عنها ما استطعت ولا تصل علی الجواد (صحیح)

میں اگر ایسی جگہ نماز پڑھوں جہاں منہ کے سامنے ہی پاخانہ ہو فرمایا جہاں تک ممکن ہو اس جگہ سے الگ ہو جاؤ اور گزرگاہوں میں نماز نہ پڑھو

۱۸ - قال لا تصل المکتوبۃ فی الکعبۃ وروی فی حدیث آخر تصلی فی الاربع جوانبها اذا اضطررت الی ذلک (ضعیف)

فرمایا کعبہ میں نماز واجب نہ پڑھو اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر اضطراری کیفیت ہو تو چاروں طرف پڑھو

۱۹ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یصلی علی ابو قبیس مستقبل القبلۃ قال لا باس (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا اگر کوئی کوہ ابو قبیس پر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے تو فرمایا کیا مضائقہ ہے

۲۰ - سالتہ عن التماثیل فی البیت فقال لا باس اذا کانت عن یمینک وعن شمالک وعن خلفک او تحت رجلیک وان کانت فی القبلۃ فالق علیها ثوبا (ضعیف)

میں نے ان مورتیوں کے متعلق پوچھا جو گھر کے اندر ہوں وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر داہنی طرف ہوں یا بائیں طرف یا پیچھے یا قدموں کے نیچے اور قبلہ کی طرف ہوں تو پردہ ڈال دو

۲۱ - عن الرضا علیہ السلام فی الذی تدرکہ الصلوٰۃ وھو فوق الکعبۃ قال ان قام لم یکن لہ قبلۃ ولکن یستلقی علی قفاہ ویفتح عینیہ الی السماء ویعقد القبلۃ التی فی السماء البیت المعمور ویقرأ فاذا اراد ان یرکع غمض عینیہ فاذا اراد ان یرفع راسہ من الرکوع فتح عینیہ والسجود علی نحو ذلک (صحیح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام جو کعبہ کی چھت پر ہو اور نماز کا وقت آجائے تو اس کا قبلہ نہیں وہ چت لیٹ جائے اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف کھولے اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کے لیے جو بیت المعمور کے نام سے آسمان پر ہے اور قرأت کرے اور جب رکوع کا ارادہ ہو تو آنکھ سے اشارہ کرے اور رکوع سے سر اٹھائے تو آنکھیں کھولے اسی طرح سجدہ ہوگا -

۲۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی التمثال یکون فی البساط فتقع عینیک علیہ وانت تصلی قال ان کان بعین واحدۃ فلا باس وان کان لہ عینان فلا (حسن)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ان تصویروں کے متعلق جو فرش پر بنی ہوں اور تمہاری نظر بحالت نماز اس پر پڑتی ہو پس اگر اس تصویر کی ایک آنکھ ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر دونوں آنکھیں ہیں تو نماز نہ پڑھی جائے

۲۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی التمثال یکون فی البساط فتقع عینک علیہ وانت تصلی قال ان کان بعین واحدۃ فلا باس وان کان لہ عینان فلا (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر فرش پر تصویر ہو اور نماز میں تمہاری نگاہ اس پر پڑتی ہو تو اگر اس تصویر کی ایک آنکھ ہے تو درست ہے ورنہ اگر دونوں آنکھیں ہیں تو نماز صحیح ہوگی

۲۴ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام البیت یبال فیہ البول او ویبال علیہ اتصلی فی ذلک المکان فقال

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ وہ گھر جس پر پیشاب ہوا یا پیشاب کیا گیا ہو اس پر نماز کی صحت اس وقت ہوگی

ان کان تصیبہ الشمس والریح وکان جافا فلا باس بہ الا ان یتخذ مبالاً (حسن)

جگہ اس پر سورج چمکا ہو اور ہوا چلی ہو اور وہ جگہ سوکھ گئی ہو اور پیشاب کو دھو دیا ہو تو وہاں نماز صحیح ہو گی۔

۲۴ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یصلی فی بیت فیہ خمر او مسکر (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس گھر میں نماز نہ پڑھو جہاں شراب ہو یا کوئی دوسری نشہ لانے والی چیز۔

۲۵ - سئلتہ اباعبداللہ علیہ السلام عن هذه المنازل التی ینزلها الناس فیها ابوال الدواب والسرگین ویدخلها الیهود والنصاریٰ کیف یصلی فیها قال اصل علی ثوبک (ضعیف)

میں نے پوچھا ان منازل کے متعلق جہاں لوگ اترتے ہوں اور چوپائے پیشاب یا خانہ کرتے ہوں اور یہود و نصاریٰ آتے جاتے ہوں فرمایا کپڑا بچھا کر نماز پڑھو

۲۶ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال جبریل علیہ السلام یا رسول اللہ انا لا ندخل بیتا فیہ صورۃ انسان ولا بیتا یبال فیہ ولا بیتا فیہ کلب (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبریل نے رسول اللہ سے کہا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں انسان کی تصویر (مجسمہ) ہو اور نہ اس گھر میں جہاں پیشاب کیا جاتا ہو یا جس میں کتا ہو۔

۲۷ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان جبرئیل اتانی فقال انا معشر الملائکۃ لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا تمثال جسد ولا اناء یبال فیہ (مجہول)

رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا ہم گروہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا انسان کی مورتی ہو اور ایسا ظرف ہو جس میں پیشاب کیا جاتا ہو۔

باب ۵۷

لباس مصلّی

۱ - قال سالتہ عن الرجل یصلی فی قمیص واحد او فی قباء طاق او فی قباء محشو ولیس علیہ ازار فقال اذا کان علیہ قمیص سفیق او قباء لیس بطویل الفرج فلا باس بہ وقال اذا لبس السراویل فلیجعل علیٰ عاتقہ شیئاً ولو حبلاً (حسن)

میں نے پوچھا اس نمازی کے متعلق جس کے پاس ایک ہی قمیص ہو یا ایک قبا ہو کوتاہ اور پاجامہ پاس نہ ہو۔ فرمایا جب صرف ایک قمیص چھیدی بنے ہوئے کپڑے کی ہو اور قبا کے دامن بھی لمبے نہ ہوں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اور جب پاجامہ پہنے تو چاہیے اپنے کندھے پر کوئی شے ڈال لے اگرچہ رسی ہی ہو

۲ - قال رایت اباجعفر علیہ السلام صلی فی ازار واحد لیس بواسع قد عقدہ علی عنقہ فقلت لہ ما تری للرجل یصلی فی قمیص واحد فقال اذا کان کثیفاً

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک تہبند میں نماز پڑھتے دیکھا جو زیادہ لمبی چوڑی نہ تھی آپ نے اسے کندھے سے باندھ لیا تھا میں نے کہا کیا حکم ہے آپ کا اس کے بارہ میں جو ایک قمیص پہنے ہو فرمایا اگر وہ بہت گاڑھی ہی ہوئی ہو

فلا باس به والمرأة تصلي في الدرع والمقنعة اذا كان الدرع كثيفا يعني اذا كان ستيرا قلت رحمك الله الامة تغطي راسها اذا صلت فقال ليس على الامة القناع (صحیح)

تو کوئی مضائقہ نہیں اور عورت پہنے کرتے اور مقنعہ میں جبکہ کرتے کا کپڑا گاڑھا یعنی ساتر بدن ہو میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے کیا نماز کے وقت لونڈی اپنا سر ڈھانپے۔ فرمایا لونڈی کے لئے ضروری نہیں

۳ ۔ قال سئلت اباعبدالله عليه السلام عن رجل امّ قوماً في قميص ليس عليه رداء فقال لا ينبغي الا ان يكون عليه رداء او عمامة يرتدي بها (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو لوگوں کی امامت کرے ایک قمیص میں بغیر ردا کے فرمایا۔ چاہیے کہ وقت امامت اس پر ردا اور عمامہ ہو۔

۴ ۔ عن ابي جعفر عليه السلام انه قال اياك والتحاف الصماء قلت وما التحاف الصماء قال ان يدخل الثوب من تحت جناحك فتجعله على منكب واحد (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے کو بچاؤ لحاف صماء سے میں نے کہا لحاف صماء کیا ہے فرمایا لنگ کو اس طرح باندھنا کہ اس کے بغلوں کے نیچے سے نکال کر ایک کندھے پر گرہ دی جائے

۵ ۔ عن ابي عبدالله عليه السلام في رجل يصلي في سراويل ليس معه غيره قال يجعل التكة على عاتقه (مرفوع)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جو پاجامہ میں نماز پڑھے اور اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ ازاربند کو کندھے پر ڈال لے

۶ ۔ سئل عن الرجل يصلي في ازار مرتديا به قال يجعل على رقبته منديلا او عمامة يرتدي به (ضعیف)

فرمایا نماز کے لئے جس کے پاس صرف پاجامہ ہی تو اسے چاہیے رومال اپنی گردن پر ڈال لے اور عمامہ بطور چادر کے لپیٹے

۷ ۔ عن ابي عبدالله عليه السلام قال لا ينبغي ان تتوشح بازار فوق القميص وانت تصلي ولا تتزر بازار فوق القميص اذا انت صليت فانه من زي الجاهلية (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں چاہیے نماز پڑھنے والے کو کہ تہ بند کا سرا قمیص کے اوپر داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر باندھے اور نہ تہ بند کو قمیص کے اوپر لپیٹے وقت نماز یہ طریقہ جاہلیت کا ہے

۸ ۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال لا باس ان يصلي احدكم في الثوب الواحد وازاره محللة ان دين محمد حنيف (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو مضائقہ نہیں ذرا خیال رکھے اس کی ازار کشادہ ہو چونکہ دین محمد کھرا دین ہے

۹ ۔ سئل عليه السلام عن الرجل يصلي في ثوب واحد متوارا به فقال لا باس اذا رفعه الى الثديين (مرسل)

کسی نے پوچھا ایک شخص ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جو اس کے بدن کو ڈھانپ لے فرمایا اگر چھاتی تک ڈھانپ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰ ۔ عن ابي عبدالله عليه السلام في الرجل

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں ۔

يصلي يدخل يديه تحت ثوبه قال لكان عليه ثوب
آخر ازار او سراويل فلا بأس وان لم يكن فلا يجوز له
ذلك وان ادخل يداً واحدة ولم يدخل الاخرى
فلا بأس (موثق)

جو نماز پڑھتا ہے اور اپنے ہاتھ کپڑے کے نیچے رکھتا ہے اگر
دوسرا تہبند اور پاجامہ ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر نہیں تو اس
کے لئے یہ جائز نہیں اور اگر ایک ہاتھ داخل کرے اور دوسرا
نہیں تو مضائقہ نہیں

۱۱۔ قال ابو عبد الله عليه السلام تصلي المرأة في
ثلاثة اثواب ازار ودرع وخمار ولا يضرها
بان تقنع بالخمار فان لم تجد فثوبين تتزر باحدهما و
تقنع بالاخر قلت فان كان درع وملحفة ليس عليها
مقنعة فقال لا بأس اذا تقنعت بملحفة فان لم تكفها
فلتلبسها طولاً (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عورت تین کپڑوں میں نماز
پڑھے - پاجامہ، کرتا اور اوڑھنی اور اگر اوڑھنی کا مقنعہ بنالے
تو کوئی حرج نہیں اور اگر اوڑھنی نہ ہو تو دو کپڑوں میں سے ایک
کا تہبند بنالے دوسرے کو مقنعہ - میں نے کہا اگر کرتا ہو اور اوپر
کا لباس مقنعہ نہ ہو فرمایا کوئی حرج نہیں اوپر والے لباس کا مقنعہ
بنالے اگر چوڑائی کافی نہ ہو تو طول میں بنائے

۱۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا بأس بان يصلي
الرجل وثوبه على ظهره ومنكبيه فيسبله الى الارض
ولا يلتحف به واخبرني من رآه يفعل ذلك (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی اس طرح نماز
پڑھے کہ کپڑا اسکی پشت اور کندھوں پر ہو اور زمین پر لٹک
رہا ہو اور جسم سے لپٹا نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

۱۳۔ قال سألته عن الرجل يشتمل في صلوته بثوب واحد
قال لا يشتمل بثوب واحد فاما ان يتوشح فيغطي منكبيه
فلا بأس (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے فرمایا
ایسا نہ کرے اور اگر توشح (بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر گرہ دینا)
تو اپنے کندھوں کو ڈھانپ لے۔

۱۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يصلح للمرأة
المسلمة ان تلبس من الخمر والدروع ما لا يواري شيئاً (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان عورت کو زیبا نہیں ایسا
لباس پہننا جس سے اس کا بدن نہ چھپے

۱۵۔ قال سألته عن الرجل يكون في فلاة من الارض
ليس عليه الا ثوب واحد واجنب فيه وليس عنده
ماء كيف يصنع قال يتيمم ويصلي عرياناً قاعداً يومي ايماءً
(موثق)

میں نے سوال کیا کہ ایک شخص جنگل میں ہے اور اس کے پاس
ایک ہی کپڑا ہے اور وہ اس میں جنب ہو جائے اور پانی
موجود نہ ہو تو کیا کرے فرمایا تیمم کر کے برہنہ بیٹھ کر نماز پڑھے
اور اشارہ سے ارکان بجالائے۔

۱۶۔ قلت لابي جعفر عليه السلام رجل خرج من
سفينة عرياناً او سلب ثيابه ولم يجد شيئاً يصلي
فيه فقال يصلي ايماء فان كانت امرأة جعلت يدها على
فرجها وان كان رجلاً وضع يده على سوءته ثم يجلسان
فيوميان ايماءً ولا يسجدان ولا يركعان فيبدو ما خلفهما

میں نے پوچھا ایک شخص کشتی سے برہنہ نکلا یا اس کے کپڑے چھین
لئے گئے اور اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا نہیں جس میں نماز پڑھے
فرمایا اشارہ سے پڑھے اگر عورت ہے تو اپنا ہاتھ اپنی فرج
پر رکھے اور اگر مرد ہے تو اپنے شرمگاہ پر - دونوں بیٹھ جائیں اور
اشارہ سے نماز پڑھیں رکوع و سجود نہ کریں کہ پیچھے کی جگہ ظاہر ہو

یکون صلاتهما ایماء برؤسهما قال وان کان فی ماء او بحر لجی لم یسجد علیه وموضوع عنهما التوجه فیه یومیان فی ذلک ایماء رفعهما توجه ووضعهما (حسن)

انکی نماز سر کے اشارہ سے ہوگی اور اگر پانی میں ہے یا بڑے دریا میں ہے تو ان پر سجدہ نہیں مگر نماز شروع کی توجہ کافی ہے اشارہ ہی سر اٹھانے اور رکھنے

باب ۵۸

کس لباس میں نماز مکروہ ہے

۱۔ سئل زرارہ ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی الثعالب والفنک والسنجاب وغیرہ من الوبر فاخرج کتاباً زعم انه املاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآله ان الصلوٰۃ فی وبر کل شیء حرام اکله فالصلوٰۃ فی وبرہ وشعرہ وجلدہ وبوله وروثه وکل شیء منه فاسد لا تقبل تلک الصلوٰۃ حتی تصلی فی غیرہ مما احل اللہ اکله ثم قال یا زرارہ هذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآله فاحفظ ذلک یا زرارہ فان کان مما یؤکل لحمه فالصلوٰۃ فی وبرہ وبوله وشعرہ وروثه والبانه وکل شیء منه جائز اذا علمت انه ذکی قد ذکاہ الذبح وان کان غیر ذلک مما قد نهیت عن اکله وحرم علیک اکله فالصلوٰۃ فی کل شیء منه فاسد ذکاہ الذبح او لم یذکه (حسن)

زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ لومڑی فنک (ایک لومڑی سے چھوٹا جانور) اور سنجاب (چوہے کی جو بڑا یک جانور جس کی دم گچھے دار ہوتی ہے) وغیرہ کی اون سے بنے ہوئے کپڑے میں نماز کیسی ہے۔ حضرت نے ایک کتاب نکالی جس کے متعلق حضرت کا خیال تھا کہ وہ حضرت رسولخدا کی لکھوائی ہوئی ہے اس میں تھا ہر اس جانور کی اون جس کا گوشت کھانا حرام ہے اس کی اون، بال، جلد، پیشاب پاخانہ اور اس کی ہر شے فاسد ہے اس میں نماز مقبول نہ ہوگی۔ قبول ہوگی جس کا گوشت کھانا اللہ نے حلال کیا ہے ان میں نماز انکی اون، پیشاب، بال، گوبر اور دودھ ہر شے میں درست ہے جبکہ اس کا علم ہو کہ اس کو ذبح کیا گیا ہے اور اگر یہ چیزیں ان جانوروں کی ہوں جن کا گوشت حرام ہے تو ان کی کسی چیز میں نماز نہ ہوگی خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

۲۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی الفرو قال کان علی بن الحسین علیهما السلام رجلاً صرداً لا تدفیه فراء الحجاز لان دباغها بالقرظ فکان یبعث الی العراق فیؤتی مما قبلکم بالفرو فیلبسه فاذا حضرت الصلوٰۃ القاہ والقی القمیص الذی تحته الذی یلیه فکان یسئل عن ذلک فقال ان اهل العراق یستحلون لباس الجلود

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جنگلی گدھے کی کھال میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام سردی زیادہ محسوس کرتے تھے حجاز کی کھال سردی کو نہیں دبا سکتی تھی کیونکہ وہ اسکی دباغت قرظ (درخت کا نام) کی چھال سے کرتے تھے حضرت عراق سے منگا کر پہنتے تھے لیکن نماز کے وقت اسے اتار دیتے تھے اور وہ قمیص بھی جو اس کے نیچے ہوتی اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اہل عراق نے حلال کیا ہے

المیتة ویزعمون ان دباغه ذکاته (حسن)

مردہ کی کھال کو اور ان کا گمان یہ ہے کہ پکنے کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے

۳ - سألت ابا عبد الله علیه السلام و ابا الحسن علیه السلام عن لباس الفراء و الصلوة فیها قال لا تصل فیها الا فیما کان منه ذکیا قال قلت اولیس الذکی مما ذکی بالحدید فقال بلی اذا کان مما یؤکل لحمه قلت و ما یؤکل لحمه من غیر الغنم قال لا بأس بالسنجاب فانه دابة لا تأکل اللحم ولیس هو مما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه و آله اذ نهی عن کل ذی ناب و مخلب (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبداللہ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جنگلی گدھے کی پوستین میں نماز ہو سکتی ہے فرمایا اس میں نماز نہ پڑھو جب تک کہ جانور ذبح نہ ہو۔ میں نے کہا کیا ذبیحہ کے لئے لوہے سے ذبح کرنا ضروری ہے فرمایا ہاں جبکہ اس کا گوشت حلال ہو میں نے کہا بکری کے علاوہ جس کا گوشت کھایا جاتا ہو فرمایا صرف ایک سنجاب ایسا جانور ہے کہ باوجود ماکول اللحم نہ ہونے کے رسول اللہ نے اس کے متعلق منع نہیں فرمایا حالانکہ ہر دانت اور پنجہ والے جانور کی کھال میں نماز کو منع فرمایا ہے

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال یکره الصلوة فی الفراء الا ما صنع فی ارض الحجاز و ما علمت منه ذکاة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جنگلی گدھے کی کھال میں نماز مکروہ ہے سوائے اس کھال کے جس کی دباغت حجاز میں ہو اور تم کو اس کے ذبح ہونے کا علم بھی ہو۔

۵ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام انی ادخل سوق المسلمین اعنی هذا الخلق الذین یدعون الاسلام فاشتری منهم الفراء للتجارة فاقول لصاحبها الیس هی ذکیة فیقول بلی فهل یصلح لی ان ابیعها علی انها ذکیة فقال لا ولکن لا بأس ان تبیعها و تقول قد شرط لی الذی اشتریتها منه انها ذکیة قلت و ما افسد ذلک قال استحلال اهل العراق للمیتة و زعموا ان دباغ جلد المیتة ذکاته ثم لم یرضوا ان یکذبوا فی ذلک الا علی رسول الله صلی الله علیه و آله (مجهول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا اگر میں مسلمانوں کے یعنی ان لوگوں کے جو مدعی اسلام ہیں بازار میں جاؤں اور ان سے بغرض تجارت ایک کھال خریدوں اور فروخت کرنے والے سے پوچھوں کیا یہ ذبیحہ کی کھال نہیں ہے اور وہ کہے ہاں تو کیا یہ کہکر بیچنا میرے لئے درست ہے کہ یہ ذبیحہ کی ہے فرمایا نہیں لیکن کوئی مضائقہ نہیں اگر تم یہ کہکر بیچو کہ بیچنے والے نے مجھے اس شرط سے دی تھی کہ وہ پاک ہے میں نے کہا یہ تو بڑی خراب بات ہے فرمایا اس لئے نہیں کہ عراق والے مردار کی کھال کو دباغت کے بعد پاک جانتے ہیں۔ یہ لوگ اس پر راضی ہو گئے ہیں کہ رسول اللہ پر جھوٹ بولیں۔

۶ - قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک المیتة ینتفع بشیء منها قال لا قلت بلغنا ان رسول الله صلی الله علیه و آله مر بشاة میتة فقال ما کان علی اهل هذه الشاة اذ لم ینتفعوا بلحمها ان ینتفعوا باهابها.

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا مردار کی کسی چیز سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت رسولخدا ایک مردہ بکری کی طرف سے گزرے اور فرمایا اس بکری والوں کو کیا ہوا کہ اگر اس کے گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے تو اس کی کھال سے کیوں نفع نہ

قال تلک شاة لسودة بنت زمعة زوجة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کانت شاة مہزولة لا ینتفع بلحمہا فترکوہا حتی ماتت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما کان علی اہلہا اذ لم ینتفعوا بلحمہا ان ینتفعوا باہابہا ان تزکی۔ (حسن)

کسی نے کہا یہ بکری سودہ بنت زمعہ زوجہ رسول اللہ کی تھی۔ بہت لاغر اس کے گوشت سے فائدہ نہیں حاصل کیا جا سکتا تھا لہٰذا لوگوں نے بے ذبح کئے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضرت رسولخدا نے فرمایا ان بکری والوں کی عقل کہاں گئی اگر گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے تو ذبح کر کے اس کی کھال سے کیوں نہ فائدہ حاصل کیا۔

۷ ۔ قال کتب بعض الاصحاب الی ابی جعفر الثانی علیہ السلام ما تقول فی الفرو یشتری من السوق فقال اذا کان مضمونا فلا باس (ضعیف)

کسی نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا آپ اس کھال کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو بازار سے خریدی گئی ہو فرمایا جبکہ مسلمان سے خریدی گئی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۸ ۔ سئل عن الصلوٰة فی الثعالب فنہی عن الصلوٰة فیہا وفی الثوب الذی یلیہا فلم ادر ای الثوبین الذی یلصق بالوبر او الذی یلصق بالجلد فوقع علیہ السلام بخطہ الذی یلصق بالجلد

کسی نے سوال کیا لومڑی کی کھال میں نماز پڑھنے کا حضرت نے منع کیا اور اس کپڑے میں بھی جو اس سے متصل ہو اور یہ کہ اگر نہ جانے کون سا کپڑا اون سے متصل تھا اور کون جلد سے تو حضرت نے جواب میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا جو کپڑا جلد سے متصل ہو۔

قال وذکر ابو الحسن علیہ السلام انہ سالہ عن ہذہ المسئلة فقال لا تصل فی الثوب الذی فوقہ ولا فی الذی تحتہ (صحیح)

اور اسی مسئلہ کے جواب میں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مت نماز پڑھو اس کپڑے میں جو اس پوستین کے اوپر یا نیچے ہو

۹ ۔ کتب الیہ ابراہیم بن عقبة عندنا جوارب وتکک تعمل من وبر الارانب فہل تجوز الصلوٰة فی وبر الارانب من غیر ضرورة ولا تقیة فکتب علیہ السلام لا تجوز الصلوٰة فیہا (صحیح)

ابو ابراہیم بن عقبہ نے امام کو لکھا کہ ہمارے پاس جرابیں ہیں جو خرگوش کی اون سے بنی گئی ہیں کیا بغیر ضرورت اور تقیہ کے نماز جائز ہے حضرت نے جواب میں لکھا کہ اس میں نماز جائز نہیں

۱۰ ۔ کتبت الی ابی محمد ہل یصلی فی قلنسوة حریر محض او قلنسوة دیباج فکتب علیہ السلام لا تحل الصلوٰة فی حریر محض (ضعیف)

سائل نے پوچھا خالص ریشم یا دیبا کی ٹوپی میں نماز جائز ہے فرمایا حریر محض یا خالص ریشم میں نماز جائز نہیں

۱۱ ۔ عن ابن ابی یعفور قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام اذ دخل علیہ رجل من الخزازین فقال لہ جعلت فداک ما تقول فی الصلوٰة فی الخز فقال لا باس بالصلوٰة فیہ فقال لہ الرجل جعلت فداک انہ میت وہو علاجی

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ خز (ایک پانی کا جانور) والا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا خز کے پوستین میں نماز درست ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر اس میں نماز پڑھی جائے۔ اس شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر وہ مر گیا تو میں پہچانتا ہوں کہ وہ خرابی ہے

و انا علی فیه فقال له ابو عبد الله علیه السلام انا اعرف به
منک فقال له الرجل انه ملاحی ولیس احد اعرف به
منی فتبسم ابو عبد الله علیه السلام ثم قال له تقول
انه دابة تخرج من الماء او تصاد من الماء فتخرج فاذا
فقد الماء مات فقال الرجل صدقت جعلت فداك
هکذا هو قال ابو عبد الله علیه السلام فانک تقول
انه دابة تمشی علی اربع ولیس هو علی حد الحیتان فیکون
ذکاته خروجه من الماء فقال الرجل ای والله هکذا
اقول فقال له ابو عبد الله علیه السلام فان الله تبارک
وتعالی احله وجعل ذکاته موته کما احل الحیتان وجعل
ذکاتها موتها (صحیح)

۱۲ - سالت ابا الحسن الرضا علیه السلام عن الصلوٰة فی
جلود السباع فقال لا تصل فیها قال و سالته عن
یصلی الرجل فی ثوب ابریسم قال لا (مرسل)

۱۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئلته عن
الرجل یکون فی السفر ومعه السکین فی خفه لا یستغنی
عنها او فی سراویله مشدودا والمفتاح یخاف علیه
الضیعة او فی وسط المنطقة فیها حدید قال
لا باس بالسکین والمنطقة للمسافر فی وقت ضرورة
وکذلک المفتاح یخاف علیه او فی النسیان ولا باس
بالسیف وکذلک آلة السلاح فی الحرب و فی غیر ذلک
لا یجوز الصلوٰة فی شیء من الحدید فانه نجس ممسوخ (حسن)

۱۴ - قلت لابی جعفر علیه السلام ما تقول فی الفراء ای
شیء یصلی فیه فقال ای الفراء قلت الفنک والسنجاب والسمور
قال فصل فی الفنک والسنجاب فاما السمور فلا تصل فیه
قلت فالثعالب یصلی فیها قال لا ولکن تلبس بعد الصلوٰة
قلت یصلی فی الثوب الذی یلیه قال لا (ضعیف)

اس سے یہ بات سنکر حضرت نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ اس سے
واقف ہوں اس نے کہا وہ خزابی ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی جاننے
والا نہیں۔ یہ سنکر حضرت مسکرائے اور فرمایا کیا تم یہ کہتے ہو کہ
وہ چوپایہ ہے اور پانی سے نکلا ہے یا پانی سے شکار ہوتا ہے
جب وہ پانی سے باہر نکلتا ہے تو مر جاتا ہے۔ اس نے کہا جیسا
آپ نے فرمایا بالکل درست ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ تم کہتے ہو وہ چوپایہ ہے
اور وہ مچھلی جیسا نہیں پھر بغیر ذبح کئے اسکی کھال میں نماز کیسے ہوگی)
فرمایا اس کا پانی سے نکلنا ہی اس کا ذبح ہونا ہے۔ اس نے کہا
خدا کی قسم میں بھی یہی کہتا ہوں فرمایا اللہ نے اسے حلال کیا ہے
اور اسکی موت اس کا پاک ہونا ہے جیسے مچھلی کو حلال کیا ہے اور اسکی
موت اس کا ذبح ہے

میں نے امام رضا علیہ السلام سے درندوں کی کھال میں نماز پڑھنے
کے متعلق پوچھا فرمایا نماز نہ پڑھو۔ پھر ریشمی لباس میں نماز پڑھنے
کو پوچھا فرمایا نہیں۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو سفر
میں ہو اور اس کے موزہ کے اندر چاقو ہو جس کا رکھنا ضروری ہو
یا اس کی ازار میں بندھا ہوا ہو یا کنجی جس کے ضائع ہونے کا
خوف ہو یا کمر کے پٹکے میں لوہا ہو فرمایا وقت ضرورت چاقو رکھنے
یا پٹکے میں لگا رکھنے میں کوئی حرج نہیں ایسے ہی کنجی جب کھو جانے
کا خوف ہو لڑائی کے موقع پر آلات حرب یا تلوار رکھنے میں کوئی حرج
نہیں لیکن نماز جایز نہیں لوہے کی کسی چیز میں کیونکہ وہ نجس اور
ممسوخ ہے

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا پوستین کے متعلق آپ
کیا فرماتے ہیں کہ ان میں نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ فرمایا کونسی پوستین
میں نے کہا فنک (لومڑی کی برابر ایک جانور) سنجاب (نام جانور)
اور سمور (جانور لومڑی کی برابر) فرمایا فنک و سنجاب کی پوستین میں
پڑھو لو سمور کی پوستین میں نہیں میں نے کہا اور لومڑی کے متعلق کیا حکم ہے؟
فرمایا نہیں ہاں بعد نماز پہن لو میں نے کہا اس سے متصل کپڑے میں پڑھ لوں فرمایا نہیں

۱۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام الرجل اذا اتزر بثوب واحد الی ثندوته صلّی فیه قال وقرأت فی کتاب محمد بن ابراهیم الی ابی الحسن علیه السلام یسأله عن الفنک یصلّی فیه فکتب لا بأس به وکتب یسأله عن جلود الارانب فکتب علیه السلام مکروه وکتب یسأله عن ثوب حشوه قز یصلّی فیه فکتب لا بأس به (ضعیف)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ایک ہی چادر سینہ بند کی ہو اور سینہ تک پہنچے تو اس میں نماز پڑھ لے راوی کہتا ہے میں نے پڑھی وہ تحریر جس میں پوچھا گیا تھا کہ فنک جانور کی کھال میں نماز درست ہے یا نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اور راوی نے سوال کیا خرگوش کی کھال کے متعلق فرمایا مکروہ ہے اور سوال کیا ایسے کپڑے کے متعلق جس کا استر قز کا ہو اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۶۔ قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن الصلٰوة فی السمور والسنجاب والثعلب فقال لا خیر فی ذلک کله ما خلا السنجاب فانه دابة لا تأکل اللحم (صحیح)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا سمور و سنجاب اور لومڑی کے پوستین میں نماز جائز ہے یا نہیں فرمایا سوائے سنجاب اور کسی میں بہتری نہیں کیونکہ وہ گوشت نہیں کھاتا

۱۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کره ان یصلی وعلیه ثوب فیه تماثیل (موثق)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں تصویریں ہوں

۱۸۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له الطیلسان یعمله المجوس اصلی فیه قال الیس یغسل بالماء قلت بلی قال لا بأس قلت الثوب الجدید یعمله الحائک اصلی فیه قال نعم (مجہول)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ طیلسان کپڑا مجوسی بنتے ہیں اس میں نماز درست ہے یا نہیں فرمایا کیا تم پانی سے نہیں دھوتے میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا تو مضائقہ نہیں۔ میں نے پوچھا نیا کپڑا جیسے جلاہے نے بنا ہو میں اس میں نماز پڑھ لوں فرمایا کیا حرج ہے۔

۱۹۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الدراهم السود التی فیها التماثیل ایصلی الرجل وهی معه فقال لا بأس اذا کانت مواراة وفی روایة عبد الرحمن بن حجاج عنه قال قال لا بد للناس من حفظ بضائعهم فان صلی وهی معه فلتکن من خلفه ولا یجعل شیئا منها بینه وبین القبلة (مرسل)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان پیسوں کے متعلق پوچھا جن پر صورت بنی ہوتی ہو اور وہ نماز میں پاس ہوں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر پوشیدہ ہوں

اور ایک روایت میں ہے کہ انسان پر اپنی بضاعت کا محفوظ رکھنا ضروری ہے پس اگر نماز میں وہ (سکے) اس کے پاس ہوں تو پیچھے کی طرف رکھے کوئی شے سامنے قبلہ کی طرف نہ ہو

۲۰۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یصلی فی ثوب المرأة وفی ازارها ویعتم بخمارها قال نعم اذا کانت مأمونة (صحیح)

میں نے حضرت سے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت کے کپڑوں میں نماز پڑھے اس کی ازار پہنے اس کی اوڑھنی کا عمامہ باندھے فرمایا پڑھ سکتا ہے اگر اس کی طہارت کی طرف سے اطمینان ہو۔

۲۱ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صل فی مندیلک الذی تتمندل بہ ولا تصل فی مندیل یتمندل بہ غیرک (مرفوع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مندیل (ازار و مال سر پر لپیٹنے کا) میں نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اس میں نہیں جسے غیر باندھتا ہو

۲۲ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا تصل فیما شف وسف یعنی ثوب الصقیل (مرسل) (۲۳) وروی لا تصل فی ثوب اسود فاما الخف والکساء او العمامۃ فلا باس

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مت نماز پڑھو اس کپڑے میں جس سے جسم نظر آتا ہو ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کالے کپڑے میں نماز نہ پڑھو لیکن اگر موزہ، چادر یا عمامہ ہو تو حرج نہیں

۲۳ ۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام انہ سالہ عن جلود الدارش الذی یتخذ منہ الخفاف قال فقال لا تصل فیہا فانہا تدبغ بخرء الکلاب (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ان سیاہ چمڑوں کے متعلق جن سے چمڑے کے موزے بنائے جاتے ہیں فرمایا ان میں نماز نہ پڑھو ان کی دباغت کتوں کے فضلہ سے ہوتی ہے

۲۵ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الخز الخالص انہ لا باس بہ فاما الذی یخلط فیہ وبر الارانب وغیر ذلک مما یشبہ ھذا فلا تصل فیہ (مرفوع)

فرمایا حضرت نے خز خالص میں مضائقہ نہیں لیکن اگر خرگوش یا اس کی مثل جانور کی اون مخلوط ہو تو نماز نہ پڑھو

۲۶ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ کان یکرہ ان یلبس القمیص المکفوف بالدیباج ویکرہ لباس الحریر ولباس الوشی ویکرہ المیثرۃ الحمراء فانہا میثرۃ الابلیس (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے وہ قمیص پہننا جس میں ریشم کی گوٹ لگی ہوا ور مکروہ ہے ریشمی لباس اور رنگ برنگ کا لباس اور مکروہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ سرخ گوٹ والی گدی جسے اونٹ پر لوگ بطور جھوٹے فرش کے پیروں تلے رکھتے ہیں کیونکہ وہ فرش ابلیس ہے

۲۷ ۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الخفاف عندنا فی السوق نشتریہا فما تری فی الصلوٰۃ فیہا فقال صل فیہا حتی یقال لک انہا میتۃ بعینہ (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا چرمی موزے ہم بازار سے خرید کر کے نماز پڑھ لیں تو نماز صحیح ہو گی فرمایا پڑھو جب تک تم سے یہ نہ کہا جائے کہ یہ مردار کی کھال کا ہے

۲۸ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یکرہ السواد الا فی ثلثۃ الخف والعمامۃ والکساء (مرفوع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سیاہی مکروہ ہے مگر تین جگہ ۔ موزہ ۔ عمامہ ۔ چادر

۲۹ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ اصلی فی القلنسوۃ السوداء فقال لا تصل فیہا فانہا لباس اھل النار (صحیح)

میں نے پوچھا کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے فرمایا مت پڑھو کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے

۳۰ ۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام اعترض السوق فاشتری خفا لا ادری اذکی ھو ام لا قال صل فیہ قلت فالنعل قال مثل ذلک قلت انی اضیق من ھذا قال اترغب عما کان ابو الحسن علیہ السلام یفعلہ (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر میں بازار سے چمڑے کے موزے خریدوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ یہ ذبیحہ کی کھال کے ہیں یا نہیں تو نماز ہو جائے گی فرمایا ہاں میں نے کہا اور جوتا فرمایا یہ بھی اسی طرح ہے میں نے کہا میرا نفس تو گوارا نہیں کرتا فرمایا تم اس سے نفرت کرتے ہو جو ابو الحسن کرتا ہے ۔

۳۱۔ قال سالتہ عن الصلوٰۃ فی جرموق واتیتہ بجرموق فبعثت بہ الیہ فقال یصلی فیہ (صحیح)

میں نے حضرت سے جرموق (ایک چھوٹی قسم کا موزہ چرمی) کے متعلق سوال کیا اور وہ منگا کر حضرت کے پاس معائنہ کو بھیجدیا فرمایا اس میں نماز پڑھ لو

۳۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن رجل صلی وفی کمہ طیر قال ان خاف الذھاب علیہ فلا باس قال وسالتہ عن الخلاخل ھل یصلح للنساء والصبیان لبسھا فقال اذا کانت صماء فلا باس وان کانت لھا صوت فلا (صحیح)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کی نماز کے متعلق جس کی آستین میں چڑیا ہو فرمایا اگر اس کے چلے جانے کا خوف ہو تو پڑھ لے میں نے عورتوں اور لڑکیوں کے پازیب کے متعلق پوچھا فرمایا اگر وہ بے آواز ہیں تو مضائقہ نہیں اور اگر آواز ہے تو نہیں۔

۳۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یصلی الرجل وفی تکتہ مفتاح حدید (مجہول)

فرمایا حضرت نے جس کے کمر بند میں لوہے کی کنجیاں ہوں وہ نماز نہ پڑھے۔

۳۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا یصلی الرجل وفی یدہ خاتم حدید وروی اذا کان المفتاح فی غلاف فلا باس (صحیح)

فرمایا حضرت رسولِ خدا نے نماز نہ پڑھنی چاہیے اسے جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو اور ایک روایت یہ ہے کہ اگر غلاف کے اندر ہو تو مضائقہ نہیں۔

باب ۵۹

ناپاک لباس میں نماز

۱۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل یصلی فی ثوب رجل ایاما ثم ان صاحب الثوب اخبرہ انہ لا یصلی فیہ قال لا یعید شیئا من صلوتہ (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو کسی دوسرے کے کپڑے میں چند دن نماز پڑھے پھر کپڑے والا اسے بتلائے کہ اس میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے تھی۔ فرمایا کسی نماز کا اعادہ نہیں۔

۲۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یصلی وفی ثوبہ عذرۃ من انسان او سنور او کلب یعید صلاتہ فقال ان کان لم یعلم فلا یعید (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو ایسے لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں آدمی، بلی یا کتے کا پاخانہ ہے آیا وہ نماز کا اعادہ کرے فرمایا اگر علم نہ ہو تو اعادہ نہیں

۳۔ عن ابی عبد اللہ او ابی جعفر صلوات اللہ علیہما قال لا تعاد الصلوٰۃ من دم لم تبصرہ غیر دم الحیض فان قلیلہ وکثیرہ فی الثوب ان راٰہ او لم یرہ سواء (ضعیف)

فرمایا حضرت نے اعادہ نماز نہ کیا جائے گا اگر خون کپڑے پر ہو اور نہ جانے کہ کس کا ہے سوائے خونِ حیض کے کہ کم ہو یا زیادہ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اگر کپڑے پر ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔

۴ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام اذا اصاب ثوبک خمر او نبیذ مسکر فاغسلہ ان عرفت موضعہ فان لم تعرف موضعہ فاغسلہ کلہ وان صلیت فیہ فاعد صلوٰتک (مرسل)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے کے لباس پر شراب یا نشیلی نبیذ (جو کہ شراب) ہو تو اس جگہ کو دھو ڈالے اور اگر وہ جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑے کو دھوئے اور اگر اس میں نماز پڑھ لی ہے تو نماز کا اعادہ کرے

۵ - کتب الی الرجل صلوات اللہ علیہ اسالہ عن الثوب یصیبہ الخمر ولحم الخنزیر ایصلی فیہ ام لا فان اصحابنا قد اختلفوا فیہ فقال بعضھم صل فیہ فان اللہ عزوجل انما حرم شربھا وقال بعضھم لا تصل فیہ فکتب علیہ السلام لا تصل فیہ فانہ رجس قال وسالت اباعبداللہ علیہ السلام عن الذی یعیر ثوبہ لمن یعلم انہ یاکل الجری ویشرب الخمر فیردہ ایصلی فیہ قبل ان یغسلہ قال لا یصلی فیہ حتی یغسلہ (ضعیف)

راوی نے لکھا امام محمد تقی یا امام علی نقی میں سے کسی کو کہ ایک ایسے کپڑے میں جس پر شراب لگی ہو یا سور کا گوشت ہو آیا اس میں نماز پڑھے یا نہیں۔ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں پڑھو کیونکہ اللہ نے پینا حرام کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہ پڑھو۔ حضرت نے جواب میں لکھا مت پڑھو وہ پلید گی ہے

اور ایک راوی نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عاریتاً ایک ایسے شخص سے کپڑا لیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ وہ بام مچھلی (جو حرام ہے) کھاتا ہے اور شراب پیتا ہے آیا اس میں قبل دھونے کے نماز پڑھے فرمایا بغیر دھوئے نہ پڑھے

۶ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی رجل صلی فی ثوب فیہ جنابۃ رکعتین ثم علم بہ قال علیہ ان یبتدی الصلوۃ قال وسالتہ عن رجل صلی وفی ثوبہ جنابۃ او دم حتی فرغ من صلوتہ ثم علم قال قد مضت صلوتہ ولا شئی علیہ (صحیح)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ایسے لباس میں نماز پڑھے جس میں جنابت ہو دو رکعت کے بعد اس کا علم ہو فرمایا شروع سے نماز پڑھے اور کسی نے پوچھا اس کے متعلق جس کے لباس میں جنابت اور خون ہو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پتہ چلے فرمایا اس کی نماز ہو گئی اب اس پر کوئی شے نہیں

۷ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ رجل اجنب جنابۃ باللیل فاغتسل فلما اصبح نظر فاذا فی ثوبہ جنابۃ فقال الحمد للہ الذی لم یدع شیئاً الا ولہ حد فان کان حین قام نظر فلم یر شیئاً فلا اعادۃ علیہ وان کان حین قام لم ینظر فعلیہ الاعادۃ (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص رات کو جنب ہوا اس نے غسل کیا صبح کو اس نے اپنے کپڑوں کو دیکھا تو جنابت کا نشان پایا حضرت نے فرمایا حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے کسی چیز کی حد بتلائے بغیر نہیں چھوڑا۔ جب بیدار ہو اور کوئی نشان نہ پائے تو اس پر اعادہ غسل نہیں اور اگر اٹھتے اور نظر ہی نہ کرے تو اس کو اعادہ غسل کرنا ہوگا۔

۸ - سالتہ عن الرجل یری فی ثوب اخیہ دماً وھو یصلی قال لا یوذنہ حتی ینصرف (صحیح)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لباس میں خون دیکھتا ہے درانحالیکہ وہ مشغول نماز ہو فرمایا تم نماز سے پہلے آگاہ نہ کرے

۹ - سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل اصاب ثوبہ جنابۃ قبل ان یصلی ثم صلی فیہ ولم یغسلہ

میں نے پوچھا اس کے لباس پر قبل نماز اثر جنابت ہے پھر وہ اسی نماز پڑھ لیتا ہے اور اس سے دھویا نہیں۔

فعليه ان يعيد ما صلى وان كان لم يعلم به فليس
عليه اعادة وان كان يرى انه اصابه شيء فنظر فلم ير
شيئاً اجزاه ان ينضحه بالماء (حسن)

۱۰- سئل ابو عبد الله عن الرجل يبول فيصيب فخذه
قدر نكتة من بوله فيصلي ويذكر بعد ذلك انه
لم يغسلها قال يغسلها ويعيد صلاته (موثق)

۱۱- عن ابي عبد الله عليه السلام سئلت عن الرجل
يصلي وفي ثوبه عذرة من انسان او سنور او كلب
ايعيد صلاته فقال ان كان لم يعلم فلا يعيد (موثق)

۱۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال اغسل ثوبك
من ابوال ما لا يؤكل لحمه (موثق)

۱۳- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل
يتقيأ في ثوبه يجوز ان يصلي فيه ولا يغسله قال
لا باس به (موثق)

۱۴- قلت لابي الحسن عليه السلام جعلت فداك روى
زرارة عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام في
الخمر يصيب ثوب الرجل انهما قالا لا باس بان يصلي
فيه وانما حرم شربها وروى غير زرارة عن ابي عبد الله
عليه السلام انه قال اذا اصاب ثوبك خمر او نبيذ
يعني المسكر فاغسله ان عرفت موضعه وان لم تعرف
موضعه فاغسله كله وان صليت فيه فاعد صلاتك
فاعلمني ما آخذ به فوقع بخطه عليه السلام خذ بقول
ابي عبد الله عليه السلام (صحيح)

فرمایا اس پر جو نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ لازم ہے اور اگر علم
نہ ہو تو اعادہ کی ضرورت نہیں اور اگر خواب میں دیکھے کہ احتلام
ہوا ہے اور بیدار ہو کر کوئی نشان نہ دیکھے تو احتیاطاً جہاں شبہ
ہو اس جگہ سے کپڑے کو دھو دے

پوچھا حضرت سے کہ ایک شخص پیشاب کرتا ہے بقدر ایک نکتہ
کے اسکی چھینٹ ران پر پڑ جاتی ہے وہ اسی حالت میں نماز پڑھ
لیتا ہے اس کے بعد یاد آتا ہے کہ اس نے دھویا نہیں فرمایا اسے
دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے

پوچھا ایک شخص کے لباس میں انسان، بلی یا کتے کا پاخانہ لگا ہے
اور وہ نماز پڑھ رہا ہے فرمایا اگر لاعلمی ہے تو اعادہ نہ
کرے گا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے کپڑے دھو ڈالو اگر کسی
بھی ایسے جانور کا پیشاب لگ گیا ہو جس کا گوشت نہیں کھایا
جاتا اسے دھونا ضروری ہے

پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو اپنے کپڑوں میں قے کردے آیا
جائز ہے کہ وہ ان کپڑوں کو بے دھوئے نماز پڑھ لے فرمایا کوئی
حرج نہیں

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ زرارہ نے امام محمد باقر اور
جعفر صادق علیہما السلام سے پوچھا کہ اگر شراب کسی کے کپڑے کو
لگ جائے تو کیا کرے ان دونوں نے فرمایا اس لباس میں نماز
پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کا پینا حرام کیا گیا ہے
اور زرارہ کے علاوہ دوسرے راوی نے بیان کیا کہ حضرت
نے بیان فرمایا جب تمہارے لباس پر شراب یا نبیذ نشہ دینے
والی لگ جائے تو اگر جگہ کا علم ہو تو اسے دھو ڈالو اور اگر پتہ نہ
چلے تو کل کپڑا دھو ڈالو اور اگر ایسے لباس میں نماز پڑھ لی ہو تو اعادہ
کرو میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا ان دو حدیثوں میں سے
کس پر عمل کر دوں فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام والی یعنی آخر والی پر

۱۵۔ سئل اباعبد الله علیه السلام عن الفقاع فقال لا تشربه فانه خمر مجهول فاذا اصاب ثوبك فاغسله (حسن)

حضرت سے فقاع (جو کی شراب) کے متعلق پوچھا فرمایا اسے مت پیو وہ بھی ایک قسم کی مجہول شراب ہے اگر تمہارے کپڑے کو لگ جائے تو اسے دھو ڈالو

۱۶۔ قال کتبت الی الرضا علیه السلام انی اعمل اغماد السیوف من جلود الحمر المیتة فتصیب ثیابی فاصلی فیها فکتب علیه السلام الیّ اتخذ ثوباً لصلوتك فكتبت الى ابي جعفر الثاني علیه السلام كنت كتبت الى ابيك عليه السلام بكذا وكذا فصعب عليّ ذلك فصرت اعملها من جلود الحمر الوحشية الذكية فكتب عليه السلام اليّ كل اعمال البر بالصبر يرحمك الله فان كان ما تعمل وحشيا ذكيا فلا باس (صحیح)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ میں تلواروں کے نیام مردار گدھوں کی کھالوں سے بناتا ہوں وہ میرے کپڑوں سے لگ جاتی ہیں انہی کپڑوں سے میں نماز پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت نے جواب میں لکھا نماز کے وقت وہ کپڑے اتار دیا کرو۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو لکھا کہ میں نے آپ کے والد کو ایسا ایسا لکھا تھا انھوں نے جو تحریر فرمایا اس کی تعمیل مجھ پر شاق ہوئی لہٰذا میں نے ذبح کئے ہوئے وحشی گدھوں کی کھالوں سے بنانے شروع کر دیئے۔ حضرت نے لکھا ہر اعمال نیک صبر سے اللہ تم پر رحم کرے اگر تم مذبوح وحشی کی کھال سے بناتے ہو تو مضائقہ نہیں

باب ۷۰

متلثم اور مختضب مصلّی کے متعلق

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له ایصلی الرجل وهو متلثم فقال اما على الارض فلا واما على الدابة فلا باس (مجہول)

میں نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا ڈھاٹا باندھکر نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا زمین پر نہیں ہاں چوپایہ پر مضائقہ نہیں۔

۲۔ سئلت عن اباعبد الله علیه السلام عن الرجل یصلی و علیه خضابه قال لا یصلی وهو علیه ولكن ینزعه اذا اراد ان یصلی قلت ان حناه و خرقته نظیفة فقال لا یصلی وهو علیه والمرأة ایضا لا تصلی وعلیها خضابها (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو خضاب لگائے ہو فرمایا اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ جب نماز کا ارادہ کرے تو اسے کھول دے۔ میں نے کہا اگر مہندی لگائے ہو اور کپڑا باریک ہو فرمایا جب تک مہندی باقی ہے اس کے سر پر نماز نہ پڑھے اور اسی طرح عورت اگر خضاب لگائے ہو تو اس حالت میں نماز نہ پڑھے۔

۳۔ قال كنت عند ابي عبد الله عليه السلام

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا

فدخل علیہ عبد الملک القمی فقال اصلحک اللہ اسجد ویدی فی ثوبی فقال ان شئت قال ثم قال انی واللہ ما من ھذا وشبھہ اخاف علیکم (حسن)

جس وقت عبد الملک القمی داخل ہوا اس نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے میں اس طرح سجدہ کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتا ہے فرمایا تمہاری مرضی پھر فرمایا میں یہ اور ایسی دوسری باتوں کے متعلق تمہیں ڈراتا ہوں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یصلی وھو یومی علی دابتہ قال یکشف موضع السجود (مرسل)

اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو سواری پر اشارہ سے نماز پڑھے فرمایا اپنے سجدہ کا مقام کھلا رکھے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل صلی صلوٰۃ فریضۃ وھو معقص الشعر قال یعید صلوٰتہ (ضعیف)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو نماز واجب اس طرح پڑھے کہ بالوں کا گچھا اس کے ماتھے پر ہو فرمایا نماز کا اعادہ کرے۔

باب ۷۲

بچوں کی نماز اور ان سے مواخذہ کا وقت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابیہ علیہ السلام قال انا نامر صبیاننا بالصلوٰۃ اذا کانوا بنی خمس سنین فمروا صبیانکم بالصلوٰۃ اذا کانوا بنی سبع سنین ونحن نامر صبیاننا بالصوم اذا کانوا بنی سبع سنین بما اطاقوا من صیام الیوم ان کان الی نصف النہار او اکثر من ذلک او اقل فاذا غلبھم العطش والغرث افطروا حتی یتعودوا الصوم ویطیقوہ فمروا صبیانکم اذا کانوا بنی تسع سنین بالصوم ما استطاعوا من صیام الیوم فاذا غلبھم العطش افطروا (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم اپنے لڑکوں کو نماز کا حکم دیتے ہیں جبکہ وہ ۵ سال کے ہوں اور تم حکم دو اپنے لڑکوں کو جب وہ سات سال کے ہوں اور ہم اپنے لڑکوں کو روزہ کا حکم دیتے ہیں جب وہ سات سال کے ہوں جتنی طاقت ہو ہے اتنے ہی وقت تک روزہ رکھتے ہیں نصف دن تک اس سے کم یا زیادہ۔ جب بھوک پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو افطار کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ روزے کے عادی ہو جاتے ہیں پس تم اپنے بچوں کو روزہ کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں جتنی دیر دن میں کھانے پینے کو برداشت کر سکتے کریں جب پیاس غالب ہو افطار کر لیں۔

۲۔ قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یامر الصبیان یجمعون بین المغرب والعشاء ویقول ھو خیر من ان ینامو عنہا (مجہول)

علی بن الحسین علیہما السلام اپنے لڑکوں کو مغرب و عشاء کے درمیان جمع کر کے کہتے تھے یہ بہتر ہے اس سے کہ سو جائیں

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن الصبیان

میں نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق

صفوا فی الصلوٰۃ المکتوبۃ قال لا تؤخروهم عن الصلوٰۃ و فرّقوا بینهم (ضعیف)

جب وہ نماز واجب میں صف باندھیں فرمایا انہیں پیچھے رکھو اور ان کو متفرق کردو

باب ۶۲

نماز مرد پیر و مریض

۱- قلت لابی جعفر علیه السلام اتصلی النوافل وانت قاعد فقال ما اصلیها الا وانا قاعد منذ حملت هذا اللحم و بلغت هذا السن. (حسن)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا کیا آپ نوافل بیٹھ کر پڑھتے ہیں فرمایا میں جب سے اس سن کو پہنچا ہوں میں نے نافلہ نماز بیٹھ کر ہی پڑھی ہے۔

۲- عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له انا نتحدث نقول من صلی وهو جالس من غیر علة کانت صلوٰته رکعتین برکعة و سجدتین بسجدة فقال لیس هو کذلک هی تامة لکم (ضعیف)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا ہم یہ بات چیت کرتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں جو بے سبب بیٹھ کر نماز پڑھے گا اس کی دو رکعت ایک رکعت کی برابر ہوگی اور دو سجدے ایک سجدہ کی برابر فرمایا ایسا نہیں ہے تم بڈھوں کے لئے دو ہی رکعتہ ہونگی۔

۳- انه سأل ابا عبد الله علیه السلام ما حد المریض الذی یصلی قاعداً فقال ان الرجل لیوعك ویحرج ولکنه هو اعلم بنفسه ولکن اذا قوی فلیقم (حسن)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا مریض کے لئے وہ کیا حد ہے جس پر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے فرمایا جب وہ شدت گرما میں ہو۔ حالانکہ وہ اپنے نفس کی حالت کا خود ہی اندازہ کر سکتا ہے۔ (اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو) تو جب طاقت آجائے کھڑے ہو کر پڑھے۔

۴- سالت اباعبد الله علیه السلام عن الرجل والمرأة یذهب بصره فیاتیه الاطباء فیقولون نداویك شهراً او اربعین لیلة مستلقیاً کذلك یصلی فرخص فی ذلك وقال فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس مرد اور عورت کے متعلق جس کی بینائی جاتی رہے اور اطبا اس سے کہیں ہم تیرا علاج چت لٹا کر ایک مہینہ یا چالیس دن کریں گے فرمایا ایسے لوگ اسی حالت میں پڑھیں ان کو اجازت ہے خدا فرماتا ہے جو کوئی بغیر سرکشی اور بغاوت کے اضطراری حالت میں ہو تو اس پر الزام نہیں یعنی وہ گنہگار نہ ہوگا۔

۵- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن المریض اذا لم یستطع القیام والسجود قال یومی برأسه ایماءً

پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس مریض کے متعلق وہ نہ قیام کی طاقت رکھتا ہو نہ سجدہ کی فرمایا اپنے سر سے اشارہ کرے

وان یضع جبهته علی الارض احب الیّ (مرفوع)

اور میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال المریض یومی ایماءً (مرفوع)

فرمایا مریض اشارے سے نماز پڑھے

۷۔ قال سئلت اباجعفر علیہ السلام عن المبطون قال یبنی علی صلوٰته (ضعیف)

میں نے پیٹ کے بیمار کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اپنی نماز جاری رکھے۔

۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت الرجل یصلی وهو قاعد فیقرأ السورة فاذا اراد ان یختمها قام فرکع بآخرها قال صلوٰته صلوٰة القائم (موثق)

میں نے کہا ایک شخص بیٹھکر نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ حمد کے ختم کے قریب کھڑا ہو گیا اور سورہ پڑھکر اس نے رکوع کیا فرمایا اس کی نماز ایسی ہی ہو گی جیسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی

۹۔ سال ابو عبداللہ علیہ السلام عن الرجل یمد احدی رجلیه بین یدیه وهو جالس قال لا باس وقال لا اراه الا قال فی المعتل والمریض وفی حدیث اخر یصلی متربعاً وماد رجلیه کل ذلک واسع (مجہول)

پوچھا اس شخص کے متعلق جو پھیلا دے دونوں پیر اپنے سامنے نماز میں درانحالیکہ وہ بیٹھا ہو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں راوی کہتا ہے حضرت نے ایسا فرمایا ہے کسی صاحب آزار اور مریض کے لئے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر پالتی مار کر پڑھے یا دونوں پاؤں پھیلا کر تو معذور کے لئے ہر صورت میں اجازت ہے

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم قال الصحیح یصلی قائماً وقعوداً المریض یصلی جالساً وعلی جنوبهم الذی یکون اضعف من المریض الذی یصلی جالساً (حسن)

آیہ یذکرون اللہ کے متعلق فرمایا تندرست نماز کھڑے ہو کر بیٹھ کر پڑھے اور مریض بیٹھکر اور پہلوؤں پر وہ پڑھے جو اس مریض سے بھی زیادہ کمزور ہو جو بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہے

۱۱۔ قال سئل عن الاسیر یاسره المشرکون فتحضر الصلوٰة ویمنعه الذی اسره بها قال یومی ایماءً (حسن)

پوچھا ایک شخص کو مشرکوں نے قید کر لیا ہے۔ اور نماز کا وقت آجائے اور قید کرنے والے نماز پڑھنے سے منع کریں فرمایا اشارہ سے پڑھے

۱۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یصلی المریض قاعداً فان لم یقدر صلی مستلقیاً یکبر ثم یقرأ فاذا اراد الرکوع غمض عینیه ثم سبح واذا سبح فتح عینیه فیکون فتح عینیه رفع راسه من الرکوع فاذا اراد ان یسجد غمض عینیه ثم سبح فاذا سبح فتح عینیه فیکون فتح عینیه رفع راسه من السجود ثم یتشهد وینصرف (موثق)

فرمایا حضرت نے مریض بیٹھکر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ نہ سکے چت لیٹ کر پڑھے تکبیر کہکر قراءت کرے جب رکوع کرنا ہو تو آنکھ سے اشارہ کرے پھر تسبیح کرے۔ پھر آنکھیں کھول دے یہ اشارہ ہو گا سجدہ سے سر اٹھانے کا پھر تشہد پڑھکے نماز تمام کرے

۱۳۔ عن ابی عبداللہ قال سئلته عن المریض لا یقدر ان یقوم علی فراشه ویسجد علی الارض قال فقال اذا کان الفراش غلیظاً قدر اجرة او اقل استقام له ان یقوم علیه ویسجد علی الارض وان کان اکثر من ذلک فلا (حسن)

فرمایا اس مریض کے لئے جو فرش پر کھڑے ہو کر زمین پر سجدہ کر سکے کہ اگر فرش کی موٹائی ایک اینٹ یا اس سے کم ہو تو کھڑا ہو جائے اور زمین پر سجدہ کرے ورنہ نہیں

باب ۶۳
بیہوش اور اس مریض کی نماز جس کی قضا ہو جائے

۱۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن المریض لا یقدر علی الصلوٰۃ قال فقال کل ما غلب اللہ علیہ فاللہ اولیٰ بالعذر (ضعیف)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس مریض کے متعلق پوچھا جو نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا جس خدا نے اس پر مرض کو غالب کیا ہے وہ عذر قبول کرے گا

۲۔ سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن المریض یقضی الصلوٰۃ اذا اغمی علیہ فقال لا (مجہول)

میں نے پوچھا اس مریض کے متعلق جس پر غشی طاری ہو جاتی ہو کہ وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے فرمایا نہیں

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن رجل اغمی علیہ ایاما لم یصل ثم افاق ایصلی ما فاتہ قال لا شئی علیہ (صحیح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کسی پر چند روز غشی طاری رہے اور ان دنوں میں وہ نماز نہ پڑھے تو آیا افاقہ کے بعد وہ قضا بجا لائے فرمایا نہیں

۴۔ قال سالتہ عن المریض یغمی علیہ ثم یفیق کیف یقضی صلوٰتہ قال یقضی الصلوٰۃ التی ادرک وقتھا (ضعیف)

میں نے اس مریض کے متعلق پوچھا جس پر غشی طاری ہو پھر افاقہ ہو جائے تو وہ نماز کی قضا بجا لائے فرمایا صرف اسی نماز کی جس کا وقت باقی ہو

۵۔ قال قلت لہ رجل مریض ترک النافلۃ فقال یا محمد لیست بفریضۃ ان قضاھا فھو خیر یفعلہ وان لم یفعل فلا شئی علیہ (حسن)

میں نے کہا ایک شخص بیمار ہے اس نے نماز نافلہ کو ترک کیا تو کیا ہو فرمایا اے محمد بن مسلم اگر نماز نافلہ قضا ہو جائے تو اس کی قضا واجب نہیں اگر پڑھ لے تو بہتر نہ پڑھے تو کچھ نہیں

۶۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل اجتمع علیہ صلوٰۃ السنۃ من مرض قال لا یقضی (صحیح)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس پر حالت مرض میں سنت نمازیں جمع ہو گئی ہوں فرمایا وہ قضا بجا نہ لائے گا

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول فی المغمی علیہ قال ما غلب اللہ علیہ فاللہ اولیٰ بالعذر (حسن)

فرمایا حضرت نے بیہوشی میں جو نمازیں قضا ہو جائیں تو جس اللہ نے بیہوشی کو غالب کیا ہے وہ عذر کا قبول کرنے والا ہے

باب ۲۷

فضیلت روز جمعہ و شب جمعہ

۱۔ سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول ما طلعت الشمس بیوم افضل من یوم الجمعۃ (موثق)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ روز جمعہ سے بہتر کوئی دن نہیں

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا کان یوم الجمعۃ نزل الملائکۃ المقربین معھم قراطیس من فضۃ واقلام من ذھب فیجلسون علی ابواب المسجد علی کراسی من نور فیکتبون الناس علی منازلھم الاول والثانی حتی یخرج الامام فاذا خرج الامام طووا صحفھم و لا یھبطون فی شیء من الایام الا فی یوم الجمعۃ یعنی الملائکۃ المقربین (صحیح)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز جمعہ ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں اور ان کے چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ مسجد کے دروازوں پر نور کی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کے درجات اول اور دوم لکھتے ہیں۔ جب امام مسجد سے باہر آجاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور یہ ملائکہ مقربین جمعہ کے علاوہ اور کسی دن نہیں اترتے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یستحب اذا دخل واذا خرج فی الشتاء ان یکون ذلک فی لیلۃ الجمعۃ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ اختار من کل شیء شیئاً شیئاً فاختار من الایام یوم الجمعۃ (صحیح)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب مدینہ سے نکلتے یا داخل ہوتے تو مستحب جانتے تھے کہ شب جمعہ ہو اور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہر جنس سے ایک شے کو انتخاب کیا ہے اور ایام میں سے روز جمعہ کو

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الساعۃ التی یستجاب فیھا الدعاء یوم الجمعۃ ما بین فراغ الامام من الخطبۃ الی ان یستوی الناس فی الصفوف و ساعۃ اخری من آخر النھار الی غروب الشمس (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ وقت جس میں دعا قبول ہوتی ہے جمعہ کے روز امام کے خطبہ سے فارغ ہو کر صفوں کے درست ہونے تک اور دن کے آخر حصہ میں غروب آفتاب تک ہے۔

۵۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان الجمعۃ سید الایام یضاعف اللہ عزوجل فیہ الحسنات ویرفع فیہ الدرجات و یستجیب فیہ الدعوات ویکشف فیہ الکربات ویقضی فیہ الحوائج العظام وھو یوم المزید للہ فیہ عتقاء

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمعہ سید الایام ہے اللہ تعالیٰ اس میں حسنات کو زیادہ کرتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے اور دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور سختیوں کو دور کرتا ہے اور بڑی بڑی حاجتوں کو بر لاتا ہے وہ روز زیادتی ہے اس میں گناہوں سے آزادی ملتی ہے

وطلقاء من النار فما دعا به احد من الناس وقد عرف حقه وحرمته الا كان حقا على الله عزوجل ان يجعله من عتقائه وطلقائه من النار فان مات في يومه وليلته مات شهيدا وبعث آمنا وما استخف احد بحرمته وضيع حقه الا كان حقا على الله عزوجل ان يصليه نار جهنم الا ان يتوب (ضعيف)

اور نار جہنم سے آزاد ہوگا اور جو کوئی حق و حرمت روز جمعہ کو پہچانتے ہوئے دعا کرے گا تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے آتش دوزخ سے آزاد کر دے اگر جمعہ کے دن یا اسکی رات میں کوئی مر جائے گا تو شہادت کا مرتبہ پائے گا اور روز بعث امن و سلامتی سے اٹھے گا اور جس نے اُسے حرمت سے گرایا اور اس کا حق ضائع کیا اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ اسے دوزخ میں ڈال دے مگر یہ کہ توبہ کر لے

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام ان الجمعة حقا وحرمة فاياك ان تضيع وتقصر في شيء من عبادة الله والتقرب اليه بالعمل الصالح وترك المحارم كلها فان الله يضاعف فيه الحسنات ويمحو فيه السيئات ويرفع فيه الدرجات قال وذكر ان يومه مثل ليلته فان استطعت ان تحييها بالصلوة والدعاء فافعل فان ربك ينزل في اول ليلة الجمعة الى سماء الدنيا فيضاعف فيها الحسنات ويمحو فيه السيئات ان الله واسع كريم (مجهول)

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جمعہ کا دن حق اور صاحب حرمت ہے اپنے کو اس کے ضائع کرنے اور عبادت خدا اور تقرب الی اللہ اور عمل صالح اور ترک محارم میں کوتاہی کرنے سے بچانے کو بچاؤ۔ خدا اس دن حسنات کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں کو مٹاتا ہے درجات کو بلند کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا اس کا دن مثل اسکی رات کے ہے اگر امکان ہو تو اس کو نماز اور دعا سے زندہ کرو۔ تمہارے رب کی رحمت کا نزول شب جمعہ میں آسمان دنیا کی طرف ہوتا ہے جس سے لوگوں کے حسنات زیادہ ہوتے ہیں اور برائیاں محو ہوتی ہیں اللہ بڑا کریم ہے

۷۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رجل كيف سميت الجمعة قال ان الله عزوجل جمع فيها خلقه لولاية محمد ووصيه في الميثاق فسماه يوم الجمعة لجمعه فيه خلقه (مجهول)

کسی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جمعہ نام کیوں ہوا فرمایا اس دن اللہ نے جمع کیا تھا اپنی مخلوق کو ولایت محمد و وصی محمد کے لئے اس لئے جمعہ نام ہوا

۸۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال سئل عن يوم الجمعة وليلتها فقال ليلتها غراء ويومها يوم زاهر وليس على الارض يوم تغرب فيه الشمس اكثر معافا من النار من مات يوم الجمعة عارفا بحق اهل هذا البيت كتب له براءة من النار وبراءة من العذاب ومن مات ليلة الجمعة اعتق من النار (صحيح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ شب جمعہ روشن تر ہے اور دن بھی روشن ہے۔ دنیا میں کوئی دن ایسا نہیں کہ اس کا سورج غروب ہوتا ہو اس طرح کہ جمعہ سے زیادہ اس میں لوگوں کو آتش جہنم سے نجات ملی ہو جو اہل بیت کے حق کے عارف ہیں اور عذاب سے بچے ہوں۔ جو شب جمعہ مرے گا وہ آتش دوزخ سے آزاد ہوگا

۹۔ قال ابو عبد الله عليه السلام فضل الله الجمعة

فرمایا حضرت فضیلت دی ہے اللہ نے جمعہ کے دن کو

علی بذہا من الایام وان الجنان لتزخرف وتزین یوم الجمعۃ لمن اتاھا وانکم لتسابقون الی الجنۃ علی قدر سبقکم الی الجمعۃ وان ابواب السماء لتفتح لصعود اعمال العباد (صحیح)

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ قول اللہ عزوجل فاسعوا الی ذکر اللہ قال اعملوا وعجلوا فانہ یوم مضیق علی المسلمین فیہ وثواب اعمال المسلمین فیہ علی قدر ما ضیق علیہم والحسنۃ والسیئۃ تضاعف فیہ قال وقال ابو جعفر علیہ السلام واللہ قد بلغنی ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کانوا یتجہزون للجمعۃ یوم الخمیس لانہ یوم مضیق علی المسلمین (صحیح)

۱۱۔ عن ابی حمزۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ما طلعت الشمس بیوم افضل من یوم الجمعۃ وان کلام الطیر فیہ اذا لقی بعضہا بعضا سلام سلام یوم صالح (مرسل)

۱۲۔ قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ التی لا یدعو فیہا مومن الا استجیب لہ قال نعم اذا خرج الامام قلت ان الامام یعجل ویوخر قال اذا زاغت الشمس (صحیح)

۱۳۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا عمر ان من السنۃ ان تصلی علی محمد وآل محمد فی کل یوم الجمعۃ الف مرۃ وفی سائر الایام مائۃ مرۃ (ضعیف)

۱۴۔ عن الرضا علیہ السلام قال قلت لہ بلغنی ان یوم الجمعۃ اقصر الایام قال کذلک ہو قلت جعلت فداک کیف ذلک قال ان اللہ تبارک وتعالی یجمع ارواح المشرکین تحت عین الشمس اذا رکدت الشمس عذب اللہ ارواح المشرکین برکود الشمس ساعۃ فاذا کان یوم الجمعۃ لا یکون للشمس رکود رفع اللہ عنہم العذاب لفضل یوم الجمعۃ فلا یکون للشمس رکود (مجہول)

دوسرے ایام پر اللہ نے فضیلت دی ہے اور روز جمعہ جنت سجائی جاتی ہے اس کے آنے والوں کے لئے اور روز جمعہ تم لوگ سبقت کرو جنت کی طرف جانے میں نماز کو سبقت کر کے۔ روز جمعہ آسمان کے دروازے لوگوں کے اعمال بلند ہونے کے لئے کھل جاتے ہیں

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا فاسعوا الی ذکر اللہ فرمایا عمل کرو اور جلدی کرو کیونکہ مسلمانوں کے اعمال کے لئے جمعہ کا دن تنگ ہوتا ہے اس میں مسلمانوں کو اعمال کا ثواب ملتا ہے بقدر تنگی وقت کے اور اس میں نیکی اور بدی دوچند ہوتی ہے اور ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آنحضرت کے اصحاب جمعرات سے ہی جمعہ کی تیاری کرنے لگتے تھے کیونکہ روز جمعہ تنگ ہوتا ہے بلحاظ عمل

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جمعہ کے دن سے بہتر دنیا میں کسی دن سورج نہیں چمکا۔ جمعہ کے روز پرندے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں اس نیک دن میں سلامتی ہو

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا جمعہ کے دن وہ کونسی ساعت ہوتی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے فرمایا جب مسجد سے نکلتا ہے میں نے کہا امام کے نکلنے میں جلدی بھی ہو سکتی ہے اور تاخیر بھی فرمایا جب سورج مغرب کی طرف جھکے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سنت ہے کہ محمد و آل محمد پر ہر جمعہ کو ایک ہزار بار درود بھیجے اور باقی ایام میں سو مرتبہ

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ روز جمعہ اقصر ایام ہے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ کیسے فرمایا اللہ تو جمع کرتا ہے ارواح مشرکین کو تحت شعاع الشمس جب سورج بے حرکت ہوتا ہے تو خدا عذاب کرتا ہے ارواح مشرکین کو رکود شمس سے ایک ساعت تک جب جمعہ آتا ہے تو سورج کو رکود نہیں ہوتا اور اللہ اس دن کی فضیلت کی وجہ سے اپنا عذاب ان سے اٹھا لیتا ہے

علامہ مجلسی اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ خالی از اشکال نہیں اور اقصر ایام سے غالباً یہ مراد ہے کہ مشرکین پر نسبت اور ایام کے اس روز عذاب کم ہوتا ہے اور مومنین اپنے اعمال خیر کے لیے اس دن کو چھوٹا پاتے ہیں ۔ اشکال ہے سورج کے ٹھہراؤ میں

باب ۶۵

روز جمعہ زینت کرنا

۱ - قال ابو عبد الله علیه السلام لیتزین احدکم یوم الجمعة یغتسل ویتطیب ویسرح لحیته ویلبس انظف ثیابه ولیتهیأ للجمعة ولتکن علیه فی ذلک الیوم السکینة والوقار ولیحسن عبادة ربه ولیفعل الخیر ما استطاع فان الله یطلع علی الارض لیضاعف الحسنات (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک روز جمعہ زینت کرے ۔ غسل کرے ۔ خوشبو لگائے داڑھی درست کرے پاکیزہ کپڑے پہنے اور نماز جمعہ کی تیاری کرے اور آج کے دن سکینہ و وقار سے رہے اور اچھی طرح عبادت کرے اور حسب استطاعت خیرات کرے

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول من اخذ من شاربه وقلم اظفاره یوم الجمعة ثم قال بسم الله علی سنة محمد وآل محمد کتب الله له بکل شعرة وکل قلامة عتق رقبة ولم یمرض مرضا یصیبه الا مرض الموت (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص روز جمعہ مونچھیں کتروائے ناخن کٹوائے پھر کہے بسم اللہ علیٰ سنت محمد و آل محمد تو اللہ اس کے ہر بال اور ناخن کے ہر تراشہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسے سوائے مرض الموت کوئی مرض لاحق نہ ہوگا

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال الغسل یوم الجمعة علی الرجال والنساء فی الحضر وعلی الرجال فی السفر (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے روز جمعہ مرد اور عورت دونوں کو غسل کرنا چاہیے ۔ عورتوں کو صرف حضر میں اور مردوں کو سفر میں بھی

۴ - قال ابو جعفر علیه السلام لا تدع الغسل یوم الجمعة فانه سنة وشم الطیب والبس صالح ثیابک ولیکن فراغک من الغسل قبل الزوال فاذا زالت فقم وعلیک السکینة والوقار وقال الغسل واجب یوم الجمعة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے غسل روز جمعہ ترک نہ کرو کیونکہ وہ سنت ہے ۔ خوشبو سونگھو ۔ عمدہ لباس پہنو اور قبل زوال غسل سے فارغ ہو جاؤ اور جب زوال ہو جائے تو سکینہ و وقار پر قائم رہو ۔ اور فرمایا غسل جمعہ واجب ہے

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اخذ الشارب والاظفار وغسل الرأس بالخطمی یوم الجمعة ینفی الفقر ویزید فی الرزق (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مونچھیں اور ناخن کٹواؤ اور خطمی سے اپنا سر دھوؤ کہ یہ باعث ہوگا فقر دور کرنے کا اور رزق کی زیادتی کا

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اخذ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام جو کوئی مونچھیں کٹوائے گا

من تقلیم وقلم من اظفاره وغسل رأسه بالخطمی یوم الجمعة کان کمن اعتق نسمة (ضعیف)

اور ناخن ترشوائے گا اور اپنا سر خطمی سے دھوئے گا روز جمعہ تو ایسا ہے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اخذ الشارب والاظفار من الجمعة الی الجمعة امان من الجذام (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مونچھیں کٹوانا ناخن ترشوانا جذام سے بچاتا ہے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک

۸۔ قال قلت له ایجزئ اذا اغتسلت بعد الفجر للجمعة قال نعم (حسن)

میں نے پوچھا کیا روز جمعہ صبح کو غسل کرنا کافی ہوگا فرمایا ہاں

۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لابد من غسل یوم الجمعة فی الحضر والسفر فمن نسی فلیعد من الغد (مرسل)
وروی فیه رخصة للعلیل

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز جمعہ غسل کرنا ضروری ہے حضر میں ہو یا سفر میں جو بھول جائے وہ دوسرے روز کرلے اور ایک روایت میں ہے کہ بیمار کو اجازت ہے نہ کرے گا

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال غسل الرأس بالخطمی فی کل جمعة امان من البرص والجنون (موثق)

فرمایا روز جمعہ خطمی سے سر کو دھونا امان ہے برص اور جنون سے

باب ۷۶

وجوب نماز جمعہ اور کس پر واجب ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل فرض فی کل سبعة ایام خمسا وثلاثین صلوٰة منها صلوٰة واحدة واجبة علی کل مسلم ان یشهدها الا خمسة المریض المملوک والمسافر والمرأة والصبی (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض کیا ہے ہفتہ کے سات دن میں ۳۵ نمازیں اور یہ واجب ہیں ہر مسلمان برادران ایام میں ایک ایسی نماز واجب ہے کہ سوائے مریض۔ غلام۔ مسافر۔ عورت اور بچے کے ہر ایک کو اس میں حاضر ہونا چاہیے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال تجب الجمعة علی من کان منها علی فرسخین (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے نماز جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو مقام نماز سے دو فرسخ تک کے فاصلہ پر رہتا ہو

۳۔ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الجمعة فقال تجب علی من کان منها علی رأس فرسخین فاذا زاد علی ذلک فلیس علیه شیء (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے نماز جمعہ کے متعلق پوچھا فرمایا واجب ہے ہر اس شخص پر جو دو فرسخ کے اندر ہو اور جب اس کا ارادہ کرے تو پھر اس پر اور کچھ نہیں۔

۴۔ قال کان ابو جعفر علیہ السلام یقول لا تکون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے

الخطبة والجمعة وصلوٰة ركعتين على اقل من خمسة رهط الامام واربعة (حسن)

کہ جمعہ کا خطبہ اور دو رکعت نماز پانچ آدمیوں سے کم میں نہ ہوگی ایک امام اور چار اور۔

٥- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ادنى ما يجزئ الجمعة سبعة او خمسة ادناه (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نماز جمعہ میں کم سے کم سات یا پانچ ہونا لازم ہیں۔

٦- عن ابي جعفر عليه السلام قال فرض الله على الناس من الجمعة الى الجمعة خمساً وثلثين صلوٰة منها صلوٰة واحدة فرضها الله في جماعة وهي الجمعة ووضعها عن تسعة عن الصغير والكبير والمجنون والمسافر والعبد والمرأة والمريض والاعمى ومن كان على راس فرسخين (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض کیا ہے لوگوں پر جمعہ سے جمعہ تک ۳۵ نمازیں اور ایک ایسی نماز جو جماعت کے ساتھ فرض ہے اور وہ جمعہ کی نماز ہے جو نو آدمیوں سے ساقط ہے بچہ۔ بوڑھا۔ مجنون۔ مسافر۔ غلام۔ عورت۔ مریض اور اندھا۔ اور وہ شخص جو دو فرسخ سے آگے رہتا ہو۔

٧- عن ابي جعفر عليه السلام قال تكون بين الجماعتين ثلثة اميال يعني لا تكون جمعة الا فيما بينه وبين ثلثة اميال وليس تكون جمعة الا بخطبة قال فاذا كان بين الجماعتين في الجمعة ثلثة اميال فلا باس ان يجمع هؤلاء ويجمع هؤلاء (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ نماز جمعہ کی دو جماعتوں میں تین میل کا فاصلہ ہو اور نماز جمعہ بغیر خطبہ کے صحیح نہیں اور جب دو جماعتوں کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہو تو کوئی حرج نہیں اگر دو جگہ لوگ جمع ہوں۔

باب ٦٤

وقت نماز جمعہ و وقت عصر روز جمعہ

١- عن ابي عبد الله عليه السلام قال وقت الظهر يوم الجمعة حين تزول الشمس (صحيح)

حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ظہر کا وقت زوال آفتاب کے وقت ہوتا ہے۔

٢- قال ابو عبد الله عليه السلام اذا زالت الشمس يوم الجمعة فابدأ بالمكتوبة (صحيح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب زوال شمس ہو جائے روز جمعہ تو فرض نماز شروع کر دو

٣- سالت ابا عبد الله عليه السلام عن وقت صلوٰة العصر يوم الجمعة فقال في مثل وقت الظهر في غير يوم الجمعة (صحيح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روز جمعہ وقت عصر پوچھا فرمایا مثل وقت ظہر کے ہے بروز جمعہ کے سوا جیسا اور دنوں میں ہوتا ہے

۴ - قال سئلت اباعبد الله علیه السلام عن الصلوٰة یوم الجمعة فقال نزل بها جبرئیل مضیقة اذا زالت الشمس فصلها قال قلت اذا زالت الشمس صلیت رکعتین ثم صلیتها فقال قال ابوعبدالله علیه السلام اما اذا زالت الشمس لم ابداء بشیئ قبل المکتوبة قال القاسم وکان ابن بکیر یصلی الرکعتین وهو شاك فی الزوال فاذا استیقن الزوال بداء بالمکتوبة فی یوم الجمعة (مجہول)

میں نے نماز جمعہ کے متعلق حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا فرمایا جبرئیل نے نازل ہو کر بتایا کہ جب زوال شمس ہو تو نماز پڑھو میں نے کہا زوال آفتاب ہونے کے بعد اگر میں دو رکعت سنت پڑھ کے نماز جمعہ پڑھوں حضرت نے فرمایا جب زوال آفتاب ہو جائے تو نماز جمعہ سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھو قاسم نے بیان کیا کہ ابن بکیر نے دو رکعت سنت پڑھیں کیونکہ اسے زوال میں شک تھا جب یقین ہو گیا تب روز جمعہ اُسنے واجب نماز ادا کی

باب ۷۸

امام کا تہیہ نماز جمعہ کرنا اور خطبہ پڑھنا

۱ - قال ابوعبدالله علیه السلام ینبغی للامام الذی یخطب الناس یوم الجمعة ان یلبس عمامة فی الشتاء والصیف ویتردی ببرد یمنیة او عدنی ویخطب وهو قائم یحمد الله ویثنی علیه ثم یوصی بتقوی الله ویقرء سورة من القرآن صغیرة ثم یجلس ثم یقوم فیحمد الله ویثنی علیه ویصلی علی محمد صلی الله علیه واله وعلی ائمة المسلمین ویستغفر للمؤمنین والمؤمنات فاذا فرغ من هذا اقام المؤذن فصلی بالناس رکعتین یقرأ فی الاولی سورة الجمعة وفی الثانیه بسورة المنافقین (موثق)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام کے لیے جو روز جمعہ خطبہ پڑھے یہ لازم ہے کہ جاڑا ہو یا گرمی عمامہ باندھے اور ردائے یمنی یا عدنی اوڑھے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے خدا کی حمد و ثنا کرے پھر لوگوں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے اور قرآن کی کوئی چھوٹی سی سورت پڑھے پھر بیٹھ جائے پھر کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور مومنین و مومنات کے لیے استغفار کرے اور جب اس سے فارغ ہو تو اذان کے بعد لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری میں سورہ منافقون۔

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا خطب الامام یوم الجمعة فلا ینبغی لاحد ان یتکلم حتی یفرغ الامام من خطبته واذا فرغ الامام من الخطبتین تکلم ما بینه وبین ان یقام الصلوٰة فان سمع القراءة اولم یسمع اجزاء

فرمایا حضرت نے جب امام روز جمعہ خطبہ پڑھے اور کسی کو امام کے دونوں خطبوں سے فارغ ہونے تک بیچ میں کلام نہیں چاہیے اس کے بعد قیام نماز کے متعلق بات کرے اور نماز میں قرأت امام سنے یا نہ سنے کافی ہے

٣- عن ابی جعفر علیه السلام قال سألته عن خطبة رسول الله صلی الله علیه وآله قبل الصلوٰة او بعد فقال قبل الصلوٰة یخطب ثم یصلی (موثق)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ قبل نماز خطبہ پڑھتے تھے۔ خطبہ اور خطبہ کے بعد نماز۔

٤- سألت اباعبدالله علیه السلام عن الصلوٰة یوم الجمعة فقال اما مع الامام فرکعتان واما من یصلی وحده فهی اربع رکعات وان صلوا جماعة (موثق)

ابوعبداللہ علیہ السلام سے میں نے پوچھا نماز جمعہ کے متعلق فرمایا امام کے ساتھ جو نماز جمعہ پڑھی جائے وہ دو رکعت ہے اور جو تنہا پڑھی جائے (ظہر) وہ چار رکعت ہے خواہ ایک پڑھے یا بہت سے

٥- عن حفص عن ابیه علیه السلام قال الاذان الثالث یوم الجمعة بدعة (موثق)

حفص نے اپنے باپ امام علی النقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ روز جمعہ تیسری اذان بدعت ہے

٦- عن ابی جعفر علیه السلام فی خطبة یوم الجمعة

الخطبة الاولی

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے روز جمعہ کا خطبہ

پہلا خطبہ۔

الحمد لله نحمده ونستعینه ونستغفره ونستهدیه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهد الله فلا مضل له ومن یضلل الله فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله انتجبه لولایته واختصه برسالته واکرمه بالنبوة امینا علی غیبه ورحمة للمؤمنین وصلی الله علی محمد وآله وعلیهم السلام

اوصیکم عباد الله بتقوی الله واخوفکم من عقابه فان الله ینجی من اتقاه بمفازتهم لا یمسهم السوء ولا هم یحزنون ویکرم من خافه یقیهم شر ما خافوا ویلقیهم نضرة وسرورا وارغبکم فی کرامة الله الدائمة واخوفکم عقابه الذی لا انقطاع له ولا نجاة لمن استوجبه فلا تغرنکم الدنیا ولا ترکنوا الیها فانها دار غرور کتب الله علیها وعلی اهلها الفناء فتزودوا منها الذی اکرمکم الله به من التقوی والعمل الصالح فانه لا یصل الی الله من اعمال العباد الا ما خلص منها ولا یتقبل الله الا من المتقین

ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اپنے نفوس کی شرارتوں سے اور جسے اللہ ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑے اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں اللہ نے اپنی ولایت کے لئے ان کا انتخاب کیا اور اپنی رسالت کے لئے مخصوص کیا اور اپنی نبوت دے کر صاحب کرامت بنایا اور اپنے غیب کا امین اور مومنوں کے لئے رحمت بنایا اللہ کا درود وسلام ہو محمد وآل محمد پر اے اللہ کے بندو میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اللہ نجات دیتا ہے اسکو جو اس پر اعتماد کرے اپنی کامیابیوں پر ایسے لوگوں کو برائی چھو تک نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی خدا ان کو بچاتا ہے ان چیزوں سے جن سے وہ ڈرتے ہوں اور تازگی اور خوشی ان سے ملتی ہے اور میں رغبت دلاتا ہوں اللہ کی کرامت دائمہ کی طرف اور ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جس کا انقطاع نہیں اور جو قابل عذاب ہو اس کے لئے نجات نہیں دنیا سے دھوکہ کھاؤ اس پر بھروسہ نہ کرو وہ غرور کا گھر ہے اسکو اللہ نے فنا ہی

[illegible]

و قد اخبركم الله عن منازل من آمن و عمل صالحاً
و عن منازل من كفر و عمل في غير سبيله و قال ذلك يوم
مجموع له الناس و ذلك يوم مشهود و ما نؤخره الا لاجل
معدود يوم يأت لا تكلم نفس الا باذنه فمنهم شقي و
سعيد فاما الذين شقوا ففي النار لهم فيها زفير
و شهيق خالدين فيها ما دامت السموات و الارض
الا ما شاء ربك ان ربك فعال لما يريد و اما الذين
سعدوا ففي الجنة خالدين فيها ما دامت السموات و
الارض الا ما شاء ربك عطاء غير محدود
نسأل الله الذي جمعنا لهذا الجمع ان يبارك لنا في يومنا
هذا و ان يرحمنا جميعاً انه على كل شيء قدير ان كتاب
الله اصدق الحديث و احسن القصص و قال الله عز و
جل و اذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون
فاسمعوا طاعة الله و انصتوا ابتغاء رحمته
ثم اقرأ سورة من القرآن و ادع ربك و صل على النبي
صلى الله عليه و آله و ادع للمؤمنين و المؤمنات ثم تجلس
قدر ما يمكن هنيهة ثم تقوم فتقول

اللہ نے ان لوگوں کے منازل کی خبر دی ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے
عمل صالح کئے اور کافروں اور عمل غیر صالح کرنے والوں کے منازل
کو بھی بتلایا ہے اور فرمایا ہے - اس روز سب جمع کئے جائیں گے
بہت تھوڑی سی مہلت دی جائے گی - اس دن کوئی نفس بغیر حکم خدا
کلام نہ کر سکے گا - ان میں کچھ شقی ہونگے کچھ سعید - جو شقی ہونگے وہ
دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور انکی چیخ پکار ہوگی وہ اس
آگ میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر کوئی خدا چاہے
تو اس عذاب سے بچادے بے شک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے
پورا کرتا ہے - اور جو لوگ نکوکار ہونگے وہ جنت میں رہیں
جب تک آسمان و زمین ہیں مگر تیرا رب جو چاہے کرے تمہارے
رب کی عطا غیر محدود ہے - ہم سوال کرتے ہیں اس ذات سے
جس نے ہم کو جمع کیا کہ وہ اس دن میں برکت دے اور ہم
سب پر رحم کرے بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے - بے شک
کتب خدا سب سے زیادہ سچا کلام ہے اور سب سے زیادہ بہتر
قصے اس میں ہیں خدا فرماتا ہے جب قرآن پڑھا جائے تو کان
لگا کر سنو ممکن ہے اللہ تم پر رحم کرے سنو اللہ کی اطاعت کے
لئے اور کان لگاؤ اس کی رحمت چاہنے کے لئے
پھر قرآن کا کوئی سورہ پڑھے اور اپنے رب سے دعا مانگے
اور نبی پر درود بھیجے اور مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے
پھر بیٹھے تھوڑی دیر - پھر کھڑے ہو کر پڑھے

خطبہ ثانیہ ۔

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نستهديه و نؤمن به
و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات
اعمالنا من يهد الله فلا مضل له و من يضلل الله
فلا هادي له

حمد اللہ ہی کے لئے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد چاہتے ہیں
اسی سے طالب مغفرت ہیں اسی سے ہدایت کے خواستگار ہیں
ہم اس پر ایمان لاتے ہیں ہم اس پر اعتماد رکھتے ہیں اور اپنے
نفسوں کی شرارت اور اپنے اعمال بد کی بنا پر اس سے پناہ
مانگتے ہیں - جسے خدا ہدایت کرے اسے گمراہ کرنے والا کوئی
اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی

واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
ان محمداً عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون وجعلہ رحمۃ للعالمین و
بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا
من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد
غویٰ اوصیکم عباد اللہ بتقوی اللہ الذی ینفع
بطاعتہ من اطاعہ والذی یضر بمعصیتہ من عصاہ
الذی الیہ معادکم وعلیہ حسابکم فان التقوی وصیۃ
اللہ فیکم وفی الذین من قبلکم قال اللہ عزوجل ولقد
وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ
وان تکفروا فان للہ ما فی السموات وما فی الارض وکان اللہ
غنیاً حمیدا انتفعوا بموعظۃ اللہ والزموا کتابہ فانہ
ابلغ الموعظۃ وخیر الامور فی المعاد عاقبۃ ولقد اتخذ
اللہ الحجۃ فلا یہلک من ہلک الا عن بینۃ ولا یحییٰ من
حیّ الا عن بینۃ وقد بلّغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
والہ الذی ارسل بہ فالزموا وصیتہ وما ترک فیکم
من بعدہ من الثقلین کتاب اللہ واہل بیتہ الذی
لا یضل من تمسک بہما ولا یہتدی من ترکہما
اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک سید المرسلین
وامام المتقین ورسول رب العالمین ثم تقول۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اسکی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ان کو اللہ نے
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان
پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو برا معلوم ہو اور اللہ نے آنحضرت
کو تمام عالموں کے لئے رحمت بناکر بھیجا اور بشیر ونذیر بنایا اور اللہ
کے حکم سے لوگوں کو خدا کی طرف لوگوں کو بلانے والا بنایا اور سراج
منیر بنایا جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے
ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ اے بندگان خدا
میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اس کی اطاعت
میں نفع ہے اور اسکی معصیت میں نقصان ہے اسی کی طرف
لوٹ کر جانا ہے اور وہی تمہارا حساب لینے والا ہے اللہ کی
وصیت تمہارے لئے پرہیزگاری اختیار کرنا ہے جو لوگ تم سے
پہلے تھے یہی وصیت ان کے لئے بھی تھی کہ تقویٰ اختیار کرو اور
اگر کفران نعمت کروگے تو اللہ کو کیا پروا آسمان و زمین جو کچھ ہے
وہ سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ غنی و حمید ہے لوگو اللہ کے موعظہ
سے نفع حاصل کرو اور اس کی کتاب کو لئے رہو کیونکہ وہ بہترین
موعظہ اور خیر الامور اور قیامت کے لئے عافیت ہے اور خدا
نے اس سے حجت قائم کی ہے پس جو ہلاک ہو وہ دلیل سے اور
جو زندہ رہے وہ دلیل سے اور رسول اللہ نے احکام الٰہی
ہم تک پہنچا دئے جو ان پر نازل ہوئے تھے لہٰذا انکی وصیت کو
لازم جانو اور وہ وہ ہے جو رسول نے اپنے بعد تم میں بصورت
ثقلین چھوڑا ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور ان کے اہل بیت ہیں
جن لوگوں نے ان سے تمسک رکھا وہ گمراہ نہ ہوئے اور جنہوں نے
ان دونوں کو چھوڑ دیا وہ ہدایت سے دور رہے
یا اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے، تیرے رسول اور
رسولوں کے سردار متقیوں کے امام اور رب العالمین خدا
کے رسول ہیں۔ پھر کہو

اللھم صل علی امیر المومنین و وصی رسول رب العالمین
ثم تسمی الائمۃ حتی تنتھی الی صاحبک ثم تقول اللھم
افتح لہ فتحا یسیرا وانصرہ نصرا عزیزا اللھم اظھر بہ دینک
وسنۃ نبیک حتی لا یستخفی بشیء من الحق مخافۃ احد
من الخلق اللھم انا نرغب الیک فی دولۃ کریمۃ تعز
بھا الاسلام واھلہ وتذل بہ النفاق واھلہ و
تجعلنا فیھا من الدعاۃ الی طاعتک والقادۃ فی
سبیلک وترزقنا بھا کرامۃ الدنیا والآخرۃ اللھم
ما حملتنا من الحق فعرفناہ وما قصرنا عنہ فعلمناہ
ثم یدعو اللہ علی عدوہ ویسأل لنفسہ واصحابہ
ثم یرفعون ایدیھم فیسألون اللہ حوائجھم کلھا حتی
اذا فرغ من ذلک قال اللھم استجب لنا ویکون آخر
کلامہ ان یقول ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم
لعلکم تذکرون ثم یقول اللھم اجعلنا ممن یذکر
فتنفعہ الذکری ثم ینزل (صحیح)

یا اللہ درود بھیج امیر المومنین وصی رسول رب العالمین پر پھر ائمہ
کے نام لئے جائیں یہاں تک کہ حضرت صاحب الامر تک پہنچیں پھر کہے یا اللہ
حضرت کو سہولت والی فتح دے اور انکی پوری مدد کر
یا اللہ انکی وجہ سے اپنے دین کو قوت دے اور اپنے نبی کی
سنت کو یہاں تک کہ کسی کے خوف سے کوئی حق بات چھپی نہ
رہے دنیا والوں پر یا اللہ ہم راغب ہیں تیری طرف اس دولت
کریمہ کی بنا پر جس سے اسلام اور اس کے اہل کی عزت ہوئی اور نفاق
اور اس کے اہل کی ذلت تو اس زمانہ میں اپنی اطاعت کی طرف
بلانے والے بنائے گا جو رہنما ہونگے تیرے راستہ کے اور اس
زمانہ میں ہم کو دنیا و آخرت کی بزرگی عطا فرمانا خدایا امر حق سے جو تو نے
ہم کو دیا اسکی معرفت ہم نے حاصل کی اور جو ہم نے کوتاہی کی
اس کو ہم نے جانا - پھر اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کرے اور اپنے
لئے خدا سے تمام حاجتوں کو طلب کرے - جب فارغ ہو تو کہے
بے شک اللہ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کو دینے اور
بدکاری، برائی اور سرکشی سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور تم کو نصیحت
کرتا ہے تاکہ تم اس کو یاد کرنے والے بن جاؤ پھر کہے یا اللہ
ہم کو ان لوگوں میں قرار دے جو نصیحت یاد رکھتے ہیں اور وہ
یاد رکھنا ان کو فائدہ دیتا ہے - پھر منبر سے اتر آئے -

۷ - قال سألتہ عن الجمعۃ فقال باذان واقامۃ
یخرج الامام بعد الاذان فیصعد المنبر فیخطب و
لا یصلی الناس ما دام الامام علی المنبر ثم یقعد الامام
علی المنبر قدر ما یقرأ قل ھو اللہ احد ثم یقوم فیفتتح
خطبتہ ثم ینزل فیصلی بالناس ثم یقرأ بھم فی الرکعۃ
الاولی بالجمعۃ وفی الثانیۃ بالمنافقین (حسن)

میں نے جمعہ کی نماز کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اذان و اقامت
کے ساتھ ہے - اذان کے بعد امام منبر پر جائے اور خطبہ پڑھے
جب تک امام منبر پر رہے مسجد میں کوئی نماز نہ پڑھے پہلے خطبہ کے
بعد امام منبر پر بیٹھے بقدر سورہ قل ہو اللہ پڑھنے کے - پھر کھڑا ہو
اور خطبہ ثانیہ پڑھے اس کے بعد منبر سے اترے اور لوگوں
کے ساتھ نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری
میں سورہ منافقون -

۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل
خذوا زینتکم عند کل مسجد قال فی العیدین والجمعۃ (م)

اس آیت کے متعلق کہ ہر نماز کے وقت زینت کرو امام علیہ السلام
نے فرمایا اس سے مراد عیدین اور جمعہ کی نماز ہے

۹۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کل واعظ قبلۃ یعنی اذا خطب الامام الناس یوم الجمعۃ ینبغی للناس ان یستقبلوہ (ض)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ہر واعظ قبلہ ہے یعنی جب امام روز جمعہ خطبہ پڑھے تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کا استقبال کریں۔

باب ۷۹
نماز جمعہ میں سورتوں کا تعین

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لیس فی القرأۃ شئی موقت الا الجمعۃ یقرأ بالجمعۃ والمنافقین (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سوائے نماز جمعہ اور کسی نماز میں سوروں کا تعین نہیں نماز جمعہ میں اول رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے

۲۔ قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام اقرأ فی لیلۃ الجمعۃ بالجمعۃ وسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الفجر سورۃ الجمعۃ وقل ھو اللہ احد وفی الجمعۃ بالجمعۃ والمنافقین (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے شب جمعہ نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھو اور صبح کی نماز میں سورہ جمعہ اور قل ھو اللہ اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقون۔

۳۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام بما اقرأ فی صلوٰۃ الفجر فی یوم الجمعۃ فقال اقرأ فی الاولیٰ بسورۃ الجمعۃ وفی الثانیۃ قل ھو اللہ احد ثم اقنت حتی یکونا سواء (صحیح)

میں نے پوچھا جمعہ کو صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے فرمایا رکعت اول میں سورہ جمعہ اور رکعت ثانی میں قل ھو اللہ احد اور پھر قنوت تاکہ دونوں رکعتوں میں قرأت برابر ہو جائے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ اکرم بالجمعۃ المومنین فسنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بشارۃ لھم والمنافقین توبیخا للمنافقین ولا ینبغی ترکھا فمن ترکھا متعمدا فلا صلوٰۃ لہ (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو روز جمعہ صاحب کرامت بنایا ہے اس لئے رسول اللہ نے اسے سنت قرار دیا۔ اس میں مومنین کے لئے بشارت ہے اور منافقین کے لئے توبیخ پس اسے کبھی ترک نہ کرنا چاہیئے اور جو عمداً ترک کرے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی

۵۔ سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن القرأۃ فی الجمعۃ اذا صلیت وحدی اربعا اجھر بالقرأۃ فقال نعم وقال اقرأ بسورۃ الجمعۃ والمنافقین فی یوم الجمعۃ (حسن)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر روز جمعہ میں تنہا چار رکعت نماز پڑھوں تو کیا جہر سے پڑھوں فرمایا ہاں اور فرمایا جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھو

۶۔ عن احدھما علیہما السلام فی الرجل یرید ان یقرأ

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو پڑھنا چاہتا تھا

بسورة الجمعة فی الجمعة فیقرأ قل هو الله احد قال یرجع الی سورة الجمعة (صحیح)

۷ - قال قال ابو عبد الله علیه السلام من صلی الجمعة بغیر الجمعة والمنافقین اعاد الصلوٰة فی سفر او حضر وروی لا بأس فی السفر ان یقرأ بقل هو الله احد (حسن)

نماز میں سورہ جمعہ اور پڑھ گیا قل ہو اللہ احد فرمایا وہ سورۂ جمعہ پڑھے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی نماز جمعہ بغیر سورہ جمعہ اور منافقون کے پڑھے وہ نماز کا اعادہ کرے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور ایک روایت میں ہے اگر سفر میں دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

باب
نماز جمعہ میں قنوت

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال القنوت قنوت یوم الجمعة فی الرکعة الاولی بعد القراءة تقول لا اله الا الله الحلیم الکریم لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیهن وما بینهن ورب العرش العظیم والحمد لله رب العالمین اللهم صل علی محمد کما هدیتنا به اللهم صل علی محمد کما اکرمتنا به اللهم اجعلنا ممن اخترته لدینک وخلقته لجنتک اللهم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نماز جمعہ کا قنوت پہلی رکعت میں ہے سورہ جمعہ کی قرأت کے بعد یہ پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ علی و عظیم ہے اللہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پالنے والا ہے اور جو کچھ ان میں اور ان کے درمیان ہے ان کا بھی اور وہ عرش عظیم کا پالنے والا ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر جیسا کہ تو نے اس کے ساتھ ہدایت کی ہے اور درود بھیج محمد و آل محمد پر جیسا کہ تو نے ہم کو اس کی وجہ سے صاحب بزرگی بنایا ہے یا اللہ ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جن کو تو نے اپنے دین کے لئے انتخاب کیا ہے اور اپنی جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یا اللہ ہدایت کے بعد ہمارے قلوب کو کج نہ کر اور اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر تو بڑا بخشنے والا ہے

۲ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول فی قنوت الجمعة اذا کان اماماً قنت فی الرکعة الاولی وان کان یصلی اربعاً ففی الرکعة الثانیة قبل الرکوع (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امام کو قنوت پہلی رکعت میں پڑھنا چاہئے اور اگر چار رکعت (ظہر) پڑھے تو دوسری رکعت میں پڑھے۔

۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام القنوت یوم الجمعۃ فقال انت رسولی الیہم فی ھذا اذا صلیتم فی جماعۃ ففی الرکعۃ الاولیٰ واذا صلیتم وحدانا ففی الرکعۃ الثانیۃ (موثق)

میں نے روز جمعہ کے قنوت کے متعلق پوچھا فرمایا تم لوگوں کے پاس میرے پیغام بر کی حیثیت سے جاؤ اور کہو اگر جماعت سے نماز پڑھو تو قنوت پہلی رکعت میں ہے اور اگر تنہا پڑھو تو دوسری رکعت میں پڑھا جائے (مراد نماز ظہر ہے)

باب ۷۱

جو نماز جمعہ میں شریک نہ ہو

۱۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عمن لم یدرک الخطبۃ یوم الجمعۃ قال یصلی رکعتین فان فاتتہ الصلوٰۃ فلم یدرکہا فلیصل اربعاً وقال اذا ادرکت الامام قبل ان یرکع الرکعۃ الاخیرۃ فقد ادرکت الصلوٰۃ وان کنت ادرکتہ بعد ما رکع فھی الظھر اربع (حسن)

میں نے پوچھا ایک شخص جمعہ کے خطبوں میں شریک نہیں ہو سکا فرمایا وہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے اور اگر نماز بھی نہ ملے تو ظہر کی چار رکعت پڑھے اور اگر دوسری رکعت کے آخری رکوع میں بھی شرکت ہو جائے تو اسے پوری نماز کا ثواب ملجائے گا اور امام رکوع آخر سے اٹھ کھڑا ہو تو پھر نماز ظہر پڑھے۔

باب ۷۲

روز جمعہ کے نوافل

۱۔ قال ابو الحسن علیہ السلام الصلوٰۃ النافلۃ یوم الجمعۃ ست رکعات بکرۃ وست رکعات صدر النہار ورکعتان اذا زالت الشمس ثم صل الفریضۃ وصل بعدھا ست رکعات (ضعیف)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نوافل روز جمعہ چھ رکعت ہیں علی الصبح اور چھ رکعت دن چڑھے اور دو رکعت بعد زوال پھر فریضہ ادا کرو اس کے بعد چھ رکعت اور

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما انا فاذا کان یوم الجمعۃ وکانت الشمس من المشرق بمقدارھا من المغرب فی وقت صلوٰۃ العصر صلیت ست رکعات

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے لیکن میں جب روز جمعہ جب سورج مشرق میں اتنا بلند ہوتا ہے جتنا مغرب میں وقت نماز عصر تو میں چھ رکعت نماز پڑھتا ہوں۔

فاذا انتقض النهار صليت ستاً فاذا زاغت وزالت صليت ركعتين ثم صليت الظهر ثم صليت بعدها ستاً (م)

جب دن چڑھتا ہے تو چھ رکعت پڑھتا ہوں جب خط استواء سے جھکتا ہے یا زوال ہو جاتا ہے تو دو رکعت پڑھتا ہوں پھر نماز ظہر پڑھتا ہوں اس کے بعد چھ رکعت ۔

۳- قال ابو جعفر عليه السلام اذا كنت شاكاً في الزوال فصل ركعتين فاذا استيقنت فابدأ بالفريضة (ض)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب زوال میں شک ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور جب یقین ہو جائے تو نماز واجب ادا کرو

باب ۳۷

نوادر جمعہ

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال تقول في آخر سجدة من النوافل بعد المغرب ليلة الجمعة اللهم اني اسئلك بوجهك الكريم واسمك العظيم ان تصلي على محمد وآل محمد وان تغفر لي ذنبي العظيم سبعاً (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نوافل کے سجدہ آخر میں شب جمعہ کہو سات بار

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله اكثروا من الصلوات عليّ في الليلة الغراء واليوم الازهر ليلة الجمعة ويوم الجمعة فسئل الى كم الكثير قال الى مائة وما زادت فهو افضل (ض)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مجھ پر صلوات زیادہ تر بھیجا کرو چاندنی رات میں روشن دن میں شب جمعہ اور روز جمعہ میں۔ سائل نے پوچھا کثیرہ سے کتنی بار مراد ہے فرمایا سو بار اور اگر زیادہ ہو تو باعث فضیلت ہے

۳- عن ابي جعفر عليه السلام قال ما من شيء يعبد الله به يوم الجمعة احب اليّ من الصلوات على محمد وآل محمد (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت جو روز جمعہ کی جاتی ہے میرے لئے اس میں سب سے زیادہ پسندیدہ محمد و آل محمد پر صلوات ہے

۴- قال اذا صليت يوم الجمعة فقل اللهم صل على محمد وآل محمد الاوصياء المرضيين بافضل صلواتك وبارك عليهم بافضل بركاتك والسلام عليه وعليهم ورحمة الله وبركاته

جب نماز جمعہ پڑھ چکو تو کہو

فانه من قالها في دبر العصر كتب الله له مائة الف حسنة

جو نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہ اس کے لئے سو نیکیاں لکھتا ہے

ومحی عنہ مائۃ الف سیئۃ وقضی لہ مائۃ الف حاجۃ ورفع لہ بہا مائۃ الف درجۃ

اور ایک لاکھ گناہ محو کرتا ہے اور ایک لاکھ حاجتیں بر لاتا ہے اور ایک لاکھ درجے بلند کرتا ہے

وروی من قالہا سبع مرات ردّ اللہ علیہ من کل عبد حسنۃ وکان عملہ فی ذلک الیوم مقبولاً وجاء یوم القیامۃ وبین عینیہ نور (ص)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو سات مرتبہ کہے جاملے ہر بندہ کی طرف سے ایک حسنہ اس کے نامہ عمل میں لکھا جاتا ہے اور اس دن اس کا ہر عمل مقبول ہوتا ہے اور روز قیامت وہ اس طرح آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور ہوگا

۵۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول یجب ان تقرا فی دبر الغداۃ یوم الجمعۃ الرحمن کلہا ثم تقول کلما قلت فبای آلاء ربکما تکذبان قلت لا بشیء من آلائک رب اکذب (ح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مستحب ہے کہ روز جمعہ طلوع صبح کے بعد کل سورہ رحمن پڑھے پھر کہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے تو میں کہتا ہوں کہ میں تیری کسی نعمت کو نہ جھٹلاؤں گا۔

۶۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من قرا الکہف فی کل لیلۃ جمعۃ کانت کفارۃ ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ قال وروی غیرہ ایضاً فیمن قرءہا یوم الجمعۃ بعد الظہر والعصر مثل ذلک (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے سورہ کہف کو شب جمعہ پڑھا تو وہ کفارہ ہوگی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا اور یہ بھی روایت ہے کہ جو اس سورہ کو روز جمعہ بعد ظہر و عصر پڑھے تو اس کا ثواب بھی ایسا ہی ہوگا

۷۔ عن جابر قال کان ابو جعفر علیہ السلام یبکر الی المسجد یوم الجمعۃ حین تکون الشمس قید رمح فاذا کان شہر رمضان یکون قبل ذلک وکان یقول ان الجمع شہر رمضان علی جمع سائر الشہور فضلاً کفضل شہر رمضان علی سائر الشہور (ضعیف)

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام روز جمعہ صبح ہی مسجد میں جاتے اور جب تک سورج ایک نیزہ بلند ہوتا مسجد ہی میں رہتے اور رمضان کے مہینہ میں اس سے پہلے جاتے اور فرمایا کرتے ماہ رمضان کے جمعوں کو تمام مہینوں کے جمعوں پر وہی فضیلت ہے جو ماہ صیام کو تمام مہینوں پر ہے

۸۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول فی رجل ادرک الجمعۃ وقد ازدحم الناس فکبر مع الامام ورکع ولم یقدر علی السجود وقام الامام والناس فی الرکعۃ الثانیۃ وقام ہذا معہم فرکع الامام ولم یقدر ہو علی الرکوع فی الرکعۃ الثانیۃ من الزحام وقدر علی السجود کیف یصنع فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما الرکعۃ الاولی فہی الی عند الرکوع تامۃ فلما لم یسجد لہا حتی دخل فی الثانیۃ لم یکن لہ ذلک

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی نماز جمعہ میں شرکت کے لئے آئے اور لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو وہ امام کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور سجدہ پر قادر نہ ہو اور امام لوگ سجدہ کرکے اٹھ کھڑے ہوں رکعت ثانیہ کے لئے تو وہ ان کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور جب رکوع کرے امام تو یہ دوسری رکعت میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے رکوع نہ کر سکے اور سجدہ کرلے تو اس کی پہلی رکعت رکوع تک پوری ہوئی لیکن اس نے سجدہ نہیں کیا اور دوسری رکعت میں داخل ہوگیا تو یہ پوری نہ ہوئی

فلما سجد فی الثانیۃ ان کان نوی بهذہ السجدۃ التی هی الرکعۃ الاولی فقد تمت لہ الاولی فاذا سلّم الامام قام فصلی رکعۃ ثم یسجد فیها ثم یتشهد ویسلّم وان کان لم ینو ان تکون تلک السجدۃ للرکعۃ الاولی ولا الثانیۃ (مرفوع)

جب رکعت ثانیہ میں سجدہ کرے تو اگر اس سجدہ میں یہ نیت ہو کہ یہ رکعت اولیٰ کا ہے تو پہلی رکعت تمام ہوگی اور جب امام سلام پڑھے تو یہ شخص کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تشہد و سلام کے بعد نماز تمام کرے اور اگر بعد اس کے یہ نیت نہ کی کہ یہ سجدہ پہلی رکعت کا ہے نہ کہ دوسری کا

۹ - قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام یزعم بعض الناس انّ النورۃ یوم الجمعۃ مکروهۃ فقال لیس حیث ذهب ای طهور اطهر من النورۃ یوم الجمعۃ (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جمعہ کے دن نورہ لگانا مکروہ ہے فرمایا لوگوں کا خیال غلط ہے جمعہ کے روز نورہ سب سے زیادہ طاہر کرنے والا ہے۔

باب
ابواب السفر

. صلیت خلف ابی عبد اللہ علیہ السلام عند الزوال فقلت بابی وامی وقت العصر فقال وقت ما یستقبل ابلک فقلت اذا کنت فی غیر سفر فقال علی اقلّ من قدم ثلثی قدم وقت العصر (صحیح)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ کے پیچھے زوال کے بعد نماز (ظہر) پڑھی پھر میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اب وقت عصر آگیا فرمایا وقت وہ ہوگا جس کا استقبال (سفر میں) تیرا اونٹ کرے میں نے کہا اگر سفر نہ ہو تو فرمایا وقت عصر ہوگا دو تہائی قدم سے کم سایہ بڑھنے پر۔

۲ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن وقت الظهر فی یوم الجمعۃ فی السفر فقال عند زوال الشمس وذلک وقتها یوم الجمعۃ فی غیر السفر (ضعیف)

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفر میں روز جمعہ نماز ظہر کا وقت پوچھا فرمایا وقت زوال شمس ظہر کا وقت ہوتا ہے روز جمعہ۔

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا کان فی سفر او عجلت بہ حاجۃ یجمع بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء قال وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا باس بان یعجّل عشاء الآخرۃ فی السفر قبل ان یغیب الشفق (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب سفر میں ہوتے یا کسی حاجت میں جلدی ہوتی تو ظہر و عصر کی نماز ساتھ پڑھتے اسی طرح مغرب و عشا کی اور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر سفر میں شفق کے غائب ہونے سے پہلے عشا کی نماز پڑھ لی جائے۔

۴۔ فما مشينا الا قليلاً حتى عرض لنا قطار ابي عبد الله عليه السلام فقلت اى القطار فرايت محمد بن اسمٰعيل فقلت له صليتم فقال لي امرنا جدنا فصلينا الظهر والعصر جميعاً ثم بعثنا فذهبت الى اصحابي فاعلمتهم ذلك (موثق)

راوی کہتا ہے ہم تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ سامنے سے ابوعبداللہ علیہ السلام کے اونٹوں کی قطار آتی دکھائی دی ان میں محمد بن اسمٰعیل تھے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے تو میں نے پوچھا کیا آپ نے نماز عصر پڑھ لی ہے انھوں نے کہا اپنے جد (امام جعفر صادق) کے حکم کے مطابق ہم سب نے ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔ راوی کہتا ہے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان کو یہ بتلا دیا۔

۵۔ قال ابو عبد الله عليه السلام وقت المغرب في السفر الى ثلث الليل (موثق) وعنه ايضاً الى نصف الليل

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے سفر میں مغرب کا وقت ایک تہائی رات تک رہتا ہے اور ایک روایت ہے کہ نصف رات تک رہتا ہے

باب ۵۷

وہ مسافت جس میں نماز قصر ہوتی ہے

۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال التقصير في بريد والبريد اربع فراسخ (موثق)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز قصر ہو گی ایک برید پر اور ہر برید چار فرسخ کا ہوتا ہے (مجلسی ہے ایک فرسخ تین میل کا تھی۔ یا بارہ ہزار گز یا آٹھ کلو میٹر۔)

۲۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ادنى ما يقصر فيه المسافر فقال بريد (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کم سے کم کتنی مسافت پر قصر ہو فرمایا ایک برید پر

۳۔ عنه ابي عبد الله عليه السلام قال بينا نحن جلوس وابي عند والٍ لبني امية على المدينة اذ جاء ابي فجلس فقال كنت عند هذا قبيل فسألهم عن التقصير فقال قائل منهم في ثلث وقال قائل منهم يوم وليلة وقال قائل منهم روحة فسألني فقلت له ان رسول الله صلى الله عليه وآله لما نزل عليه جبرئيل عليه السلام بالتقصير قال له النبي صلى الله عليه وآله في كم ذلك فقال في بريد قال واى شئ البريد

ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے اور میرے پدر بزرگوار حاکم مدینہ کے پاس گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو فرمایا میں اس قبیلہ (بنی امیہ) والے کے پاس تھا کہ کسی نے مسافت قصر کے متعلق پوچھا ان میں سے ایک نے کہا ایک تہائی رات کی مسافت دوسرے نے کہا ایک رات اور ایک دن کی مسافت۔ ایک نے کہا ایک رات کی مسافت پھر مجھ سے پوچھا میں نے کہا جب جبرئیل رسول اللہ کے پاس قصر کا حکم لائے تو حضرت نے پوچھا برید کس کو کہتے ہیں

قطع ما بين ظل عير الى فيء وعير ثم جزّأه على اثنا عشر
ميلاً فكان ثلاثة الاف وخمس مائة ذراع كل ميل فوضعوا
الاعلام فلما ظهر بنو هاشم غيّروا امر بني امية
غيره لان الحديث هاشمي فوضعوا الى جنب كل علم علماً
(مرسل)

فرمایا جو مسافت کہ کوہ عیر سے کوہ دیر تک ہے پھر اس کو بارہ میل
پر تقسیم کیا اور ہر میل تین ہزار پانچسو ہاتھ لمبا رکھا اور میل کے
نشان بنا دئے۔ پس بنی ہاشم کو بنی امیہ پر فتح حاصل ہوئی تو بنی
ہاشم نے بنی امیہ کے یہ نشانات بدل دئے کیونکہ ہاشمی حدیث
کی رو سے ان کا تعین ہونا چاہیے۔ پس انھوں نے ہر نشان کے
پہلو میں ایک دوسرا نشان بنایا

۴- عن ابي عبد الله عليه السلام قال سُئل عن حدّ
الاميال التي يجب فيه التقصير فقال ابو عبد الله
ان رسول الله صلى الله عليه وآله جعل حدّ الاميال
من ظل عير الى ظل وُعير وهما جبلان بالمدينة
اذا طلعت الشمس وقع ظل عير الى ظل وعير وهو
ميل الذي وضع رسول الله صلى الله عليه وآله
عليه التقصير (حسن)

پوچھا ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان میلوں کی حدود کو
جن پر قصر ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے میلوں کی حد
عیر کے سایہ سے وعیر کے سایہ تک بتائی ہے اور یہ دونو
مدینہ کے پہاڑ ہیں جب سورج نکلتا ہے تو عیر پہاڑ کا سایہ
وعیر کے سایہ پر پڑتا ہے۔ یہ ہے وہ میل جسے رسول اللہ نے
قصر کے لئے حد بتایا ہے

۵- قال سئلت ابا الحسن عليه السلام عن قوم خرجوا
في سفر فلمّا انتهوا الى الموضع الذي يجب عليهم فيه
التقصير قصّروا من الصلوة فلما صاروا على فرسخين
او على ثلاثة فراسخ او اربعة تخلّف عنهم رجل
لا يستقيم لهم سفرهم الا به فاقاموا ينتظرون
مجيئه اليهم وهم لا يستقيم لهم السفر الا بمجيئه
اليهم فاقاموا على ذلك اياماً لا يدرون هل يمضون
في سفرهم او ينصرفون هل ينبغي لهم ان يتموا الصلوة
او يقيموا على تقصيرهم فقال ان كانوا بلغوا مسيرة اربعة
فراسخ فليقيموا على تقصيرهم اقاموا ام انصرفوا و
ان كانوا ساروا اقل من اربعة فراسخ فليتموا الصلوة
اقاموا او انصرفوا فاذا مضوا فليقصروا (ضعيفة)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو
سفر کے لئے نکلے جب وہ اس حد پر پہنچے جہاں سے ان کو قصر کرنا چاہیے تھا
تو انھوں نے نماز قصر کی جب وہ دو فرسخ یا تین چار فرسخ پہنچے
تو اس شخص نے جو رہنما تھا ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ لوگ اس کے
واپس آنے کے انتظار میں ٹھہر گئے وہ بغیر اس کے اپنا سفر جاری
نہیں رکھ سکتے تھے۔ چند روز ان کا قیام رہا اور ان کی سمجھ میں
نہیں آتا تھا کہ سفر جاری رکھیں یا پلٹ جائیں ایسی صورت میں
انہیں کیا کرنا چاہیئے پوری نماز پڑھیں یا قصر کریں فرمایا اگر
وہ چار فرسخ کی مسافت پر پہنچ گئے ہیں تو وہ قصر کریں گے خواہ
وہاں مقیم ہوں یا پلٹیں اور اگر مسافت چار فرسخ سے کم ہے
تو نماز پوری پڑھیں۔ قیام کریں یا لوٹیں جب آگے بڑھیں تو
قصر کریں۔

باب ۶۷

جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا سفر سے واپس آئے

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یرید السفر متی یقصر قال اذا توارت من البیوت قال قلت الرجل یرید السفر فیخرج حین زوال الشمس قال اذا خرجت فصل رکعتین (صحیح) و روی الحسین بن سعید عن صفوان و فضالۃ عن العلاء مثلہ

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک شخص سفر کرنا چاہتا ہے تو وہ قصر کب سے کرے فرمایا جب اس کی آبادی کے مکانات نظر سے چھپ جائیں۔ میں نے کہا ایک شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہے وہ نزول شمس کے وقت گھر سے نکلتا ہے فرمایا جب نکلے تو دو رکعت پڑھے اور دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے

۲۔ قال سمعت الرضا علیہ السلام یقول اذا زالت الشمس و انت فی المصر و انت ترید السفر فاذا خرجت بعد الزوال قصر العصر

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جب زوال آفتاب ہو جائے اور تم شہر میں ہو اور سفر کرنا چاہتے ہو تو جب بعد زوال نکلو تو نماز عصر قصر پڑھو۔

۳۔ قال خرجت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام حتی اتینا الشجرۃ فقال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا نبال قلت لبیک قال انہ لم یجب علی احد من اھل ھذا العسکر ان یصلی اربعا غیری و غیرک و ذلک انہ دخل وقت الصلوۃ قبل ان یخرج (حسن)

میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے ساتھ نکلا جب ہم درخت شجرہ تک پہنچے تو حضرت نے فرمایا اے نبال۔ میں نے کہا لبیک۔ فرمایا نہیں واجب ہے ان لشکر والوں میں کسی پر کہ میرے اور تیرے سوا چار رکعت نماز پڑھے اور یہ اس لئے کہ خروج سے پہلے نماز کا وقت داخل ہو گیا تھا۔

۴۔ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل یدخل من سفرہ و قد دخل وقت الصلوۃ قال یصلی اربعا و اذا خرج الی السفر و قد دخل وقت الصلوۃ فلیصل رکعتین (حسن)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو سفر کی مسافت میں ایسے وقت داخل ہو جبکہ نماز کا وقت آگیا ہو فرمایا دو رکعت پڑھے اور اگر سفر سے ایسے وقت شہر میں پہنچے کہ نماز کا وقت آگیا ہو تو چار رکعت پڑھے

۵۔ قال سالتہ عن الرجل یکون مسافرا ثم یقدم فیدخل بیوت الکوفۃ ایتم الصلوۃ ام یکون مقصرا حتی یدخل اھلہ قال بل یکون مقصرا حتی یدخل اھلہ (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص مسافر تھا وہ حدود کوفہ میں داخل ہوتا ہے تو آیا پوری نماز پڑھے یا اپنے گھر والوں تک پہنچنے سے پہلے وہ قصر کرے۔ فرمایا قصر کرے۔

۶۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل صلی و ھو مسافر فاتم الصلوۃ قال ان کان الوقت فلیعد

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو بحالت سفر پوری نماز پڑھے فرمایا اگر وقت ہو تو نماز کا اعادہ کرے

وان کان الوقت قد مضیٰ فلا (میم)

اور اگر وقت گزر گیا ہے تو نہیں

۷ - قال قلت له رجل فاتته صلوٰة من صلوٰة السفر فذکرها فی الحضر قال یقضی کما فاتته ان کانت صلوٰة السفر اداها فی الحضر مثلها وان کانت صلوٰة الحضر فلیقض فی السفر صلوٰة الحضر کما فاتته (حسن)

میں نے کہا ایک شخص سے سفر میں نماز قضا ہوئی اور وطن میں یاد آئی فرمایا جہاں قضا ہوئی ہے اسی طرح بجا لائے۔ سفر کی قضا نماز میں قصر پڑھے اور حضر کی قضا سفر میں پوری

۸ - عن ابی الحسن علیه السلام قال سألته عن رجل خرج فی سفره ثم بدوله الاقامة وهو فی صلاته قال یتم اذا بدت له الاقامة (حسن)

ابوالحسن علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایک شخص سفر کے لئے نکلا پھر جب وہ نماز میں تھا اسے پتہ چلا کہ اسے قیام کرنا ہوگا فرمایا جب اقامت ظاہر ہو تو پوری نماز پڑھے۔

باب ۷۷

مسافر کسی شہر میں کب تک قصر کرے

۱ - عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له ارأیت من قدم بلدة الی متی ینبغی له ان یکون مقصراً ومتی ینبغی له ان یتم قال اذا دخلت ارضاً فایقنت ان لک بها مقام عشرة ایام فاتم الصلوٰة وان لم تدر ما مقامک بها تقول غداً اخرج او بعد غد فقصر ما بینک وبین ان یمضی شهر فاذا تم لک شهر فاتم الصلوٰة وان اردت ان تخرج من ساعتک (میم)

میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا اگر کوئی کسی شہر میں وارد ہو تو کب تک قصر کرے اور کب سے پوری نماز پڑھے فرمایا جب تم کسی زمین پر داخل ہو اور یہ یقین ہو جائے کہ وہاں دس روز قیام رہے گا تو پوری نماز پڑھو اور اگر یہ طے نہ ہو کہ کب تک وہاں سے جاؤ گے اور آج کل میں وقت گزر رہا ہو تو ایک ماہ تک قصر ہوگا اس کے بعد پوری نماز اگرچہ بعد میں ایک گھڑی بعد ہی کوچ ہو جائے

۲ - قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن الرجل یکون بالبصرة وهو من اهل الکوفة له بها دار ومنزل فیمر بالکوفة وانما هو مجتاز لا یرید المقام الا بقدر ما یتجهز یوماً او یومین قال یتم فی جانب المصر ویقصر قلت فان دخل اهله قال علیه التمام (موثق)

میں نے اباعبداللہ علیہ السلام سے کہا جو بصرہ میں ہو اور کوفہ کا رہنے والا ہو وہیں اس کا گھر ہو وہ کوفہ کی طرف سے گزرے اور کوفہ میں اس کا ارادہ قیام کا نہ ہو مگر کچھ فراہمی کے لئے ایک دن یا دو دن تو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ پوری نماز پڑھے اور قصر بھی کرے میں نے کہا اگر وہ اپنے اہل و عیال میں پہنچ جائے فرمایا تب وہ پوری نماز پڑھے۔

سأل محمد بن مسلم ابا عبد الله علیه السلام وانا عن المسافر ان حدث نفسه باقامة عشرة ایام قال فلیتم الصلوٰة وان لم یدر ما یقیم یوماً او اکثر فلیعد ثلثین یوماً ثم لیتم وان کان اقام یوماً او صلوٰة واحدة وقال له محمد بن مسلم بلغنی انک قلت خمساً فقال قد قلت ذاك قال ابو ایوب فقلت انا جعلت فداك یکون اقل من خمس فقال لا (حسن)

محمد بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا اگر کوئی اپنے نفس میں دس دن قیام کی نیت کرے فرمایا تو اسے پوری نماز پڑھنی چاہیے اور اگر یہ طے نہ ہو کہ ایک دن قیام کرے گا یا زیادہ تو تیس دن شمار کرے اس کے بعد پوری نماز پڑھے اگرچہ ایک ہی دن یا ایک ہی نماز تک قیام ہو۔ محمد بن مسلم نے کہا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے پانچ دن کے قیام کے لئے فرمایا ہے۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا کہا ہے ابو ایوب نے کہا اگر اس سے کم ہو فرمایا نہیں

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں اتمام کے لئے بجائے دس دن کے پانچ دن کا ذکر محل تامل ہے غالباً اس سے مراد مکہ یا مدینہ کا قیام ہے

باب

ملاحوں مکاریوں اور شکاریوں کے متعلق

۱۔ قال ابو جعفر علیه السلام اربعة قد یجب علیهم التمام فی سفر کانوا او فی الحضر المکاری والکری والراعی والاشتقان لانه عملهم (صحیح)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے چار آدمی سفر میں پوری نماز پڑھیں اول چوپاؤں کو کرایہ پر چلانے والے دوسرے خود کرایہ لے کر مسافروں کے ساتھ چلنے والے تیسرے چرواہے چوتھے قاصد کیونکہ ان کا تو مستقلاً کام ہی یہ ہے

۲۔ قال علیه السلام لیس علی الملاحین فی سفینتهم تقصیر ولا علی المکاری والجمال (صحیح)

فرمایا ملاحوں پر جب وہ اپنی کشتیوں پر جا رہے ہوں قصر نہیں ہے اور نہ چوپاؤں اور اونٹوں کو کرایہ پر چلانے والوں پر

وفی روایة اخری المکاری اذا جدّ به السیر فلیقصر قال ومعنی جدّ به السیر یجعل منزلین منزلاً

اور ایک روایت میں ہے کہ مکاری کا مقصد اگر سیر ہو تو قصر کرے گا اور جب وہ اپنے سفر میں جیسے حج وغیرہ دو منزلوں کو ایک منزل بنا رہا ہو

۳۔ سالت الرضا علیه السلام عن الرجل یخرج الی ضیعته ویقیم الیوم والیومین والثلاثة یقصر ام یتم قال یتم الصلوٰة کلما اتی ضیعة من ضیاعه (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو اپنی ملکیت کی زمینوں پر جائے اور ایک دن دو دن یا تین دن قیام کرے تو وہ قصر کرے یا پوری نماز پڑھے فرمایا وہ جب کبھی اپنی کسی ملکیت پر جائے تو پوری نماز پڑھے

۴۔ سالت ابا عبد الله ع عن الرجل یتصید الیوم

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو شکار کو جائے ایک دن

والیومین والثلاثۃ ایقصر ام یتم قال لا یقصر الا ان یشیع الرجل اخاہ فی الدین فان التصید مسیر باطل لا یقصر الصلوٰۃ فیہ وقال یقصر اذا شیع اخاہ (ضعیف)

۴۔ عن علی بن اسباط مثلہ

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الاعراب لا یقصرون وذلک ان منازلہم معہم (مرسل)

۶۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یکون لہ ضیاع بعضہا قریب من بعض یخرج فیقیم فیہا یتم او یقصر فقال یتم (مجہول)

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل فمن اضطر غیر باغ ولا عاد قال الباغی باغی الصید والعادی السارق لیس لہما ان یاکلا المیتۃ اذا اضطرا الیہا ہی حرام علیہما لیس علیہما کما ہی علی المسلمین ولیس لہما ان یقصرا فی الصلوٰۃ (ضعیف)

۸۔ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یخرج الی الصید ایقصر ام یتم قال یتم لانہ لیس بمسیر حق (موثق)

۹۔ سألتہ عن الملاحین والاعراب ہل علیہم تقصیر قال لا بیوتہم معہم (موثق)

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ الرجل یخرج الی الصید مسیرۃ یوم او یومین یقصر او یتم فقال ان خرج لقوتہ وقوت عیالہ فلیفطر ولیقصر وان خرج لطلب الفضول فلا ولا کرامۃ (مرسل)

۱۱۔ قال کتبت الیہ جعلت فداک ان لی جمالا ولی قوام علیہا ولست اخرج فیہا الا فی طریق مکۃ لرغبۃ فی الحج او فی الندرۃ الی بعض المواضع فما یجب علی التقصیر فی الصلوٰۃ والصوم فوقع علیہ السلام ان کنت لا تلزمہا ولا تخرج معہا فی کل سفر الا الی مکۃ فعلیک تقصیر وفطور (صحیح)

دو دن یا تین دن آیا قصر کرے یا پوری پڑھے فرمایا قصر نہیں کریگا مگر اس صورت میں کہ اپنے دینی بھائی کو سیر کرنے کی غرض سے نکلا ہو اور اگر محض تفریحاً شکار کو گیا ہے تو قصر نہ کریگا

اور علی بن اسباط سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام بدو عرب قصر نہ کریں گے کیونکہ انکی منزلیں انکے اختیار میں ہوتی ہیں

میں نے حضرت سے پوچھا ایک شخص کی زمینیں قریب قریب ہیں وہ ان پر جاتا ہے اور قیام کرتا ہے آیا تمام نماز پڑھے یا قصر کرے فرمایا پوری نماز پڑھے

حضرت سے پوچھا گیا اس آیت کے متعلق پس وہ مضطر ہو سوائے باغی اور عادی کے فرمایا باغی سے مراد ہے باغی صید اور عادی سے مراد ہے چور بحالت اضطرار بھی ان کو مردار کھانے کی اجازت نہیں وہ ان دونوں پر حرام ہے عام مسلمانوں کی طرح ان کو اجازت نہیں اور نہ ان کے لئے نماز میں قصر ہے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو شکار کے لئے نکلے آیا وہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے فرمایا پوری پڑھے کیونکہ اس کا سفر حق پر نہیں

میں نے پوچھا ملاحوں اور بدو عربوں کے متعلق کہ کیا یہ قصر کریں فرمایا نہیں کیونکہ ان کے گھر ان کے ساتھ ہوتے ہیں

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو شکار کے لئے نکلا ایک دن یا دو دن کی مسافت پر آیا وہ قصر کرے گا یا نہیں فرمایا اگر وہ اپنے اور اپنے عیال کے قوت کے لئے نکلا ہے تو افطار کرے گا اور نماز قصر پڑھے گا اور اگر امر فضول کے لئے نکلا ہے تو نہیں اور نہ یہ اس کے لئے باعث کرامت ہے

میں نے لکھا میرے پاس اونٹوں کا گلہ ہے اور میری سواری ان پر ہوتی ہے میں ان کو لے کر جاتا ہوں مکہ کے راستہ میں حج کے لئے یا کسی نذر پورا کرنے کے لئے بعض راہوں میں تو نماز و روزہ میں قصر کروں حضرت نے لکھا اگر تم ہمیشہ انکے ساتھ ہر سفر میں نہیں نکلتے سوائے مکہ کے تو قصر کرو

باب ۷۹
مسافر کا مقیم کی نماز میں شریک ہونا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المسافر یصلی خلف المقیم قال یصلی رکعتین و یمضی حیث شاء (حسن)

فرمایا حضرت نے اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھ کر جہاں چاہے چلا جائے۔

۲۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المسافر یصلی مع الامام فیدرک من الصلوٰۃ رکعتین، یجزی ذلک عنہ قال نعم (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس مسافر کے متعلق پوچھا جو امام کے ساتھ نماز پڑھے اور دو رکعت پالے آیا یہ اس کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں

باب ۸۰
سفر میں نوافل

۱۔ قال سئلتہ عن الصلوٰۃ فی السفر قال رکعتین لیس قبلھا ولا بعدھا شئی الا انہ ینبغی للمسافر ان یصلی بعد المغرب اربع رکعات ولیتطوع باللیل ماشاء ان کان فان لا و ان کان راکباً فلیصل علی دابتہ وھو راکب ولکن صلوٰتہ ایماءً ولیکن راسہ حیث یرید السجود اخفض من رکوعہ (موثق)

میں نے سفر میں نماز کے متعلق پوچھا فرمایا دو رکعت ہیں نہ اگلے قبل، نہ پچھلے اور نہ ان کے بعد ہاں مسافر کو چاہئے کہ بعد مغرب چار رکعت پڑھے نافلہ اور رات کو اگر چاہے تو پڑھے ورنہ نہیں اگر سواری پر ہو تو اشارہ سے نماز پڑھ لے۔ جب سجدہ کا ارادہ کرے تو رکوع سے زیادہ اپنا سر جھکائے۔

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اربع رکعات بعد المغرب لا تدعھن فی سفر ولا حضر (صحیح)

فرمایا نماز مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ نہ سفر میں ترک کرے اور نہ حضر میں۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصلوٰۃ فی السفر رکعتان لیس قبلھما ولا بعدھما شئی الا المغرب فان بعدھا اربع رکعات لا تدعھن فی سفر ولا حضر ولیس علیک قضاء صلوٰۃ النھار و صل صلوٰۃ اللیل واقضہ (صحیح)

فرمایا سفر میں نماز دو رکعت ہے نہ اس کے پہلے کچھ ہے اور نہ بعد میں ہاں نماز مغرب کے بعد چار رکعت ہے انکو ترک نہ کرو نہ سفر میں نہ حضر میں۔ دن کی نوافل کی قضا لازم نہیں البتہ رات کی نوافل کی ہے

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام تاتنی صلوٰۃ اللیل

میں نے حضرت سے کہا کہ رات کی نماز نافلہ قضا ہو جاتی ہے

فی السفر فاقضیها فی النهار فقال نعم ان اطقت ذلک (م)

سفر میں تو کیا دن میں قضا بجا لاؤں فرمایا ہاں اگر طاقت ہو

۵ ـ سأل ابو عبد الله علیه السلام عن صلوٰة النافلة علی البعیر والدابة فقال نعم حیث ما کنت متوجهاً قال فقلت علی البعیر والدابة قال نعم حیث ما کنت متوجهاً قلت استقبل القبلة اذا اردت التکبیر قال لا ولکن تکبر حیث ما کان متوجهاً وکذلک رسول الله صلی الله علیه وآله (ضعیف)

میں نے پوچھا کیا نماز نافلہ اونٹ یا چوپایہ پر پڑھی جا سکتی ہے فرمایا ہاں جس طرف بھی تم جا رہے ہو میں نے کہا اونٹ اور گھوڑے پر بھی فرمایا ہاں جدھر بھی جاتے ہو میں نے کہا کیا استقبال قبلہ وقت تکبیر ضروری ہے فرمایا نہیں لیکن جدھر بھی رخ ہو تکبیر کہو رسول اللہ ایسا ہی کرتے تھے۔

۶ ـ قال خرجت مع ابی عبد الله علیه السلام فیما بین مکة والمدینة فکان یقول اما انتم فشباب تؤخرون واما انا فشیخ اعجل فکان یصلی صلوٰة اللیل اول اللیل (مجهول)

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہا تھا حضرت نے فرمایا تم جوان تاخیر کرتے ہو اور میں بوڑھا ہو کر جلدی کرتا ہوں۔ پس حضرت نماز شب اول شب میں پڑھتے تھے

۷ ـ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یصلی علی راحلته قال یومی ایماءً یجعل السجود اخفض من الرکوع قلت یصلی وهو یمشی قال نعم یومی ایماءً ولیجعل السجود اخفض من الرکوع (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی سواری پر نماز پڑھے فرمایا اشارہ سے پڑھے اور سجود کے لئے رکوع سے زیادہ سر کو جھکائے۔ میں نے کہا اگر چلتے ہوئے نماز پڑھے فرمایا اشارہ سے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ سر کو جھکائے۔

۸ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یصلی النوافل فی الامصار وهو علی دابته حیث توجهت به قال نعم لا بأس (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو نماز نافلہ شہروں کے اندر چوپایہ پر پڑھے جدھر وہ چاہے اسے لے جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں

۹ ـ عن ابی جعفر علیه السلام انه لم یکن یری بأساً ان یصلی الماشی وهو یمشی ولکن لا یسوق الابل (مرسل)

امام محمد باقر علیہ السلام کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس میں اگر کوئی چلتے ہوئے نماز نافلہ پڑھے ہاں اونٹ کو کھینچتا ہوا نہ چلے

۱۰ ـ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن صلوٰة اللیل والوتر فی اول اللیل فی السفر اذا تخوفت البرد وکانت علة فقال لا بأس انا افعل ذلک (ضعیف)

میں نے پوچھا کہ سفر میں جبکہ سردی کا خوف ہو اور بیماری بھی ہو نماز شب اور وتر اول شب میں پڑھ لی جائے فرمایا کیا حرج ہے میں بھی ایسا کرتا ہوں۔

۱۱ ـ قال سألته الرضا علیه السلام عن الرکعات بعد المغرب فی السفر یعجل الجمال ولا یمکننی الصلوٰة علی الارض هل اصلیها فی المحمل قال نعم صلها فی المحمل (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سفر میں مغرب کے بعد کی چار رکعت کے متعلق پوچھا کہ اونٹ والا اگر اونٹ لے چلنے میں جلدی کر رہا ہو اور زمین پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو محمل میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا ہاں

۱۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال صلّ رکعتی الفجر فی المحمل (صحیح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صبح کی دو رکعت محمل میں پڑھ سکتے ہیں

باب

کشتی میں نماز

۱۔ قال سمعت اباعبداللہ یسئل عن الصلوٰۃ فی السفینۃ فیقول ان استطعتم ان تخرجوا الی الجدد فاخرجوا فان لم تقدروا فصلّوا قیاماً فان لم تستطیعوا فصلّوا قعوداً و تحرّوا الی القبلۃ (حسن)

جب حضرت ابو عبداللہ سے کشتی میں نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم کو قدرت ہو تو زمین پر آکر نماز پڑھو اور اگر ممکن نہ ہو تو کشتی میں ہی کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر پڑھو اور قبلہ رو ہو کر

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ سئل عن الصلوٰۃ فی السفینۃ فقال یستقبل القبلۃ فاذا دارت واستطاع ان یتوجہ الی القبلۃ فلیفعل والّا فلیصلّ حیث توجہت بہ قال فان امکنہ القیام فلیصلّ قائماً والّا فلیقعد ثم لیصلّ (صحیح)

حضرت سے پوچھا گیا کشتی میں نماز کے متعلق فرمایا قبلہ رو ہو کر پڑھے اگر کشتی گھوم جائے اور قبلہ رو رہ سکتا ہو تو رہے ورنہ جدھر کشتی کا رخ ہو نماز پڑھے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہو تو پڑھے ورنہ بیٹھ کر بجالائے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الرجل یکون فی السفینۃ فلا یدری این القبلۃ قال یتحرّی فان لم یدر صلّی نحو راسہا (مرسل)

پوچھا جو کشتی میں ہو اور قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو وہ کیا کرے فرمایا جستجو کرے اگر پتہ نہ چلے تو جدھر کشتی کا اگلا حصہ ہو اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے۔

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الصلوٰۃ فی السفینۃ فقال اذا کانت محملۃ ثقیلۃ اذا قمت فیہا لم تحرک فصلّ قائماً وان کانت خفیفۃ تکفأ فصلّ قاعداً (صحیح)

فرمایا حضرت نے صلوٰۃ سفینہ کے متعلق اگر کشتی میں وزن زیادہ ہو اور تمہارے کھڑے ہونے سے وہ ہلے ڈلے نہیں تو کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر ہلکی ہو اور جھک جانے کا اندیشہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے

۵۔ قال کنت مع ابی الحسن علیہ السلام فی السفینۃ فی دجلۃ فحضرت الصلوٰۃ فقلت جعلت فداک نصلّی فی جماعۃ قال فقال لا تصلّ فی بطن واد جماعۃ (ضعیف)

میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھا دریائے دجلہ میں کہ نماز کا وقت آگیا۔ میں نے کہا آپ جماعت سے پڑھیں گے فرمایا نہیں جماعت سے کھلے سرزمین پر پڑھی جائے گی۔

باب ۸۲
نماز نوافل

١- عن ابی جعفر علیه السلام قال انا شاب فوصف لی التطوع والصوم فرأی ثقل ذلک فی وجهی فقال لی ان هذه لیس کالفریضة من ترکها هلک انما هو التطوع ان شغلت عنه او ترکته قضیته انهم کانوا یکرهون ان ترفع اعمالهم یوماً تاماً ویوماً ناقصاً ان الله عزوجل یقول "الذین هم علی صلوٰتهم دائمون" وکانوا یکرهون ان یصلوا حتی یزول النهار ان ابواب السماء تفتح اذا زال النهار (موثق)

جب میں جوان تھا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے نماز نافلہ اور مستحب روزہ کے فضائل بیان کئے۔ جب آپ نے میرے چہرہ سے گرانی محسوس کی تو فرمایا یہ فریضہ نہیں جس کا ترک باعث ہلاکت ہو یہ تو خوشی خاطر کا سودا ہے اگر ترک کر دو یا غافل ہو جاؤ تو بعد میں ادا کر دو لوگ مکروہ جانتے ہیں اس بات کو کہ ان کے اعمال اس طرح بلند ہوں کہ ایک دن پورے ہوں اور ایک دن ناقص۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور وہ برا جانتے ہیں اس بات کو کہ وہ جب پڑھیں کہ زوال ہو جائے۔ بے شک وقت زوال آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

٢- عن ابی عبدالله علیه السلام قال الفریضة والنافلة احد وخمسون رکعة منها رکعتان بعد العتمة جالساً تعدان برکعة وهو قائم الفریضة منها سبعة عشر رکعة والنافلة اربع وثلثون رکعة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فریضہ و نافلہ کیاون رکعت ہے ان میں دو رکعت نافلہ عشاء بیٹھ کر ہیں یہ دونوں رکعتیں ایک رکعت شمار ہوتی ہیں۔ نماز ہائے واجب کی رکعتیں سترہ ہیں اور نافلہ کی ۳۴ رکعت۔

٣- قال لی سمعنا اباعبدالله علیه السلام یقول کان رسول الله صلی الله علیه وآله یصلی من التطوع مثلی الفریضة ویصوم من التطوع مثلی الفریضة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نافلہ نماز بھی واجب کی طرح پڑھتے تھے اسی طرح سنت روزہ واجب کی طرح رکھتے تھے۔

٤- سألت اباعبدالله علیه السلام عن افضل ما جرت به السنة من الصلوٰة فقال تمام الخمسین وروی الحسین بن سعید عن محمد بن سنان مثله

سوال کیا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ نماز میں افضل سنت کیا ہے فرمایا پچاس رکعت نماز پوری اخر کی دو رکعت نافلہ ایک رکعت کی برابر شمار کی جاتی ہے محمد بن سنان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے

٥- فقال له جعلت فداک اخبرنی عن صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وآله فقال کان النبی صلعم یصلی ثمانیة رکعات الزوال واربعاً الاولی وثمانی بعدها واربعاً العصر وثلاثاً المغرب واربعاً بعد المغرب والعشاء الآخرة اربعاً

میں نے پوچھا رسول کی نماز کے متعلق فرمایا حضرت آٹھ رکعت قبل نماز ظہر پڑھتے تھے وقت زوال اور پھر چار رکعت ظہر اس کے بعد آٹھ رکعت پھر عصر کی چار رکعت اور پھر مغرب کی تین پھر عشاء کی چار رکعت

وثمانی صلوٰۃ اللیل وثلثا الوتر وركعتی الفجر وصلوٰۃ الغداۃ ركعتين قلت جعلت فداك وان كنت اقوى على اكثر من هذا ايعذبنى الله على كثرة الصلوٰۃ فقال لا ولكن يعذب على ترك السنة (موثق)

اور آٹھ رکعت نماز شب تین رکعت نماز وتر اور دو رکعت نماز صبح اور دو رکعت واجب صبح۔ میں نے کہا اگر مجھ میں اس سے زیادہ نمازیں ادا کرنے کی قوت ہو اور میں پڑھوں تو کیا خدا مجھے عذاب کرے گا نمازوں کی کثرت پر فرمایا نہیں لیکن ترک سنت پر کرے گا۔

۶۔ قال سالت اباعبد الله عليه السلام هل قبل العشاء الآخرة وبعدها شئ قال لا غير انى اصلى بعدها ركعتين ولست احسبهما من صلوٰۃ الليل (حسن)

میں نے پوچھا کیا نماز عشاء کے قبل یا بعد بھی کچھ اور عبادت ہے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس کے بعد دو رکعت پڑھتا ہوں اور ان کو نماز شب میں شمار نہیں کرتا۔

۷۔ قلت لابى الحسن عليه السلام ان اصحابنا يختلفون فى صلوٰۃ التطوع بعضهم يصلى اربعا واربعين وبعضهم يصلى خمسين فاخبرنى بالذى تعمل به انت كيف هو حتى اعمل بمثله فقال اصلى واحدة وخمسين قال امسك وعقد بيده الزوال ثمانية واربعا بعد الظهر واربعا قبل العصر وركعتين بعد المغرب وركعتين قبل العشاء الآخرة وركعتين بعد العشاء من قعود تعدان بركعة من قيام وثمان صلوٰۃ الليل والوتر ثلثة وركعتى الفجر والفرائض سبع عشر فذلك احدو خمسين (ضعيف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارے ساتھی نماز ہائے نوافل کے بارہ میں اختلاف رکھتے ہیں بعض ۴۴ رکعت پڑھتے ہیں اور بعض ۵۰ مجھے اپنا عمل بتائیے تاکہ میں بھی ہر کاربند ہوں فرمایا میں اکیاون رکعت پڑھتا ہوں پھر حضرت خاموش ہو کر اپنی انگلیوں پر گننے لگے ۸ اور ۴ بعد ظہر اور ۴ قبل عصر اور دو رکعت بعد مغرب اور دو رکعت قبل عشا اور دو رکعت بعد عشا بیٹھ کر جو رکعت واحد شمار ہوں گی بلحاظ قیام اور ۸ رکعت نماز شب اور ۳ رکعت وتر اور دو رکعت نماز صبح اور واجب رکعات ۱۷ سترہ میں یہ سب مل کر ۵۱ رکعات ہوئیں (یہ حدیث ضعیف ہے تقسیم رکعات عمل جمہور شیعہ کے خلاف ہے)۔

۸۔

۸۔ قال نهانى ابو عبد الله عليه السلام عن الكلام بين الاربع ركعات التى بعد المغرب (ضعيف)

مجھے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نافلہ مغرب کی چار رکعت کے درمیان کلام کرنے سے منع فرمایا

۹۔ قال سالته عن التطوع بالنهار فذكر انه يصلى ثمان ركعات قبل الظهر وثمان بعدها (صحيح)

میں نے دن کے نوافل کے متعلق پوچھا فرمایا آٹھ رکعت قبل ظہر ادا کرے اور آٹھ بعد ظہر

۱۰۔ عن ابى عبد الله عليه السلام قال قال امير المومنين صلوات الله عليه صلوٰۃ الزوال صلوٰۃ الاوابين (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ؑ نے فرمایا کہ زوال کے وقت نماز پڑھنا اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

۱۱ عن ابى جعفر عليه السلام قال قلت له اناء الليل ساجدا او قائما يحذر الآخرة ويرجو رحمة ربه

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ شب میں سجدے کرنا اور کھڑا رہنا آخرت سے ڈرنا اور رحمت رب کی امید رکھنا ہے

قال يعني صلوة الليل قال قلت له و اطراف النهار لعلك ترضى قال يعني تطوع بالنهار قال قلت له و ادبار النجوم قال ركعتان قبل الصبح قلت و ادبار السجود قال ركعتان بعد المغرب (حسن)

فرمایا اس سے مراد ہے نماز شب۔ میں نے کہا اطراف نہار سے کیا مراد ہے فرمایا نوافل روز۔ میں نے کہا ادبار نجوم سے کیا مراد فرمایا دو رکعت قبل صبح اور ادبار سجود سے مراد دو رکعت بعد مغرب

۱۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا قمت بالليل من منامك فقل

الحمد لله الذي رد علي روحي لاحمده واعبده

فاذا سمعت صوت الديك فقل

سبوح قدوس رب الملائكة والروح سبقت
رحمتك غضبك لا اله الا انت وحدك
لا شريك لك عملت سوءً وظلمت نفسي
فاغفر لي وارحمني انه لا يغفر الذنوب
الا انت

فاذا قمت فانظر في آفاق السماء وقل

اللهم انه لا يواري عنك ليل ساج ولا سماء
ذات ابراج ولا ارض ذات مهاد ولا ظلمات
بعضها فوق بعض ولا بحر لجي تدلج بين
يدي المدلج من خلقك تعلم خائنة الاعين
وما تخفي الصدور غارت النجوم ونامت العيون
وانت الحي القيوم لا تاخذك سنة ولا نوم
سبحان رب العالمين واله المرسلين والحمد
لله رب العالمين

ثم اقرأ الخمس الآيات من آخر آل عمران
ان في خلق السموات والارض الى قوله انك
لا تخلف الميعاد

ثم استك و توضأ فاذا وضعت يدك في الماء فقل
بسم الله وبالله اللهم اجعلني من التوابين

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رات کو خواب سے بیدار ہو تو کہو

جب مرغوں کی آواز سنو تو کہو

جب کھڑے ہو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرکے کہو

پھر سورہ آل عمران کی آخری پانچ آیتیں پڑھو
ان فی خلق السموات سے لے کر انک لا تخلف المیعاد تک

پھر مسواک کرو وضو کرو جب اپنا ہاتھ پانی میں ڈالو تو کہو

واجعلنی من المتطھرین

فاذا فرغت فقل — اور جب وضو کر چکو تو کہو

الحمد للہ رب العالمین

فاذا قمت الی صلوٰتک فقل — جب نماز کو کھڑے ہو تو کہو

بسم اللہ وباللہ والی اللہ ومن اللہ ماشاء اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم اجعلنی من زوار بیتک وعمار مساجدک افتح لی باب توبتک واغلق عنی باب معصیتک وکل معصیۃ الحمد للہ الذی جعلنی ممن یناجیہ اللھم اقبل علی بوجھک جل ثناؤک

ثم افتتح الصلوٰۃ بالتکبیر (حسن)

پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرو

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان اذا صلی العشاء الاخرۃ امر بوضوءہ وسواکہ یوضع عند راسہ مخمراً فیرقد ماشاء اللہ ثم یقوم فیستاک ویتوضأ ویصلی اربع رکعات ثم یرقد ثم یقوم فیستاک ویتوضأ ویصلی اربع رکعات ثم یرقد حتی اذا کان فی وجہ الصبح قام فاوتر ثم صلی الرکعتین ثم قال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ قلت متی کان یقوم قال بعد ثلث اللیل وقال فی حدیث آخر بعد نصف اللیل (حسن)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول خدا نماز عشا پڑھنے کے بعد حکم دیتے کہ وضو کے لئے پانی اور مسواک حضرت کے سر کے قریب ڈھک کر رکھا جائے تاکہ کوئی نجاست نہ ملجائے پھر سو جاتے جتنی دیر چاہتے پھر بیدار ہوتے مسواک کرتے اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھتے پھر سو جاتے جب صبح قریب ہوتی تو کھڑے ہو کر نماز وتر پڑھتے پھر دو رکعت بجالاتے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو رسول اللہ کے عمل کی پیروی کرنی چاہئے میں نے کہا حضور کب سے یہ عمل کرتے تھے فرمایا تہائی رات کے بعد سے اور ایک روایت میں ہے نصف شب کے بعد سے۔

وفی روایۃ اخری یکون قیامہ ورکوعہ وسجودہ سواء ویستاک کل مرۃ قام من نومہ ویقرأ الآیات من آل عمران ان فی خلق السموات والارض الی قولہ انک لاتخلف المیعاد (موثق)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کا قیام اور رکوع و سجود برابر ہوتا تھا اور جس وقت نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک ضرور کرتے اور سورہ آل عمران کی آخر پانچ آیتیں انّ فی خلق السموات سے لے کر لاتخلف المیعاد تک پڑھتے۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل ثلث عشر رکعۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نماز شب تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

منها الوتر و رکعتا الفجر فی السفر و الحضر (صحیح)

ان میں نماز وتر اور دو رکعت صبح شامل ہیں۔ سفر و حضر دونوں میں یہی صورت تھی۔

۱۶ - قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول صلوٰة النهار ست عشر رکعة ثمان اذا زالت الشمس و ثمان بعد الظهر و اربع رکعات بعد المغرب یا حارث لا تدعهن فی سفر و لا حضر و رکعتان بعد العشاء الآخرة کان ابی یصلیهما و هو قاعد و انا اصلیهما و انا قائم و کان رسول الله صلی الله علیه و آله یصلی ثلاث عشر رکعة من اللیل (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ دن کی نماز نافلہ سولہ رکعات ہیں وقت زوال آٹھ اور بعد ظہر آٹھ اور چار رکعت بعد نماز مغرب اے حارث سفر ہو یا حضر ان چار رکعت کو نہ چھوڑنا اور دو رکعت بعد نماز عشا۔ میرے والد یہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے اور میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ تیرہ رکعت نماز شب پڑھتے تھے۔

۱۷ - قال قلت الرضا علیه السلام کم الصلوٰة من رکعة قال احدی و خمسون رکعة (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا نمازوں میں سب کتنی رکعات ہیں فرمایا اکیاون۔

۱۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجل ان ناشئة اللیل هی اشد وطأ و اقوم قیلا قال یعنی بقوله و اقوم قیلا قیام الرجل عن فراشه یرید به الله لا یرید به غیره (حسن)

آیہ ان ناشئۃ اللیل کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رات کا اٹھنا سخت نفس کا پامال کرنے والا اور ٹھکانہ کا ذکر ہے ایک شخص کا اپنے بستر سے اٹھنا اس لئے کہ سوائے خدا کے وہ اور کسی کے ذکر کا ارادہ نہیں رکھتا۔

۱۹ - قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول ان العبد یوقظ ثلاث مرات من اللیل فان لم یقم اتاه الشیطان فبال فی اذنه قال و سألته عن قول الله عزوجل کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون قال کانوا اقل اللیالی تفوتهم لا یقومون فیها

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ بندہ رات میں تین بار جگایا جاتا ہے اگر اس پر بھی وہ نہیں اٹھا تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا یعنی وہ رات میں بہت کم سوتے ہیں فرمایا راتوں کے کم حصے ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ عبادت نہ کرتے ہوں

۲۰ - سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول ان فی اللیل لساعة ما یوافقها عبد مسلم یصلی و یدعو الله فیها الا استجاب له فی کل لیلة قلت اصلحک الله فای ساعة هی من اللیل قال اذا مضی نصف اللیل فی السدس الاول من نصف الباقی (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر مرد مسلمان رات میں نماز پڑھتا اور دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو نصف باقی کے ابتدائی چھٹے حصہ میں

۲۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له ان رجلا من موالیک من صلحائهم شکا الی ما یلقی من النوم

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے دوستوں میں سے ایک نے جو نیکوکاروں میں سے ہے مجھ سے شکایت کی اپنی نیند کی

قال انی ارید القیام الی الصلوٰۃ باللیل فیغلبنی النوم حتی اصبح و ربما قضیت صلوٰۃ الشہر متتابعاً والشہرین اصبر علی ثقلہ فقال قرۃ عین لہ واللہ قال ولم یرخص لہ فی الصلوٰۃ فی اول اللیل وقال القضاء بالنہار افضل قلت فان من نسائنا ابکاراً الجاریۃ تحب الخیر واھلہ وتحرص علی الصلوٰۃ فیغلبہا النوم حتی ربما قضت و ربما ضعفت عن قضائہ وہی تقوی علیہ اول اللیل فرخص لہن فی الصلوٰۃ اول اللیل اذا ضعفن وضیعن القضاء (موثق)

کہا میں نماز شب پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن نیند غالب آجاتی ہے تاآنکہ صبح ہو جاتی ہے اور ایک ماہ یا دو ماہ تک متواتر نمازیں قضا ہوتی رہتی ہیں فرمایا اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں پھر فرمایا اور نہیں اجازت اول شب میں نماز کی اور فرمایا دن میں قضا بجالانا افضل ہے۔ میں نے کہا ہماری عورتیں باکرہ کنیزیں نیکی اور نیکوکار پسند ہیں اور نماز کی شوقین ہیں لیکن نیند ان پر غالب آجاتی ہے اگر نماز قضا ہو جاتی ہے اور کمزوری کی وجہ سے قضا بجا نہیں لائی جاتی آپ نے انکو اجازت دی نماز کی اول شب میں جبکہ کمزور ہوں اور قضا بجا نہ لاسکیں

۲۲ ـ عن ابی عبد اللہ قال ما کان یحمد الرجل ان یقوم من آخر اللیل فیصلی صلوٰتہ ضربۃ واحدۃ ثم ینام و یذھب (مجہول)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام قابل تعریف ایسا شخص نہیں جو آخر شب میں اٹھے اور ایک ساتھ ہی تمام شب کی تمام رکعات پڑھنے کے بعد سو جائے یا کہیں چلا جائے۔

۲۳ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ الرجل یصلی الرکعتین من الوتر ثم یقوم فینسی التشہد حتی یرکع ویذکر وھو راکع قال یجلس من رکوعہ فیتشہد ثم یقوم فیتم قال قلت الیس قلت فی الفریضۃ اذا ذکرہ بعد ما رکع مضی ثم یسجد سجدتی السہو بعد ما ینصرف یتشہد فیہا قال لیس النافلۃ کالفریضۃ (مجہول)

میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص وتر کی دو رکعت نماز پڑھتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور تشہد بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے تب اسے یاد آتا ہے فرمایا رکوع چھوڑ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے پھر کھڑے ہو کر نماز تمام کرے میں نے کہا کیا آپ نے نماز فریضہ کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ رکوع کے بعد اگر یاد آئے تو نماز جاری رکھے پھر دو سجدہ سہو بجالائے جب نماز ختم کر چکے اور تشہد بجالائے فرمایا نماز نافلہ نماز فریضہ کی طرح نہیں ہوتی۔

۲۴ ـ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن افضل ساعات الوتر فقال الفجر اول ذلک (صحیح)

میں نے نماز وتر کے متعلق پوچھا کہ سب بہتر وقت اس کا کیا ہے فرمایا اول فجر۔

۲۵ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ای ساعۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوتر فقال علی مثل مغیب الشمس الی صلوٰۃ المغرب (حسن)

میں نے پوچھا رسول اللہ نماز وتر کس وقت پڑھتے تھے فرمایا اسی طرح جیسے غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز کا وقت ہوتا ہے اسی طرح طلوع فجر اول کے وقت وتر کا۔

۲٦ ـ قال صلیت خلف الرضا علیہ السلام فی المسجد الحرام صلوٰۃ اللیل فلما فرغ جعل مکان الضجعۃ سجدۃ (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام کے پیچھے مسجد الحرام میں نماز شب پڑھی جب فارغ ہوئے تو اضطجاع (داہنے ہاتھ پر دا سنا رخسار رکھنا) کے مقام پر سجدہ کیا۔

۲۷ - قلت لابی جعفر علیہ السلام الرکعتان اللتان قبل الغداۃ این موضعهما فقال قبل طلوع الفجر فاذا طلع الفجر دخل وقت الغداۃ (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھا جو نماز صبح سے پہلے پڑھی جاتی ہیں کہ ان کا وقت کیا ہے فرمایا قبل طلوع فجر کیونکہ جب فجر طالع ہو جائے تو وہ صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہے

۲۸ - قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اقوم آخر اللیل واخاف الصبح قال اقرأ الحمد واعجل واعجل

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں رات کو دیر سے اٹھتا ہوں اور جلد صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہوتا ہے تو نماز وتر کی کیا صورت فرمایا صرف الحمد پڑھو اور جلدی سے ختم کر دو۔

۲۹ - سالت عن ابی جعفر علیہ السلام عن الرجل یقوم من آخر اللیل وهو یخشی ان یفجأه الصبح ایبدأ بالوتر او یصلی الصلوٰۃ علی وجهها حتی یکون الوتر آخر ذلک قال یبدأ بالوتر وقال انا کنت فاعلا ذلک (صحیح)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو آخر شب میں بیدار ہوتا ہے اور اسکو صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہوتا ہے ایسی صورت میں نماز وتر پوری طرح پڑھے کہ شب کا آخر نماز وتر ہو فرمایا وتر سے شروع کرے میں بھی ایسا کرتا ہوں

۳۰ - سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن التسلیم فی رکعتی الوتر فقال نعم وان کانت لک حاجۃ فاخرج واقضها ثم عد وارکع رکعۃ (صحیح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے وتر کی دو رکعتوں میں سلام پڑھنے کے متعلق پوچھا فرمایا ہاں اگر تمہیں کوئی ضرورت لاحق ہو نماز ختم کرکے کام انجام دو پھر مصلے پر آکر باقی ایک رکعت پڑھ

۳۱ - سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الوتر ما یقرأ فیهن جمیعا قال بقل هو اللہ احد قلت فی ثلاثهن قال نعم

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ وتر کی کل رکعتوں میں کیا پڑھا جائے فرمایا قل ہو اللہ احد میں نے کہا تینوں میں فرمایا ہاں

۳۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن القنوت فی الوتر هل فیه شیء موقت یتبع ویقال فقال لا اثن علی اللہ عزوجل وصل علی محمد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واستغفر لذنبک العظیم ثم قال کل ذنب عظیم (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز وتر کا کوئی قنوت خاص ہے فرمایا نہیں۔ تعریف کرو اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجو محمد مصطفےٰ پر اور استغفار کرو گناہ عظیم کے لئے پھر فرمایا ہر گناہ عظیم ہی ہوتا ہے

۳۳ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام القنوت فی الوتر الاستغفار وفی الفریضۃ الدعاء (ضعیف)

فرمایا حضرت نے وتر کا قنوت استغفار ہے اور نماز واجب میں دعا ہے

۳۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال استغفر اللہ فی الوتر سبعین مرۃ (مجهول)

فرمایا نماز وتر میں ستر مرتبہ استغفار ہے

۳۵ - قال جاء رجل الی امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ فقال یا امیر المومنین انی قد حرمت الصلوٰۃ باللیل فقال امیر المومنین انت رجل قد قیدتک ذنوبک (مرسل)

ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا میں نماز شب سے محروم ہوں حضرت نے فرمایا تیرے گناہوں نے تجھے قید کر لیا ہے

۳۵ - عن ابی جعفر علیه السلام قال قرأت فی کتاب رجل الی ابی جعفر علیه السلام الرکعتان اللتان قبل صلوٰة الفجر من صلوٰة اللیل هی ام من صلوٰة النهار وفی ای وقت اصلیهما فکتب بخطه احشهما فی صلوٰة اللیل حشواً

راوی کہتا ہے میں نے ایک شخص کے مکتوب میں جو امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا گیا تھا یہ پڑھا۔ اس نے پوچھا تھا جو نماز نماز صبح سے پہلے پڑھی جاتی ہے اس کا شمار نماز شب میں ہے یا نماز روز میں۔ حضرت نے اپنے قلم سے نماز میں لکھا کہ میں اسے نماز شب میں شمار کرتا ہوں

باب ۸۳

تقدیم وتاخیر نوافل قضائے نوافل اور نماز چاشت

۱ - قال سئلت ابا جعفر علیه السلام عن الرجل یشتغل عن الزوال ایعجل من اول النهار فقال نعم اذا علم انه یشتغل فیعجلها فی صدر النهار کلها (مجهول)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارہ میں جو زوال کے وقت کاموں میں مشغول رہتا ہو آیا وہ دن کے اول حصہ میں نوافل پڑھ لے۔ فرمایا ہاں جب کہ وہ جانتا ہو کہ وقت زوال وہ مشغول رہے گا۔

۲ - عن معاویة بن وهب قال لما کان یوم فتح مکة ضربت علی رسول الله صلی الله علیه وآله خیمة سوداء من شعر بالابطح ثم افاض علیه الماء من جفنة یری فیها اثر العجین ثم تحرّی القبلة ضحی فرکع ثمانی رکعات لم یرکعها رسول الله صلی الله علیه وآله قبل ذلک ولا بعد (صحیح)

معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ روز فتح مکہ رسول اللہ کے لئے ایک سیاہ رنگ کا خیمہ اون کا نصب کیا گیا زمین مکہ پر اور اس پر ایسے پیالے سے پانی چھڑکا گیا جس پر خمیر کا اثر تھا پس حضرت نے رو بقبلہ ہو کر وقت چاشت آٹھ رکعت نماز پڑھی جو نہ اس سے پہلے پڑھی تھی اور نہ بعد میں پڑھی۔

۳ - قال ابو عبدالله علیه السلام اقض ما فاتک من صلوٰة النهار بالنهار وما فاتک من صلوٰة اللیل باللیل قلت اقضی وترین فی لیلة فقال نعم اقض وتراً ابداً (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو نماز دن میں قضا ہوئی ہے اسے دن میں ادا کرو اور جو رات میں قضا ہوئی ہیں ان کو رات میں ادا کرو میں نے کہا دو وتر رات میں ادا کروں فرمایا ہاں۔ وتر کی قضا ہمیشہ بجا لاؤ۔

۴ - سئل ابا عبدالله علیه السلام فقال اصلحک الله ان علی نوافل کثیرة فکیف اصنع فقال اقضها فقال انها اکثر من ذلک قال اقضها قلت لا احصیها

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے اوپر بہت سی نوافل کی قضا ہے میں کیا کروں فرمایا ادا کرو۔ اس نے کہا وہ تو بہت ہیں فرمایا ادا کرو میں نے کہا وہ تو شمار سے باہر ہیں..

قال نوّم ثم قال مرازم وكنت مرضت اربعة اشهر لم اتنفل فيها قلت اصلحك الله وجعلت فداك مرضت اربعة اشهر لم اصل نافلة فقال ليس عليك قضاء ان المريض ليس كالصحيح كلما غلب الله عليه فالله اولى بالعذر فيه (حسن)

فرمایا پھر سوجاؤ۔ مرازم (راوی) نے کہا میں چار ماہ سے بیمار ہوں خدا آپ کی حفاظت کرے اس چار ماہ کی بیماری میں میں نے نماز نافلہ نہیں پڑھی فرمایا تم پر قضا نہیں۔ مریض آدمی تندرست کی طرح نہیں ہوتا جب اللہ اس پر کسی مرض کو غالب کردے تو اللہ اس کا عذر قبول کرتا ہے۔

۵۔ قال ابو جعفر عليه السلام افضل قضاء النوافل قضاء صلوة الليل بالليل وصلوة النهار بالنهار قلت فيكون وتران في ليلة قال لا قلت ولم تأمرني ان اوتر وترين في ليلة فقال عليه السلام احدهما قضاء (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قضائے نوافل میں نماز شب کی قضا افضل ہے رات کی رات میں اور دن کی دن میں۔ میں نے کہا پھر یوں تو دو وتر نمازیں ایک شب میں ہو جائیں گی فرمایا نہیں میں نے کہا پھر آپ دو وتروں کا حکم کیوں دیتے ہیں فرمایا ان میں ایک تو قضا ہوگی۔

۶۔ قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن رجل فاتته صلوة النهار متى يقضيها قال متى ما شاء ان شاء بعد المغرب وان شاء بعد العشاء (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس کی دن کی نماز قضا ہو گئی ہو وہ کب ادا کرے فرمایا جب چاہے خواہ بعد مغرب خواہ بعد عشا۔

۷۔ قال سالته عن الرجل يفوته صلوة النهار قال يصليها ان شاء بعد المغرب وان شاء بعد العشاء (م)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کی دن کی نافلہ فوت ہو گئی ہو۔ کب ادا کرے فرمایا جب چاہے خواہ بعد مغرب خواہ بعد عشا

۸۔ عن سيف بن عمرة رفعه قال مر امير المؤمنين عليه السلام برجل يصلي الضحى في مسجد الكوفة فغمز جنبه بالدرة فقال نحرت صلوة الاوابين نحرك الله قال فاتركها قال فقال ارأيت الذي ينهى عبداً اذا صلى فقال ابو عبد الله عليه السلام وكفى انكار علي صلوات الله عليه نهياً (مرفوع)

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد میں چاشت کے وقت (یعنی زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے نماز نافلہ وقت سے پہلے) پڑھ رہا تھا حضرت نے اس کے پہلو میں درہ تلاش کیا اور فرمایا تو نے اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز کو ذبح کیا اللہ تجھے ذبح کرے اس کو ترک کر راوی کہتا ہے اس نے یہ آیت پڑھی اے رسول کیا تم نے دیکھا اس کو جس نے خدا کے بندہ کو نماز سے روکا حضرت ابو عبد اللہؑ نے راوی سے فرمایا حضرت علی کا انکار اس کے ترک کرنے کے لئے کافی تھا۔

۹۔ عن ابي جعفر عليه السلام وعن ابي عبد الله عليه السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال صلوة الضحى بدعة (حسن)

امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ چاشت کے وقت کی نماز بدعت ہے

۱۰۔ قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن قضاء الوتر بعد الظهر فقال اقضه وترا ابدا كما فاتك قلت وتران في ليلة قال نعم اليس انما احدهما القضاء (ضعیف)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا بعد ظہر نماز وتر کی قضا کے متعلق فرمایا ہمیشہ اسے ادا کرو جب بھی قضا ہو جائے میں نے کہا رات میں ادا کرے گا تو دو وتر ہو جائیں گے فرمایا ہاں ایک تو ان میں سے قضا ہی ہو گی —

۱۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان ابوجعفر علیہ السلام یقضی عشرین وترا فی لیلة (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام ہر رات میں بیس وتر نمازیں پڑھتے تھے

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا اجتمع علیک وتران او ثلثة او اکثر من ذلك فاقض ذلك كما فاتك تفصل بين كل وترين بصلوة لان الوتر الآخر لا تقدمن شيئا قبل الاول فاول تبدأ اذا انت قضيت صلوة ليلتك ثم الوتر وقال ابوجعفر علیہ السلام لا وتران في ليلة الا واحدهما القضاء وقال اذا اوترت في اول الليل وقمت في آخر الليل فوترك الاول قضاء وما صليت من صلوة في ليلتك كلها فليكن قضاء الى آخر صلوتك فانها لليلتك وليكن آخر صلوتك الوتر وتر ليلتك (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم پر دو وتر نمازیں یا اس سے زیادہ جمع ہو جائیں تو اسی طرح ان کو ادا کرو جیسے وہ قضا ہوئی ہیں ہر دو وتروں کے درمیان ایک نماز کا فاصلہ دو تاکہ وتر آخر کے پہلے کوئی نماز نہ رہے وہ اولہ سے شروع کرو رات کی قضا نماز سے اس کے بعد وتر پڑھو۔ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ ایک رات میں دو وتر نہ ہوں گی مگر یہ کہ ایک ان میں سے قضا والی ہو اور یہ بھی فرمایا جب تم نماز وتر اول شب میں پڑھو اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو آخر شب میں تو پہلی وتر قضا نماز ہو۔ پوری رات میں جب تم نماز پڑھو تو وہ قضا والی ہو تو رات کی فوت ہوئی ہوں اور رات میں تمہاری آخری نماز وتر ہو

۱۳۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل علیه من صلوة النوافل ما لا یدری ما هو من کثرته کیف یصنع قال فلیصل حتی لا یدری کم صلی من کثرته فیکون قد قضی بقدر علمه قلت فانه لا یقدر علی القضاء من کثرة شغله فقال ان کان شغله فی طلب معیشة لا بد منها او حاجة لاخ مومن فلا شیء علیه وان کان شغله لدنیا تشاغل بها عن الصلوة فعلیه القضاء والا لقی الله مستخفا متهاونا مضیعا لسنة رسول الله صلی الله علیه وآله قلت فانه لا یقدر علی القضاء فهل یصلح له ان یتصدق فسکت ملیا ثم قال نعم

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص پر نافلہ نمازیں قضا ہیں اور وہ انکی کثرت کی وجہ سے نہیں بتا سکتا کہ کتنی ہیں تو کیا کرے فرمایا اتنی پڑھے کہ انکی کثرت کی وجہ سے یہ نہ بتا سکے کہ کتنی پڑھی ہیں تو بقدر اس کے علم کے ادا ہو جائیں گی میں نے کہا اگر وہ ادا کرنے پر قادر نہیں ان کی زیادتی کی وجہ سے فرمایا اگر اسکی یہ مشغولیت طلب معاش کے لئے ضروری ہے یا کسی مومن کی حاجت برآری میں ہے تو اس پر کچھ نہیں اور اگر دنیوی مشاغل میں قضا ہوئی ہیں تو اس پر قضا ہے ورنہ وہ روز قیامت پیش خدا مستحق ذلت ہوگا اور سنت رسول کا ضائع کرنے والا ہوگا میں نے کہا وہ اگر ادا پر قادر نہ ہو تو صدقہ دیدے حضرت خاموش ہو گئے پھر فرمایا ہاں

فلیتصدق بصدقۃ قلت وما یتصدق قال بقدر طولہ وادنی ذلک مدّ لکل مسکین مکان کل صلوۃ قلت وکم الصلوۃ التی یجب علیہ فیہا مدّ لکل مسکین فقال لکل رکعتین من صلوۃ اللیل وکل رکعتین من صلوۃ النہار فقلت لا یقدر فقال مدّ لکل اربع رکعات فقلت لا یقدر فقال مدّ لکل صلوۃ اللیل ومدّ لصلوۃ النہار والصلوۃ افضل والصلوۃ افضل (مجہول)

تو پھر صدقہ دے میں نے کہا کیا صدقہ دے فرمایا بقدر اپنی وسعت کے اور کم سے کم ہر نماز کے لئے ایک مُد کسی مسکین کو دے۔ میں نے کہا اور کتنی نمازوں تک جنکی قضا اس پر واجب ہے ایک مد دے ہر مسکین کو فرمایا رات اور دن کی ہر دو دو رکعت کے بدلے میں نے کہا اگر قادر نہو فرمایا چار رکعت کے بدلے ایک مُد میں نے کہا اگر اس پر بھی قادر نہ ہو فرمایا تو رات اور دن کی کل قضا نمازوں کے بدلے ایک ایک مُد لیکن نماز پڑھنی افضل ہے نماز پڑھنی افضل ہے

۱۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال اعلم ان النافلۃ بمنزلۃ الھدیۃ متی ما اوتی بہ قبلت (ض)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں کہ نافلہ بمنزلہ ہدیہ ہے اور ہدیہ جب بھی دیا جاتا ہے قبول کر لیا جاتا ہے

۱۵۔ عدۃ من اصحابنا ان ابا الحسن علیہ السلام اذا اھتم ترک النافلۃ (ض)

ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کو جب کوئی امر اہم پیش آتا تھا تو نافلہ ترک کر دیتے تھے

۱۶۔ عن احدھما علیہما السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ان للقلوب اقبالاً وادباراً فاذا اقبلت فتنفلوا واذا ادبرت فعلیکم بالفریضۃ (مرسل)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے لوگوں میں کبھی شوق ہوتا ہے اور کبھی افسردگی پس جب شوق ہو تو نافلہ پڑھو اور جب رنج وغم افسردگی ہو تو صرف فریضہ۔

۱۷۔ قال کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام یکون علیّ الصلوۃ النافلۃ ومتی اقضیھا فکتب علیہ السلام ای ساعۃ شئت من لیل او نہار (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ میرے اوپر نافلہ نمازیں ہیں میں کب ادا کروں آپ نے تحریر فرمایا جب چاہو دن میں یا رات میں

۱۸۔ وبھذا الاسناد سأل ابو ھمس ابا عبداللہ علیہ السلام فقال یصلی الرجل نوافلہ فی موضع ویفرقھا فقال لا بل لیفرقھا ھٰھنا وھٰھنا فانھا تشھد لہ یوم القیامۃ (مجہول)

اور اسی اسناد سے ابو ہمس نے بیان کیا کہ اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایک مقام پر جدا جدا نمازیں پڑھتا ہے فرمایا یوں نہیں اسے نافلہ نمازیں الگ الگ مقام پر پڑھنی چاہئیں کچھ ایک جگہ کچھ دوسری جگہ تاکہ یہ سب مقامات روز قیامت گواہی دیں

۱۹۔ قال کتبت الی ابی جعفر علیہ السلام رجل یقضی شیئاً من صلوۃ الخمسین فی المسجد الحرام وفی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وفی المسجد الکوفۃ اتحسب لہ الرکعۃ علی تضاعف ما جاء عن ابائک علیھم السلام فی ھذہ المساجد حتی یجزیہ اذا کانت علیہ عشرۃ الاف رکعۃ ان یصلی مائۃ رکعۃ او اقل او اکثر وکیف یکون حالہ فوقع علیہ السلام یحسب لہ بالضعف

میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو لکھا کہ ایک شخص اپنی پچاس نمازیں مسجد الحرام، مسجد رسول اور مسجد کوفہ میں پڑھتا ہے تو کیا اسکی ایک رکعت حسب بیان آپ کے آبا علیہم السلام کے کئی گنا ثواب زیادہ پائے گی ان مساجد میں پڑھنے کی وجہ سے اور کافی ہونگی ان دس ہزار نمازوں کے لئے جو اس پر ہیں۔ یعنی دو رکعتیں برابر ہونگی سو رکعتوں کے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ تو اسکی کیا صورت ہوگی حضرت نے جواب میں لکھا کہ یہ اضافہ محسوب ہوگا

فاماان یکون تقصیراً من صلوٰۃ بحالھا فلا تفعل علو الزیادۃ اقرب منہ للنقصان (ن)

۲۔ سالت اباالحسن علیہ السلام عن الرجل المستعجل ما الذی یجزیہ فی النافلۃ قال ثلاث تسبیحات فی القراءۃ وتسبیحۃ فی الرکوع وتسبیحۃ فی السجود (موثق)

لیکن اگر نماز میں کوتاہی ہوگی کو یہ زیادتی نقصان سے زیادہ قریب ہے

میں نے ابوالحسن علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جلدی میں ہو تو اس کے نافلہ کی کیا صورت ہوگی فرمایا قرات میں تین تسبیحات پڑھے اور رکوع و سجدہ میں ایک ایک بار

باب ۸۴

نماز خوف

۱۔ قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن صلوٰۃ الخوف قال یقوم الامام وتجیٔ طائفۃ من اصحابہ فیقومون خلفہ وطائفۃ بازاء العدو فیصلی بھم الامام رکعۃ ثم یقوم ویقومون معہ فیمثل قائماً ویصلون ھم الرکعۃ الثانیۃ ثم یسلم بعضھم علی بعض ثم ینصرفون فیقومون فی مقام اصحابھم وتجیٔ الاخرون فیقومون خلف الامام فیصلی بھم الرکعۃ الثانیۃ ثم یجلس الامام فیقومون ھم فلیصلون رکعۃ اخری ثم یسلم علیھم فینصرفون بتسلیمۃ قال وفی المغرب مثل ذلک یقوم الامام وتجیٔ طائفۃ فیقومون خلفہ ثم یصلی بھم رکعۃ ثم یقوم ویقومون فیمثل الامام قائماً ویصلون الرکعتین فیتشھدون ویسلم بعضھم علی بعض ثم ینصرفون فیقومون فی موقف اصحابھم ویجیٔ الاخرون ویقومون خلف الامام فیصلی بھم رکعۃ یقرأ فیھا ثم یجلس فیتشھد ثم یقوم ویقومون معہ ویصلی بھم رکعۃ اخری ثم یجلس ویقومون ھم فیتمون رکعۃ اخری ثم یسلم علیھم (حسن)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا نماز خوف کے متعلق فرمایا امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھیوں کا ایک گروہ آئے اور وہ اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے امام ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھے پھر کھڑا ہو اور وہ اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور وہ دوسری رکعت پڑھیں پھر ایک دوسرے پر سلام بھیجے پھر نماز ختم کرکے ہٹ جائیں اور دشمن کے مقابل جو گروہ ہے اس کی جگہ جائیں اور دوسرا گروہ آ کر امام کے پیچھے کھڑا ہو اور دوسری رکعت امام ان کے ساتھ پڑھے۔ پھر امام بیٹھ جائے اور وہ کھڑے ہوکر دوسری رکعت پڑھیں پھر امام ان پر سلام پڑھے اور اس طرح وہ نماز ختم کریں اور نماز مغرب اسی طرح امام کھڑا ہو اور ایک گروہ آ کر اس کے پیچھے کھڑا ہو ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر کھڑا ہو اور وہ بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوں امام کھڑا رہے اور وہ دونوں رکعتیں تشہد پڑھکر ختم کریں اور ایک دوسرے کو سلام کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ آئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑا ہو امام کے پیچھے اور امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور قرات کرے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے پھر کھڑا ہو اور وہ بھی کھڑے ہوں اور دوسری رکعت اس کے ساتھ پڑھیں پھر امام بیٹھے ہ

ہ اور وہ کھڑے ہوں اور دوسری رکعت پڑھکر مع سلام کے نماز تمام کریں۔

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ باصحابہ فی غزوۃ ذات الرقاع صلوٰۃ الخوف ففرق اصحابہ فرقتین اقام فرقۃ بازاء العدو و فرقۃ خلفہ فکبّر و کبّروا فقرأ و انصتوا و رکع فرکعوا و سجد و سجدوا ثم استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قائماً و صلّوا لانفسہم رکعۃ ثم سلّم بعضہم علی بعض ثم خرجوا الی اصحابہم فقاموا بازاء العدو و جاء اصحابہم فقاموا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فصلّی بہم رکعۃ ثم تشہد و سلّم علیہم فقاموا و صلّوا لانفسہم و سلّم بعضہم علی بعض

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف اس طرح پڑھی کہ اپنے اصحاب کے دو حصے کئے ایک گروہ کو دشمن کے مقابل رکھا اور ایک گروہ حضرت کے پیچھے کھڑا ہوا حضرت کے ساتھ انھوں نے تکبیر کہی اور جب قرأت کی تو خاموشی سے سنا اور حضرت کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا پھر رسول اللہ کھڑے رہے اور لوگوں نے بطور خود ایک رکعت پڑھی اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا اس کے بعد یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کے لئے چلا گیا اور دوسرا گروہ آکر رسول کے پیچھے کھڑا ہوا اور رسول نے ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کی اور ان لوگوں نے بطور خود دوسری رکعت پڑھی۔ اور ایک دوسرے کو سلام کیا

۳۔ سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ان کنت فی ارض مخافۃ فخشیت لصاً او سبعاً فصلّ علی دابتک (ض)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تم خوف کی جگہ ہو اور چور کے سامان چرانے یا درندے کا خوف ہو تو اپنے چوپایہ ہی پر نماز پڑھ لو۔

۴۔ قال سالتہ عن الاسیر یاسرہ المشرکون فتحضرہ الصلوٰۃ فیمنعہ الذی اسرہ منہا قال یومی ایماءً (موثق)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مشرکوں نے قید کر لیا ہو اور نماز کا وقت آجائے اور قید کرنے والا مانع ہو فرمایا اشارہ سے نماز پڑھے

۵۔ قال سالتہ قلت اکون فی طریق مکۃ فننزل للصلوٰۃ فی مواضع فیہا الاعراب انصلّی المکتوبۃ علی الارض فنقرأ ام الکتاب وحدہا ام نصلّی علی الراحلۃ فنقرأ فاتحۃ الکتاب والسورۃ فقال اذا خفت فصلّ علی الراحلۃ المکتوبۃ وغیرہا واذا قرأت الحمد و سورۃ احبّ الیّ ولا اری بالذی فعلت باساً (صحیح)

میں نے پوچھا میں اگر مکہ کے راستہ میں ہوں اور ہم نماز کے لئے اترتے ہیں ایسے مقامات پر جہاں بدو عرب ہوں آیا نماز واجب ہم سواری سے اتر کر زمین پر پڑھیں اور سورہ فاتحہ اور دوسرے سورہ کے ساتھ پڑھیں فرمایا اگر خوف ہو تو نماز واجب وغیرہ اپنی سواری پر پڑھو اور میرے نزدیک حمد و سورہ پڑھنا زیادہ محبوب ہے اور جو تم نے کیا اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں

۶۔ سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزّ و جلّ فان خفتم فرجالاً او رکباناً کیف یصلّی وما تقول اذا خاف من سبع او لص کیف یصلّی قال یکبّر و یومی برأسہ ایماءً (موثق)

میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہو کر کیسے نماز پڑھے اور آپ نے یہ نہ بتایا کہ درندہ یا ڈاکو کا خوف ہو تو کیسے پڑھے فرمایا تکبیر کہے اور اپنے سر سے اشارہ کرے

باب ۸۵

گھمسان کی جنگ میں نماز

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا جالت الخیل تضطرب السیوف اجزاہ تکبیرتان فھذا تقصیر آخر (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں تلواریں چل رہی ہوں تو صرف دو تکبیریں کافی ہیں اور یہ کمی کی حد آخر ہے

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال فی صلوٰۃ الخوف عند المطاردہ والمناوشہ یصلی کل انسان منھم بالایماء حیث کان وجھہ وان کانت المسایفۃ والمعانقۃ وتلاحم القتال فان امیر المومنین علیہ السلام لیلۃ الصفین وھی لیلۃ الھریر لم تکن صلوٰتھم الظھر والعصر والمغرب والعشاء عند وقت کل صلوٰۃ الا التکبیر والتھلیل والتسبیح والتحمید والدعاء فکانت تلک صلوٰتھم لم یامرھم باعادۃ الصلوٰۃ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ نماز خوف ایسی صورت میں جبکہ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ہر شخص نماز اشارہ سے پڑھے جدھر بھی رخ ہو اگر دست بدست ہو اور دشمن کا سامنا ہو تو امیر المومنین علیہ السلام نے صفین میں اس رات کی جنگ میں جو لیلۃ الھریر کی جنگ کہلاتی ہے۔ سب ساتھیوں نے ظہر و عصر و مغرب و عشا کی ہر نماز صرف تکبیر و تہلیل و تسبیح و تحمید نے اور دعا سے ادا کی اور حضرت نے لوگوں کو اعادہ کا حکم نہیں دیا

۳۔ قال سمعت بعض اصحابنا یذکران اقل ما یجزی فی حد المسایفۃ من التکبیر و تکبیرتان لکل صلوٰۃ الا المغرب فان لھا ثلاثا (حسن)

میں نے بعض اصحاب سے سنا کہ جہاں تلوار چل رہی ہو وہاں نماز کے لئے ایک تکبیر یا دو تکبیریں کافی ہیں سوائے مغرب کی نماز کے لئے کہ اس میں تین ہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ فی قول اللہ عزوجل فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا قال فی الرکعتین تنقص منھما واحدۃ (ض)

میں نے حضرت ابو عبداللہؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا اگر کفار سے فتنہ کا خوف ہو تو دو رکعت میں سے ایک کم کرو

۵۔ قال سالتہ عن صلوٰۃ القتال فقال اذا التقوا فلا صلوٰۃ حینئذ التکبیر وان کانوا وقوفاً لا یقدرون علی الجماعۃ فالصلوٰۃ ایماء (ض)

میں نے وقت قتال نماز کے متعلق پوچھا فرمایا اگر دونوں لشکر ملے ہو لڑ رہے ہوں تو صرف تکبیر کافی ہے اور اگر وقفہ ہوا اور جماعت پر قادر نہ ہوں تو اشارہ سے پڑھیں

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ الرجل ان لم یکن المواقف علی الوضوء کیف یصنع ولا یقدر علی النزول قال یتیمم من لبدہ او سرجہ او معرفۃ دابتہ فان فیھا غباراً

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا اگر جنگ میں وضو کرنے کا موقع نہ ملے تو کیا کرے اور زمین پر اتر بھی نہ سکتا ہو فرمایا تیمم کرے نمدہ یا زین پر گھوڑے کی ایال پر بشرطیکہ ان پر غبار ہو۔

ویصلی ویجعل السجود اخفض من الرکوع ولا یدور الی القبلة ولکن اینما دارت دابته غیر انه یستقبل القبلة باول تکبیرة حین یتوجه (۴)

اور نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکے اور قبلہ کی طرف نہ گھومے بلکہ جدھر گھوڑا گھومے ادھر ہی پڑھے لیکن تکبیر کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیے۔

۷۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال سالته عن الرجل یلقی السبع وقد حضرت الصلوٰة فلا یستطیع المشی مخافة السبع ان قام یصلی الخ السبع امامه علی غیر القبلة فان توجه الی القبلة خاف ان یثب علیه الاسد کیف یصنع قال فقال یستقبل الاسد ویومی براسه ایماءً وهو قائم وان کان الاسد علی غیر القبلة (۴)

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے جس شخص کے مقابل شیر ہو قبلہ کے خلاف اور صورت یہ ہو کہ اگر رخ پھیرے گا تو شیر حملہ کر دے گا تو اسکو چاہیے شیر کے مقابل ڈٹا رہے اور کھڑے ہونے کی صورت میں سر کے اشارہ سے نماز پڑھے اگرچہ شیر کا سامنا قبلہ کے خلاف ہو تو ہو

باب ۵۶

نماز عیدین اور خطبے

۱۔ قال ابو جعفر علیه السلام لیس فی یوم الفطر والاضحیٰ اذان ولا اقامة اذانهما طلوع الشمس اذا طلعت خرجوا ولیس قبلهما ولا بعدهما صلوٰة ومن لم یصل مع امام فی جماعة فلا صلوٰة له ولا قضاء (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز عید اور عید اضحیٰ اذان و اقامت نماز کے لئے نہیں کیونکہ یہ دونو طلوع شمس کے وقت ہوتی ہیں۔ جب طلوع ہو تو لوگ نماز کے لئے نکلیں اور ان نمازوں سے قبل و بعد کوئی نماز نہیں اور جو امام کے ساتھ جماعت نماز نہ پڑھے تو اسکی نماز نہیں اور نہ اس پر قضا ہے

۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال لا صلوٰة یوم الفطر ولا الاضحیٰ الا مع امام (ض)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز عید الفطر اور عید اضحیٰ امام ہی کے ساتھ ہوتی ہے

۳۔ قال سالته عن صلوٰة العیدین فقال رکعتان لیس قبلهما ولا بعدهما شئ ولیس فیهما اذان ولا اقامة یکبر فیهما اثنتی عشرة تکبیرة یبداء فیکبر ویفتح الصلوٰة ثم یقرأ فاتحة الکتاب ثم یقرأ والشمس وضحیها ثم یکبر خمس تکبیرات ثم یکبر ویرکع فیکون یرکع بالسابعة

میں نے حضرت سے پوچھا نماز عیدین کے متعلق فرمایا دو رکعت ہیں ان سے پہلے یا بعد اور کچھ نہیں اور ان نمازوں کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت بارہ تکبیریں ہیں پہلے کہے پھر تکبیر کہکر نماز شروع کرے اول سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ والشمس پھر تکبیر کہے پانچ تکبیریں پھر تکبیر کہکر رکوع کرے یہ رکوع ساتویں تکبیر کے بعد ہوگا۔

ثم یسجد سجدتین ثم یقوم فیقرأ فاتحۃ الکتاب وھل اتٰک حدیث الغاشیۃ ثم یکبر اربع تکبیرات ویسجد سجدتین ویتشھد ویسلم قال وکذلک صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ والخطبۃ بعد الصلوٰۃ وانما احدث الخطبۃ قبل الصلوٰۃ عثمان واذا خطب الامام فلیقعد بین الخطبتین قلیلاً وینبغی للامام ان یلبس یوم العیدین برداً ویعتم شاتیاً کان او قائظاً ویخرج الی البر حیث ینظر الی آفاق السماء ولا یصلی علی حصیر ولا یسجد علیہ وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ یخرج الی البقیع فیصلی بالناس (م)

پھر دو سجدے کرے اس کے بعد کھڑا ہو اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر چار تکبیریں کہے اور دو سجدے کرے اور تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کرے رسول اللہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بعد نماز پڑھے۔ قبل نماز خطبہ کا حکم عثمان نے دیا۔ جب امام پہلا خطبہ پڑھ لے تو ذرا دیر کے لئے بیٹھے پھر دوسرا خطبہ پڑھے اور امام کو چاہیے کہ روز عید عبا پہنے اور عمامہ باندھے گرمی ہو یا جاڑا اور صحرا کی طرف نکلے جہاں آسمان نظر آئے اور حصیر پر نہ تو نماز پڑھے نہ سجدہ کرے (زمین پر نماز و سجدہ ہو) رسول اللہ روز عید بقیع میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے

۴۔ عن ابی عبد اللہ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ یوم فطر او یوم اضحیٰ لو صلیت فی مسجدک فقال انی لاحب ان ابرز الی فوق السماء (ع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز عید فطر یا عید اضحیٰ رسول اللہ سے کہا گیا اگر آپ مسجد میں نماز پڑھیں فرمایا میں تو آسمان کے نیچے نماز پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی صلوٰۃ العیدین قال یکبر ثم یقرأ ثم یکبر خمساً ویقنت بین کل تکبیرتین ثم یکبر السابعۃ ویرکع بھا ثم یسجد ثم یقوم فی الثانیۃ فیقرأ ثم یکبر اربعاً فیقنت بین کل تکبیرتین ثم یکبر ویرکع بھا (ض)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نماز عیدین کے متعلق کہ تکبیر کہے پھر حمد و سورہ پڑھے اور پانچ تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیر کے درمیان قنوت پڑھے ساتویں تکبیر کے بعد رکوع میں جائے پھر سجدہ کرے پھر دوسری رکعت میں سورہ پڑھ کر چار تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیر کے درمیان قنوت پڑھے پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

۶۔ قال نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ان یخرج السلاح فی العیدین الا ان یکون عدو حاضر (مجہول)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ عیدین کی نماز میں ہتھیار بدن سے کھول دے مگر جب دشمن سامنے موجود ہو

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اُوتی ابی بالخمرۃ یوم الفطر فامر بردھا ثم قال ھذا یوم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ یحب ان ینظر الی آفاق السماء ویضع وجھہ علی الارض (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز عید فطر میرے والد کے لئے خمرہ (کھجور کے چھال سے بنی ہوئی سجدہ گاہ) لایا گیا آپ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا کہ آج کے دن رسول اللہ کھلے مقام پر نماز پڑھتے اور اپنے چہرہ کو زمین پر رکھنے کو دوست رکھتے تھے

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اجتمع عیدان علی عھد امیر المومنین علیہ السلام فخطب الناس ثم قال

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عہد امیر المومنین میں دو عیدیں جمع ہوئیں۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا

هذا يوم اجتمع فيه عيدان فمن احب ان يجمع معنا فليفعل ومن لم يفعل فان له رخصة يعني من كان متنحياً (م)

یہ وہ دن ہے جس میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں پس جو چاہے ہمارے ساتھ نماز پڑھے اور جو نہ پڑھنا چاہے اس کو اجازت ہے کہ الگ ہو جائے۔ (دو عید سے مراد جمعہ اور عید ہے)

۹۔ قال سئلته عن رجل فاتته ركعة مع الامام من الصلوٰة ايام التشريق قال يتم الصلوٰة ويكبر (مرفوع)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا ایام تشریق (عید اضحی کے بعد تین دن) کی نماز میں جو امام کے ساتھ کی ایک رکعت فوت ہو گئی فرمایا وہ اپنی نماز تمام کرے اور تکبیر کہے

۱۰۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال السنة على اهل الامصار ان يبرزوا من امصارهم في العيدين إلّا اهل مكة فانهم يصلون في المسجد الحرام (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ سنت ہے کہ شہروں والے اپنے شہروں سے نکل کر نماز عیدین پڑھیں سوائے اہل مکہ کے کہ وہ مسجد الحرام میں نماز پڑھیں

۱۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ركعتان من السنة ليس تصليان في موضع إلّا بالمدينة قال يصلي في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله في العيد قبل ان يخرج من المصلّى ليس ذلك إلّا بالمدينة لان رسول الله صلى الله عليه وآله فعله

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دو رکعت سنت ایسی ہیں کہ سوائے مدینہ کے اور جگہ نہیں پڑھی جاتیں یہ عید کے دن مسجد رسول میں مصلیٰ چھوڑنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں کیونکہ رسول اللہ نے ایسا ہی کیا ہے

باب ۸۰

نماز استسقا

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان اهل المدينة قد اتوني قالوا مالكم فقال انه قحط فاتيته فقلت له فقال لي قل له فليخرج قلت له متى يخرج جعلت فداك قال يوم الاثنين قلت كيف يصنع قال يخرج المنبر ثم يخرج يمشي كما يمشي يوم العيدين وبين يديه المؤذنون في ايديهم عنزهم حتى اذا انتهى الى المصلّى يصلي بالناس ركعتين بغير اذان ولا اقامة

اہل مدینہ جو قحط زدہ تھے رو تے پیٹتے محمد بن خالد کے پاس طلب باراں کے لیے آئے۔ اس نے مجھ سے کہا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے جا کر معلوم کرو کہ کیا کریں۔ میں نے حضرت سے کہا فرمایا اس سے کہو کہ شہر سے باہر نکلے میں نے کہا کب فرمایا پیر کے روز۔ میں نے کہا پھر کیا کرے فرمایا منبر کو نکالے اور اس طرح پیدل شہر نکلیں جیسے نماز عیدین کے لئے جاتے ہیں اذان دینے والے ان کے آگے ہوں ان کے ہاتھوں میں عصا ہوں۔ پھر دو رکعت نماز بغیر اذان و اقامت ادا کریں

ثم يصعد المنبر فيقلب رداءه فيجعل الذي على يمينه على يساره والذي على يساره على يمينه ثم يستقبل القبلة فيكبر الله مائة تكبيرة رافعا بها صوته ثم يلتفت الى الناس عن يمينه فيسبح الله مائة تسبيحة رافعا بها صوته ثم يلتفت الى الناس عن يساره فيهلل الله مائة تهليلة رافعا بها صوته ثم يستقبل الناس فيحمد الله مائة تحميدة ثم يرفع يديه فيدعو ثم يدعون فاني لارجو ان لا يخيبوا قال ففعل فلما رجعنا قالوا هذا من تعليم جعفر (مجهول) وفي رواية يونس حتى اهمتنا انفسنا۔

پھر امام منبر پر جائے اور اپنی ردا کو الٹ لے اور جو لوگ اسکی داہنی طرف ہوں ان کو بائیں طرف لائے اور بائیں طرف والوں کو داہنی طرف پھر قبلہ رخ ہو کر بلند آواز سے سو تکبیریں کہے پھر داہنی طرف والوں کی طرف ہو کر سبحان اللہ بلند آواز سے سو مرتبہ کہے پھر بائیں طرف والوں کی طرف رخ کر کے بلند آواز سے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر سامنے کی طرف رخ کر کے بلند آواز سے سو مرتبہ الحمد للہ کہے پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور سب لوگ دعا کریں مجھے امید ہے کہ ناکام نہ ہونگے۔ راوی کہتا ہے جب ہم لوٹے تو لوگوں نے کہا یہ وہ تعلیم ہے جو ہمیں امام جعفر صادقؑ سے حاصل ہوئی۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن صلوة الاستسقاء فقال مثل صلوة العيدين يقرأ فيها ويكبر فيها كما يقرأ ويكبر فيها يخرج الامام فيبرز الى مكان نظيف في سكينة ووقار وخشوع ومسكنة ويبرز معه الناس فيحمد الله ويمجده ويثني عليه ويجتهد في الدعاء ويكثر من التسبيح والتهليل والتكبير ويصلي مثل صلوة العيدين ركعتين في دعاء ومسألة واجتهاد واذا سلم الامام قلب ثوبه وجعل الجانب الذي على المنكب الايمن على الايسر والذي على الايسر على الايمن فان النبي صلى الله عليه وآله هكذا صنع (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نماز استسقا کے متعلق پوچھا فرمایا وہ مثل نماز عیدین کے ہے اس میں قرات و تکبیر ہے جیسے عیدین میں ہے امام نکلے اور کسی پاک جگہ میں پہنچے۔ سکینہ و وقار اور خضوع و خشوع اور ذلت و مسکنت کے ساتھ اور لوگ بھی اس کے ساتھ نکلیں پس وہ خدا کی حمد و ثنا کرے اور پوری توجہ سے دعا کرے اور بکثرت تسبیح و تہلیل و تکبیر کہے اور عیدین کی نماز کی طرح دو رکعت نماز دعا اور سوال کے ساتھ پوری توجہ سے پڑھے اور جب امام سلام پڑھ چکے تو اپنے لباس کو الٹے داہنا حصہ بائیں کندھے پر ڈالے اور بایاں داہنے کندھے پر کیونکہ حضرت رسولخدا ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن تحويل النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذا استسقى فقال علامة بينه وبين اصحابه يحول الجدب خصبا و رواية ابن المغيرة قال يكبر في صلوة الاستسقاء كما يكبر في العيدين في الاولى سبعا وفي الثانية خمسا ويصلي قبل الخطبة ويجهر بالقراءة ويستسقي وهو قاعد (مرفوع)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نماز استسقا کے وقت لباس کے الٹنے کے لئے پوچھا فرمایا یہ علامت تھی ان کے اور ان کے درمیان قحط کو خوش حالی میں بدلنے کے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ نماز عیدین کی طرح نماز استسقا میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے اور دوسری میں پانچ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھے اور قرات بلند آواز سے کرے اور بیٹھ کر طلب باراں کرے

باب ۸۹
نماز کسوف

۱۔ قال سمعت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام یقول انہ لما قبض ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جرت فیہ ثلاث سنن اما واحدۃ فانہ لما مات انکسفت الشمس لفقد ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال ایھا الناس ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ یجریان بامرہ مطیعان لہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا انکسفا او واحد منھما فصلوا فصلی بالناس صلوۃ الکسوف (مجمل)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا تو تین امر ظاہر ہوئے ایک ان میں سے سورج گرہن تھا رسول اللہ کے فرزند کے مرنے کی وجہ سے۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو سورج اور چاند خدا کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں جو اس کے حکم سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع ہیں ان کو گرہن نہ کسی کی موت سے ہوتا ہے اور نہ کسی کی زندگی سے۔ جب ان دونوں یا ان میں سے ایک کو گرہن ہو تو نماز پڑھو۔ پھر حضرت نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی۔

۲۔ قلنا لابی جعفر علیہ السلام ھذہ الریاح والظلم التی تکون ھل یصلی لھا فقال کل اخاویف السماء من ظلمۃ او ریح او فزع فصل لہ صلوۃ الکسوف حتی یسکن

ہم نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا کہ یہ آندھیاں اور تاریکیاں جو ہوتی ہیں کیا ان میں نماز پڑھی جائے فرمایا تمام خوفناک حوادث آسمانی میں خواہ تاریکی ہو آندھی ہو یا کوئی اور خوف کی صورت ہو اس میں نماز گرہن کی طرح نماز پڑھی جائے یہاں تک کہ سکون ہو جائے۔

۳۔ قالا سألنا ابا جعفر علیہ السلام عن صلوۃ الکسوف کم ھی رکعۃ وکیف نصلیھا فقال عشر رکعات واربع سجدات تفتتح الصلوۃ بتکبیرۃ وترکع بتکبیرۃ وترفع راسک بتکبیرۃ الا فی الخامسۃ التی تسجد فیھا وتقول سمع اللہ لمن حمدہ وتقنت فی کل رکعتین قبل الرکوع وتطیل القنوت والرکوع علی قدر القراءۃ والرکوع والسجود فان فرغت قبل ان یتجلی فاقعد وادع اللہ عزوجل حتی یتجلی وان انجلی قبل ان تفرغ من صلوتک فاتم مابقی وتجھر بالقراءۃ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز کسوف کے متعلق پوچھا کہ کتنی رکعت ہیں اور ہم کیسے پڑھیں فرمایا دس رکعت ہیں اور چار سجدے نماز کو شروع کرو تکبیر سے رکوع کرو تکبیر سے سر اٹھاؤ تکبیر سے مگر پانچویں کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سجدہ میں جاؤ اور ہر دو رکعت میں قبل رکوع قنوت ہے اور قنوت کو طول دو اور رکوع کو بھی بقدر قرأت اگر تم فارغ ہو جاؤ قبل سورج کے روشن ہونے کے تو بیٹھو اور اللہ سے اس وقت تک دعا مانگو کہ وہ روشن ہو جائے اور اگر وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی روشن ہو جائے تو مابقی نماز کو تمام کرو اور قرأت با آواز بلند کرو۔

قال قلت كيف القرأة فيها فقال ان قرأت سورة في كل ركعة فاقرأ فاتحة الكتاب وان نقصت من السورة شيئاً فاقرأ من حيث نقصت ولا تقرأ فاتحة الكتاب قال وكان يستحب ان يقرأ فيهما الكهف والحجر الا ان يكون اماماً يشق على من خلفه وان استطعت ان يكون صلوتك بارزاً لا يجنك بيت فافعل وصلوة كسوف الشمس اطول من صلوة كسوف القمر وهما سواء في القرأة والركوع والسجود (حسن)

میں نے کہا قرأت کی کیا صورت ہے فرمایا اگر تم پورا سورہ ہر رکعت میں پڑھو تو سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر سورہ سے تم نے کم کیا ہے تو جہاں سے کم کیا ہے پڑھو اور سورہ فاتحہ نہ پڑھو اور مستحب یہ ہے کہ سورہ کہف یا سورہ حجر پڑھو لیکن اگر امام ہو اور اس کے پیچھے کھڑے ہونے والوں پر دشوار ہو تو نہ پڑھو اور اگر ممکن ہو تو کھلی جگہ میں پڑھو اور نماز سورج گرہن بہ نسبت چاند گرہن کے طولانی ہو لیکن قرأت اور رکوع و سجدہ میں دونوں برابر ہیں

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال وقت صلوة الكسوف في الساعة التي ينكسف عند طلوع الشمس وعند غروبها قال وقال ابو عبد الله عليه السلام هي فريضة (صحيح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ کسوف کا وقت اس وقت سے جب کسوف شروع ہو طلوع شمس سے غروب شمس کے درمیان اور یہ نماز فرض ہے

۵ - قال سألته عن صلوة الكسوف في وقت الفريضة فقال ابدأ بالفريضة فقيل له في وقت صلوة الليل فقال صل صلوة الكسوف قبل صلوة الليل (ع)

میں نے پوچھا اگر گرہن وقت فریضہ ہو فرمایا پہلے فریضہ پڑھو پوچھا اگر نماز شب کے وقت ہو فرمایا پہلے نماز گرہن پڑھو

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا انكسفت الشمس كلها واحترقت ولم تعلم ثم علمت بعد ذلك فعليك القضاء وان لم تحترق كلها فليس عليك القضاء (ع)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سورج پورا گہہ جائے اور اس کا قرص سیاہی میں آ جائے اور تمہیں علم نہ ہو بعد کو پتہ چلے تو نماز گرہن کا پڑھنا بطور قضا تمہارا ادا کرنا ہوگی اور اگر پورا گرہن نہ ہو تو قضا لازم نہیں

۷ - قال كتبت اليه اذا انكسفت الشمس والقمر وانا راكب لا اقدر على النزول قال فكتب اليّ صلّ على مركبك الذي انت عليه (مجهول)

میں نے حضرت کو لکھا جب سورج یا چاند گرہن ہو اور میں سواری پر ہوں اور اترنا ممکن نہ ہو تو حضرت نے جواب میں لکھا سواری ہی پر پڑھو

باب ۸۹
نماز تسبیح

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ لجعفر یا جعفر یا جعفر الا امنحک الا اعطیک
الا احبوک فقال لہ جعفر بلی یا رسول اللہ قال فظن الناس
انہ یعطیہ ذھبا او فضۃ فتشرف الناس لذلک فقال لہ
انی اعطیک شیئا ان انت صنعتہ فی کل یوم کان خیرا لک
من الدنیا وما فیہا وان صنعتہ بین یومین غفر لک ما بینہما
او کل جمعۃ او کل شھر او کل سنۃ غفر لک ما بینہما تصلی
اربع رکعات تبتدی فتقرأ وتقول اذا فرغت سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تقول ذلک خمس عشرۃ
مرۃ بعد القرأۃ فاذا رکعت قلتہ عشر مرات فاذا رفعت

ثم ترکع فتقولها عشر مرات فاذا رفعت راسک من الرکوع قلتہ عشر مرات فاذا سجدت قلتہ عشر مرات فاذا رفعت راسک من السجود فقلہ عشر مرات فاذا سجدت الثانیۃ فقلہ عشر مرات فاذا رفعت

راسک من السجدۃ الثانیۃ قلت عشر مرات وانت
قاعد قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعین تسبیحۃ فی کل
رکعۃ ثلثمائۃ تسبیحۃ فی اربع رکعات الف ومائتا تسبیحۃ
وتھلیلۃ وتکبیرۃ وتحمیدۃ فان شئت صلیتہا بالنہار
وان شئت صلیتہا باللیل (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے جناب جعفر
طیار سے فرمایا اے جعفر اے جعفر کیا میں تم کو نہ دوں کیا میں تم
کو نہ عطا کروں ایسی چیز کہ سب لوگ تمہیں دوست رکھیں۔ جعفر نے کہا
یا رسول اللہ ضرور دیجئے۔ لوگوں نے سمجھا حضرت سونا یا چاندی
دیں گے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے عزت کریں۔ حضرت نے فرمایا
میں ایسی چیز دونگا اگر تم اسے ہر روز کرو تو یہ دنیا اور ما فیہا میں
تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر دو دن میں ایک بار کروگے تو جو گناہ
ان دو دن میں کئے ہونگے معاف ہو جائیں گے یا اگر ہر جمعہ یا ہر ماہ
یا ہر سال کروگے تو ان کے بیچ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اے
جعفر وہ چار رکعت نماز ہے حمد و سورہ سے شروع کرو جب پڑھ
چکو تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار
کہو اور جب رکوع میں جاؤ تو دس بار کہو اور جب رکوع سے
سر اٹھاؤ تو دس بار کہو سجدہ میں جاؤ تو دس بار کہو سجدہ سے سر اٹھاؤ
تو دس بار کہو دوسرے سجدہ میں دس بار سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کھڑے
ہونے سے پہلے دس بار کہو یہ سب ۷۵ تسبیحیں ہوئیں اور ہر رکعت میں
تین سو اور چار رکعت میں ۱۲۰۰ تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید ہوئیں پس
چاہو یہ نماز دن میں پڑھو چاہے رات میں

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام تقرأ فی الاولی اذا زلزلت
وفی الثانیۃ والعادیات وفی الثالثۃ اذا جاء نصر اللہ
وفی الرابعۃ قل ھو اللہ احد قلت فما ثوابھا قال لو کان
علیہ مثل رمل عالج ذنوبا غفر لہ ثم نظر الی فقال انما
ذلک لک ولاصحابک وروی عن ابی عبد اللہ قال
تصلیھا باللیل وتصلیھا فی السفر باللیل والنہار
وان شئت فاجعلھا من نوافلک

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے پہلی رکعت میں سورۂ اذا زلزلت
پڑھو دوسری میں والعادیات تیسری میں اذا جاء نصر اللہ اور
چوتھی میں قل ھو اللہ احد میں نے کہا ثواب اس کا کیا ہے فرمایا اگر
ریگ صحرا کی برابر گناہ ہونگے تو بخشے جائیں گے پھر میری طرف
نظر کر کے فرمایا یہ تمہارے اور تمہارے اصحاب کے لئے ہے
اور فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ یہ نماز رات میں پڑھو اور سفر میں رات دن
اور اگر چاہو تو اسے نوافل میں	شامل کرو

۳۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من کان مستعجلاً یصلی صلوٰۃ جعفر مجردۃ ثم یقضی التسبیح وھو ذاھب فی حوائجہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کام میں مستعجل ہو وہ نماز جعفر طیار پڑھے پھر تسبیح پڑھتا ہوا اپنی حاجت کے لئے جائے

۴۔ قال کتبت الی الرجل علیہ السلام فی صلوٰۃ التسبیح فی المحمل فکتب علیہ السلام اذا کنت مسافراً فصلّ (مجہول)

میں نے امام علیہ السلام کو محمل میں نماز تسبیح پڑھنے کے لئے لکھا حضرت نے جواب میں لکھا اگر مسافر ہو تو پڑھ لو

۵۔ عن ابن محبوب رفعہ قال قال تقول فی آخر رکعۃ من صلوٰۃ جعفر علیہ السلام یا من لبس العزّ والوقار یا من تعطف بالمجد وتکرم بہ یا من لا ینبغی التسبیح الّا لہ یا من احصیٰ کل شیٔ علمہ یا من ذا النعمۃ والطَّول یا من ذا المنّ والفضل یا ذا القدرۃ والکرم اسئلک بمعاقد العزّ من عرشک ومنتھی الرحمۃ من کتابک وباسمک الاعظم الاعلیٰ وکلماتک التامۃ ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تفعل بی کذا وکذا (مرفوع)

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز جعفر کی آخری رکعت میں یہ دعا پڑھو

۶۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام الا اعلمک شیئاً تقولہ فی صلوٰۃ جعفر قلت بلیٰ فقال اذا کنت فی آخر سجدۃ من اربع رکعات فقل اذا فرغت من تسبیحک سبحان من لبس العزّ والوقار سبحان من تعطف بالمجد وتکرم بہ سبحان من لا ینبغی التسبیح الّا لہ سبحان من احصیٰ کل شیٔ علمہ سبحان ذی المنّ والنعم سبحان ذی القدرۃ والکرم اللھم انی اسئلک بمعاقد العزّ من عرشک ومنتھی الرحمۃ من کتابک واسمک الاعظم وکلماتک التامۃ التی تمت صدقاً وعدلاً صلّ علی محمد واھل بیتہ وافعل بی کذا وکذا (مرسل)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں ایک دعا تعلیم کرتا ہوں۔ جب تم چوتھی رکعت کے سجدۂ آخر میں جاؤ اور تسبیح سے فارغ ہو تو کہو سبحان من لبس الخ

۷۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام من صلّی صلوٰۃ جعفر کتب اللہ عز وجل لہ من الاجر مثل ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لجعفر قال ای واللہ

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا جو نماز جعفر پڑھے اس کا وہی اجر ہے جو رسول اللہ نے جعفر سے بیان فرمایا تھا فرمایا خدا کی قسم وہی ہے

باب ۹

نماز فاطمہ زہرا وغیرہ

۱۔ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول من صلی اربع رکعات بمائتی مرۃ قل ھو اللہ احد فی کل رکعۃ خمسون مرۃ لم ینفتل بینہ و بین اللہ ذنب الا غفر لہ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو چار رکعت نماز دو سو مرتبہ قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں پچاس بار تو خدا اس کے ہر اس گناہ کو بخش دے گا جو اس کے اور خدا کے درمیان ہوگا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من صلی اربع رکعات یقرأ قل ھو اللہ احد فی کل رکعۃ قل ھو اللہ احد خمسین مرۃ لم ینفتل وبینہ و بین اللہ ذنب (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں پچاس بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من صلی رکعتین یقرأ قل ھو اللہ احد فی کل رکعۃ ستین مرۃ انفتل ولیس بینہ و بین اللہ ذنب (مرفوع)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ساٹھ مرتبہ قل ہو اللہ احد ہو لیکن یہ افضل ہے اور اس کے بعد اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہ ہوگا۔

۴۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام من صلی المغرب و بعدھا اربع رکعات و لم یتکلم حتی یصلی عشر رکعات یقرأ فی کل رکعۃ بالحمد و قل ھو اللہ احد کانت عدل عشر رقاب (مرسل)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز پڑھے اور بغیر کلام کے دس رکعت اور پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد قل ہو اللہ پڑھے تو یہ دس غلام آزاد کرنے کی برابر ہوگا

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تطہر ثم اوی الی فراشہ بات و فراشہ کمسجدہ فان قام من اللیل فذکر اللہ تناثرت عنہ خطایاہ فان قام من آخر اللیل فتطہر و صلی رکعتین و حمد اللہ واثنی علیہ و صلی علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ لم یسئل اللہ شیئاً الا اعطاہ اما ان یعطیہ الذی یسألہ بعینہ و اما ان یدخر لہ ما ھو خیر لہ منہ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو طہارت کے بعد اپنے بستر پر سوئے تو ایسے سوئے گا جیسے اپنی مسجد میں اور اگر رات میں بیدار ہو کر ذکر خدا کرے تو اس کے گناہ بکھر جائیں گے اور اگر آخر شب میں طہارت کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے تو جو سوال کرے گا اللہ سے عطا کرے گا یا تو بعینہ ورنہ اس کے لئے نیکی کا ذخیرہ کردے گا۔

۶۔ عن بعضھم علیھم السلام فی قول اللہ عزوجل ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلا قال ھی رکعتان بعد المغرب تقرأ فی اول رکعۃ بفاتحۃ الکتاب

ایک امام نے آیہ ان ناشئۃ الخ کے متعلق فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز ہے بعد مغرب پہلی رکعت میں سورۂ الحمد پڑھے

وعشر من اول البقرة وآية السخرة ومن قوله و الهكم الله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ان في خلق السموات والارض الى قوله لايات لقوم يعقلون وخمس عشرة مرة قل هو الله احد وفي الركعة الثانية فاتحة الكتاب وآية الكرسي وآخر البقرة من قول الله ما في السموات وما في الارض الى ان تختم السورة و خمس عشر مرة قل هو الله احد ثم ادع بعد هذا بما شئت قال ومن واظب عليه كتب له بكل صلوٰة ستمائة الف حجة (مرفوع)

اور دس آیات سورہ بقر کی پہلی اور یہ آیات ان فی خلق السموات تا لایات لقوم یعقلون اور پندرہ بار سورۃ قل ہو اللہ پڑھے اور رکعت ثانیہ میں سورہ حمد، آیۃ الکرسی اور سورہ بقر کی آخری آیتیں ما فی السموات و ما فی الارض سے لے کر ختم سورہ تک اور پندرہ بار قل ہو اللہ پھر جو چاہے دعا مانگے۔ جو کوئی اس کا وظیفہ کرلے اسکو ہر نماز کے بدلے چھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے

۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا كان النصف من شعبان فصل اربع ركعات تقرأ في كل ركعة الحمد و قل هو الله احد مائة مرة فاذا فرغت فقل

اللهم اني اليك فقير واني عائذ بك ومنك خائف وبك مستجير رب لا تبدل اسمي رب لا تغير جسمي رب لا تجهد بلائي اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ برحمتك من عذابك واعوذ بك منك جل ثناؤك انت كما اثنيت على نفسك وفوق ما يقول القائلون

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب نصف شعبان ہو تو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں الحمد اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور کہے

قال وقال ابو عبد الله عليه السلام يوم سبعة وعشرين من رجب نبئ فيه رسول الله صلى الله عليه وآله من صلى فيه اي وقت شاء اثنتي عشرة ركعة يقرأ في كل ركعة بام القرآن وسورة ما تيسر فاذا فرغ وسلم جلس مكانه ثم قرأ مكانه ام القرآن اربع مرات والمعوذات الثلاث كل واحدة اربع مرات فاذا فرغ وهو في مكانه قال لا اله الا الله والله اكبر والحمد لله وسبحان الله ولا حول ولا قوة الا بالله اربع مرات ثم يقول الله الله ربي لا اشرك به شيئا اربع مرات ثم يدعو فلا يدعو بشئ الا استجيب له في كل حاجة الا ان يدعو في جائحة او قطيعة رحم (مرفوع)

اور حضرت نے فرمایا ۲۷ رجب کو حضرت رسول خدا نے آگاہ کیا کہ جس وقت چاہے بارہ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور جو سورہ آسان ہو پڑھے جب پڑھ چکے تو اپنی جگہ بیٹھ کر سورۂ الحمد چار مرتبہ اور تینوں معوذ چار چار بار اس کے بعد تہایت خضوع و خشوع سے کہے اللہ ربی لا اشرک بی شیئاً چار بار پھر جو چاہے دعا مانگے ہر حاجت قبول ہوگی سوائے کسی پر ظلم یا قطع رحم کے

باب ۹۲
نمازِ استخارہ

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام صل رکعتین واستخر اللہ فواللہ ما استخار اللہ مسلم الا خار لہ البتۃ

فرمایا حضرت نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے استخارہ کرو واللہ جس نے اللہ سے استخارہ کیا اس کو خیر حاصل ہوئی۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ اذا ھم بامر حج او عمرۃ او بیع او شراء او عتق تطھر ثم صلی رکعتی الاستخارۃ فقراء فیھما بسورۃ الحشر وبسورۃ الرحمن ثم یقرأ المعوذتین وقل ھو اللہ احد اذا فرغ وھو جالس فی دبر الرکعتین ثم یقول اللھم ان کان کذا وکذا خیرا لی فی دینی ودنیای وعاجل امری وآجلہ فصل علی محمد وآلہ ویسرہ لی علی احسن الوجوہ واجملھا اللھم وان کان کذا وکذا شرا لی فی دینی ودنیای وآخرتی وعاجل امری وآجلہ فصل علی محمد وآلہ واصرفہ عنی رب صل علی محمد وآلہ واعزم لی علی رشدی وان کرھت ذلک او ابتہ نفسی (م)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام جب ارادہ کرتے حج، عمرہ، خرید و فروخت یا غلام آزاد کرنے کا تو وضو کر کے دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے اور ان میں سورۂ حشر اور سورہ رحمن پڑھتے پھر معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب نماز پڑھ چکتے تو بیٹھ کر کہتے یا اللہ اگر فلاں امر میرے لئے بہتر ہو دنیا و دین میں یا جلد یا بدیر ہونے میں تو رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور بہترین طریقہ اور حسن انجام کے ساتھ اسے آسان کر دے اور اگر فلاں امر بد ہو میری دنیا و دین و آخرت اور جلد یا بدیر ہونے میں تو رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور اسے ہٹا دے مجھ سے اے میرے رب رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور ہمت دے مجھے نیکی پر رہنے کی اگرچہ میں اس کو ناگوار جانوں اور میرے نفس کو اس سے تکلیف ہو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا اردت امرا فخذ ست رقاع فاکتب فی ثلاث منھا بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ افعلہ وفی ثلاث منھا بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ لا تفعل ثم ضعھا تحت مصلاک ثم صل رکعتین فاذا فرغت فاسجد سجدۃ وقل فیھا مائۃ مرۃ استخیر اللہ برحمتہ خیرۃ فی عافیۃ ثم استو جالسا وقل اللھم خر لی واختر لی فی جمیع اموری فی یسر منک وعافیۃ ثم اضرب بیدک الی الرقاع فشوشھا

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی امر کا ارادہ کرو تو چھ پرچے لو ان میں سے تین پر لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ افعلہ اور دوسرے تین پر لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ لا تفعل۔ ان پرچوں کو اپنے مصلے کے نیچے رکھو اور دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد سجدہ میں جاؤ اور سو مرتبہ کہو استخیر اللہ برحمتہ خیرۃ فی عافیۃ پھر اٹھ کر بیٹھو اور کہو اللھم خر لی واختر لی فی جمیع اموری فی یسر منک وعافیۃ

پھر ان پرچوں کو اپنے ہاتھ سے گڈمڈ کر دو

واخرج واحدة فان خرج ثلث متواليات افعل فافعل
الامر الذي تريده وان خرج ثلث متواليات لا تفعل
فلا تفعله وان خرجت واحدة افعل والاخرى لا تفعل
فاخرج من الرقاع الى خمس فانظر اكثرها فاعمل به
ودع السادسة لا تحتاج فيها (ضعيف)

اور ایک پرچہ نکالو اگر متواتر تین پرچے افعل کے نکلیں تو اس کام کو
کرو اگر تین متواتر لا تفعل پے در پے نکلیں تو نہ کرو اور اگر ایک
افعل نکلے اور دوسرا لا تفعل تو پانچ تک نکالو اور جن کی اکثریت
ہو اس پر عمل کرو اور چھٹے کو چھوڑ دو اس سے مطلب نہیں

۴ - سال الحسن بن جهم اباالحسن عليه السلام لابن اسباط
فقال ما ترى له وابن اسباط ونحن جميعا يركب البر والبحر
الى مصر فاخبره بخير طريق البر قال البر وائت المسجد
في غير وقت الصلوة الفريضة وصل ركعتين واستخر الله
مائة مرة ثم انظر اي شيء يقع في قلبك فاعمل به قال الحسن
البر احب الي له قال والي (موثق)

حسن بن جہم نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ابن اسباط اور ہم سب
براہ خشکی اور تری مصر جانا چاہتے ہیں ہمیں بتائیے کہ خشکی کا سفر
بہتر ہوگا فرمایا خشکی کا تم نماز واجب کے وقت کے علاوہ کسی
وقت مسجد میں آؤ اور دو رکعت نماز بجا لاکر سو مرتبہ طلب خیر اللہ
سے کرو پھر غور کرو کہ تمہارے دل میں کیا بات پیدا ہوتی ہے
لیں اسی پر عمل کرو۔ حسن نے کہا میں تو خشکی کا سفر پسند کرتا ہوں
حضرت نے فرمایا میں بھی

۵ - قلت لابي الحسن عليه السلام جعلت فداك ما ترى
آخذ برا او بحرا فان طريقنا مخوف شديد الخطر فقال اخرج
برا ولا عليك ان تاتي مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله
وتصلي ركعتين في غير وقت فريضة ثم لتستخير الله مائة
مرة ومرة ثم تنظر فان عزم الله لك على البحر فقل الذي
قال الله عزوجل وقال اركبوا فيها بسم الله مجريها ومرسيها
ان ربي لغفور رحيم فان اضطرب بك البحر فاتك على
جانبك الايمن وقل بسم الله اسكن بسكينة الله و
قر بقرار الله واهدأ باذن الله ولا حول ولا قوة
الا بالله قلنا اصلحك الله ما السكينة قال ريح تخرج من
الجنة لها صورة كصورة الانسان ورائحة طيبة وهي
التي نزلت على ابراهيم فاقبلت تدور حول اركان البيت
وهي تضع الاساطين قيل له هي من التي قال الله عزوجل
فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك آل موسى وآل هارون
قال تلك السكينة في التابوت كان فيه طشت تغسل فيها

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کی
کیا رائے ہے میں خشکی سے سفر کروں یا تری سے ہمارا راستہ بہت زیادہ
خطرناک ہے فرمایا خشکی کا راستہ اختیار کرو اور مسجد رسول میں جاکر
نماز فریضہ کے وقت کے علاوہ کسی اور وقت دو رکعت نماز
پڑھو اور سو مرتبہ استخیر اللہ کہو پھر غور کرو اگر تمہارے دل میں تری
کے سفر کا خیال اللہ پیدا کرے تو تری سے سفر کرو اور یہ آیت پڑھا کرو
بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم۔ اگر دریا میں طوفان آجائے
تو داہنی طرف تکیہ کرکے کہو اسکن بسکینۃ اللہ وقر بقرار اللہ واہدا
باذن اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم نے کہا اللہ آپ کی حفاظت
کرے سکینہ کیا ہے فرمایا وہ ایک ہوا جو جنت سے چلتی ہے اسکی صورت
انسان کی سی ہے خوشبودار ہوا ہے یہی نازل ہوئی تھی ابراہیم پر وہ آتی
اور ارکان بیت کے ارد گرد چکر کھانے لگی اسی نے اساطین کو رکھا پوچھا
گیا کیا یہ وہی ہے جس کے لئے خدا نے فرمایا ہے سکینۃ من ربکم وبقیہ
مما ترک آل موسیٰ و ہارون فرمایا وہی سکینہ جو تابوت میں تھی اس
میں ایک طشت تھا جس میں غسل دیا جاتا تھا

قلوب الانبیاء وکان التابوت تدور فی بنی اسرائیل مع الانبیاء ثم اقبل علینا فقال ما تابوتکم قلنا السلاح قال صدقتم هو تابوتکم وان خرجت برا فقل الذی قال الله عز وجل سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون فلیس من عبد یقولها عند رکوبه فیقع من بعیر او دابة فیصیبه شیء باذن الله فاذا خرجت من منزلک فقل بسم الله آمنت بالله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله فان الملائکة تضرب وجوه الشیاطین ویقولون قد سمی الله وآمن بالله وتوکل علی الله وقال لا حول ولا قوة الا بالله (موثق)

۶ - قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام اذا اراد احدکم شیئاً فلیصل رکعتین ثم لیحمد الله ولیثن علیه ویصلی علی محمد واهل بیته ویقول اللهم ان کان هذا الامر خیراً لی فی دینی ودنیای فیسره لی واقدره وان کان غیر ذلک فاصرفه عنی فسألته ای شیء اقرأ فیهما قال اقرأ فیهما ما شئت وان شئت قرأت فیهما قل هو الله احد وقل یا ایها الکافرون (ض)

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له ربما اردت الامر یفرق منی فریقان احدهما یامرنی والآخر ینهانی قال فقال اذا کنت کذلک فصل رکعتین واستخر الله مائة مرة ومرة ثم انظر اجزم الامرین لک فافعله فان الخیرة فیه ان شاء الله ولتکن استخارتک فی عافیة فانه ربما خیر للرجل فی قطع یده وموت ولده وذهاب ماله (ض)

۸ - قال لبعض اصحابه عن الامر یمضی فیه ولا یجد احداً یشاوره فکیف یصنع قال شاور ربک فقال له کیف قال انو الحاجة فی نفسک ثم اکتب رقعتین فی واحدة لا و

قلوب انبیا کو یہ تابوت گردش کرتا تھا انبیا کے ساتھ بنی اسرائیل میں پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا تابوت کیا ہے ہم نے کہا ہتھیار فرمایا سچ کہا تمہارا تابوت یہی ہے۔ اچھا اگر تم خشکی کا سفر کرو تو یہ آیت پڑھو سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ اس کا پڑھنے والا خواہ اونٹ پر ہو یا گھوڑے پر باذن خدا کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا۔ جب تم اپنی منزل کی طرف سفر کرو تو کہو بسم اللہ آمنت باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ملائکہ شیاطین کے منہ پر کوڑے ماریں گے اور کہیں گے اس نے اللہ کا نام لیا ہے اور اللہ پر ایمان لایا ہے اور اللہ پر توکل کیا ہے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہے

مجھ سے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی شے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور محمد اور ان کے اہل بیت پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ اگر یہ امر میرے لئے بہتر ہے دنیا و آخرت میں تو اسکو میرے لئے آسان کر اور مقدر کر اور اگر بد ہے تو مجھ سے ہٹا دے میں نے پوچھا ان دو رکعتوں میں کیا پڑھے فرمایا جو چاہے پڑھے اگر چاہے تو سورہ قل ہو اللہ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو میرا دل دو فریق بنجاتا ہے ایک کہتا ہے کرو دوسرا کہتا ہے نہیں۔ فرمایا جب ایسی حالت ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور ایک سو ایک بار استخیر اللہ کہو پھر دیکھو دو امروں میں سے ایک پر جمی رائے ہوئی اگر ہوگئی ہے تو اسے کرو انشاء اللہ بہتری ہوگی اور تیرا استخارہ سبب عافیت ہوگا۔ بسا اوقات انسان کی بہتری ہاتھ قطع ہونے اولاد مرنے اور مال کے جانے میں ہوتی ہے

فرمایا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان مشورت کے لئے کسی کو نہیں پاتا پس تم ایسی صورت میں اللہ سے مشورہ کرو پوچھا کیسے فرمایا اپنی حاجت کی نیت کرو پھر دو رقعے لو ایک پر لا لکھو اور

فی واحدة نعم واجعلهما فی بندقتین من طین ثم صل رکعتین فاجعلهما تحت ذیلک وقل یا الله انی اشاورک فی امری هذا وانت خیر مستشار ومشیر فاشر علی بما فیه صلاح وحسن عاقبة ثم ادخل یدک فان کان فیها نعم فافعل وان کان فیها لا لا تفعل هکذا شاور ربک (موثق)

اور دوسرے پر نعم اور ان دونوں کو مٹی میں لپیٹ کر گولے بنا لو پھر دو رکعت نماز پڑھ کے ان دونوں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو یا اللہ انی اشاورک فی امری ہذا وانت خیر مستشار ومشیر فاشر علی بما فیہ صلاح وحسن عاقبہ پھر اپنا ہاتھ ڈال کر ایک گولا نکالو اگر نعم ہے تو کرو ورنہ نہیں یہی تمہارا اللہ سے مشورہ ہے

باب ۹۳

نمازِ طلب رزق

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام شکی رجل الیه الفاقة والحرفة فی التجارة بعد یسار قد کان فیه ما یتوجه فی حاجة الا ضاقت علیه المعیشة فامره ابو عبد الله علیه السلام ان یاتی مقام رسول الله صلی الله علیه وآله بین القبر والمنبر فیصلی رکعتین ویقول مائة مرة اللهم انی اسئلک بقوتک وقدرتک وبعزتک وما احاط به علمک ان تیسر لی من التجارة اوسعها رزقا واعمها فضلا وخیرها عاقبة قال الرجل ففعلت ما امرنی به فما توجهت بعد ذلک فی وجه الا رزقنی الله (مجهول)

ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ سے شکایت کی اپنے فاقہ کی اور خسارہ کے بعد تجارت میں نقصان کی جس قدر میں نے زیادہ کوشش کی روزی مجھ پر تنگ ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا کہ مقام رسول پر جو قبر اور منبر کے درمیان ہے دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہو

اس نے کہا میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جو کام کیا میں نے کیا اللہ نے مجھے رزق دیا

۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وآله فقال یا رسول الله انی ذو عیال وعلی دین وقد اشتدت حالی فعلمنی دعاءً اذا دعوت به رزقنی الله ما اقضی به دینی واستعین به علی عیالی فقال یا عبد الله توضأ واسبغ وضوءک ثم صل رکعتین تتم الرکوع والسجود فیهما ثم قل یا ماجد یا واحد یا کریم اتوجه الیک بمحمد نبیک نبی الرحمة

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بال بچوں والا ہوں مقروض ہوں میرا حال بہت خراب ہے مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ جب میں دعا مانگوں تو میرا قرض ادا ہو جائے اور اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں فرمایا اے بندہ خدا وضو کر اور دو رکعت نماز پورے رکوع و سجود سے پڑھو پھر کہو

يا محمد يا رسول الله اني اتوجه بك الى الله ربك وربي ورب كل شئ ان تصلي على محمد وعلى اهل بيته واسئلك نفحة من نفحاتك وفتحاً يسيراً ورزقاً واسعاً الم به شعثي واقضي به ديني واستعين به على عيالي (مجهول)

٣- قلت لابي عبد الله عليه السلام انه كان في يدي شئ تفرق وضقت ضيقاً شديداً فقال لي الك حانوت في السوق قلت نعم وقد تركته فقال اذا رجعت الى الكوفة فاقعد في حانوتك واكنسه فاذا اردت ان تخرج الى سوقك فصل ركعتين او اربع ركعات ثم قل في دبر صلوتك توجهت بلا حول مني ولا قوة ولكن بحولك وقوتك ابرء اليك من الحول والقوة الا بك فانت حولي ومنك قوتي اللهم فارزقني من فضلك الواسع رزقاً كثيراً طيباً وانا خافض في عافيتك فانه لا يملكها احد غيرك

قال ففعلت ذلك وكنت اخرج الى دكاني حتى خفت ان يأخذني الجابي باجرة دكاني وما عندي شئ قال فجاء جالب بمتاع فقال لي تكريني نصف بيتك فاكريته نصف بيتي بكرى البيت كله قال وعرض متاعه فاعطي به شيئاً لم يبعه فقلت له هل لك الى خير تبيعني عدلاً من متاعك هذا ابيعه واخذ فضله وادفع اليك ثمنه قال وكيف لي بذلك قال قلت ولك الله علي بذلك قال فخذ عدلاً منها فاخذته ورقمته وجاء برد شديد فبعت المتاع من يومي ودفعت اليه الثمن واخذت الفضل فما زلت آخذ عدلاً عدلاً فابيعه واخذ فضله وارد عليه راس المال حتى ركبت الدواب واشتريت الرقيق وبنيت الدور (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میرے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا اور سخت تنگی میں بسر ہو رہی ہے۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہاری بازار میں کوئی دکان ہے میں نے کہا ہاں ہے تو لیکن اسے چھوڑ رکھا ہے فرمایا جب تم کوفہ جاؤ تو اپنی دکان میں بیٹھنا اور جھاڑو دے کر صاف کرنا۔ جب تم بازار جانا چاہو تو دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھو اور بعد نماز کہو

راوی کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا۔ میں دکان پر جانے لگا یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ کرایہ دکان کا فلہ جمع کرنے والا آجائے گا اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ پس ایک تاجر جو شہروں شہروں سامان لے جاتا ہے آیا اور مجھ سے کہا تم اپنی نصف دکان مجھے کرایہ پر دیدو میں نے نصف دکان پوری دکان کے کرایہ کی برابر اسے دیدی۔ اس نے اپنا سامان نکالا اور اس نے مجھے کچھ ایسا سامان دیا جو اسے بیچنا تھا میں نے کہا کیا تم مجھے کچھ ایسا مال از راہ عمل خیر دے سکتے ہو جسے میں فروخت کر کے اسکی قیمت جو تمہارے مال کی برابر ہو تمہیں دیدوں اور نفع خود لے لوں اس نے کہا یہ کیسے میں نے کہا خوشنودی خدا کے لئے اس نے کہا لے لو میں نے لے لیا اور اسے تحریر دیدی۔ اتفاقاً سخت جاڑا پڑا میں نے سب فروخت کر کے قیمت اسے دیدی اور نفع خود لے لیا میں ایسا ہی کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے فراخی بخشی چوپائے خریدے غلام خریدے اور گھر بنائے

۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ولید این حانوتک من المسجد فقلت علی بابہ فقال اذا اردت ان تاتی حانوتک فابدء بالمسجد فصل فیہ رکعتین او اربعا ثم قل غدوت بحول اللہ وقوتہ وغدوت بلا حول منی ولا قوۃ بل بحولک وقوتک یا رب اللھم انی عبدک التمس من فضلک کما امرتنی فیسّرلی ذلک وانا خافض فی عافیتک (۳)

حضرت نے ولید بن صبیح سے پوچھا تمہاری دکان مسجد سے کس طرف ہے میں نے کہا مسجد کے دروازہ پر ہے فرمایا جب دکان پر جانے کا ارادہ ہو تو پہلے مسجد میں دو یا چار رکعت نماز پڑھو پھر کہو

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی یا فلان اما تغدو فی الحاجۃ اما تمر بالمسجد الاعظم عندکم بالکوفۃ قلت بلی قال فصل فیہ اربع رکعات وقل غدوت بحول اللہ وقوتہ غدوت بغیر حول منی ولا قوۃ ولکن بحولک یا رب وقوتک اسئلک برکۃ ھذا الیوم وبرکۃ اھلہ واسئلک ان ترزقنی من فضلک رزقا حلالا طیبا تسوقہ الی بحولک وقوتک وانا خافض فی عافیتک (مرسل)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم صبح کو کوئی حاجت نہیں رکھتے کیا تم مسجد اعظم کوفہ کی طرف سے جو تمہارے قریب ہے نہیں گزرتے میں نے کہا ہاں گزرتا ہوں فرمایا تو اس میں چار رکعت نماز پڑھ کے کہو

۶۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من جاع فلیتوضأ ولیصل رکعتین ثم یقول یا رب انی جائع فاطعمنی فانہ یطعم من ساعتہ (۲)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بھوکا ہو چاہیے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ کر کہے
اللہ اسی وقت اسے طعام دے گا

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا غدوت فی حاجتک بعد ان تجب الصلوۃ فصل رکعتین فاذا فرغت من التشھد قلت اللھم انی غدوت التمس من فضلک کما امرتنی فارزقنی رزقا حلالا طیبا واعطنی فیما رزقتنی العافیۃ تعیدھا ثلاث مرات ثم تصلی رکعتین اخراوین فاذا فرغت من التشھد قلت بحول اللہ وقوتہ غدوت بغیر حول ولا قوۃ ولکن بحولک یا رب وقوتک وابرا الیک من الحول والقوۃ اللھم انی اسئلک برکۃ ھذا الیوم وبرکۃ اھلہ واسئلک ان ترزقنی من فضلک

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی ضرورت پیش آئے تو واجب نماز ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھو اور تشہد کے بعد کہو

تین بار پڑھو پھر دو رکعت نماز اور پڑھو جب تشہد پڑھ چکو تو کہو

سعۃ تأو سعاً طیباً حلالاً لا تسوقنی الی بحولک وقوتک
وانا خافض فی عافیتک تقولہا ثلاثاً (حسن)

تین بار کہو۔

باب ۹۳
نمازِ حاجات

۱۔ قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فقلت جعلت فداک انی اخترعت دعاءً قال دعنی من اختراعک اذا نزل بک امرٌ فافزع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصلّ رکعتین تھدیہما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ قلت کیف اصنع قال تغتسل وتصلی رکعتین تستفتح بہما افتتاح الفریضۃ وتتشہد تشہد الفریضۃ فاذا فرغت من التشہد وسلمت قلت

اللّٰھم انت السلام ومنک السلام والیک السلام
اللّٰھم صلّ علی محمد وآل محمد وبلّغ روح محمد منّی السلام
وارواح الائمۃ الصادقین سلامی واردد علیّ منہم
السلام والسلام علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللّٰھم
انّ ھاتین الرکعتین ھدیۃ منّی الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ فاثبنی علیہما ما امّلت ورجوت فیک
وفی رسولک یا ولیّ المومنین

ثم تخرّ ساجداً وتقول

یا حیّ یا قیوم یا حیّ لا یموت یا حیّ لا الہ الا انت یا ذا الجلال
والاکرام یا ارحم الراحمین۔ اربعین مرۃ

ثم ضع خدک الایمن فتقولہا اربعین مرۃ ثم ضع خدک الایسر فتقولہا اربعین مرۃ ثم ترفع راسک تمدّ یدک فتقول اربعین مرۃ ثم تردّ یدک

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں میں نے ایک دعا ایجاد کی ہے فرمایا اپنی ایجاد کو چھوڑو۔ جب کوئی امر حادث ہو تو رسول اللہ سے فریاد کرو۔ دو رکعت نماز رسول کو ہدیہ کرو۔ میں نے کہا کیسے فرمایا غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھو نماز واجب کی طرح شروع کرو اور تشہد پڑھو جب تشہد کے بعد سلام پڑھ چکو تو کہو

پھر سجدہ میں جا کر کہو

چالیس بار کہے

پھر داہنا رخسارہ خاک پر رکھ کر یہ کلمات چالیس بار کہو پھر بایاں رخسارہ رکھ کر چالیس بار یہی کہو پھر سر اٹھا کر اپنا ہاتھ بڑھا کر چالیس بار یہی کہو پھر اپنے ہاتھ

الی رقبتک وتلوذ بسبابتک وتقول ذلک اربعین مرۃ ثم خذ لحیتک بیدک الیسری فابک او تباک وقل یا محمد یا رسول اللہ اشکو الی اللہ والیک حاجتی والی اھل بیتک الراشدین حاجتی وبکم اتوجہ الی اللہ فی حاجتی ثم تسجد وتقول یا اللہ یا اللہ حتی ینقطع نفسک صل علی محمد وآل محمد وافعل بی کذا وکذا قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فانا الضامن علی اللہ عزوجل ان لا یبرح حتی تقضی حاجتہ (مجہول)

اپنی گردن کی طرف لے جا اور انگشت شہادت سے اشارہ کرکے چالیس مرتبہ یہ کلمات کہو پھر اپنی داڑھی اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر روؤ یا رونے والوں کی سی صورت بناؤ اور کہو یا محمد یا رسول اللہ میں شکایت کرتا ہوں اللہ سے اور آپ سے اپنی حاجت کی اور آپ کے اہلبیت راشدین سے اور آپ لوگوں کے وسیلہ سے اپنی حاجت کے لیے اللہ کی طرف توجہ کرتا ہوں پھر سجدہ میں جاکر کہے یا اللہ یا اللہ اپنے سانس کے قطع ہونے تک صل علی محمد و آل محمد میری فلاں فلاں حاجت پوری کرو فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت نہ گزرے گا کہ اسکی حاجت برآئے گی۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی الرجل یحزنہ الامر ویرید الحاجۃ قال یصلی رکعتین یقراء فی احدھما قل ھو اللہ احد الف مرۃ وفی الاخری مرۃ ثم یسئل حاجتہ (مرفوع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی محزون ہو اور حاجت برآری چاہے تو دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک ہزار بار قل ھو اللہ اور دوسری میں ایک بار پڑھے

۳۔ قال قلت للرضا علیہ السلام جعلت فداک علمنی دعاء لقضاء الحوائج فقال اذا کانت لک الحاجۃ الی اللہ عزوجل مھمۃ فاغتسل والبس انظف ثیابک وشم شیئاً من الطیب ثم ابرز تحت السماء فصل رکعتین تفتح الصلوۃ فتقرأ فاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقرأ خمس عشرۃ مرۃ ثم تتمھا علی مثال صلوۃ التسبیح غیر ان القراءۃ خمس عشرۃ مرۃ فاذا سلمت فاقرأ خمس عشرۃ مرۃ ثم تسجد فتقول فی سجودک اللھم ان کل معبود من لدن عرشک الی قرار ارضک فھو باطل سواک فانک اللہ الحق المبین اقض لی حاجۃ کذا وکذا الساعۃ الساعۃ وتلح فیما اردت (ضعیف)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں مجھے قضائے حاجت کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا جب کوئی ضرورت پیش آئے تو غسل کرو اور پاکیزہ لباس پہنو خوشبو لگاؤ اور آسمان کے نیچے دو رکعت نماز پڑھو سورہ حمد کے بعد قل ھو اللہ پندرہ بار پڑھو پھر رکوع میں جاؤ اور اور پندرہ بار پڑھو پھر نماز تسبیح کی طرح تمام کرو پندرہ بار سجدہ میں پڑھو اور جب سلام پڑھو تو پندرہ بار پڑھو پھر سجدہ میں جاکر کہو

پھر اپنی حاجت خدا سے بیان کرو۔

۴۔ قال حضرت ابا عبد اللہ علیہ السلام فاتاہ رجل

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ

فقال له جعلت فداك اخی به بلیة استحی ان اذکرها فقال له استرة لك وقل له یصوم یوم الاربعاء والخمیس والجمعة ویخرج اذا زالت الشمس ویلبس ثوبین اما جدیدین واما غسیلین حیث لا یراه احد فیصلی ویکشف عن رکبتیه ویمسّ براحتیه الارض وجبهته ویقرأ فی صلوته فاتحة الکتاب عشر مرات وقل هو الله احد عشر مرات فاذا رکع قرأ خمس عشرة مرة قل هو الله احد فاذا سجد قرأها عشراً فاذا رفع راسه قبل ان یسجد قرأها عشرین مرة یصلی اربع رکعات علی مثل هذا فاذا فرغ من التشهد قال یا معروفاً بالمعروف یا اول الاولین یا آخر الآخرین یا ذا القوة المتین یا رازق المساکین یا ارحم الراحمین انی اشتریت نفسی منك بثلث ما املك واصرف شیئ ما ابتلیت به انك علی کل شیئ قدیر (مجہول)

۱ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرا بھائی ایک ایسی مصیبت میں گرفتار ہے کہ میں اس کے ذکر سے شرماتا ہوں حضرت نے فرمایا اس سے کہو پوشیدہ رکھے اور روزہ رکھے بدھ اور جمعرات کو اور جمعہ کو اور زوال شمس کے بعد نکلے اور دو کپڑے پہنے نئے ہوں یا دھلے ہوئے اور اس طرح نکلے کہ اسے کوئی دیکھے نہیں پس نماز پڑھے اور اپنے دونو گھٹنے کھول دے اور اپنی دونو ہتھیلیاں خاک پر ملے اور پھر اٹھالے اور نماز میں سورہ حمد اور قل ہو اللہ دس دس بار پڑھے اور جب رکوع میں جائے تو پندرہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور جب سجدہ میں جائے تو دس بار پڑھے اور جب سر اٹھائے تو سجدہ سے پہلے تو بیس بار پڑھے اسی طرح چار رکعت نماز پڑھے جب تشہد سے فارغ ہو تو کہے

۵۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من توضأ باحسن الوضوء وصلی رکعتین فاتم رکوعهما وسجودهما ثم جلس فاثنی علی الله عز وجل وصلی علی رسول الله صلی الله علیه وآله ثم سأل الله حاجته فقد طلب الخیر فی مظانه ومن طلب الخیر فی مظانه لم یخب (ضعیف)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے پورا وضو کیا اور دو رکعت نماز پورے رکوع و سجود کے ساتھ پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اور آل رسول پر درود بھیجا اور پھر اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کیا تو اس نے یقین کے ساتھ طلب خیر کی اور جس نے ایسا کیا وہ ناکام نہ ہوگا

۶۔ عن اسمعیل بن الارقط قال مرضت فی شهر رمضان مرضاً شدیداً حتی ثقلت واجتمعت بنو هاشم لیلة للجنازة وهم یرون انی میت فجزعت امی علی فقال لها ابو عبد الله علیه السلام خالی اصعدی الی فوق البیت فابرزی الی السماء وصلی رکعتین فاذا سلمت فقولی اللهم انك وهبته لی ولم یك شیئاً اللهم وانی استوهبکه مبتدعاً فاعرنیه قال ففعلت

راوی کہتا ہے میں ایک بار ماہ رمضان میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ بیماری اتنی بھاری پڑ گئی کہ بنو ہاشم ایک رات جنازہ میں شرکت کے لئے آگئے کیونکہ انھوں نے مجھے مردہ خیال کیا۔ میری والدہ بہت بیقرار تھیں۔ حضرت ابو عبد اللہ نے کہا خالہ جان آپ گھر کی چھت پر جائیے اور زیر آسمان دو رکعت نماز پڑھ کے کہیے یا اللہ تو نے ہی اسے بخشا تھا درانحالیکہ وہ کچھ نہ تھا اے اللہ میں تجھ سے پھر اسے عاریتاً مانگتی ہوں پس انھوں نے ایسا کیا

فافقت فقعدت ودعوا بالسحور لهم فتسحروا بها وتسحرت معهم (مجهول)

پس مجھے افاقہ ہوا میں اٹھ بیٹھا اور ناشتہ مانگا پس میں نے ان کے ساتھ صبح کی

۷ - عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا اردت امراً تسئله ربك فتوضأ واحسن الوضوء ثم صل رکعتین وعظّم الله وصل علی النبی صلی الله علیه وآله وقل بعد التسلیم اللهم انی اسئلك بانك ملك وانك علی کل شیء قدیر مقتدر وبانك ما تشاء من امر یکون اللهم انی اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی الله علیه وآله یا محمد یا رسول الله انی اتوجه بك الی الله ربك وربی لینجح لی بك طلبتی اللهم بنبیك انجح لی طلبتی بمحمد ثم سل حاجتك (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی امر کا ارادہ کرو اور خدا سے طلب کرنا چاہو تو پورا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو خدا کی حمد وثنا کے بعد درود بھیجو اور کہو

پھر خدا سے اپنی حاجت طلب کرو

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الامر یطلبه الطالب من ربه قال تصدق فی یومك علی ستین مسکیناً علی کل مسکین صاع بصاع النبی صلی الله علیه وآله فاذا کان اللیل اغتسلت فی الثلث الباقی ولبست ادنی ما یلبس من تعول من الثیاب الا ان فی تلك الثیاب ازاراً ثم تصلی رکعتین فاذا وضعت جبینك فی الرکعة الاخیرة للسجود هللت الله وعظمته وقدسته ومجدته وذکرت ذنوبك فاقررت بما تعرف منها مسمی ثم رفعت راسك فاذا وضعت راسك للسجدة الثانیة استخرت الله مائة مرة اللهم انی استخیرك ثم تدعو الله بما شئت وتسأله ایاه وکلما سجدت فافض برکبتیك الی الارض ثم ترفع الازار حتی تکشفهما واجعل الازار من خلفك بین الیتیك وباطن ساقیك (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی خدا سے طلب حاجت چاہتا ہے تو اس کو چاہیے ایک روز ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے فی مسکین ایک صاع نبوی اور جب رات آئے تو آخری تہائی رات میں غسل کرے اور ایسے گھٹیا کپڑے پہنے جو کپڑوں کا حاجتمند پہنتا ہے لیکن اس لباس میں پاجامہ ضرور ہو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور جب دوسری رکعت کے سجدہ میں جائے تو خدا کی تہلیل وتعظیم وتقدیس وتمجید کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرے اور جن کے نام یاد آئیں ان کا اقرار کرے پھر سر اٹھائے اور سجدہ ثانیہ میں جا کر سو بار کہے اللھم انی استخیرک پھر جو چاہے اللہ سے دعا مانگے اور سجدہ میں اپنے زانو زمین سے ملا دے اور پاجامہ کے پائنچے اس طرح اٹھائے کہ گھٹنے کھل جائیں اور پیچھے سے اپنی ازار کو چوتڑوں تک کھینچے اور پنڈلی کو اندر کی طرف سے کھولے (مقصد یہ ہے کہ اپنی حالت ذلیل محتاجوں کی سی بنائے)

۹ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کانت لك حاجة فتوضأ وصل رکعتین ثم احمد الله واثن علیه

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کو کوئی ضرورت پیش آئے وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر خدا کی حمد کر

واذکرمن الائمہ ثم ادع تجب (موثق)

۱۱۔ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فدخلت علیہ امرأۃ فذکرت انھا ترکت ابنھا وجلت بالملحفۃ وجھہ میتاً فقال لھا لعلہ لم یمت فقومی فاذھبی الی بیتک فاغتسلی وصلی رکعتین فادعی وقولی یا من وھبہ لی ولم یک شیئاً جدد ھبتہ لی ثم حرکیہ ولا تخبری بذلک احداً قالت ففعلت فحرکتہ فاذا ھو قد بکی (ضعیف)

اور خدا کی نعمتوں کا ذکر کرو پھر دعا کرو قبول ہوگی

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے لڑکے کو مردہ سمجھ کر اسکے منہ کو ڈھک دیا ہے فرمایا شاید وہ نہ مرا ہو تو اپنے گھر جا اور غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھ اور دعا میں خدا سے کہو اے وہ ذات جس نے مجھے یہ بیٹا بخشا تھا حالانکہ وہ کچھ نہ تھا اب پھر اپنی اس بخشش کی تجدید کردے۔ اس کے بعد اسے ہلانا ڈلانا اور کسی سے اس کو بیان نہ کرنا۔ وہ عورت کہتی ہے میں نے یہی کیا پس وہ رونے لگا۔

باب ۹۴

خایف کی نماز

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی علیہ السلام اذا ھالہ شئ فزع الی الصلوۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ واستعینوا بالصبر والصلوۃ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب حضرت علی کو کوئی خوفناک امر حادث ہوتا تو نماز پڑھا کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے نماز اور روزہ سے مدد چاہو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتخذ مسجداً فی بیتک فاذا خفت شیئاً فالبس ثوبین غلیظین من اغلظ ثیابک وصل فیھما ثم اجث علی رکبتیک فاصرخ الی اللہ واسئلہ الجنۃ وتعوذ باللہ من شر الذی تخافہ وایاک ان یسمع اللہ منک کلمۃ بغی وان اعجبتک نفسک وعشیرتک (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے گھر میں مسجد بناؤ جب تمہیں کسی امر کا خوف ہو تو تمہارے کپڑوں میں جو سب سے زیادہ موٹے جھوٹے کپڑے ہوں ان میں سے دو پہنو اور ان میں نماز پڑھو پھر اپنے گھٹنوں پر جھک کر خدا کے سامنے گڑگڑاؤ اور جنت کا سوال کرو اور پناہ مانگو اس شر سے جس کا تمہیں خوف ہے اور اس سے بچو کہ خدا تمہاری زبان سے کوئی کلمہ بغاوت کا سنے یا یہ کہ تم اپنی ذات اپنے قبیلہ کی بنا پر کوئی فخر کی بات کہو

باب ۹۵
نماز ارادۂ سفر کے وقت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ما استخلف عبد علی اھلہ بخلافۃ افضل من رکعتین یرکعھما اذا اراد سفرا یقول اللھم انی استودعک نفسی واھلی ومالی ودینی ودنیای وآخرتی وامانتی وخواتیم عملی الا اعطاہ اللہ ما سأل (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کسی بندہ نے اپنے خاندان والوں کے لئے ان دو رکعتوں سے بہتر اپنا جانشین نہیں چھوڑا کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو کہے یا اللہ میں تیرے حوالے کرتا ہوں اپنے نفس اپنے اہل و عیال اپنے مال اپنے دنیا و دین اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنے عمل کے انجام کو۔ جو یہ کہے گا اسکی ہر حاجت پوری ہوگی۔

باب ۹۶
نماز شکر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال فی صلوٰۃ الشکر اذا انعم اللہ علیک بنعمۃ فصل رکعتین تقراء فی الاولی بفاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد وتقرأ فی الثانیۃ بفاتحۃ الکتاب وقل یا ایھا الکافرون و تقول فی الرکعۃ الاولی فی رکوعک وسجودک الحمد للہ شکراً شکراً وحمداً وتقول فی الرکعۃ الثانیۃ فی رکوعک وسجودک الحمد للہ الذی استجاب دعائی واعطانی مسئلتی (صحیح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نماز شکر کے متعلق جب اللہ تمہیں کوئی نعمت دے تو دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں سورۂ الحمد اور قل ھو اللہ احد اور دوسری میں سورہ الحمد اور قل یا ایھا الکافرون اور رکعت اول کے رکوع اور سجود میں کہو الحمد للہ شکراً شکراً و حمداً اور دوسری رکعت کے رکوع و سجدہ میں کہو الحمد للہ الذی استجاب دعائی واعطانی مسئلتی۔

باب ۹۷

نماز وقت مجامعت و ارادہ تزویج

۱۔ قال سمعت رجلاً وھو یقول لابی جعفر علیہ السلام جعلت فداک انی رجل قد اسننت و قد تزوجت امراۃ بکرۃ صغیرۃ ولم ادخل بھا وانا اخاف اذا ادخل بھا علی فرکتنی وتکرھنی لخضابی وکبری فقال ابوجعفر علیہ السلام اذا دخلت فمرھم قبل ان تصل الیک ان تکون متوضیۃ ثم انت لا تصل الیھا حتی تتوضا و تصلی رکعتین ثم مجد اللہ وصل علی محمد وآل محمد ثم ادع اللہ ومر من معھا ان یؤمنوا علی دعائک وقل اللھم ارزقنی الفھا وودھا ورضاھا ورضنی بھا ثم اجمع بیننا باحسن اجتماع واسر ائتلاف فانک تحب الحلال وتکرہ الحرام ثم قال واعلم ان الالف من اللہ والفرک من الشیطان لیکرہ ما احل اللہ (حسن)

ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے سنت پر عمل کیا اور ایک کم سن باکرہ سے شادی کی اور ابھی میں نے دخول نہیں کیا مجھے یہ خوف ہے کہ وہ جب میرے پاس آئے تو مجھ سے اظہار بغض کرے گی اور مجھ سے نفرت کرے گی بسبب میرے خضاب اور میرے بڑھاپے کے فرمایا جب تم اس کے پاس جانا چاہو تو لوگوں سے کہو کہ تمہارے پاس آنے سے پہلے وہ وضو کرے اور تم دو رکعت نماز پڑھ کے خدا کی حمد و ثنا کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر اللہ سے دعا کرو اور جو لوگ تمہاری زوجہ کے ساتھ ہوں ان سے کہو تمہاری دعا پر آمین کہیں۔ یوں دعا کرو یا اللہ مجھے اس کی محبت دے دوستی دے اس کی مرضی دے اور مجھے اس سے راضی رکھ ہم دونوں کے درمیان اچھا اجتماع قرار دے اور ہماری محبت کو باعث مسرت بنا تو حلال کو دوست رکھتا ہے اور حرام کو برا جانتا ہے پھر فرمایا یہ جان لے کہ الفت اللہ کی طرف سے ہے اور بغض شیطان کی طرف سے جو حلال خدا کو برا جانتا ہے

۲۔ قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام اذا تزوج احدکم کیف یصنع قلت لا ادری قال اذا ھم بذلک فلیصل رکعتین ویحمد اللہ ثم یقول اللھم انی ارید ان تزوج فقدر لی من النساء اعفھن فرجاً واحفظھن لی فی نفسھا وفی مالی واوسعھن رزقاً واعظمھن برکۃ وقدر لی ولداً طیباً تجعلہ خلفاً صالحاً فی حیاتی وبعد مماتی (مرسل)

فرمایا ابوعبداللہ نے جب تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہے تو جانتے ہو کیا کرے میں نے کہا نہیں فرمایا دو رکعت نماز پڑھے اور حمد خدا کرے اور کہے یا اللہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں پس بلحاظ شرمگاہ عفت والی بی بی دے جو اپنے نفس اور میرے مال کی بہترین حفاظت کرنے والی ہو اور وسعت رزق والی ہو اور بلحاظ برکت عظیم تر ہو اور اس سے ولد صالح عطا فرما جو صالح ہو میری زندگی میں اور میری موت کے بعد

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من اراد ان یحبل لہ فلیصل رکعتین بعد الجمعۃ یطیل فیھما الرکوع والسجود ثم یقول اللھم انی اسئلک بما سالک بہ زکریا اذ قال رب

فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی بی بی حاملہ ہو تو دو رکعت نماز بعد جمعہ پڑھے اور رکوع و سجود کو طول دے اور کہے یا اللہ میں تجھ سے اسی طرح سوال کرتا ہوں جیسے جناب زکریا نے کیا تھا۔ اور کہا تھا یا رب

لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین اللھم ھب لی ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء ۔ اللھم باسمک استحللتھا وفی امانتک اخذتھا فان قضیت فی رحمھا ولداً فاجعلہ غلاماً ولا تجعل للشیطان فیہ نصیباً ولا شرکاً (مرسل)

اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے یا اللہ مجھے پاک اولاد عطا کر تو بڑا دعاؤں کا سننے والا ہے۔ یا اللہ تیرے نام سے میں نے اپنی زوجہ کو اپنے لئے حلال کیا تیری امانت وہ لئے ہوتے ہے اگر اس کے رحم میں بچہ ہے تو اسکو لڑکا بنا اور شیطانی عمل سے اسکو کوئی حصہ نہ دے اور نہ مشرک بنا۔

باب

نوادر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ما تروی ھذہ الناصبۃ فقلت جعلت فداک فیماذا قال فی اذانھم ورکوعھم وسجودھم فقلت انھم یقولون ان ابی بن کعب راٰہ فی النوم فقال کذبوا فان دین اللہ عزوجل اعز من ان یریٰ فی النوم قال فقال سدیر الصیرفی جعلت فداک فاحدث لنا من ذلک ذکراً فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ عزوجل لما عرج بنبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی سمواتہ السبع اما اولھن فبارک علیہ والثانیہ علمہ فرضہ فانزل اللہ محملاً من نور فیہ اربعون نوعاً من انواع النور کانت محدقۃ بعرش اللہ تغشی ابصار الناظرین اما واحد منھا فاصفر فمن اجل ذلک اصفرت الصفرۃ وواحد منھا احمر فمن اجل ذلک احمرت الحمرۃ وواحد منھا ابیض فمن اجل ذلک ابیض البیاض والباقی علیٰ سائر عدد الخلق من النور والالوان فی ذلک المحمل حلق وسلاسل من فضۃ ثم عرج بہ الی السماء فنفرت الملائکۃ الی اطراف السماء وخرت سجداً وقالت سبوح قدوس ما اشبہ ھذا النور بنور ربنا فقال جبرئیل علیہ السلام اللہ اکبر اللہ اکبر ثم فتحت ابواب السماء واجتمعت الملائکۃ

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ نواصب کیا بیان کرتے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارہ میں فرمایا اذان اور رکوع اور سجود ولد کے بارہ میں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی ابن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بمنزلہ وحی ہوتا ہے) سدیر صیرفی نے کہا ذرا اسکی توضیح فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرت کو برکت دی اور دوسرے آپ کو فرائض کی تعلیم دی پس نازل کیا اللہ نے ایک محمل نور کو جس میں چالیس قسم کا نور تھا متوجہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا ایک ان میں زرد رنگ تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی اور ایک سفید تھا جس سے سفیدی پھیلی باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں پھر اور اوپر گئے اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے سبوح قدوس یہ نور ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے جبرئیل نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے

فسلمت على النبي صلى الله عليه وآله افواجاً وقالت يا محمد
كيف اخوك. اذا نزلت فاقرأه السلام قال النبي صلى
الله عليه وآله اتعرفونه قالوا وكيف لا نعرفه وقد
اخذ ميثاقك وميثاقه منا وميثاق شيعته الى
يوم القيامة علينا وانا لنتصفح وجوه شيعته في كل يوم
وليلة خمساً يعنون في وقت كل صلوة وانا لنصلي عليك
وعليه ثم زادني ربي اربعين نوعاً من انواع النور
لا يشبه النور الاول وزادني حلقاً وسلاسل وعرج
بي الى السماء الثانية

انھوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا اے محمد!
آپ کے بھائی کیسے ہیں جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا۔ حضرت
نے کہا کیا تم انہیں پہچانتے ہو۔ انھوں نے کہا ہم کیسے نہ پہچانیں
حالانکہ آپ کے متعلق علی کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق
ہم سے قیامت تک کے لئے عہد لیا گیا ہے ہم غور سے دیکھتے
ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی
ہر نماز کے وقت اور ہم آپ پر اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے
ہیں۔ پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے
جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا نورانی حلقوں اور
زنجیروں کو پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے

فلما قربت من باب السماء الثانية نفرت الملائكة الى
اطراف السماء وخرت سجداً وقالت سبوح قدوس
رب الملائكة والروح ما اشبه هذا النور بنور
ربنا فقال جبرئيل عليه السلام اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان لا اله الا الله فاجتمعت الملائكة وقالت
يا جبرئيل من هذا معك قال هذا محمد صلى الله عليه
وآله قالوا وقد بعث قال نعم قال النبي صلى الله عليه
وآله فخرجوا الي شبه المعانيق فسلموا علي وقالوا اقرأ
اخاك السلام قلت اتعرفونه قالوا وكيف لا نعرفه وقد
اخذ ميثاقك وميثاقه وميثاق شيعته الى يوم
القيامة علينا وانا لنتصفح وجوه شيعته في كل يوم
وليلة خمساً يعنون في وقت كل صلوة

جب میں آسمان دوم کے دروازہ کے قریب پہنچا تو زیادتی نور کے باعث
ملائکہ آسمان کے ادھر ادھر بھاگے اور سجدہ میں گر کر کہنے لگے
سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یہ نور ہمارے رب کے نور
سے کتنا زیادہ مشابہ ہے۔ جبرئیل نے دو بار کہا اشہد ان لا الہ
الا اللہ۔ پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا اے جبرئیل یہ آپ کے ساتھ
کون ہیں انھوں نے کہا یہ محمد ہیں ملائکہ نے پوچھا یہ مبعوث ہو گئے
کہا ہاں۔ حضرت رسولخدا نے فرمایا پھر وہ ایک چوپائے کی تیز
رفتاری کی طرح نکلے مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے بھائی سے
سلام کہیے میں نے کہا کیا تم انھیں جانتے ہو انھوں نے کہا بھلا
کیسے نہ جانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور ان کے اور ان کے شیعوں کے
متعلق روز قیامت تک کے لئے عہد لیا گیا ہے ہم غور سے دیکھتے
ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو پانچ بار دن اور رات میں یعنی
پانچوں نمازوں کے وقت

قال زادني الله اربعين نوعاً من انواع النور لا يشبه
الانوار الاولى ثم عرج بي الى السماء الثالثة فنفرت
الملائكة وخرت سجداً قالت سبوح قدوس رب
الملائكة والروح ما هذا النور الذي يشبه نور ربنا

حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو الگ
تھا پہلے نوروں سے پھر مجھے لے گئے تیسرے آسمان پر ملائکہ
بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوح قدوس رب
الملائکۃ والروح۔ کس قدر مشابہ ہے یہ نور ہمارے رب کے نور سے

فقال جبرئيل عليه السلام اشهد ان محمداً رسول الله
اشهد ان محمداً رسول الله فاجتمعت الملائكة وقالت
مرحباً بالاول ومرحباً بالآخر ومرحباً بالحاشر ومرحباً
بالناشر محمد خير النبيين وعلي خير الوصيين قال النبي
صلى الله عليه وآله ثم سلموا علي وسألوني عن اخي
قلت هو في الارض افتعرفونه

قالوا وكيف لا نعرفه وقد نحج البيت المعمور كل سنة
وعليه رق ابيض فيه اسم محمد واسم علي والحسن والحسين
عليهم السلام وشيعتهم الى يوم القيامة وانا لنبارك
عليهم في كل يوم وليلة خمساً يعنون في وقت كل صلوة
ويمسحون رؤسهم بايديهم قال ثم زادني ربي اربعين
نوعاً من انواع النور لا يشبه تلك الانواع الاولى ثم عرج
بي حتى انتهيت الى السماء الرابعة فلم تقل الملائكة شيئاً
وسمعت دوياً كانه في الصدور فاجتمعت الملائكة
ففتحت ابواب السماء وخرجت الي شبه المعانيق فقال
جبرئيل عليه السلام حي على الصلوة حي على الصلاح حي على
الفلاح فقالت الملائكة هي لشيعته الى يوم القيامة ثم
اجتمعت الملائكة وقالت كيف تركت اخاك فقلت لهم
وتعرفونه قالوا نعرفه وشيعته وهم نور حول عرش الله و
ان في البيت المعمور لرقاً من نور فيه كتاب من نور
فيه اسم محمد وعلي والحسن والحسين والائمة وشيعتهم
الى يوم القيامة

لا يزيد فيهم رجل ولا ينقص منهم رجل وانه
لميثاقنا وانه ليقرأ علينا كل يوم جمعة

جبرئیل نے کہا اشہد ان محمداً رسول اللہ دوبار بس ملائکہ جمع ہوگئے
اور انھوں نے کہا مرحبا اے اول مخلوق اور مرحبا اے آخر مخلوق
مرحبا اے مخلوق میں اول محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی
کے نشر کرنے والے اے محمد سب نبیوں سے بہتر اور اے علی سب
وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا پھر انھوں نے مجھ پر سلام کیا
اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا میں نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا
تم ان کو پہچانتے ہو

انھوں کہنے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر
سفید پردہ ہوتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے محمد و علی و حسن و حسین
اور ان کے ان شیعوں کے نام جو قیامت تک ہونے والے ہیں
اور ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں دن اور رات میں پانچ بار
یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ مسح کرتے ہیں اپنے سروں کا اپنے
ہاتھوں سے حضرت نے فرمایا پھر اللہ نے چالیس قسم کے نور اور
زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے پھر مجھے آسمان پر
لے گئے یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا میں نے ایک آواز سنی گویا وہ
سینوں کے اندر سے نکلی ہے پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان
کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور
جبرئیل نے کہا حی علی الصلوٰۃ دوبار اور حی علی الفلاح دوبار
اور ملائکہ نے کہا یہ ان کے شیعوں کے لئے قیامت تک ہے
پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا آپ کے بھائی کیسے ہیں میں نے
کہا کیا ان کو جانتے ہو انھوں نے کہا ہم ان کو اور ان کے شیعوں
کو جانتے ہیں وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور میں
ایک نور کی چادر ہے جس پر نور کی تحریر ہے اس میں لکھے ہیں
نام محمد و علی و حسن و حسین اور ائمہ اور ان کے شیعوں کے
جو قیامت تک ہونے والے ہیں نہ ان میں کوئی کم ہے
نہ زیادہ اور یہ ہمارا میثاق ہے اور یہ نام ہم پر پڑھے
جاتے ہیں ہر روز جمعہ

ثم قیل لی ارفع راسک یا محمد فرفعت راسی فاذا اطباق السماء قد خرقت والحجب قد رفعت ثم قال لی طأطئ راسک انظر ما تری فطأطأت راسی نظرت الی بیت مثل بیتکم هذا وحرم مثل حرم هذا البیت لو القیت من یدی لم یقع الا علیه فقیل لی یا محمد ان هذا الحرم وانت الحرام ولکل مثل مثال ثم اوحی الله الیّ یا محمد ادن من صاد فاغسل مساجدك وطهرها وصلّ لربک فدنا رسول الله صلی الله علیه وآله من صاد وهو ماء یسیل من ساق العرش الایمن فتلقی رسول الله صلی الله علیه وآله الماء بیده الیمنی فمن اجل ذلک صار الوضوء بالیمین ثم اوحی الله عز وجل الیه ان اغسل وجهک فانک تنظر الی عظمتی ثم اغسل ذراعیک الیمنی والیسری فانک تلقی بیدک کلامی ثم امسح راسک بفضل ما بقی فی یدیک من الماء ورجلیک الی کعبیک فانی ابارک علیک واوطئک موطئاً لم یطأه احد غیرک فهذا علة الاذان والوضوء ثم اوحی الله عز وجل الیه

یا محمد استقبل الحجر الاسود وکبّرنی علی عدد حجبی فمن اجل ذلک صار التکبیر سبعاً لان الحجب سبع فافتتح عند انقطاع الحجب فمن اجل ذلک صار الافتتاح سنّة والحجب متطابقة بینهن بحار النور وذلک النور الذی انزل الله علی محمد صلی الله علیه وآله فمن اجل ذلک صار الافتتاح ثلث مرات لافتتاح الحجب ثلث مرات فصار التکبیر سبعاً والافتتاح ثلثاً فلما فرغ من التکبیر والافتتاح اوحی الله الیه سمّ باسمی فمن اجل ذلک جعل بسم الله الرحمن الرحیم

پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ میں نے دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں اور پردے اٹھ گئے ہیں پھر مجھ سے کہا دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے میں سر جھکا کر دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ایسا ہی حرم ہے اگر کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے پھر مجھ سے کہا گیا اے محمد یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثال ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی کہ اے محمد صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو پس رسول اللہ صاد کے قریب آئے اور وہ ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب سے بہتا ہے۔ رسول نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا اسی وجہ سے وضو میں داہنے ہاتھ سے پانی لینا رکھا گیا پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ تم ان سے میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا مسح کرو اور اپنے دونوں پیروں کا ٹخنوں تک میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا یہ ہے علت اذان و وضو کی۔ پھر خدا نے وحی کی

اے محمد استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جو ان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا اور اس لئے افتتاح تین بار ہوا کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح تین بار ہوا یعنی افتتاح قرات تین بار ہوا جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو پس بسم اللہ سے آغاز ہوا

فی اول السورة ثم اوحی الله الیه ان احمدنی فلما قال
الحمد لله رب العالمین قال النبی فی نفسه شکراً فاوحی الله
عزوجل الیه قطعت حمدی فسم باسمی فمن اجل ذلک
جعل فی الحمد الرحمن الرحیم مرتین فلما بلغ والضالین
قال النبی صلی الله علیه وآله الحمد لله رب العالمین شکراً
فاوحی الله الیه قطعت ذکری فسم باسمی فمن اجل ذلک
جعل بسم الله الرحمن الرحیم ثم اوحی الله عزوجل
اقرء یا محمد نسبة ربک تبارک وتعالی قل هو الله احد
الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد
ثم امسک عنه الوحی فقال رسول الله صلی الله علیه
وآله الواحد الاحد الصمد فاوحی الله الیه لم یلد
ولم یولد ولم یکن له کفواً احد ثم امسک عنه الوحی
فقال رسول الله صلی الله علیه وآله کذلک الله کذلک
ربنا فلما قال ذلک اوحی الله الیه ارکع لربک یا محمد
فاوحی الله الیه وهو راکع قل سبحان ربی العظیم ففعل
ثلثاً ثم اوحی الله الیه ان ارفع راسک یا محمد ففعل
رسول الله صلی الله علیه وآله فقام منتصباً فاوحی
الله عزوجل الیه ان اسجد لربک یا محمد فخر رسول
الله صلی الله علیه وآله ساجداً فاوحی الله عزوجل
الیه قل سبحان ربی الاعلیٰ ففعل ذلک علیه السلام ثلاثاً
ثم اوحی الله الیه استو جالساً یا محمد ففعل فلما رفع
راسه من سجوده واستوی جالساً نظر الی عظمته
تجلت له فخر ساجداً من تلقاء نفسه لا لامر امر به
فسبح ایضاً ثلاثاً

اول سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو حضرت نے کہا
الحمد للہ رب العالمین - اور اپنے دل میں کہا شکراً پس
خدا نے وحی کی اے محمد تم نے میری حمد کو قطع کر دیا اب میرا نام
لو اس لئے حمد میں الرحمن الرحیم آیا دوبارہ جب حضرت والضالین
تک پہنچے تو از راہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین پھر خدا نے
وحی کی اے رسول تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہذا پھر میرا
نام لو - اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں پھر
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جاتا ہے اللہ نے پھر وحی کی اے
محمد اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ہو اللہ احد اللہ
الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد - اس کے بعد وحی رک
گئی حضرت نے کہا الواحد الاحد الصمد پھر وحی ہوئی لم یلد
لم یولد ولم یکن لہ کفواً احد - پھر وحی رک گئی حضرت نے کہا کذلک
اللہ کذلک ربنا - پھر وحی ہوئی اپنے رب کے سامنے رکوع کرو
پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی کہو سبحان ربی العظیم حضرت نے
تین بار کہا پھر اللہ نے وحی کی اے محمد سر اٹھاؤ - حضرت کھڑے
ہو گئے خدا نے وحی کی کہ اے محمد اپنے رب کو سجدہ کرو پس رسول
سجدہ میں گئے - خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ حضرت
نے تین بار کہا پھر وحی ہوئی کہ اب اٹھ کر بیٹھو حضرت نے
اپنا سر سجدہ سے اٹھایا جب حضرت بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت
و جلال پر نظر کی پھر اپنی طرف سجدہ میں گئے اس کے لئے
حکم نہیں دیا گیا تھا - پھر حضرت نے تین بار تسبیح کی

فاوحی الله الیه انتصب قائماً ففعل فلم یر ما کان
رای من العظمة فمن اجل ذلک صارت الصلوة
رکعة وسجدتین ثم اوحی الله عزوجل الیه

پھر اللہ نے وحی کی کہ اب اٹھ کھڑے ہو حضرت کھڑے ہوتے
اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا
اسی لئے نماز ایک رکعت اور دو سجدے ہوئی پھر وحی ہوئی

اقرأ انا انزلناه فانها نسبتك ونسبة اهل بيتك
الى يوم القيامة وفعل في الركوع مثل ما فعل في المرة
الاولى ثم سجد سجدة واحدة فلما رفع راسه تجلت
له العظمة فخر ساجداً من تلقاء نفسه لا لامر من
ربه فسبح ايضاً ثم اوحى الله اليه ارفع راسك
يا محمد ثبتك ربك فلما ذهب ليقوم قيل يا محمد
اجلس فجلس فاوحى الله اليه يا محمد اذا ما انعمت
عليك فسم باسمي فالهم ان قال بسم الله وبالله
ولا اله الا الله والاسماء الحسنى كلها لله ثم اوحى
اليه يا محمد صل على نفسك وعلى اهل بيتك فقال
صلى الله علي وعلى اهل بيتي وقد فعل ثم التفت
فاذا بصفوف من الملائكة والمرسلين والنبيين
فقيل يا محمد سلم عليهم قال السلام عليكم ورحمة
الله وبركاته فاوحى الله اليه ان السلام والتحية
والرحمة والبركات انت وذريتك ثم اوحى الله
اليه ان لا تلتفت يساراً واول اية سمعها بعد قل
هو الله احد وانا انزلناه اية اصحاب اليمين واصحاب
الشمال فمن اجل ذلك كان السلام واحدة
تجاه القبلة ومن اجل ذلك كان التكبير في السجود
شكراً وقوله سمع الله لمن حمده لان النبي صلى
الله عليه وآله سمع ضجة الملائكة بالتسبيح والتحميد
والتهليل فمن اجل ذلك قال سمع الله لمن حمده
ومن اجل ذلك صارت الركعتان الاوليان
كلما احدث فيهما كان على صاحبهما اعادتهما فهذا
الفرض الاول في صلوة الزوال يعني صلوة الظهر
(حسن)

پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے
اہلبیت کی طرف قیامت تک اور حضرت نے رکوع میں وہی کہا جو
پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی
کا جلوہ دیکھا پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے
کہ حکم رب ہوتا دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی پھر اللہ نے وحی
کی کہ اے محمد سر اٹھاؤ تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا
جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمد بیٹھو پھر اللہ نے
وحی کی اے محمد میں چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو
اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ وباللہ ولا الٰہ الا
اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پھر وحی کی
اے محمد اپنے اوپر اور اپنے اہلبیت پر درود بھیجو حضرت نے
فرمایا اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہلبیت پر پھر حضرت
نے دیکھا ملائکہ اور انبیا و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے
کہا گیا اے محمد ان پر سلام کرو حضرت نے فرمایا السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر خدا نے وحی کی سلام وتحیت اور رحمت
وبرکت ہو تم پر اور تمہاری اولاد پر پھر وحی کی کہ بائیں طرف
نہ دیکھیں۔ اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ہو اللہ اور انا انزلنا
اور آیت اصحاب یمین واصحاب شمال کو تو اس کی وجہ سے ایک
سلام ہوا رو بقبلہ ہو کر اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں
از روئے شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لئے کہا گیا کہ حضرت
نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح وتحمید وتہلیل کے ساتھ اس لئے
سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس وجہ سے پہلی دو رکعتیں ہوئیں
اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو
مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اول ہوا نماز ظہر بعد
زوال۔

۲- عن ابي جعفر عليه السلام قال لما عرج برسول الله

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حضرت کو معراج ہوئی

نزل بالصلوٰۃ عشر رکعات رکعتین رکعتین فلما ولد الحسن
والحسین زاد رسول اللہ صلعم سبع رکعات شکراً للّٰہ فاجاز
اللہ ذلک وترک الفجر لم یزد فیھا لضیق وقتھا لانہ
تحضرہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النھار فلما امرہ اللہ
لتقصیر فی السفر وضع عن امتہ ست رکعات و
ترک المغرب لم ینقص منھا شیئاً وانما یجب السھو فیما
زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فمن شک فی
اصل الفریضۃ فی الرکعتین الاولیین استقبل صلوٰتہ
(مجہول)

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال انا ارید ان اسئلہ
عن صلوٰۃ اللیل فقلت السلام علیک یا ابن رسول
اللہ فقال و علیک السلام ای واللہ انا لولدہ
وما نحن بذوی قرابتہ ثلاث مرات قالھا ثم قال
من غیر ان اسألہ اذا لقیت اللہ بالصلوٰۃ الخمس المفروضات
لم یسألک عما سوی ذلک (مجہول)

۴۔ قال ذکرت لابی عبداللہ علیہ السلام رجلاً من
اصحابنا فاحسنت علیہ الثناء قال لی کیف صلوٰتہ (ح)

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئل عن
الخمسین والواحدۃ رکعۃ فقال ان ساعات النھار اثنتا
عشرۃ ساعۃ وساعات اللیل اثنتا عشرۃ ساعۃ و
من طلوع الفجر الی طلوع الشمس ساعۃ ومن غروب
الشمس الی غروب الشفق غسق فلکل ساعۃ رکعتان وللغسق
رکعۃ (حسن)

جب آپ آئے تو دس رکعت نماز دو دو رکعت کر کے فرض تھی۔
جب حسن و حسین پیدا ہوئے تو سات رکعتیں شکریہ میں اضافہ کیں
اللہ نے اسکی اجازت دی لیکن نماز صبح کی رکعات میں زیادتی نہ کی
ضیق وقت کی وجہ سے کیونکہ دن اور رات کے فرشتے اس وقت
آپ کے پاس آتے ہیں۔ جب خدا نے سفر میں قصر کا حکم دیا اور
آپ کی امت پر سے چھ رکعت کو کم کیا گیا لیکن مغرب کی نماز میں
کمی نہ ہوئی۔ سہو کا تدارک ان رکعتوں میں ہے جو رسول نے
زیادہ کی ہیں ان میں نہیں جو پہلی دو رکعتیں ہیں ان میں
شک ہوگا تو نماز کا اعادہ کرنا ہوگا

میں حضرت ابو عبداللہ سے نماز شب کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا
میں نے کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ فرمایا وعلیک السلام
قسم خدا کی ہم اولاد رسول ہیں نہ کہ ان کے رشتہ دار تین بار
فرمایا پھر کہا بغیر اس کے کہ میں دریافت کروں جب تم پانچوں وقت
کی فرض نماز ادا کر کے خدا کے سامنے جاؤ گے تو پھر اس کے
سوا تم سے سوال نہ ہوگا۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ کے سامنے ایک شخص کی بڑی تعریف
کی فرمایا اس کی نماز کیسی ہے

کسی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے ۵۱ رکعتوں کے
متعلق سوال کیا فرمایا دن کی ساعتیں بارہ ہیں اور رات کی
بارہ اور طلوع فجر سے طلوع شمس تک ایک ساعت اور غروب
شمس سے غروب شفق تک غسق ہے اور ہر ساعت
کے لئے دو رکعت اور غسق کے لئے ایک

۶۔ قیل لابی عبداللہ علیہ السلام لم صار الرجل
ینحرف فی الصلوٰۃ الی الیسار فقال لان للکعبۃ ستۃ حدود
اربعۃ منھا الی الیسار واثنان منھا علی یمینک فمن
اجل ذلک وقع التحریف الی الیسار (مرفوع)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا آدمی نماز بائیں
طرف کیوں کج ہوتا ہے فرمایا اس لئے کہ کعبہ کی چھ حدیں ہیں
چار بائیں طرف اور دو داہنی طرف اسی وجہ سے وہ
بائیں طرف جھکتا ہے۔

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تنفل ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ خمس مائۃ رکعۃ فلہ عند اللہ ما شاء الا ان یتمنی محرماً (ضعیف)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پانسو رکعت نافلہ پڑھے تو جو وہ چاہے گا خدا اس کو پورا کرے گا سوائے حرام کی تمنا کرنے کے ۔

۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان العبد یقوم فیقضی النافلۃ فیعجب الرب ملائکتہ منہ فیقول یا ملائکتی عبدی یقضی ما لم افترض علیہ (ح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ نافلہ پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے متعلق اللہ اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کہ اے میرے ملائکہ یہ میرا بندہ اس چیز کو ادا کر رہا ہے جو اس کا فرض نہیں ۔

۹ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال شرف المومن صلوتہ باللیل وعز المومن کفہ عن اعراض الناس (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف اس کی رات کی نماز ہے اور مومن کی عزت لوگوں کی آبروریزی سے رک جانے میں ہے ۔

۱۰ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصلوٰۃ وکل بہا ملک لیس لہ عمل غیرہا فاذا فرغ منہا قبضہا ثم صعد بہا فان کانت مما یقبل قبلت وان کانت مما لا یقبل قیل لہ ردہا علی عبدی فینزل بہا حتی یضرب بہا وجہہ ثم یقول اف لک ما یزال لک عمل یعنینی (صحیح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نماز پر ایک فرشتہ موکل ہے اس کا اس کے سوا اور کوئی کام نہیں جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اسے لے کر اوپر جاتا ہے اگر قابل قبول ہوتی ہے قبول کر لی جاتی ہے اور اگر قابل قبول نہیں ہوتی تو اس کے پڑھنے والے کے پاس اسے لاتا ہے اور اس کے منہ پر مار کر کہتا ہے وائے ہو تیرے اوپر تیرے عمل نے مجھے تکلیف دی ۔

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال یا رسول اللہ اوصنی فقال لا تدع الصلوٰۃ متعمداً فان من ترکہا متعمداً فقد برئت منہ ملۃ الاسلام (ح)

ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت کیجیے ۔ فرمایا عمداً نماز ترک نہ کر جس نے عمداً نماز ترک کی ملت اسلام اس سے بری ہے

۱۲ - عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل "رھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ" قال صلوٰۃ اللیل (مجہول)

آیہ ابتدعوھا کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز شب ہے

۱۳ - قال سمعت الرضا علیہ السلام یقول افضل موضع القدمین للصلوٰۃ النعلان

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ دونوں پیروں کے لئے افضل وہ جوتے ہیں جو نماز کے لیے ہوں

۱۴ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول الله صلی الله علیہ و آلہ لجبرئیل علیہ السلام یا جبرئیل ای البقاع احب الی الله عزوجل قال المساجد و احب اھلھا الی الله اولھم دخولاً و آخرھم خروجاً منھا (م)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے جبرئیل سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مقام کیا ہے فرمایا مساجد اور وہ نمازی جو سب سے پہلے آئیں اور سب سے بعد میں وہاں سے نکلیں

۱۵ ۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ما من یوم سحاب یخفی فیہ علی الناس وقت الزوال الا کان من الامام للشمس زجرۃ حتی تبدو فیحتج علی اھل کل قریۃ من اھتم بصلاتہ و من ضیعھا (ضعیف)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس روز بادل ہوا اور لوگوں پر وقت زوال پوشیدہ رہے تو امام آفتاب کو زجر کرتا ہے اس کے بادل سے اور چونکہ امام کو بالہام ربانی وقت زوال معلوم ہوتا ہے لہٰذا وہ بستی والوں کو وقت بتا کر حجت قائم کرتا ہے ان لوگوں پر جو اپنی نماز کے لئے آمادہ ہوں اور ان پر جو نہ پڑھنے والے ہوں

باب ۹۸
مساجد کوفہ

۱ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام ان بالکوفۃ مساجد ملعونۃ و مساجد مبارکۃ فاما المبارکۃ فمسجد غنی والله ان قبلتہ لقاسطۃ و ان طینتہ لطیبۃ ولقد وضعہ رجل مومن ولا تذھب الدنیا حتی تنفجر منہ عینان و یکون عندہ جنتان و اھلہ ملعونون و ھو مسلوب منھم و مسجد بنی ظفر و ھو مسجد السھلۃ و مسجد بالحمراء و مسجد جعفی و لیس ھو الیوم مسجدھم قال درس و اما المساجد الملعونۃ فمسجد ثقیف و مسجد الاشعث و مسجد جریر و مسجد سماک و مسجد الحمراء بنی علی قبر فرعون من الفراعنۃ (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوفہ کی کچھ مساجد ملعون ہیں اور کچھ مبارک ۔ مبارک مسجد مسجد غنی ہے اس کا قبلہ اعتدالی صلوٰۃ میں ہے اور اسکی زمین پاک ہے اور اس کو ایک مرد مومن نے بنایا تھا ۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس سے دو چشمے جاری نہ ہوں اور اس کے پاس دو باغ نہ ہوں اور اس کے بنانے والے کو دشمنوں نے سولی دی تھی اور دوسری مسجد بنی ظفر ہے جو مسجد سہلہ کے نام سے مشہور ہے اور تیسری مسجد حمراء ہے اور چوتھی مسجد جعفی جو اب باقی نہیں فرمایا یہ گر گئی اور مساجد ملعونہ ہیں مسجد ثقیف مسجد اشعث اور مسجد جریر و مسجد سماک و مسجد حمراء جو فراعنہ میں سے ایک فرعون کی قبر پر بنی ہے

۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال جددت اربعة مساجد بالکوفة فرحاً لقتل الحسین علیه السلام مسجد الاشعث، مسجد جریر، مسجد سماك و مسجد شبث بن ربعی (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوفہ میں چار مسجدیں نئی بنائی گئیں قتل امام حسین علیہ السلام کی خوشی میں مسجد اشعث مسجد جریر۔ مسجد سماک۔ مسجد شبث بن ربعی

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان امیر المؤمنین علیه السلام نهی بالکوفة عن الصلوٰة فی خمسة مساجد مسجد اشعث بن قیس و مسجد جریر بن عبد الله البجلی و مسجد سماك بن مخرمه و مسجد شبث بن ربعی و مسجد التیم ۔ و فی روایة ابی بصیر مسجد بنی السید و مسجد بنی عبد الله بن دارم و مسجد غنی و مسجد سماله و مسجد ثقیف و مسجد الاشعث

اور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے منع کیا ہے کوفہ کی پانچ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے۔ مسجد اشعث بن قیس۔ مسجد جریر بن عبد اللہ بجلی مسجد سماک بن مخرمہ۔ مسجد شبث بن ربعی و مسجد تیم

اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ ان مساجد میں نماز ممنوع ہے مسجد بنی السید۔ مسجد بنی عبد اللہ بن دارم۔ مسجد غنی۔ مسجد سماله۔ مسجد ثقیف۔ مسجد اشعث

باب ۹۹ باب

فضیلت مسجد اعظم کوفہ

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال لی یا هارون بن خارجة کم بینك و بین مسجد الکوفة یکون میلاً قلت لا قال تصلی فیه الصلوٰة کلها قلت لا فقال اما لو کنت بحضرته لرجوت ان لا تفوتنی فیه صلوٰة و تدری ما فضل ذلك الموضع ما من عبد صالح ولا نبی الا و قد صلی فی مسجد کوفان حتی ان رسول الله صلی الله علیه و آله لما اسری الله به قال له جبرئیل علیه السلام اتدری این انت یا رسول الله الساعة انت مقابل مسجد الکوفان قال فاستاذن لی ربی حتی آتیه فاصلی فیه رکعتین فاستاذن الله

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے ہارون بن خارجہ تمہارے اور مسجد کوفہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے کیا ایک میل ہے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم تمام نمازیں وہاں پڑھتے ہو میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم وہاں ہوتے تو مجھے امید کہ تم کوئی نماز وہاں پڑھنے سے نہ رہتے۔ کیا تم جانتے ہو اس مسجد کی کیا فضیلت ہے کوئی نیک بندہ اور کوئی نبی نہیں گزرا جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو حتی کہ رسول اللہ شب معراج چلے تو جبرئیل نے کہا کیا آپ جانتے ہیں اس وقت کہاں ہیں آپ مسجد کوفہ کے مقابل ہیں حضرت نے اللہ سے اجازت لو کہ میں دو رکعت نماز یہاں پڑھ لوں اللہ

مرحل فاذن له وان میمنته لروضة من ریاض الجنة
ان وسطه روضة من ریاض الجنة وان موخره
لروضة من ریاض الجنة وان الصلوة المکتوبة
فیه لتعدل الف صلوة وان النافلة فیه لتعدل
خمسمأة صلوة وان الجلوس فیه بغیر تلاوة ولاذکر
لعبادة ولو علم الناس ما فیه لاتوه ولو حبواً
قال سهل وروی لی عن عمرو ان الصلوة فیه لتعدل
بحجة واما النافلة لتعدل العمرة (صحیح)

اس مسجد کے داہنی طرف جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے
اور درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور
آخر میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ نماز واجب
اگر اس میں پڑھی جائے تو وہ ایک ہزار نمازوں کی برابر ہے
اور اگر نافلہ پڑھی جائے تو پچاس نمازوں کی برابر ہے۔
اور بغیر تلاوت و ذکر بھی اس میں بیٹھنا عبادت ہے اگر
لوگ جان لیتے کہ اس کے کیا کیا فضائل ہیں تو اس میں آتے
چاہے کتنی ہی تکلیف ہوتی اور عمرو سے روایت ہے کہ
نماز واجب اس میں ادا کرنا ایک حج کی برابر ہے اور نماز
نافلہ ایک عمرہ کی برابر۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال جاء رجل
الی امیر المومنین صلوات الله علیه وهو فی مسجد
الکوفة فقال السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة
الله وبرکاته فرد علیه فقال جعلت فداك انی اردت
المسجد الاقصی فاردت ان اسلم علیک واودعک
فقال له وای شئ اردت بذلک فقال الفضل جعلت
فداك قال فبع راحلتك وکل زادك وصل فی هذا
المسجد فان صلوة المکتوبة فیه حجة مبرورة و
النافلة عمرة مبرورة والبرکة منه علی اثنی عشر میلا
یمینه یمن ویساره مکر وفی وسطه عین من دهن
وعین لبن وعین من ماء شراب للمومنین وعین
من ماء طهر للمومنین منه سارت سفینة نوح
وکان فیه نسر ویغوث ویعوق وصلی فیه سبعون نبیاً
وسبعون وصیاً انا احدهم وقال بیده فی صدره
ما دعا فیه مکروب بمسئلة فی حاجة من الحوائج
الا اجابه الله وفرج عنه کربته (مجهول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ
السلام کے پاس آیا جبکہ حضرت مسجد کوفہ میں بیٹھے تھے اس نے
کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت نے جواب سلام دیا اس نے کہا میں آپ پر فدا ہوں
میں مسجد اقصیٰ جا رہا ہوں آپ کی خدمت میں بغرض سلام اور
رخصت حاضر ہوا ہوں فرمایا وہاں کس غرض سے جا رہے
ہو اس نے کہا فضیلت حاصل کرنے فرمایا اپنی سواری
اور کل زادراہ فروخت کر دو اور اس مسجد میں نماز پڑھو
کیونکہ نماز واجب کا ثواب ایک حج مقبول کی برابر ہے اور نافلہ
کا ایک عمرہ مقبولہ کی برابر بارہ میل تک اس کی برکت
پھیلی ہوئی ہے اس کے داہنی طرف برکت ہے اور بائیں طرف
مکر (خلفائے جور کی حکومت جو بصرہ میں تھی) اس کے وسط میں روغن
کا چشمہ ہے اور دودھ کا چشمہ ہے اور پانی کا ہے جس کو مومنین
بطور شافی پیتے ہیں اور ایک چشمہ ہے جس سے ارواح مومنین
طہارت کرتی ہیں یہیں سے کشتی نوح چلی تھی اور یغوث و یعوق نسر رکھے گئے تھے۔ اس
مسجد میں ستر نبیوں اور اوصیائے انبیا نے نماز پڑھی ہے ان میں سے
ایک میں ہوں یہاں جس مصیبت زدہ نے دعا کی قبول ہوئی اور غم سے رہا ہو

۴۔ قال کان امیرالمومنین علیہ السلام یصلی الی الاسطوانۃ السابعۃ مما یلی ابواب کندۃ وبینہ وبین السابعۃ مقدار ممر عنز (ضعیف)

امیرالمومنین علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے ساتویں ستون کے پاس جو قریب ہے ابواب کندہ سے اور حضرت کے اور ستون کے بیچ کے درمیان بہت تھوڑا فاصلہ ہوتا تھا۔

۵۔ قال وحدثنی غیرہ انہ کان ینزل فی کل لیلۃ سبعون الف ملک یصلون عند السابعۃ ثم لا یعود منھم ملک الی یوم القیامۃ (ضعیف)

ایک شخص نے یہ بھی روایت کی ہے کہ یہاں ہر رات کو ستر ہزار فرشتے ستون ہفتم کے قریب نماز پڑھتے ہیں اور ان میں سے کوئی فرشتہ قیامت تک پھر نہیں لوٹتا۔

۶۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا دخلت من الباب الثانی فی میمنۃ المسجد فعد خمس اساطین ثنتین منھا فی الظلال وثلثہ فی الصحن فعند الثالثۃ مصلی ابراھیم وھی الخامسۃ من الحائط قال فلما کان ایام ابی العباس دخل ابو عبد اللہ علیہ السلام من باب الفیل فتیاسر حین دخل من الباب فصلی عند الاسطوانۃ الرابعۃ وھی بحذاء الخامسۃ فقلت افتلک الاسطوانۃ ابراھیم علیہ السلام فقال لی نعم (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسجد کے داہنی جانب دوسرے دروازہ سے داخل ہو تو پانچ ستون شمار کرو ان میں سے دو سایہ میں ہیں یعنی چھت کے نیچے اور تین صحن میں ہیں تیسرے کے پاس حضرت ابراہیم کا مصلیٰ ہے اور وہ دیوار سے پانچواں ستون ہے
فرمایا سفاح خلیفہ عباسی کے دورِ حکومت میں حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام باب فیل سے داخل ہوئے اور حضرت نے چوتھے ستون کے پاس نماز پڑھی وہ پانچویں ستون کے مقابل ہے۔ میں نے کہا کیا یہ ستون ابراہیم ہے فرمایا ہاں۔
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کوفہ کی مذکورہ بالا ہیئت باقی نہیں خلفائے عباسیہ نے اس میں بہت کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الاسطوانۃ السابعۃ مما یلی ابواب کندۃ فی الصحن مقام ابراھیم والخامسۃ مقام جبرئیل علیھما السلام (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ستون ہفتم وہ ہے جو صحن میں ابواب کندہ سے ملا ہوا ہے یہ مقام ابراہیم ہے اور پانچواں ستون مقام جبرئیل ہے

۸۔ قال لی الاصبغ بن نباتہ واخذ بیدی الی الاسطوانۃ السابعۃ فقال ھذا مقام امیرالمومنین علیہ السلام قال وکان الحسن بن علی یصلی عند الخامسۃ فاذا غاب امیرالمومنین علیہ السلام صلی فیھا الحسن علیہ السلام وھی من باب کندۃ (ض)

راوی نے بیان کیا کہ اصبغ بن نباتہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ساتواں ستون دکھایا اور کہا یہ مقام امیرالمومنین علیہ السلام ہے امام حسن علیہ السلام پانچویں ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جب امیرالمومنین نہ رہے تو امام حسن علیہ السلام نے وہاں نماز پڑھی اور یہ ستون باب کندہ کے پاس ہے

۹ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال مسجد الکوفۃ روضۃ من ریاض الجنۃ صلی فیہ الف نبی وسبعون نبیاً ومیمنتہ رحمۃ ومیسرۃ مکر فیہ عصا موسیٰ وشجرۃ یقطین وخاتم سلیمان ومنہ فار التنور ونجرت السفینۃ وھی صرۃ بابل ومجمع الانبیا علیہم السلام (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مسجد کوفہ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اس میں نماز پڑھی ہے ایک ہزار نبیوں نے اور ستر رسولوں نے اس کے داہنی طرف رحمت ہے اور بائیں طرف مکر (بصرہ میں خلفائے جور کی حکومت مکروزور کی تھی۔

اور اس مسجد میں عصائے موسیٰ ہے اور درخت کدو جو حضرت یونس کے لئے بطن ماہی سے نکلنے کے بعد اگایا گیا تھا اور اس میں خاتم سلیمان ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے بزمانہ نوح تنور سے پانی ابلا تھا یہیں سے کشتی نوح چلی تھی اور یہی کیسہ بابل اور مجمع انبیا ہے

توضیح۔ یہ فرمانا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ عام نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ انبیا و اوصیا اور مومنین مخلصین کی نگاہیں اس پوشیدہ باغ سے لذت اندوز ہو سکتی ہیں امام علی نقی علیہ السلام کو جب عباسی خلیفہ نے خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ میں بطور مہمان رکھا تھا تو ایک سیدہ مومن نے عندالملاقات ایسی گندی جگہ میں آپ کے قیام پذیر ہونے پر اظہار رنج وملال کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا ادھر دیکھ اس نے نظر اٹھائی تو ایک نہایت نظر فریب خوشنما چمنستان اس کے سامنے تھا فرمایا ہماری تفریح کا سامان خدا کی طرف سے یہ ہے بندوں کے ذلیل کرنے سے ہم ذلیل نہیں ہو سکتے اور ہماری آنکھیں وہ دیکھتی ہیں جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے۔

عصائے موسیٰ کے متعلق یہ ہے کہ شاید حضرت کی مراد یہ ہو کہ زمانہ سابق میں وہ یہاں دفن ہوا اور پھر ہمارے ائمہ علیہم السلام تک پہنچا۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ انبیا علیہم السلام کے تبرکات ہمارے ائمہ کے پاس رہے ہیں جو عام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہے یا یہ مراد ہے کہ عصائے موسیٰ یہاں دفن تھے یہیں وہ جگہ معلوم ہے جب چاہیں نکال لیں

اور درخت کدو سے ممکن ہے یہ مراد ہو کہ وہ اس سرزمین سے اگا تھا اور کیسہ بابل بننے یہ مراد ہے کہ جس طرح بابل محل نفائس مال تھا اسی طرح یہ سرزمین بھی ہے یا یہ کہ جیسے طرح ارض بابل پر مجمع انبیا رہا اسی طرح یہاں بھی رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قدرت کے اسرار ہیں انسانی عقل و فہم کی وہاں تک رسائی۔ یہ تو صرف انبیا اور اولیا کو بذریعہ وحی و الہام بتائے جاتے ہیں یہی جواب ہے تبرکات ائمہ کا کہ وہ ایک سے دوسرے تک پہنچتے رہے عام لوگوں کو اس نے نظر نہ آئے کہ وہ ان پر قبضہ کر لیتے۔ یہی جواب ہے امیرالمومنین کے جمع کردہ قرآن کا کہ وہ ایک امام سے دوسرے امام کے پاس رہا مگر کسی کو اس پر اطلاع نہ ہوئی۔ یہ امور خصوصیات معصومین سے ہیں ذریعہ عام لوگوں سے ادراک میں فرق کیا رہے۔

باب ۱۵۵

مسجد سہلہ

۱۔ قال دخلنا علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فسألنا افیکم احد عندہ علم عمی زید بن علی فقال رجل من القوم انا عندی علم من علم عمک کنا عندہ ذات لیلۃ فی دار معاویہ بن اسحاق الانصاری اذ قال انطلقوا بنا نصلی فی مسجد سہلہ فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام وفعل فقال لا جاءہ امر شغلہ عن الذہاب فقال اما واللہ لو عاذ اللہ بہ حولا لاعاذہ اما علمت انہ موضع ادریس النبی الذی کان یخیط فیہ ومنہ سار ابراہیم علیہ السلام الی الیمن بالعمالقہ ومنہ سار داود الی جالوت وان فیہ لصخرۃ خضراء فیہا مثال کل نبی ومن تحت تلک الصخرۃ اخذت طینۃ کل نبی وانہ لمناخ الراکب قیل ومن الراکب قال خضر علیہ السلام (مجہول)

ہم حضرت ابو عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی کے پاس میرے چچا زید بن علی کا علم ہے۔ ہم میں سے ایک نے کہا میرے پاس آپ کے چچا کا علم ہے ہم ان کے پاس معاویہ ابن اسحاق کے گھر میں ایک رات رہتے تھے جب انھوں ہم سے کہا میرے ساتھ نماز پڑھنے مسجد سہلہ چلو۔ حضرت نے فرمایا پھر وہ گئے اس نے کہا نہیں ایک ایسا امر پیش آیا کہ وہ جانے سے رک گئے فرمایا قسم خدا کی اگر وہاں اللہ سے پناہ مانگتے تو وہ پناہ دیتا کیا تم نہیں جانتے یہ ادریس نبی کی جگہ ہے یہاں وہ کپڑے سیتے تھے اور یہیں ابراہیم عمالقہ سے اور داؤد جالوت سے لڑنے چلے تھے اس مسجد میں ایک سبز پتھر ہے جس میں انبیا کی تصاویر ہیں اور اسی پتھر کے نیچے سے ہر نبی کی خلقت کے لئے مٹی لی گئی اور راکب کے اترنے کی جگہ ہے۔ پوچھا گیا راکب کون ہے فرمایا خضر علیہ السلام

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام وذکر مسجد السہلۃ فقال اما انہ منزل صاحبنا اذا قام باہلہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسجد سہلہ کے متعلق کہ قائم آل محمد جب ظہور کریں گے تو اس جگہ انکی منزل ہوگی

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الکوفۃ مسجد یقال لہ مسجد السہلۃ لو ان عمی زیدا اتاہ فصلی فیہ واستجار اللہ لاجارہ عشرین سنۃ فیہ مناخ الراکب وبیت ادریس النبی علیہ السلام وما اتاہ مکروب قط فصلی فیہ بین العشائین ودعا اللہ الا فرج اللہ کربتہ (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ کوفہ میں ایک مسجد ہے جس کا نام مسجد سہلہ ہے اگر میرے چچا زید یہاں آتے اور نماز پڑھکر خدا سے پناہ مانگتے تو وہ بیس برس تک ان کو پناہ دیتا یہ راکب کے اترنے کی جگہ ہے۔ یہ ادریس نبی کا گھر ہے جو مصیبت زدہ یہاں آیا اور اس میں نماز پڑھ کے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کے کرب کو ضرور دور کر دیا

وروی ان مسجد السہلہ حدہ الی الروحاء

اور ایک روایت میں ہے کہ مسجد سہلہ کی حد روحاء تک ہے

تمام شد

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک سال کی شب و
روز محنت کے کتاب فروع کافی جلد اول
حصہ اول کا ترجمہ از کتاب الطہارت
تا کتاب الصلوٰۃ تمام ہوا

جنوری سنہ ۱۹۶۹ء

مطابق ماہ شوال
سنہ ۱۳۸۹